مجموعه واسوخت

۲۱۸۴





جناب منشی محمد مرادعلیخاں صاحب

جناب ممدوح قوم سے افغان یوسف زئی مگر شریف
ہیں اصل اسلاف کی ولایت افغانستان سے ہے
مگر عہد شاہجہان بادشاہ سے از روز بنا شہر
مرادآباد وجہ نام سے سلطان مراد ابن شاہجہان کے
بنا ہے اس شہر کے متوطن اور روساے ہیں
بزرگ ان کے سلاطین دہلی سے لیکر تا تسلط
وزیر اودھ جاگیردار و مختار رہے حضرت نے
سرکار انگریزی ملک پنجاب سرحد افغانستان میں

نشینئ ۱۸۵۷ء نے ثابت ... کمال لیاقت ... نام آوری اور عزت سے روزگار
پیش قرار کیا ہزارون روپیہ انعام و اکثر اسناد کارگزاری پائین و ترقی اور خیرخواہی ہوشمند
تحسین و آفرین حکام گورنمنٹ برٹش رہے بعدہ روزگار انگریزی سے استعفا دیکر ریاست کپورتھلہ
والیر کوٹلہ ملک پنجاب والورمین ممتاز رہے اور ذاتی لیاقت و رسائی اور تدبیر سے ہر ریاست
کے مشکل کاروبار مین تا محکمہ عالیہ گورنری اعلی ہند فتحیاب رہے اور ہر جگہہ سے
خود ترک روزگار کیا اور ۱۸۶۶ء سے حسب الطلب والی ملک کے جودہپور مین
اکثر نائب دیوان ریاست مقرر ہوسے ہر گروہ اون کی حسن سلوک اور
خوش وضعی کا مداح ہے حکام انگریزی اور سر مہاراجہ صاحب بہادر والی
مارواڑ بھی بہت عزت و عنایت کرتے ہین اکثر اعلی اعلی حکام انگریزی سے
تا جناب ویسراے و گورنر جنرل بہادر ہند حال اور نوابان عالی شان اور
راجگان و مہاراجگان والی ملک سے ملاقات ہے اور سب تعظیم و تکریم
سے پیش آتے ہین ۔ سن چالیس سے متجاوز ہو چلا قد و قامت متناسب
اعضا خط و خال چہرہ مہرہ وجاہت خداداد اور سیرت صورت سے اسم با مسمے
اور بے شبہہ جوان رعنا ہین فکر سلیم طبع مستقیم ذہن رسا طبیعت
مین ایچ پیچ اور ذکا طینت پاک دل صاف ہر بات مین انداز یارون کے یار
مزاج مین انکسار شاطر بے رنج خلیق متواضع بامروت رقیق القلب با اوقات
کریم النفس عالی ہمت جہان آشنا خوش پوش خوش وضع لطیف ظریف
اور ہر سے آن بان کے یکرنگ شخص ہین ۔ اونکے محامد اور کارنامہ قابل اسکے
ہین کہ بطور یادگار و سوانح عمری لکھے جاوین اکثر کمیٹی اور انجمن علمی وغیرہ واقع ہندوستان
کے ممبر بھی ہین اور راے صواب اونکی ہر معاملہ مین برجستہ اور عمدہ ہے
جفاکش اور محنتی حد درجہ حتی الوسع اوقات عزیز کی سب سے زیادہ قدر کرتے
ہین اور اکثر وقت آپکا بعد فراغ امور منصبی کے ہمیشہ تحریر یا مطالعہ کتب مین

صرف ہوتا ہے کلکتہ سے تاجموں وپشاور اور شملہ سے تا دیوان و راجپوتانہ سیاحت
ہند بھی کی ہے علوم متعارفہ عربی و فارسی گھر مین تحصیل کیے تحریر جیت تقریر درست
ہے معاملہ نویسی قلم بر داشتہ اور اردو نثر مقفی ایسی کم دیکھی ہے علم نجوم وجفر و
تاریخ و علم موسیقی و تصوف وغیرہ صرف مطالعہ کتب و زور طبیعت سے حاصل
کیا اور تاریخ البلاد و نواے غریب تاریخ مین و نغمہ صنم و غنچہ راگ فن موسیقی
ہند مین اور ظل ناصری علم جفر مین آپ کی عمدہ تالیفات سے قابل یادگار ہے
اور یہ سب نام تاریخی ہین اور اب ایک نظم کتاب کئی ہزار شعر کی اور ایک عجیب نسخہ
علم تسخیر بزم کا زیر تالیف ہے اس عجوبہ علم و عمل مین بھی آپ کو خوب دستگاہ
ہے علاوہ ان کمالات صوری کے خداداد سعادت بھی حاصل ہے یعنے
بقولے دل بیار و دست بکار - نماز روزہ کی پابندی اور چلہ زکوۃ و
عملیات کا شوق بھی چلا جاتا ہے چنانچہ مین اسماے باریتعالی سے ایک بار
شب قدر دیکھی اور کئی بار زیارت حرمین شریفین و کربلاے معلی اور حضرت خواجہ
معین الدین چشتی اور صحابہ کرام اور جناب علی مرتضی و امامین حسنین علیہم السلام اور
کئی بار رویت و زیارت حضرت رحمۃ للعالمین جناب رسالتمآب محمد صلعم سے بھی
بعالم رویاے صادقہ مشرف ہوئے بلکہ دوبار حضور صلعم کے ساتھ جماعت
مین نماز پڑہی کلامہ کلام اوکہ حدیث ست وکارش اعجاز ست * مرا بخواب نماید
جمال نورانی * با اینہمہ کثرت اشغال و قدر اوقات عزیز کے شعر و سخن سے ذوق
ہے آپ کو ملک الشعراے ہند حضرت نجم الدولہ نواب مرزا اسد اللہ خان صاحب
بہادر غالب دہلوی سے تلمذ حاصل ہے اور صاحب دیوان ہین اکثر اردو
فرماتے ہین مدتون کلام دلکش آپکا طرہ اخبارات ہند ہوتا رہا ہے و اسوخت
جسکا تاریخی نام اسم بامسمی ضبط عشق ہے نئے انداز کا واسوخت اور سب سے
۱۲۸۱
نرالا ہے جگت کا چوچلا اور نئی تلاش اوس سے آشکارا ہے اور کلام ہزل عزیز مشتی نمونہ از خروارے



عشق سے قوت نہیں ہے دل انسان پہ واہ | کونسا دل ہے کہ ہے عشق سے جسکو پناہ
کی ہے اس عشق نے [illegible] راہ | عشق کا شان نزول آیہ ہے انا [illegible]

عشق صیاد ہے اور شوق کا پر ہے تیر
عشق ہے دام بلا طائر دل ہے نخچیر

[illegible] کبھی خضر کریں لاکھ شنا | قلزم عشق کا ہے کس نے کنارہ دیکھا
عاشق زار [illegible] دریا | آشنا ڈوب گئے اور نہ لگا بیڑا

عشق [illegible] میں گذارا ہوتا
[illegible] پار اوتارا ہوتا

عشق [illegible] | برق وش خرمن ہستی کو جلا دیتا ہے
[illegible] | جلوہ خورشید کا ذرہ میں دکھا دیتا ہے

[illegible] ایک شرارہ اسکا
[illegible] پایا نہیں چارا اسکا

عشق [illegible] کام | اژدہا دیکھے تو ہو جاسے وہیں کام تمام
اسکی [illegible] | اسکا آغاز ہے انسان کا جو ہے انجام

[illegible] سے تعشق نظر آسے
خاک کا [illegible] ہے کہ کاشانہ بن جاسے

گاہ دریا میں نظر آتا ہے جسطرح بھنور
کشمکش جزر و مد شوق کی آتی ہے نظر
موج بنکر کبھی طوفان میں [illegible]
کبھی طوفان کیطرح جاتا ہے سر سے گزر

ہوں جو کم ظرف نہ آنکھیں کبھی پانیِ عشاق
صاف دریا دل کردے گو ہو استغراق

بیقرار ایسے ہی سیماب کو کر ڈالا ہے
اشک غلطاں کو بنا [illegible] ڈالا ہے
سرمہ کا الماس میں قالب ہی اثر ڈالا ہے
کہیں سنگ میں آتش کا شرر ڈالا ہے

[illegible]
[illegible]

چاشنی قند میں شیرینی کی دکھلاتا ہے
گہہ نمک میں نمکین شور یہ [illegible] ہے
[illegible] کبھی زہر ہلاہل [illegible] ہے
ذائقہ سے کبھی ہر ایک چیز میں [illegible] ہے

مشک میں عطر میں گل میں [illegible] ہے
بنکے خنجر کبھی عاشق کا [illegible] ہے

راگ میں گاہ دکھا جاتا ہے سحر تاثیر
طوق عاشق کے گلے کا کبھی پا میں زنجیر
[illegible] کبھی کرتا ہے اسیر
ترک چشموں کا کبھی کرتا ہے قاتل نخچیر

گاہ صورت کبھی سیرت میں نظر آتا ہے
دل عشاق کو ہر طور سے لے جاتا ہے

مہر بنتا ہے کبھی چرخ پہ گہہ ماہ تمام
کہکشاں گاہ کبھی عقد ثریا خود کام
گاہ ثابت ہی کبھی اختر سیارہ نام
شب کبھی روز کبھی گاہ سحر گاہ ہے شام

طالع وصل میں ہو جاتا قران السعدین
ہو کبھی زائچہ ہر میں شکل نحسین

عالم آشوب ہیں اس عشق کے اسرار نہاں
تا کہ اس عشق [illegible]
چاہتا ہوں کہ کروں چاہ کا احوال عیاں
دل یہ کہتا ہے کہ ہو عشق عیاں [illegible] بیاں

ابتدا دھوم سے انجام کو بربادی ہے
شادی مرگ اسی عشق مین دلشادی ہے

۱۰
خواب راحت سے یہ ہمین جگاتا ہی ضرور
خون دل دیدہ عاشق سے بہاتا ہے ضرور
ٹھنڈی سینون کو یہ دلسوز جلاتا ہی ضرور
چاہ مین چاہ و فرشتونکو جھکاتا ہی ضرور

زندہ مُردونکو کرے معجزے ایسے دکھلاے
مُردہ زندے کو کرے پھر اوسے احیا فرماے

۱۱
دام مین لاتا ہی یہ طائر دل کو دم مین
ملک دل کرتا ہے تاراج یہ فرط غم مین
اسی آخر کو زوال آتا ہے جاہ و حشم مین
ننگ و ناموس کو چھوڑا ہے کہین آدم مین

اس سے بدتر نہین دنیا مین کوئی بیماری
لا علاج اس سے مسیحا بھی یہین ہین عاری

۱۲
عشق جادو ہے کہ ہے سحر و طلسم و نیرنگ
پانی ہو جاتا ہے اس عشق کی تاثیر سے سنگ
عقل اعجاز مسیحا ہی اوسے دیکھکے دنگ
عجب انداز ہین اور اسکے نرالے ہین ڈھنگ

چرخ سے ارض پہ کروبیونکو چاہ جھکا ے
فرش سے عرش پہ معراج بشر کو دکھلاے

۱۳
معجزہ ہے کہ کرشمہ ہے کہ تسخیر ہے عشق
کیمیا کہتے ہین جس شی کو وہ اکسیر ہے عشق
نقش حب ہے کہ عمل یا کوئی تکسیر ہے عشق
قلب ماہیت قلبی ہو وہ تاثیر ہے عشق

قائم النار ہو سیماب تو کچھ دور نہین
شعلہ عشق کم از مشعلہ طور نہین

۱۵
عشق مین اوسکے عجب ہے اثر جذب قلوب
لیک عشاق کو درکار ہے صبر ایوب
جذب الفت سے ہو عاشق کو مسخر محبوب
سبب رہ عشق مین اظہار محبت معیوب

جلوہ دکھلاتا ہے کچھ طور یہ معشوقانہ
نگاہ بلواتا ہے افلاک پہ بیباکانہ

عرش پر حضرت انسان کو دکھای معراج
وصل بلقیس کا ہو جای سلیمان مزاج
ہے یہی عشق کہ سکا ہے زمین مین رواج
دین و ایمان و دل و جان سب ہین عشق کا باج

چاہ انسان کی چاہت مین فرشتوں کو جھکای
چاہ مین لا کی کبھی یوسف مصری کو گرای

سہل ہو عشق کی تاثیر سے کار سنگین
کوہ کن کرہ سے لای کبھی جوی شیرین
نجد سی قیس کری شوق مین طی حی کی زمین
درد فرقت سی زلیخا کو سدا ہو تسکین

سب عشاق کو کیا کیا نہ کرشمے دکھلای
حور بھی جلسے تو جنت سے زمین پر آ جاے

عنصر عالم ایجاد کا یہ عشق سے جان
روح ہے عشق خدا داد جو ہے جسم جہان
شعلہ طور ہے یا نور کہ ہو جہر خشان
سبب وصل الی اللہ ہے یہ انسان

زندہ کہتے ہین کرامات جسی ہی وہ عشق
سنتے ہین چشمہ ظلمات جسی ہی وہ عشق

عشق کو نار جو کہئی تو وہ ہی نار خلیل
آب فرمایا تو ہے آب حیات اسکی سبیل
اور اگر خاک ہی تو خاک شفا ہی بدلیل
ہے اگر باد تو ہے باد جناح جبریل

نفس ناطق اسے سارے حکما کہتے ہین
عقل اول بھی اسیکو عقلا کہتے ہین

ہر فلک صفحہ ہر اک نخل قلم گر ہو جاے
آب ظلمات سیاہی ع کو شہہ ہو جاے
نوح کی عمر میسر ہو تو آخر ہو جاے
عشق کا حرف یہی لکھے تو وہ دفتر ہو جاے

حضرت عشق کی القصہ ہے آخر تقریر
عشق وہ چیز ہے سب کہتے ہین جسکو تاثیر

کوئی شی عشق سی خالی نہین ہرگز واللہ
عالم و آدم و درویش سے لیکر تا شاہ
ہے وہ باطل نہین الحق او سی ہے خیر مین راہ
ذرے سے مہر تلک ہے یہ لیکر تا ماہ

رعنا

۲۱
سچ ہے ہر ذرہ میں عالم کے کچھ اسکا جلوہ
بلکہ ہر چیز نے اس عشق سے پایا ہے

عشق اور حسن میں آپس میں نہایت انس
بلکہ عشق ہے اور حسن صنم ہے ناقوس
عشق اگر شمع ہے تو حسن ہے پردۂ فانوس
دلبری میں [illegible] ہے یہ بڑا جالینوس

۲۲
ہر طرح سے دل انسان کو لبھا لیتا ہے
ہر بہانے سے یہ عاشق کو پھنسا لیتا ہے

عشق ہوتا نہ جہاں میں تو نہ ہوتی الفت
ہوتی گلزار میں کب باغ جہاں کو زینت
قیس کو لیلیٰ سے ہرگز نہ ہوتی رغبت
شوق وصل اور شب ہجر کی ہوتی فرقت

۲۳
لطف کچھ زیست کا انسان کو نہ حاصل ہوتا
ایک گر ایک پہ دنیا میں نہ مائل ہوتا

۲۴
فاختہ کس لیے [illegible] اشک سے اپنا دیتی
صحن گلشن میں نہ گل کو لیے بلبل روتی
حلقۂ الفت قمری کو نہ زینت ہوتی
[illegible] گلو گیر ہوتی

۲۵
صاف پروانوں سے ہر شمع کا دامن ہوتا
شہر خاموشاں [illegible] ہوتا

۲۶
میں کیوں نجد میں سرگشتہ و حیران ہوتا
نہ کبھی مائل بلقیس سلیمان ہوتا
سنگدل تیشۂ [illegible] ہوتا
سر سے [illegible] کشتہ ہوتا

تمہید عشق
عشق ہر چیز میں اک شان دکھا دیتا ہے
ایک ذرہ کو وہ خورشید بنا دیتا ہے
دوسرا باب [illegible]

۲۷
کیا کہوں آہ رعنا کہ جب ایام شباب
عشق [illegible] خانہ خراب
رات دن [illegible]
[illegible]

نام ہے کوئی [illegible] عشق سے آگاہ [illegible]
حسن کیا چیز ہے واقف بھی [illegible]

شوق سے رات کو رہتے تھے سدا بادہ پرست
دیکھتے تھے نہ کبھی سوے بتان سرمست
عیش میں دن کو رہا کرتے تھے ہم مست الست
سر بازار تھی اصلاح سر راہ شکست

نہ تو کچھ آلی کی شادی نہ کبھی کا غم تھا
خود طرحداری تھی جوبن تھا عجب دم خم تھا

۲۸
وضع اور حسن جوانی کا عجب تھا عالم
آنکھ تھی نرگس شہلا تو نگہ تیر ستم
مجھ پہ خوبان جہان رہتے تھے مائل ہر دم
دور سے دیکھنے آتے تھے غزالان حرم

ہی جوانی کا جوانوں میں فسانہ میرا
خود ستائی نہیں شاید ہے زمانہ میرا

۲۹
دام دلہای حسین حلقۂ موی خمدار
طرہ چھوٹا ہوا اور سر پہ ہے بانکی دستار
تار مو کافر سودا کیلیے حق میں زنار
اور سر پہ کبھی ٹوپی ہے مغرق زرکار

صاف پیشانی سے ہے بخت بلندی پیدا
چاند ماتھا ہے تو سجدے کا نشان ہے تارا

۳۰
ابروئے پر چین جو بل آجای نصیب اعدا
کیونکر آنکھ میں اللہ نے بھر دی ہے حیا
قوس کا تیغ ہلال آکے اوتارے چلا
آنکھ جس بت پہ پڑے اوسکو مسخر ہی کیا

تیر ہے نہیں واللہ جھپکتے ہے پلک
مردم چشم کو رستم سے رہی ہے چشمک

۳۱
ناک کا وصف جو آجای تو ہو خود بینی
منہ پہ وصف دہن آئے تو ہے نکتہ چینی
ناک اس ناک نے رکھ لی ہے جہاں میں اپنے
شیرین لب چاٹ لی باتوں میں ہے وہ شیرینی

طور کا نور ہے دندان منور سے عیان
معجز عیسے مریم ہے لبوں میں پنہان

۳۲
خط کی خوبی پہ لکھے خط غلامی غلمان
حسن خط نور کے چہرے پہ عیان را چہ بیان
چاند سے چہرے پہ اس خط کے ہے ہالے کا گمان
مصحف رو پہ ہے خط شان نزول قرآن

خط سے پہلے تو دل حور بہشتے دیکھا
آج پروانہ ہے بیر ونکو بہ خط طغرا
۳۳
جب گلی سے کوئی محبوب لگا یار عنا
زور بازو میں ہمارے اور نام خدا ہے ہنجا

جذب الفت سے بہکا اوسے پہرتاب کہا
تیغ ابرو کیطرح قبضے مین زیبا تیغا

تو ال سی ہاتہ پہ ہار سے ہوئے بیٹھے ہین حسین
جبکے سینے پہ رکہا ہوگئی فوراً تسکین
۳۴
سینہ زوری مری سینہ سپری گر دکھلا دی
بقنے دلباختہ محبوب کہ چہاتی سے لگائے

تیر مژگان سوں چلے جی چھوڑ دی چہاتی پہٹ جانے
آجتک کوٹ کو چہاتی ہی کہتے ہین ہائے

کب وہ دن آئی کہ رعنا ہمین چہاتی سے لگائین
پیار کرلین ہمین منہہ چوم لین پہلو مین بٹہا کر
۳۵
دلمین بتی ہو سدا یاد خدا ئی مشغال
مال زادی کو سمجھتا نہین ہین کیا ل

خواب مین بہی نہین آتا حسینونکا خیال
آئے گر دلمین ارادہ بہی توکرتا ہون حلال

دلمین الفت بہی اگر ہے تو خدا کی الحق
وسوسہ بہی نہین مرداروں کا حسین مطلق
۳۶
ذکر انکا ہے اسواسطے ہے سخت حیا
پہر نہ سمجہے نام حسینون کی زنا سے لیکے مرا

چہوٹ ہی جائیگا جی شیخ جو سن لیگی ذرا
کانپ کر سسکیاں بہرتے ہین اگر ذکر چلا

بندہ جس شوخ سے ایکبار ملاقات کرے
غیر سے ہوسکے پہر وہ نہ کبہی بات کرے
۳۷
جسنے کچھ ہو عیاشی کو فرمایا کام
شکر اللہ کی جسکے دن مین ہوئی اوسکی شام

کام بس ایک ہی ٹہوکر مین کیا اوسکا تمام
بندہ اس اک کی لینے کو سمجھتا ہے حرام

دم مرا بہرتے ہین سب کرتا ہون پاس الفکر
بید تریا کی سوا یاد ہے ایک ایک سانس

۳۵
آپ ہی کیجیے انصاف اب ای بندہ نواز — جسکو خالق نے دیا سیرت و صورت از ناز
زر بھی اور زور بھی ہی اور سب جہان مین ممتاز — نازنینون کو نہ کیونکر بدل ہو دے نیاز

ای صنم تیرا ہے قسمت سے جوان رعنا
شاد و ناد ہے جو اللہ ملائے جوڑا

۳۶
چشم بد دور خدا اوس کی صورت پاک — جامہ زیب ایسا ہی خوشرو فصیح اور خوش پوشاک
وہ نفاست ہی کہ پوچھی نہ ملک کا ادراک — خلق خلقت مین ہی طینت مین خمیر ہی پاک

شکل یوسف مری تصویر لگا کرتی ہے
قد سیو زہرہ مری چاہ کا دم بھرتی ہے

۳۷
نام تھا اپنا طرحدار و نین گھر گھر مشہور — آپ تھے حسن و صباحت پہ ہم اپنی مغرور
سر مین تھا نشہ جوانی کا تو سینہ مین سرور — نام لیتے سے تھے حسینونکا نہ تھے المقدور

رات دن اپنی ہی صورت کا تماشا کرتے
پہرون آئینہ مین ہم شکل کو دیکھا کرتے

۳۸
محفلین رہتی تھین باعیش و طرب یارونین — ہوتی تھو روز تھو ہر روز عجب یارونین
تھا تکلف نہ حجاب اور نہ ادب یارونین — ایک کا ایک سے دلشاد تھا سب یارونین

تمہید معاشقہ — شب براتون کیطرح رات گذر جاتی تھے
دن کو جلسونین کبھی عید نہ یاد آتی تھے — و بزم و باغ

۳۹
ماجرا عشق کی آغاز کا اب ہے مذکور — سچ ہے واللہ کہ تقدیر سے سب ہین مجبور
عشق ہی آب گل آدم خاکی مین ضرور — جانبر اوس سے ہو یہ انسان کا نہین مقدور

ہوتا جو لکھا ہے وہ آخر شدنی ہوتا ہے
اپنی تقدیر سے لکھے کو بشر روتا ہے

۴۰
حضرت عشق کی آمد ہے خبردار ای دل — اٹھین جھیلنی ہونگی سختیان تجھے ہوشیار ای دل
طاقت صبر و تحمل کو نہ بار ای دل — قلق و رنج سے کرنا نہین انکار ای دل

۲۱
جورِ معشوق کہ سب تجکو اوٹھانے ہونگے
اشکِ حسرت تجھے فرقت مین بہانے ہونگے

۲۲
درد وہ آتا ہے جسکا نہین درمان اصلا — غم ہے جسکا نہین غمخوار جہان مین پیدا
صبح محشر ہے کہ عالم مین نہین جسکی مسا — ہے مرض جسکی میسر نہین عیسی کو دوا
ہے وہ شعلہ جو بجھاؤ تو وہ اور آگ لگا دے
ہے وہ ناوک کہ نکالو تو کلیجہ نکل آئے

۲۳
کیا کہون باغ مین اکبر تھی سب شب طرب آرا — ساز و سامان طرب عیش کا سب تھا طیار
مست بو پہولون کی اور آمد ایام بہار — نشۂ جوش جوانی مین ہر اک تھا سرشار
چند محبوب کبھی تھے بزم مین گانے والے
کیسے کیسے تھے طرحدار رجھانے والے

۲۴
ہر روش پہولونکی نکہت سے معطر تھی دماغ — جھاڑ فانوس تھے روشن بہت اور شمع چراغ
لالہ رویون کے دل لالہ پہ تھا رشک کا داغ — خلد رضوان تھا کہ فردوس ارم یا تہ باغ
چاندنی رات مین تھا فرش تمامی کا تمام
ماہتابی سے مقابل تھا قمر بھی لب بام

۲۵
کوئی مدہوش تھا سرشار تھا کوئی مخمور — کہین چرچا تھا کبابون کا کہین بادہ طہور
اختلاط ایک کو تھا ایک سے با فرط سرور — اک پری نازنین خاموش ہی بیٹھی تھی دور
بت کی صورت تھا خدا جانے وہ کیون سکتا
دل تھا ڈوبا ہوا مدہوش نہ تھے اوسکی بجا

۲۶
چشم رضوان بھی تکتی تھی وہ دلچسپ بہار — چہچہے کرتے تھے ہر شاخ پہ مرغان ہزار
سبزہ خط رخ غلمان تھا تو بلوئی اشجار — خفقان سے دلکو بہا لے گئیں پیچ اتہار
شور گل بانگ ہوا صاف صدائے قلقل
دل بلبل پہ ادھر شور نمک خندۂ گل

روش باغ یا خطہ رہ کاہکشان
جا کی طوبے سے ملا نخل کا شجر رضوان

خوشہ تاک پہ تہا خوشہ پروین کا گمان
تہا مکان نور محل باغ تہا گر نور افشان

دلربا صوت مزامیر مسرت انگیز
رو کش حور نصاویر پری حیرت خیز

صاف شفاف محل نور کی وہ بارہ دری
قصر قیصر کہون رفعت مین وہ یا کوہ مری

ہو وہی شستہ کہین ہو سے جو آجاے پری
دیدہ ماہ مین تہی تاب سے خیرہ نظری

تہا تہہ سی شیش محل نور کا کاشانہ تہا
باہر پریونکے جہرمٹ سے پریخانہ تہا

جمع احباب تہے اک جان دو قالب باہم
بزم خلوت تہی نہ اغیار کا تہا نام کو غم

جسقدر یار تہے سب دوستے ہی محبوب و صنم
گروہ غلمان بہشتی سے تہے تو یہ حور ارم

تہا تجرد سے مجہے شوق نہ تہا مین عیاش
دل لگی تہی نہ کسی سے نہ حسینونکی تلاش

رقص کے بعد خور و نوش کی آئی نوبت
طائفے آئے ہوے محفل عیش و عشرت

حیرت اک چہا گئی پریونکی جو دیکہی صورت
حسن محبوبون کا اللہ رے تیری قدرت

سازندے لگے سمان باندہا بجانے کہماچ
لولی چرخ کو بہی ناچ نے نچوایا ناچ

ناچ پر چشم پری کی بہی نظر جاتی جہپک
شور زنگولہ سے شورش زمہا تا بسمک

ذوق نظارہ او وہ ہر دیدۂ انجم سے فلک
نقش دیوار یہان محو تماشا کی کہٹک

چہب بلا قہر ادا غارت ایمان جہون
جی اڑا لے جاتی تہی ہوا ہی دامن

سنتے مردنگ تو ہو جاتی گرو لی دہنگ
دلربا طبلے کے ہر تونکا عجب ویسا اور رنگ

اور نالو سنسے ملا یک پہ ہوا عرصہ تنگ
دل کہا راگ کہ تا قدسیان تہ سنگ

خیال رہ گا تو نہین خیال مین جو مین کہیو
داد دے داد دے گر سنتے ہو کر نے بجو

ہائے نشہ رہا بندہ پہ کدارے نے ہوا
دیس کو دیس کی تاثیر نے پردیس کیا

آسمان سنکتے مین خود رفتہ ہر اک سیارا
اور سو رہنے سے دلو نہین ہوئی شور شہرا

رات آدہی سے ڈہلی تہی ہی کہ لی تان بہاگ
اور ستکر خواب مین گاتی تہی بڑی جاگ رہی جاگ

کیفیت نشہ کا ہوا بعض کی آنکہون مین ظہور
وقت کے راگ کی تاثیر کا اور اوس پہ وفور

کچہ اودہر نیند مین بیداری کی بات مخمور
ٹہہری آرام کی موقوف ہوئی بزم سرور

طرح عشق ... پیدا معشوقہ کی زبانی

ہر جوان لیگیا محبوب کو اپنے ہمراہ
داد دی عیش کی عیاشون نے قصہ کوتاہ

اوٹہ کے مین جہپرکہٹ کیطرف جبکہ بڑہا
آہ کی پہلے تو آئی مرے کانون مین صدا

سانحہ کیا کہون اوسوقت کا جو پیش آیا
دیکہتا کیا ہون کہ افسردہ ہے اک ماہ لقا

تو کہ پیرہ مسہری کا جو جہانکا مین نے
رو تا دیکہا اوسے تب جا کے پوچہا مین نے

ہچکیان لیکے لگی اور زیادہ رونے
تخم الفت کو لگی مزرعۂ دل مین بونے

نازنین جان کو حسرت مین لگی وہ کہونے
بولے کیون پوچہتے ہو لوٹے ہم ہی سونے

پہر یہ فرمایا گئے سب تو ہر ایک یار کی ساتہ
اب رہا کون کہ لیجائے پکڑ میرا ہاتہ

رحم آیا مجہے پردرد جو مذکور سنا
بولا لو سو رہو حاضر یہ مسہری ہے جدا

کسی محبوب کا عاشق وسے مین نے سمجہا
بولین لازم ہی جلنے والون کی سزا

مین نے پوچہا تمہین کچہ خبر تو ہی ہوش مین آو
بولی نشہ نہ جنون بس نہ زیادہ اترا و

پیار کرتی ہون مگر تمکو مری چاہ نہین
کہا کے سوگند کہا مین نے کہ واللہ نہین

آپ اتراتے ہین یا خیر سے اگاہ نہین
تم سے کیا رسم ہو خو بونسے مری راہ نہین

حالِ دل کہنے مین اکراہ نہو تو فرماؤ
بولی کہتی ہون جو سنانے ہے تو پہر پاس بلاؤ

مین نہ سمجھا کہ بناوٹ کی ہے اسکی تقریر
ہوتا عیار اگر مین بھی تو کرتا تدبیر

یعنے بالو نہین پہچانتی ہے یہ دام تزویر
مین نے پوچھا دل دشمن ہے کہیکا نخچیر

ہنس پڑی ادسکے اسہری ہین فرائی یاسا
بولی کہدیتی ہون لو جس پہ ہے مہر جو آس

یعنے دلباختہ وصف اسکا مین سنکر تھی
دیکھکر بانکی ادا کب گئی جیمین ہر چہی

یاد آئی تو عجب ہوتی تھی حالت دلکی
ضبط و لیر نہ ہا صبر سلنے ہی رخصت لی

ہو گیا جانکا لیوا انجے کرکے مفتون
اپنی چوٹی پہ سوے عشق کو قربان کرون

دل ہوا تم پہ فدا تم نہین واقف پیارے
دن جو حسرت مین کیا شام الم کی مارے

بہہ کے خون رہ گئے آخر دل و جان بیچارے
رات پہر صبح ہوئی ہجر مین گن گن تارے

خاکمین آنکی الفت نے ملایا جو بن
آتش عشق نے پہونکا دل و جان کا خرمن

چوٹی اک کالی بلا سر پہ ہے سیمکے اسوار
آستین کے ہین وہ افعی جو گلیکے ہین ہار

آہو چشم ہوئی دام مین کاکل کی شکار
مانگ چوٹی ہے نہ کنگھی نہ بنہ مر نہ سنگار

بوے کاکل سے دماغ اپنا اوڑا جاتا ہے
طائر حسن بھی جنجال مین گہبراتا ہے

دم اوبہتا ہے اگر زلف مین اوبہتا شانہ
کان کی بالیون تک بار ہو اوز دانہ

تاب سے ہے دل سوداز دہ بیتابانہ
ہے سدا گوش بر آواز دل دیوانہ

صاف تقدیر کا بل ہو گئی ماتھے کی شکن
خاک افشان کے بجا لتی ہوں شکل جوگن

ابرو اپنی سے ہے تو خنجر ہے اور اپنا ہے گلا
آنکھ جھپکنے لگی پھر نہ لگی آنکھ ذرا
حیرت آنکھوں میں سمائی ہوئی ہے خواب کی جا
لی کبھی خواب میں کروٹ نہ دکھایا گھر

پیار سے مجھکو نہ بستر پہ سلانے آئے
ناز کے خواب سے اکڑ ان نہ جگانے آئے

طائر رنگ رخ رو کو ہے میل پرواز
نے اثر ہو گیا نتھنوں کی پھڑک کا اعجاز
نا کمیں دم ہے نہیں بھاتا ہے بینی کا فراز
نکہت گلبدن اب دیکھیے کب ہو دمساز

منہ ہے چھوٹا سا بڑی بات ہے کہنا مشکل
چپ بھی سنئے ماجرا کہنے کے ہے رہنا مشکل

رنگ پر سیب زنخدان کے اداسی چھائی
نہ تو شانہ ہے پھڑکتا ہے نہ بازو ہی کبھی
چین آتا ہے گلو بند سے لو لوں پھانسی
ڈال دوں ہاتھوں کو گردن میں تری ہے خواہش

ہیکلی میں نہیں بھاتی ہے کلائی ہیہات
پنجہ ہو رہو ہی دست حنائی ہیہات

بند محرم کی کساوٹ ہے دل اولٹاتا ہے
رات دن کروٹیں لیتے ہی گزر جاتا ہے
چھاتی بھر آتی ہے دل سینے میں گھبراتا ہے
تکیہ رکھنے سے کہیں پہلو میں چین آتا ہے

پیر پھیلا کے نہ آرام سے سوئے تنہا
چین آیا کسی کروٹ نہیں مجھکو اصلا

یاد دلہن کے ہے اور آکے سپنے ہوا
منتیں مانتی ہیں لڑکی نقش بنا تک پہ ہوا
جانے دربار گاہ میں نوچندی کو جا کر یاد آئے
تا کہ تو اسے نہیں لکھ رہی خود آ جائے

کوئی درجہ نہیں تدبیر کا باقی رکھا
کسکو بھیجا نہیں کس کس سے نہیں میں نے کہا

پاک جامہ تن پر نور پہ ہو مثل کتان
تہی ادا اگر ہی ہوئی جسپہ بناوٹ قربان
کیا آرام ترسے ہجر مین ای راحت جان
ہو گئے ترک خود آرائی کے ساری سامان

آہ جب ٹوٹ گئی عشق نے پیدا کی راہ
صدقے اللہ کے ہوا بارے قصہ کوتاہ

اب اگر اور مفصل کہون دل کا احوال
آپکے سامنے جاتے رہے سب وہم و خیال
بار خاطر ہو تو بندی سے سمجھا حب ملال
ماجرا ہجر کا یاد آتا ہے گر وقت وصال

وصل و سراپائے معشوقۂ اول

طول سے قصۂ دل رات نہایت کم ہے
اب چلو سو رہین کہ لینگے جو دم مین دم ہے

خلوت خاص ہوا اور نام محفل تک کا نور
اور وہ ہر دو طرف جوش جوانی کا وفور
یا اک پروانہ سے ہو وامن شمع پر نور
پھر یہ اصرار کہ مین آپکی لونڈی ہون حضور

کہا کئی جلوا دا سے ہے کرے مجکو گا ر ہے
گر کہا آج تماشے فرامرزہ دیکھے

ہر طرف پھر تو تکلف ہوا اور شرم و حجاب
آتش شوق سے مشتاقون کے دل تہے سیماب
لیگئے ہر سو سے سہری کے دسیلے چہور نقاب
اختلاط اوسپہ ہوئے گرم کہان تہی پھر تاب

عشوہ و ناز نے آخر یہ دکہایا انجام
آگیا چین مجھے اوسکا ہوا کام تمام

ابر نیسان سے گہر درج صدف مین برسا
کہنا اک جان دو قالب کا سچا تہا الا
دہن غنچہ مین یا قطرۂ شبنم اترا
ذکر مخصوص تشابہ سے آتی ہے حیا

آشنا تہا کہ ہوا غوطہ زن بحر وفا
آشیانے مین ہے عنقا کہ نشیمن مین ہما

دیکھ خونریزی کو ناگاہ ہوا اندیشا
[illegible] خوش قسمت سے مگر ہونا تہا
خونبہا دیکہیے اس خون کا لیتے ہین کیا
پیار کر بوسے لیے چھاتی سے لپٹا لپٹا

[illegible]

نازنین ہاتھ سے چٹ چٹ لین بلائین دم تک
آئین تعریف پہ کر شرم سے نیچی سی نظر

کیا کہون دیکھا تو کچھ پیٹ پہ ہے پھیکا پھیکا
رنگ گلرنگ کا فور ہے اور دم ہے ہوا

سنسناہٹ ہے جو سینے مین تو دل ہے ڈوبا
نبضین چھوٹی ہوئین ڈھیلے ہوئی اعضا اعضا

پتلیان پتھری ہوئی آیا ہے گردنین خم
ہوش جاتے رہے دیکھا جو غشی کا عالم

عرق شرم مین ڈوبا ہوا پانی پانی
دلمین پچھتاتا ہون کیسی ہوئی یہ نادانی

التجائین کرین اللہ سے منت مانی
پیار کر کر کے کئی بار پکارا جانی

ہون بجا ہوش تو سو بار وہ دے مجھکو جواب
دیکھ مجھکو اوسے گھبرا کے اوٹھا ہے مین شتاب

کر تیمم وہین قرآن کی ہوا دی لاکر
اور ملی خاک شفا اوسکے دل و دیدہ پر

دم کیا پانی کبھی کیوڑا کو چھڑکا اکثر
تیل مالش اور اوتارا گہر و سیم و زر

اوسکے اوپر سے کبھی پی گیا پانی کو اوتار
گہ سہری کے پھرا گرد ہوا گاہ نثار

سر کو پھر زانو پہ رکھ بیٹھ گیا اونکے پاس
کھولکر زلف معنبر کی سنگھائی بو باس

نگہت زلف پریشان سے ہوئی جمع حواس
کھول دی آنکھ مجھے ناز سے پھر دیکھا اداس

دلکو ڈھارس دیا فرمایا سنبھل کر کیا ہے
عرض کی مین نے کہ ہان شکر ہے جو گذرا ہے

بولین مین فرط نزاکت سے گئی تھی کچھ سہم
خیر ہے بیٹے بہلائے تمہین کیا جاگا وہم

ننھے جیوڑے پہ مرے او سو گئی گو کیسی نافہم
بس نزاک اپنے مرنے کے لیے آیا تھا رحم

کہا تو سوگند مری جان کی پھر کیا گذری
راز سر بستہ کہا مین نے پھر رو دے سے بھی

۵۵۲
پھر تو اور اوسکو بڑھا مجھسے تعشق واللہ — آخر کار مجھے بھی ہوئی یوسف کی چاہ
جا ہو انصاف ہے کیون دلکو نہو دلسے راہ — حسن تھا قدرت حق پڑتی تھی قدسی کی نگاہ

شکل وہ پاک کہ سو جان ہو تو کیجیے قربان
عالم حسن کہ غش سایہ پہ کھائین پریان

۵۵۳
حور سے بڑھکے ہے اوس شوخ حسین نازک بدنی — گل سے رخسار لب لعل ہین لعل یمنی
سخت مغرور ہے اور خو مین بہت کم سخنی — حیلہ عادت مین جبلت مین ہر توبہ شکنی

حسن محبوب مین قدرت کا تماشا دیکھا
اک خدائی کو ہی بت کے لیے شیدا دیکھا

۵۵۴
جذب الفت کا یہ عالم ہی کہ ہے عالمگیر — عالم نور کیا حسن پری سے تسخیر
سحر با تو نہین ہی اعجاز کی گویا تقریر — کوی محبوب مین رہتا ہے سدا جم غفیر

دلفریبی سے ہے خود رفتہ و والہ عالم
کونسا دل ہی جہا نہین جو نہین وقف ستم

۵۵۵
ہمہ تن محو خیال رخ جانان ہین ہم — دل کے آئینے مین اب ثبت ہی تصویر صنم
جب سراپا کے لیے مینے کیا عزم رقم — اوتری شیشے مین پری آئی ادہر ہو رام

ہے علم وصف سراپای صنم مین جولان
قلزم طبع مین ہے موجۂ مضمون طوفان

۵۵۶
جب یہ چاہا کہ کرون وصف سراپا مرقوم — شہرۂ سعی مضامین کی پڑی ملک مین دہوم
لیکے موجود سے افراد تھے جو جو معدوم — سنکے فرمایشون کا سب نے کیا آکے ہجوم

ہر طرف سے مجھے آنے لگے آخر پیغام
سب نے بھیجے مجھے تشبیہ کے اکثر پیغام

۵۵۷
خط فردوس سیہ مین خط مجھے رضوان نے لکھا — نامہ بر ہوکے اوسے خلد سے غلمان لایا
ورق گل پہ کیا صاف نہ تازہ انشا — ہے اگر تذکرۂ [illegible] گیسو کا

فاختہ سرد روان کہکے پکارے کوکو
بولے حق سترہ قمری یہ ہو گویا جادو

راتون فرقت کی شب تار مین سوجھے مضمون
تیرہ بختی جو کٹی کفر مین کیا اوسکو کہون
جیسے لیلی کے تصور مین پریشان مجنون
سیاہ اس سودے مین جل جل کے ہو دل کا خون

الف لیلے کے ہی ظلمات مین کالے چلے
مثل موسی کے پریشان عدم مین بہکے

سر بسر ہے شب دیجور سے اوسکے چوٹی
ہی شب ہجر سے عشاق کی چوٹی لمبی
ہر وہ ظلمات پہر سے خضر بہی بہٹکا جی
ناگ کالا سر گنجینہ پہ بیٹہا ہی کوئی

دیکہو چوٹی مین یہ موباف زری سے لٹکا
صبح کاذب ہی کہ ہی جلوۂ فرقد پیدا

لوگ کہتے ہین کہ واللیل ہی اوسکی چوٹی
کہو لکر اوسکو چہپا لیتے ہین چہرہ جو کبہی
مین یہ کہتا ہون شب قدر ہے عشاق کی
ہی خسوف قمر آتا ہے یقین سبکو یہی

کسی کافر کو بہی سودا نہو اوس چوٹی کا
تیرہ بختی ہو دشمن کو نصیب اعدا

عنبرین جعد سے ساری ہوئی جب کیسر بو
فرق رکہتی نہین کچہ نکہت عنبر سے مو
لوگ کہنے لگے تب عنبر سارا اوسکو
کاکل و زلف بلا دام مین جعد و گیسو

مشک چین مشک ختن نافۂ تبت تاتار
سامنے چارون کے کافور ہی یونہی ہر بار

مانگ دل مانگ کے عاشق کا نہین ہے وہ آہ
خال تابندہ ہی یا کہ گہن مین ہے ماہ
کہکشان ہی شب یلدا مین کہ ظلمات کی راہ
جا پڑے گر دل عاشق تو بس نا اللہ

دو لڑے موتیون کی اوسمین پڑے ہین زیبا
صبح کاذب کا شب تار مین ہے جلوا

پٹیان ماتھے پہ اوتری ہین لیا رخ کو گھیر
کاکلین دوش سے اور خسی ہو ئین لغین تیر
روز روشن مین ہے یہ ظلم کہ چھایا اندھیر
کالے ہوتے نہین ان گیسوؤن کے سیر سیر
مرغ دل ایک ہی پر اوسکے لیے دام گئی
کیسا اندھیر ہے دن ایک ہی او شام گئی

کیا اوڑا لیگئی کاکل کی صبا مشکین بو
پھرتے آوارہ و وحشی ہین خطا سے آہو
تار تا تار و ختن مین جو ہوا نافہ کو
مو بمو سحر سے ماموریں ہوسے گیسو
زلف جادو کا اگر سایہ پری پہ پڑ جاے
نقش تصویر ہو تصویر سے سایہ نظر آے

حال زلفون کی پریشانی کا کچھ بھی کہیے
تو نہ نسبت کو سبنل کو ہی نسبت اوسکے
بکھرے دل سینہ مین دانتو نہین پان بیٹے
اوسکے جنجال مین دل اسکے ورن اولجھے
لاکھ مشاطہ سر شانہ سے سلجھا لے
دل عاشق کہین ممکن ہے کہ باہر آ لے

رات چوٹی ہو تو ہے صاف جبین ماہ مراد
صبح صادق ہی اوسے کہتے ہین اہل اوراد
وہ ہے والیل یہ والصبح تنفس کی یاد
سورہ نور کا مطلع ہے وہ بالرب عباد
حسن مطلع ہے جبین مطلع ثانی ابرو
ابرو محراب حرم کی ہین تو آنکھین آہو

اژدہا چوٹی ہے کافر ہے بلا سے جادو
دام دلکش ہین بلا کے وہ پریشان گیسو
کاکلین سانپ ہین اور زلف چھپایا بچھو
ہوسکے صید و شکار اونکے حرم کی آہو
خم کاکل نے تو پھندے مین پھسائی یہ غزال
آہوے چشم کو ہے زلف کا جال اک جنجال

عید کا چاند ہے یا ہے وہ جبین مہ پارا
صبح صادق ہے مشرق کی [illegible]
افق مطلع انوار ہے یا جلوہ نما
[illegible]

ایضاً

حرفِ تقدیر نظر آئے تو پیشانی
اب کی رشک سے ہے آئینہ پانی پانی

۱۱۰
دا منی ماتھے پہ زیبا ہے بصد خوشنمی — جسطرح گردمین ہو ماہ کے ہالہ کوئی
چاندکا ماتھا ہے ٹیکے کا ہے تارہ پہیتی — زلف سے تا بکمر لٹکی ہے موتی کی لڑی

مار گیسو ہو تو ہے کینچلی سلک گوہر
ہے وہ انداز حسینون کا تو یہ ہے زیور

۱۱۱
بحر خوبی کی وہ موجین ہین کہ ہین چین جبین — رشک سے ملتے ہین گو بگڑا بہرے ہر بیت یہ
چاندتارے کی عجب زیب ہے ماتھے کے قرین — ہے جو یہ ماہ تو وہ صاف ہے عقد پروین

عرقِ ناصیہ کے قطرونسے یہ پیدا ہے
چرخ خوبی کا ہر اک ثابت و سیارہ ہے

۱۱۲
ہین کمان ابرو خمدار ہر ب کعبہ — قابِ قوسین سے ہے اونکا برابر رتبا
برق دم جنبشِ ابروے صنم ہے گویا — چلہ کش گوشۂ خاطر سے بہلا مین دمو کیا

وہ کمان ہے تو نگہ ناوک صید افگن ہے
لبِ معشوق پہ اس تیر کو یہ قد غن ہے

۱۱۳
توسن ناز ہے بیسنہ وہ ہین چشم جادو — ابلق لیل و نہار ہی نہ دیکھو ہون کہو
تازیانہ ہوا دنبالۂ سرمہ اونکو — سرنگین آنکھین ہین آہو تو وہ شوخ آہو

مردم و شیشے مین اوپری ہے شیشہ یہ پری
چشم بد دور ہے یا مردمک چشم اونکی

۱۱۴
چشم بینا مین نہین ہے یہ رگون کی سرخی — ہی خطِ نسخ مین تفسیر کتاب بیضاوی
آنکھ مخمل ہے لعبت تو ہے پتلی لیلی — ماہ دو ہفتہ گہن مین ہے کہ وہ ہی پتلی

یا پرستانمین پتلی کا تماشا ہے آج
[illegible]

چشم انصاف ہے ہم چشم سے مردم کو الم
نام سے نرگس بیمار کے ہوا دنکو زکام
چشم جانانہ کو نے مغز ہین کہتے بادام
صاد ہم اوسپہ کرین جو لکھی تشبیہ تام
وصف تنہا دیدۂ خود بین کا سنکے مد نظر
دہیان مین چشم تغافل کی رہی کچہ نہ خبر

حسن کی ناک ہے بینی کا کہون کیا انداز
بینی ہا رخ مین ہے خوبی کا نشیب و فراز
سحر نتہنو مین ہے اور ادنکی پہڑک مین اعجاز
پست خود بینون کا ہے سامنے سے نخوت و ناز
اوسکی خود بینی سے عشاق کا دم ناک مین آے
اور جو خود بین ہون تو وہ ناک خبے اونکو چبائے

سادہ نتہنون کی پہڑک کر گئی دل کو بیتاب
آتش حسن جو شعلہ ہے تو دل ہے سیماب
دل بسمل ہے یہ پہلو مین کہ ماہی بے آب
دو نون منخر ہین حرم کے لیے باب الابواب
کعبہ ابرو کا ہے کوہ صفا سے رستا
قلزم حسن کا اس پل سے گذر ہے سیدہا

معجزہ فکر ہے یا معجزۂ پیغمبر
شق کیا آپ نے انگشت مبارک سے قمر
طشت از بام ہے یہ مخبر صادق سے خبر
یہ وہ ہے مظہر اعجاز ہے روی انور
ماہ دو ہفتہ دو حصہ ہے وہ چہرہ الحق
درمیان بینی ہے انگشت ہوا جس سے شق

گورے گورے ہین رخسار ملائم از بس
سفت ہے جان کے عوض بھی جو میسر ہو مس
عمر بہر بوسۂ دلچسپ کی ہو جنکی ہوس
بل بے وہ ٹپکا ہے پڑتا ہے جوانی کا رس
دیکھکر کہتے ہین صورت کو ملک صل علی
رخ سے رخ چہوٹ گئے حور کے حاشا کلا

سوفت گلقند بنا ہو گئے تختے نوزات
لعبت چینی کی ہے یوسف مصری کی نبات
تنگ شکر ہے دوات اور قلم شاخ نبات
ہین بیان قند کر لب شیرین ہا کی صفات

رضا

بوسہ لعل لب شیرین دہنان کا لیجے
طائر روح کو زنبور عسل کا کیجے

۱۲۱ لعل سے دینگے نہ تشبیہ لب جانان کو
ہین یہ لب کوثر و حیوان سے لبالب ہر دو
ہے کہان اونمین یہ لطف او تبسم یارو
دانت کھٹے ہوئے فرہاد کی شیرین سے کہو

لب بلب ہون تو مزا قند مکرر کا آئے
ذوق سے دودھ چھٹی کا بھی لبون پر آجائے

۱۲۲ لب مین اعجاز مسیحا ہی خواص ایسے
بو ہی غنچے مین نہان یا کہ ہر ہونٹون مین ہنسے
واہ کیا خوب تبسم ہے بمضمون ذکی
ہے حیا آنکھون مین یا تبہ ہی شیشے مین پری

وہ ہنسی شہر خموشان کی ہی قہقہ دیوار
زعفرانی چمن دہر ہے اوس سے گلزار

۱۲۳ ہر کوئی نکتہ موہوم پریرو کا دہن
برگ گل لب مین دہن ہے جو رگ برگ سمن
بالیقین غنچہ ہے گویا دہن رشک چمن
قافیہ تنگ ہی خاموش نہین جاے سخن

پایا ذوالقرنین نے کب قطرۂ آب ظلمات
خضر رہ خضر ہوا ہاتھ نہ آیا ہیہات

۱۲۴ ہے زبان ہندی لسان کا مذکور بیان
لال ہوجائے زبان گو ہی بلبل لسان
ہو زبان زودہ زبان جسکی فصاحت ہے بیان
عربی مین اوسے کہتے ہین فصیح اہل لسان

ہند کچھ ناطقہ بلبل شیراز نہین
طوطی ہند کو لکنت سے ہے بدآواز نہین

۱۲۵ گال مین اونکے قیامت وہ گلوریکا ابھار
پان کا ناز سے پھر منہ مین چبانا ہر بار
شان اللہ کی معراج ہین حسن خسار
قہر او گال او نکا زنیادہ دم بوس و کنار

رنگ پان تو دل عالم کا ہوا خون بہا
دیکھ زمانے کو ہوا رنگ مسّی پر سودا

۱۲۶
وصف دندان مین گیا جبسی مرا فکر و قیاس
دانت لولو کا ہے جسپر ہو سبہی ٹوٹی ہی آس
نوع ہوا نور جو انجم کا تو کا نور داہن
سخت حیرت مین ہے انگشت بدندان الماس

ایک بوسہ لب و دندان کا بہی لینا ہی ضرور
لگو مرغوب ہین رعنا کو گر موتی چور

۱۲۷
قد الف سے ہین دندانے ہین دندان تمام
ایک الف بنتی ہی تشبیہ دہن سیم سی تمام
لام ہوتے ہین نہین کاکل پیچ خم کی کلام
مسلمو نام خدا ہے وہ مجسم اسلام

ابرو یار تو ہین کعبہ دین کی محراب
عاشق روی کتابی ہین جب ہی اہل کتاب

۱۲۸
ہے ذقن غیرت جنت کا عجب سیب جنان
مرکز حسن کی ہے وسط مین چاہ کنعان
نخل آزاد ثمر لایا بہلا سرو روان
چاہ مین ڈوبا زلیخا ہی مین یوسف سا جوان

یہ وہ گرداب بلا ہے کہ نہین اسکی تہا
خضر سے کہدو کہین نوح نہ کہا ئین غوطا

۱۲۹
کہا کر بیونے مجہسے اگا کان سی کان
گل رضوانے عجیب آج کیی ہین سامان
کان دہر کر جو سنو تم تو کرین راز بیان
کہرتی ہین حلقہ بگوشی تری حتی الامکان

نسبت گوش گل خوبی سے کیجے اقرار
صاف منکر ہو کہا مین نے سنوگا زنہار

۱۳۰
گوری گردن ہی مصفا کہ صراحی کا گلا
آمد و رفت مین انفاس نظر آدی تو کیا
شاخ گل ہے جو گلو چہرہ ہی گل قد طوبی
نظر آجای کرے دخل اگر وہم ذرا

غنچۂ دل ہے مرا زیب گلو ہار سنگار
عشق مین اوسکے مجہے پہانسی ہی تار زنار

۱۳۱
سخت حیرت ہی مجہی بلکہ تعجب کا مقام
حسن محبوب جو کعبہ ہی تو وہ کفر ظلام
گردن اور بازو پہ رشتہ ہے بندہا نیلی فام
کفر کعبے سے جدا ہوتے تو کیا پہر اسلام

ہے تعصب مجھے مین اوسپہ چلادن گندا
کفر و اسلام کا اس رنگ سے توڑون رشتا

۱۳۲

اونچے شانون سے عجب شان خدا ہے پیدا
ہاتھ ہین یا کہ پری نے یہ سیے شہپر وا

جی اوٹھون گردہ موئے ہین مجھے دیدی کاندہا
صاف بلور کی ہے شاخ کلائی گویا

ہاتھ ہین نام خدا قدرت حق کی صورت
ہاتھ گر ہوے پنجا تو ہین جو سونکا ید قدرت

۱۳۳

دسترس آج مری طبع کو ہے دست بخیر
کون کا فر اوسے کہتا ہے صنم صاحب دیر

لو سر دست دکھا دیتا ہون مضمون کی سیر
دست آویزہ یہ اسلام کی ہے کفر سے غیر

دیکھو لو مومنو با دیدۂ حق ہین پنجا
لفظ اللہ کا لکھا ہوا ہے نام خدا

۱۳۴

یار کے دست نگارین پہ نہین رنگ حنا
ہاتھ ل خون ہوئی دل ہاتھ نہ آیا بوسا

خونبہا دزد حنائی ہے یہ قاتل سے لیا
افق نور ہتیلی وہ شفق سے حمرا

روز روشن مین یہ اندھیر کہ شبخون مارا
کھو دہائی ہے شہ حسن کی اے دزد حنا

۱۳۵

ناخن ابیض و شفاف و مصفا اوسکا
لال ہے رنگ حنائی سے وہ یاقوت تھا

آب اور تاب مین وہ مہر تو ہے ادھرا
چرخ خوبی کا بنا چاند جو ناخن ترشا

عقدۂ فرقت عشاق کو کھولے ناخن
اوسکی الفت مین دل حور کیے نکلے چپن

۱۳۶

دست محبوب کا جب صف کیا سینے تمام
آئین لینے کو بلائین مری پر یان گلفام

قاف تک دست بدست اوسکا گیا شہرۂ عام
ہاتھ جسکا تو پڑے لین نگین دستے ونام

ہاتھا پائی مین مرا ہاتھ یکایک جو پڑا
سیب پستان پر بزادے سے ہاتھ لگا

۱۳۶
گول گول ادبھرا اٹھرا اونچا نکیلا سینہ
صاف باطن کی طرح ہے صفت آئینہ
گنج خوبی کا ہے وہ مہر بسر گنجینہ
حسن معراج اگر پای تو وہ ہو زینہ

حسن خوبی سے ہین یہ دونون مصور
چشم بد دور ہین جوبن سے سراسر بھرپور

۱۳۷
مئے عشرت سے ہین مسرور عجب خم ہر دو
محرم آب رواں یاد حبب آیا مجکو
قبۂ نور کہون یا دو حباب دلجو
دل حبابون کی طرح ہوئے ہین نثار درو

برج شمس ہین کہ وہ گنبد چرخ دوران
فلک حسن کا جوزا ہے کہ برج میزان

۱۳۸
محرم راز سے دربردہ ہے وصف انگیا کا
دم گئے رکنے سے یہان بند ہے اک اک میلا
حال مشاطہ سے سخت اوسکے کساوٹ کا کھلا
طائر حسن ہے وہ کہتے ہین جسکو چڑیا

لوٹ جالی کے اوسے دام مین لائینگے ہم
آٹ ولنے کی بنا ئینگے کٹوری محرم

۱۳۹
مرغ دل کے لیے ٹھہرایا جو اوسکو جوڑا
طائر روح ادبھر مائل پرواز جدا
مرغ بسمل کیطرح شوق سے ہے تڑپا پھڑکا
ایک مادہ کو جو دو نر سے پڑا ہے پالا

جان و دل دونون کی آتی نہین اب خبر نظر
نکلے صیاد شکار آپ ہوئے چڑیا پر

۱۴۰
مدتون وصل مین اوس سینے سے پایا ہے سرور
گات کو کوہی مین بھر بھر کے دبوچا ہے ضرور
برسون فرقت مین کیا کوٹ کے چھاتی کو چور
اوسکے خمیازہ حسرت سے ہین دل مین ناسور

لے کے اڑا دل لیے اوس سینے کو چھاتی سے لگا
شوق کی فرط سے مشتاق کی چھاتی پہونچا

۱۴۱
بدھیان پھولون کی کیا سینہ پہ دیتی ہین بہار
رشتۂ جان کو لیے ہو کیا دلکش زنار
بلبل دلکو ہے پھولون کے گر رشک سے خار
سینہ نارنج ہے یا سیب بھی ہے کہ انار

دل ہے یوسف کی طرح ایک خریدار گئی
ہو انار ایک گرا جسکے ہیں ہزار گئی

۱۴۳
رشک نرمی سے ہوا ہیٹ کا آٹا گیلا — رنگ تا قم کا کدر ہے قمر کا پھیکا
جان دی مرمر کے اگر دیکھ لے مرمر وصفا — قزم نور شکم ناف سے ہے گرداب بلا
بحر خوبی سے ہے جسم اور شکم صاف حباب
غرق ہو جائے پھرے پیٹ کو بگڑی سیماب

۱۴۴
وہ پڑاتے کی بنت وار کیلی انگیا — کرتی جالی کی اور اوس پہ سنہری لپکا
چشمۂ خور میں ہے یا جال شعاعی پھیلا — گدگدی پیٹ کی بس تی ہے پیٹ کا پھرکا
اونچی کرتی سے شکن صاف نظر آتی ہے
لین جو انگڑائی تو تصویر سی کھنچ جاتی ہے

۱۴۵
کمر کلک میں آئے گا نہیں گر لچکا — بال باندھا لکھوں مضمون کمر کا سیدھا
تنگنائی سے پریشاں ہو طبع شعرا — پھر نزاکت کا میاں نام نہ لیوے جیتا
گر نہ ہاتھ آئی کہ ہو وصف کمر کو اغماض
خالی اک بند کی جا چھوڑ رکھوں مثل بیاض

۱۴۶
خامۂ فکر کی جو لانیاں تھیں تا بہ ناف — شرم سے پیر لب یار سے تو ہوا چاک شگاف
عرض کرنے لگا آگے کہ بس بطول کلام — بس خبردار ہو بھولے سے نہ لے نام زناف
راہ بھولو گے وہ ہے چشمۂ آب حیوان
ڈوبا جس چاہ میں ہاروت وہی ہے یہ کنوان

۱۴۷
کوئی نافہ ہی اسے کہتا ہے از راہ خطا — صدف گوہر عشرت ہیں بہم دو اک جا
غنچہ ہی باغ جہان کی نہ لگی جسکو ہوا — دل وہ تشبیہ کہ احسنت سے کہے سنکے حیا
چاک داماں صبا کا ہے یہ گل پر سایہ
عکس یا شیشے میں ہے چشم پری کا اوترا

۱۴۸ قافیہ تنگ ہی مضمون کا حکایت ہی یہ وہ
حشر گو ہوتا سفتہ عشرت ہے وہ
شکل دل تنگ ہی یہ عالم وسعت ہی وہ
مرجع جاہ وحشم دولت وسروت ہی وہ

پیست کندہ نگرون جیسے کے مضمون کی شرح
ایک نکتہ کے سمجھ لینے سے حاصل ہی فرح

۱۴۹ کوہکن لایا تھا جس کوہ سے جوئی شیرین
سنگدل شوخ کے ہین کوہ سے وہ دونون سرین
زینت کرسی دہم مسند عز وتمکین
گود مین بیٹھین تو عشاق کو آئی تسکین

گدگدے نرم ملائم ہین صفا ہین صندل
غیرت قاقم وسنجاب وسمور ومخمل

۱۵۰ ران کی وصف مین حیران ہون ازبسکہ بپا
نسبت نقرہ وبلور نہین ہے زیبا
ہونا ان رانون کا رانو نہین غصب ہے رعنا
ران کی یاد نے بجلی کیطرح تڑپایا

بخت بیدار ہین تو سوئینگے رکھہ ران پہ ران
طالع خفتہ اگر ہین تو رہینگے ارمان

۱۵۱ حسرت تکیہ زانو نہین مجھسے ہے گھٹنا
سر بزانو سے حیرت مین مجھے ہی رہنا
طور کے شمع نہین ساق کو لازم کہنا
پر فرشتونکے جلین ہو دے پری پرانا

ہو کے نلے پر پڑین پیرون نہ کہین اکر
اور مین جلکے رقابت سے ہون خاکستر

۱۵۲ پانون پر فخر سے سر رکھتے ہین سرخیل بتان
گلشن مہر مین کیا خوب ہے یہ سرو روان
نقش پا قبلہ نما کہتے ہین اہل ایمان
مردم چشم سے سہلاتین ہین حورین تلیان

سجدہ گاہ ملکوت اوسکا ہوا پا انداز
ٹھوکرون مین ہی مسیحا کا سراپا اعجاز

۱۵۳ دیکھنا چاہیی لیلی کو بچشم مجنون
اوسکا سایہ ہی پری سیکے اوسی پر مفتون
معجز عیسی مریم کا ہے رفتار سے خون
جھومنا سحر اور اٹکھیلیون کی چال فسون

بیان مفارقت بحث و ناگہ کیسی مستانہ قیامت کی چھیلی ہے چال — وچال فراق و وصل

کبک اور ہنس تو خود رفتہ مین آہو پامال

ہاتھ اک وسلے پہ اور ایک ہو بالا دامان
سینہ او بھرا ہوا گردن مین خم اور لب خندان
کبھی لچکتی ہوئی اوس چال کی ل پلی امان
تکتے چوری کے نظر سے وہ چلی شرم کنان

پیر بھر اسکے جو پازیب کی جھنکار کرے
خفتۂ خواب عدم کیسے نہ بیدار کرے

فاش پردہ ہوا جب آئینۂ زانو کا
آب آئینہ سے پانی ہو بہت سا چاہا
سر کے بل پھینک کے آئینہ سکندر آیا
دو تیا چینی بھرا پانی نہ یوسف کو ملا

آئینہ زیون سے یون نسبت زانو ہے عیان
آئینہ داری ہے مانند حضور نکوران

شوخ و شتاح ہے وہ کافر بدین عیار
ہے قیام اوسکا قیامت تو بلا کی رفتار
رام اوس بت نے کیے زاہد و مومن دیندار
ستم و جور و جفا سبکے نرالے اطوار

ڈھنگ ساری ہین نئے چھب ہی انداز نئے
طور ہین تازہ کرشمے ہین نئے ناز نئے

ایسا معشوق اور اوسپر ہو وہ اپنا معشوق
عیش ہے وصل ہے خلوت ہے وہ ہین اور ہین ہم
کس زبان سے کہو اللہ کا مین شکر کرون
اونکا مین بندۂ احسان ہو وہ میری ممنون

اتفاقو ہین طبیعت کی ہے بس لطف عجیب
خوش نصیبی ہے کرے جسکو کہ اللہ نصیب

میرا اور اونکا جو آپس مین بڑھا یارانہ
ہین اگر شمع تو سو جان سے وہ پروانہ
اک زمانے مین وہ گھر گھر کا ہوا افسانہ
وہ جو لیلی تو مین مجنون کی طرح دیوانہ

آفت جان ہوئی میرے لیے اونکی شہرت
ایک عالم ہوا مشتاق جمال صورت

۱۵۹
نایکہ کو جو ہوا حال یہ سارا معلوم　　دیکھا عشاق کا رہتا ہے سر راہ ہجوم
چین اترا گئی سمجھی مرے جا لگے معصوم　　آیا جز نو سے کے دلمیں یہ خیال مذموم
پڑ گئی گھر میں تو لٹ بس ہو گئی خانہ برباد
آج سے آمد و شد کیجیے موقوف اُستاد

۱۶۰
تھا ہر اک جمعہ کو گھر جانے کا اونکا دستور　　کر کے حمام چلی آتی تھیں ہفتے کو ضرور
ہفتہ بھر ہو لیا آنے کا وہان کیا مذکور　　دلمیں حیران ہوں کہ ایسا ہوا کیا مجھسے قصور
آدمی جاتا ہے پر اونسے ملاقات کہاں
نایکہ بیولی ہوئی بیٹھی ہے وہ بات کہاں

۱۶۱
گاہ یہ حال کہ درگاہ کو جاتی ہیں وہ　　اور کسی روز یہ کھٹراگ کہ گاتی ہیں وہ
گہ عمل ہے کبھی یہ چل کہ نہاتی ہیں وہ　　کبھی یہ عذر کہ موقع نہیں پاتی ہیں وہ
قصہ کوتاہ کہا صاف ہوا جب اصرار
وہ نہ آئینگی کہو اب نہ بلائیں زنہار

۱۶۲
خانگی رکھ ہیں نہیں شوق سے کر لیں نشاد　　کسبیوں سے کہیں گھر کی مگر بربادی
کھلگئی اونکی مجھے خوب لبالب اُستادی　　ایک تنخواہ کے پیچھے ہے یہ سب جلادی
ناچ مجرے سے گئی شہر کا ملنا چھوٹا
کیا ملاقات کرے قہر خدا کا ٹوٹا

۱۶۳
دس بھلے آدمی آن آن کے پھر جاتے ہیں　　سب رئیس و امرا شہر کے بلواتے ہیں
کنچن آ آ کے برا کہتے ہیں شرماتے ہیں　　طعنے سازندے ادھر آ کے سنا جاتے ہیں
زر کی ہو طمع جسے ہم نہیں وہ گوہر ہے
کیا وہ کر لینگے یہ ہے لکھنؤ نے اور ہے

۱۶۴
مار لے بصری کی ان چھوکریوں پر آمین　　لٹو ہو جاتی ہیں دیکھا جو کہیں مرد حسین
اور جو خاطر کی تو مردار یہ پر آپے میں نہیں　　لگیا دہگڑا جو عیاش تو اوسکی ہو گئیں

پاس خدمت تو کہاں خاک وہ کر دین گہر کو
بیٹہتی لاکہ بہرے نایکہ اپنے سر کو

۱۶۵
بہر باغ اونکو دکہا دیتے ہین کیا عیار
زر سے زیور سے اطاعت سے بنا لیوین یار
کسبیان ایک ہون عیاش گر سو سکار
بات جب کوئی نہ بن آئی سبہی عاشق نادار

مرحبا ین کرین جی جان سے صدقے ہو جائین
الغرض لاکہہ جگت پیچ کرین گہر مین بٹہائین

۱۶۶
اونکو بندی ہی کہ گہر سے نہ نکلنے پائین
گہر مین جو چاہین کرین لیک نہ باہر جائین
در کجا تا بدریچہ نہ بہر کر آئین
نام بہولے سے نہ پیرا وہ زبان پر لائین

قفل ڈیوڑہی پہ سر شام سے پڑ جاتے ہین
غیر در تک نہ گر شوق سے در آتے ہین

۱۶۷
نایکہ سخت وہ بدذات کہ خالق نہ دکہاے
لیکے منکر ہو اگر پانو پڑو سر ہو جاے
سیدہی گر ایک کہو اوس سے تو سو ٹیڑہی سناے
موت بہی تو نہین خرانٹ کو آتی ہے ہاے

ہین وہ مجبور اودہر اودہر مین حیران
وہ ہین مشکل مین گرفتار یہان ضیق مین جان

۱۶۸
طمع بہی دیجیے تو کان نہین دہرتی ہے
فعل مختار نہو جاؤین یہی ڈرتی ہے
اور سمجہائیے تو بات نہین کرتی ہے
نام میرا کہین آجاے تو بس مرتی ہے

کارگر ایک بہی زنہار نہ تدبیر ہوئی
مجہسے برگشتہ ہی آخر مری تقدیر ہوئی

۱۶۹
بچہڑا محبوب جو یک لخت مرے پاس سے آہ
دولت صبر و تحمل ہوئی فرقت مین تباہ
لوٹ لی کشور دل لشکر غم نے ناگاہ
درد و غم نے دل ناشاد سے پیدا کی راہ

بہہ گیا خون جگر آنکہہ سے دریا ہو کر
جان بہی تن سے ہوا ہو گئی شعلا ہو کر

محکمہ ہو گیا نے یار کے خلوت خانہ — مین ہون تنہائی سے ہے دلدار کا ہی افسانہ
عرض کی صبر نے رخصت کا ملے پروانہ — عقل بولی چلو آباد کرو ویرانہ

چھوڑ کر جان حزین ہو گئے غمخوار جدا
بخت بھی پھر گئے جسد سے ہوا یار جدا

نقش جب لکھتا ہون بیٹھا ہون کبھی ان اعمال — اور بلاتا ہون نجومی کبھی گاہے رمال
پیچ ڈالون کو کبھی زر سے کیا مالامال — تا کہ پیدا کسی صورت سے کرین شکل وصال

منتین مانین بہت چلے بھی کھینچے اکثر
التجائین کرین مردان خدا سے جا کر

وہ پریشانی کہ اللہ نہ دشمن کو دکھائے — وہ مصیبت کہ خدا اوس سے عدو کو بھی بچائے
اختیار اپنا جو دل پر ہو تو سب کچھ بن آئے — دل ہی پہلو مین نہ ہو لو سکو کوئی کیا سمجھائے

بنیاد شہر — جان قالب مین کہان جان جہان جب سے نہین
آسمان ٹوٹ پڑا تنگ ہوا صحن زمین — وشکوہ

آخرش جاذب محبت نے دکھایا ہی اثر — یاس جب ہو گئی اور آگیا دم ہی لب پر
غیب سے آ کے یہ اک شخص نے دی مجھکو خبر — فعل مختار عدالت مین ہوئین وہ جا کر

بیچ راستے مین وہی خیر سے لائین تشریف
دوڑ کر چھاتی سے لپٹا کے بہت کی تعریف

رہ گئین دل کھو لکے خوب وریلا گردان بھی — کچھ خجل نائکہ کے جبر سے کچھ نالان بھی
فعل مختاری یہ بولی ہوئی کچھ نازان بھی — عذر کچھ شکر گہے پیار کبھی احسان بھی

شکر خالق کیا اوپر سے تصدق اوترا
آ کے زہرہ نے کیا چرخ برین سے مجرا

پھر وہی جشن وہی لطف وہی عیش مدام — راحت جان کبھی آ گئی ہی بس آیا آرام
خلوت آٹھون پہر اور بند در خاص وعام — نہ ملاقات نہ دربار نہ مجرا نہ سلام

شکر صد شکر کہ پھر آئی گلستان مین بہار
دیدۂ دہر مین پھر رنگ چھپا صورت خار

۱۷۲ کہانے پیتے تھے اگر ساتھہ تو رہتے یکجا
سوتے تا صبح تو مل بیٹھتے تھے تا پیسا
ساتھہ ہی جاتے تھے اکثر پی سیر دریا
تو نسیم کی ہو جو گلگشت گلستان تنہا

ساتھہ حمام کو سرما مین گیے شام و سحر
یکدلی سے ہوے الفت مین غرض شیر و شکر

۱۷۳ چاندنی رات مین ہر شام ہوا کہانی مین
دل کو برسات کے جہولین ہی بہلانے مین
لیٹتے بیٹھتے تھے ساتھہ ہی خسخانے مین
شکل جو زار ہی تصویر کے کہچوانے مین

فرط سے چاہ کے اک جان دو قالب گویا
دونون مطلوب تھے اور دونون ہی طالب گویا

۱۷۴ رشک ہوتا تہا مجہے دیکھکے عیارونکو
طیش آتا تہا انہین دیکھکے دلدارونکو
جوڑ کچھہ جہوڑ سے سوجہی یہ غرض یارونکو
جمع اک جا کہین رکہتا ہی فلک پیارونکو

آخر کار زوال آگے جو ہو جاے کمال
ہی ہمیشہ یہی نیرنگی گردون کا حال

۱۷۵ الغرض اوسکو دراندازونے شہر کا بہرکا
کچھہ تو دی چل اوسے کچھہ طمع ہی کچھہ دم دہاگا
ایک عیار سے درپردہ ملاقات کرا
ناقص العقل تو مشہور ہے یہ قوم نسا

ڈہنگ بدلا نظر آیا مجہے آخر اوسکا
ہونے سرگوشی لگی غیر سے کُہلم کُہلا

۱۷۶ دوسرے تیسرے حیلے سے کبہی گہر جانا
اور کبہی باغیون کو باغ مین جا بلوانا
کرلیا غیر سے گانٹہ نے غرض یارانا
مجہسے کچھہ چہپنا کچھہ بہاگنا کچھہ کترانا

پہ شیر و شخ جہانجہہ ہر اک بات پہ کرنا او جہن
جا لیہ مکر سے کرنے لگی جب جا لیہ پن

۱۸۱ اختیار اوسنے کیے جبکہ یہ فعل ورکر توت — پہر تو مینے بہی بہر طور کر اک اک کا ثبوت
آگیا طیش چڑہا غصے کا سر جب بہوت — ضبط کی تاب کہان ہو نسکا پہر تو سکوت

دل سے تنگ آکے کہا صاف کرو جو چاہو
منہ نہین دیکہونگا راہ کو بس اب یاد کرو

۱۸۲ نالہ و آہ و پریشانی و اندوہ و بکا — غم الم رنج قلق درد و ملال و ایذا
غصہ و حسرت و افسوس سہین مطلب کیا — کیون عبث کہوئین دل و دولت و دین ننگ و حیا

کیون کسی کا فرہرجائی سے دلکو اولجہائین
نام عیاشی ہو اور رنج سہین کوفت اوٹہائین

۱۸۳ ننگ و ناموس و حیا غیرت و عزو اکرام — دین و ایمان دل و جان راحت و عیش و آرام
مال و جاہ و حشم و دولت و دین و اسلام — سبکو برباد کرین اور پہر او لٹے بدنام

نقد جان دیکے کبہی ہم نہ خریدین جہگڑا
چاہ کار کہتی ہے یوسف کی زلیخا سودا

۱۸۴ یاد وہ روز ہین یا بہول گئے ہو فرماو — یاد کر چاہ کو لجبازی پہ اپنی شرماو
پردہ رہنے دو زبان دیکہو اب بہی کہلواو — دور ہو جاو مجہے آج سے تم منہ نہ دکہاو

گردنی خویش یہ تقدیر سے پیش آئی تہی
آدمیت تجہے سکہلا کے دغا پائی تہی

۱۸۵ یہ تو فرماو یہ پیراد بنایا کس نے — عشوہ و ناز و ادا تمکو سکہایا کس نے
سارا انداز و کرشمہ یہ بتایا کس نے — طرز دلداری عشاق جتایا کس نے

مین نے انداز یہ سب تجکو سکہائے کہ نہین
میری صحبت نے ترے عیب سنوارے کہ نہین

۱۸۶ نہ تمیزی کا تری واقف و شاہد ہے جہان — بات کا بہی نہ سلیقہ تہا تجہے اے نادان
چال بہونچال تہی یہ چہیل چہلاوا تہے گمان — اب یہ اترائی کہ سارے وہ بہلائے احسان

ان گرسنے مین رعنا کے پڑھنا کی تھی
خوش نصیبی تری واللہ یہان لائی تھی

۱۸۷ کیا تم ایسے تے کہا مین نے سراپا بیا
تم گریبان مین مونہہ ڈالکے دیکھو تو ذرا
شعراکا وہ کو چاہین تو بتا دین لوسنے
تھی یہ سب سحر بیانی مری لا اصل ہسا

ہمین آتا ہو تری صاف حقیقت کہدون
پھر یہ کہتا ہون کہ کیا واسطہ لعنت بہون

۱۸۸ تو ہمارا ہی بہت روز سے دیکھا بہالا
تو تو کیا مال ہے کیا چیز ہے اور کون بلا
ہم سلامت ہین تو تجھ ایسے ہزاران لاکھون سیدا
گر بری ہم سے اڈھو جہوڑ دین اوسکا سایا

سراپای ہجویہ — آئینہ لیکے ذرا دیکھ تو اپنی صورت
اسپہ اتراتی ہو اللہ رے تیری قدرت — معشوقۂ اول

۱۸۹ شکل بہونڈی سی ہی گہاڑ ہی سرا سرنقشا
تنگ پیشانی ہی اور بہیڑ کا سا ہی دیدا
نا رود مدار ہے یا چند ڈر سرین سو را
ناک چپٹی ہی کہو کا کر ا ین جا بنوا

رنگ زرد پیکا ہی چہرہ پہ ذرا نور نہین
داغ چیچک کے ہین یہ خانۂ زنبور نہین

۱۹۰ ہی دہانہ جو دریدہ تو زبان سخت دراز
کوتہ گردن ہی گلا پونگا سے اور بد آواز
سب بناوٹ ہی نہ انداز نہ کچہہ عشوہ و ناز
رکھتی سب سے گندہ بغل طبع کو اکثر نا ساز

ناخن شہیدہ ہی تو گندہ تو دو ہاتھہ ہین چوب
پنجۂ انگشت نما شل پریشان جاروب

۱۹۱ بال چہاتی پہ ہین اور سینہ ہی چپٹا چپٹا
فاختہ الو کی دم کیسے نہین سب ہے چڑیا
انگ اول محرم نہین اور بند ہی ڈہیلا ڈہیلا
گرتی پڑتی سے بے لٹکی ہوئی ڈہم ڈہلا

پیٹ سے پیٹ سے مانند سپاٹ اور کرخت
ناف او بہری ہوئی گودے سے زیادہ ہی سخت

۱۹۱۲ ہو گئے ہیں سب سے سیاہ اور بہت ناہموار — اور بیٹی کا سر ہون کے کرون کیا اظہار
ذکر کرنے سے ہی اک چیز کی اب نفرت و عار — بن مین اژدر کی ہو جیسی شکل سے بانبی کا غار

مثل زنبل کے بہا کرتا ہی گندہ پانی
تھو گئے بھی نہین مردار یہ اجوزالی

۱۹۱۳ ران پہ گوشت نہین اور نہ او سمین مچھلی — ساق پر بال ہین اور سخت ہی لکڑی جیسی
پنجہ جنگی کیطرح کے ہیں کڑی سے ایڑی — انگلیان پیر کی بد قطع ہین ٹیڑھی ٹیڑھی

پا مین چکر ہے تو مانند فلک کج رفتار
نام پر مار ہے ہرجائی کے بیزار ہزار

۱۹۱۴ خاک صورت پہ ادا کا بھی نہین نام کو نام — ہے سراسر وہ مخنث کیطرح بد اندام
رنڈی پن سے ہی نہ خود کام کو کچھ لوچ سے کام — نام ہرجائی آوارہ ہی اب طشت از بام

باب ۹ بیزار و ترک از معشوقۂ اول

ایک پر بند نہین لاکھ سے انکار نہین
تجھ سی بدکار جہان مین کوئی ہرجا نہین

۱۹۱۵ تند خو غمزہ جو کا فریبی مکار — بیحیا دیدہ درنے شرم نہ کچھ ننگ نہ عار
خود غرض بسکہ ہی خود مطلب خود بین خود دار — لغو ہین راجہ اندر کی طرح قول و قرار

ضد ہی نفرت ہی مرا ناک مین ہے تجھسے دم
ترک الفت مجھے منظور ہے لے مجھ سے قسم

۱۹۱۶ تو معاذ اللہ خدا ہو تو مین بندہ نہ ہون — تو پیمبر ہو تو واللہ مین ساحر ٹھہرون
تو جو قرآن ہو تو مین منکر و آمی ٹھہرون — کعبۂ دین ہو تو اس سمت کو سجدہ نہ کرون

تو جو فردوس ہو تو ضد ہی ہو مین ناری
تو اگر دین ہو تو مین ترک کرون دینداری

۱۹۱۷ بخت بیدار جو تو ہو تو مین ہون خواب عدم — تو جو شادی ہو تو ہو جاون مین صورت غم
بت شکن مثل خلیل اللہ ہون گر تو ہو صنم — نام کو نام نہ لون تو ہو جو اسم اعظم

خراب میں آسے بہری بہکو اگر دولت بہی تاران
جو بہ بجائی تو جنت میں نہ پہر کر دیکہون

۱۹۸ تو تو ہو آبحیات اور میں عطش سے جان بلب
تو فرشتہ ہے تو میں دم کو چراہی جاؤن

تو مسیحا ہو تو جینے کی تمنا نکرون
تو ہو محشر تو کبہی خواب عدم سی نہ اوٹہون

جیتے جی نام بہی ہوسے نہ تون این کا
نصد لون سرکی اگر کعبہ بہی ہو تیرا سودا

۱۹۹ تو ہو گر صبح وطن شام غریبان میں ہون
تو جو بہگوان ہو تو در سے ماتہا ٹیکون

تو ہما ہو تو ترے سایہ سے بچکر نکلون
تو ہو اوتار تو تیرے کبہی درشن نکرون

دختر رز ہو اگر تو تو نہ تاکون عاشق
تو جو ساقی ہو تو ہو مشرب صوفی بیدا

۲۰۰ دے چکا لے ترے یار آنکہو اب استغنا
کوچہ کیسا نہ چلون شہر کا تیرے رستا

لکہدیا میں نے جہلکہ کر نہ لون نام ترا
ہو کرکبہی نکرون تری جانب چہلا

تجکو موت آسے تو اوٹون نہ تری تربت پہ
جان بلب ہو تو عیادت نکرون میں جاکر

۲۰۱ چاہیے تو جہان جاتا ہم خبر ہے ساری
جن رقیبون کے لیے کرنے ہو [illegible]

ہون اوس [illegible] تا [illegible] کہ [illegible]
کہات سب تاڑ گیا [illegible] تری [illegible]

دلمین [illegible] ... رسا فقر کے ہزنام کہیا اور
[illegible] ... ہوئی سارے [illegible] سب

۲۰۲ عشوہ و ناز یہ بیجا ہین بس اترا نہین
بجلیان جہانکو نہین جہیہو نہین کہبرا نہین

بیجا [illegible] کہ [illegible] ہم شرما نہین
دیکہ لی شرم بناوٹ مجہے دکہلا نہین

[illegible] خشک ہین لب منہ پہ ہوائی [illegible]
مرا استاد ترا پیر بہی تو بہی جہوٹی ۔۔

[illegible] مکر و اوہام و خیالات تہی ساری یہ تمام ستے کوئی خواب پریشان کہ اضغاث احلام
کسکا عاشق ہون سراپا ہے کیسکے کیا کام کیسکے محبوب ہو بتلاؤ ذری اپنا نام

سخت نسیان ہوا بندہ کی خطا کیجے معاف
جو لکھا مین سنے تری ثنا مین تہا لاف و گزاف

[illegible] غیر سے آپ نے در پردہ کیا یارانہ ✦ ہمنے بہی تاڑ لیا جانچ لیا پہچانا
عذر و انکار و قسم ہیچ ہے اب شرمانا اپنی اوقات پہ آخر تہا تجہے آجانا

تو نے احسان فراموش کیا ترک وفا
پہٹ گیا تجہسے دل اب نام نہ لونگا تیرا

[illegible] سنگلین جہیلین گوارا کرین ناز بیجا شہر در شہر ہون بدنام تو گہر گہر رسوا
اسپہ پچتائین ہنسین غیر نصیب اعدا لعنت اس چاہ پہ تف زیست پہ لاحول و لا

طوق رسوائی ہے آفت ہے مصیبت یاری
ایسے بیرحم سے دشمن کو بچائے باری

[illegible] عشقبازی کا بہا نمین جو یہی ہے انجام حضرت عشق کو تسلیم ہے اور تمکو سلام
جیتے جی نام نہ لون میرا جو رعنا نام آپ جیسے تمسے مجہسے نہین تمکو کام

با توان چشم نہ مردان علیمان دارد
قول مردان نہ شنیدی صفا جان دارد

[illegible] میرے پاپوش کے صدقے ہے مرو یا کہ جیو چال دکہلاؤ ہوا کہاؤ چلو رستہ لو
بازآیا مین ملاقات سے پیچہا چہوڑو ہے جو کچہہ شرم تو بس بیٹہ کے گہیرو منہہ لو

بر ملا کرتے ہین چوری نہین پیاری اسکے
بندہ آزاد ہین فعل کی مختاری اسکے

[illegible] دل لگی دل کی ہے بیدرد ہوا آفت جان ہے مثل لوٹ پڑے سو نپہ جیسے جس کا ن
کیا سمجہ نمین ہر کہین ہر جا جیتا ہے تو جیلان جائیے آپ کو رخصت ہے علی کی ہو امان

شوق سے کنول کی دل جو نہین کرتا ہو کرو
تمکو واللہ ہوس دل کی نہ باقی رکھو

[illegible]
پہر ذلیل ایسا کرون تمکو کہ بس تمکو یاد
خیال مین ہو کبھی خرم نہ کہین خواب مین شاد
نام کیا بلکہ نشان آپ کا کردون برباد
تم ہو علامہ تو ہون ایک ہی مین بہی استاد

چین اک دم بہی جلاپے مین نہ پاؤ واللہ
رد و قسمت کو کرو تشنہ بہت نالہ و آہ

[illegible]
غش ہو جائے تو سو ؤن نہ تری سات کبہی
جان جاتی رہے پر ہو نہ ملاقات کبہی
لاکہ اترا سے مگر مین نہ کرون بات کبہی
خواب مین تیرا خیال آئے نہ دن رات کبہی

بلکہ جس بزم مین تو جائے نہ جاؤن واللہ
جاؤن دہو کے سے تو پہر بہ نہ لگاؤن واللہ

١٢١١
تیری ہمشکل کو بہی تجہسے مین سمجہون بدتر
تجلیہ دارہ خدا چاہے تو دیکہون دردسا
تیرے ہمنام کا بہی نام نہ لے تیسرے پہر
تجہسے پہر جائے خدائی جو بہ سے سیری نظر

جبکا درپہ رقیب ہو تو ہوئی تجہسے بیزار
آج سے لئے نہ دم مین ترے کوئی زنہار

[illegible]
آپ اس حسن جوانی پہ عبث مین مغرور
آدمی زاد مین کچہ نہین خلد کے حور
صاف ہو جائیگا دو روز مین جوبن کا [illegible]
ماہ دو چار رہی دن چاند کا رہتا ہے نور

طائر رنگ کسی دن کرے گا پرواز
خاک مین آپ کا مجائیگا سب نخوت و ناز

[illegible]
جل کی لی زلف سے آنکہی نہ پہرا دیکہو تاب
کوئی دن کی ہے فقط گوہر دندان آب
صاف دیکہا ئیگا حسن رخ پر نور جواب
دبل گیا سینہ تو یاد آئینگے ایام شباب

پر زشت تو بگڑ جائیگا اے العدحسنہ
ہو گا سوزاک تو ہو جاوے گا تمکو نہین حقنہ

۵۱۴ زن مریدی کرے مردان علیجان توبہ
بندہ کافر ہیدین ہو مسلمان توبہ
آئینہ رو کا سکندر بھی بنے حیران توبہ
سایہ پرور ہو پری زاد ہو انسان توبہ
صحبت قوم شیاطین کی اور مجکو پناہ
توبہ لاحول و لا قوۃ الا باللہ

۵۱۵ دور رکھ دل سے گمان اسکا کہ ہین عیاش
مین رہا کرتا ہون تجرید مین لیکن بشاش
زن مرید اور کوئی ہو گا جانین اوباش
اور میلان طبیعت بھی اگر ہو وے کاش
تو زمانہ مین حسین ایک سے اک ہے بہتر
گو ہنو لکھنو آباد رہے امرت سر

۵۱۶ ضبط الفت کو کرون پہلے تو حتی المقدور
اور خالق نکرے دے اگر ہون مجبور
بلکہ مین نام نکال سی کرون عشق کا دور
دل لگانا ہی پڑے مجکو جو ایسا ہی ضرور
تو کسی اور پری رو سے ملاقات کرون
عیش و عشرت مین مزے سے بسر اوقات کرون

۵۱۷ زعم باطل ہے کہ پیدا نہو مجہسا دلبر
قدر دان اور وفا پیشہ و بندہ پرور
تجھسے کیا نام خدا لاکہ سے وہ ہو بہتر
نور کا پتلا ہو ہم شکل پری حور سیر
بزم عالم مین کرون آفت جان وہ پیدا
دم او لٹ جائے اگر دیکھ لے تو بھی کھڑا

۵۱۸ رونمائی پہ جو تو اپنا اٹھا دے جوبن
تو بگاوٹ کرے وہ جیسے ہو تری دشمن
سایہ تک دیکھنا پائے نہین یہ ہو قدغن
آتش رشک سے بس تجکو جلاے سوتن
بندہ خلوتکدہ اوس حور سے آباد کرے
تو اسی غم مین سدا نالہ و فریاد کرے

۵۱۹ عشقبازی گہر گہر ہے جواب طشت از بام
اور وفاداری سے واقف ہین مرے دل آرام
جا بجا سے مجھے آتے ہین حسینو کے پیام
کلمہ پڑھتے ہین مومن مرا اور شہر مین رام

چھتیا نہ کسی کا ہے نخرے دلداروں کا
نازنیں چاہیئے سو طرح طرح دلداروں کو

[illegible] لو خبردار رہو ہشیار رہو ہو آگاہ
پیدا اوس شوخ نے کر لیتے ہیں انکی راہ

تھے اب قطع نظر کرنے ہیں انا لند
جس پہ پیدا ہوا ایک عمر سے پڑتی ہے نگاہ

سراپای بہاریہ

حد ہو خواہ پری زاد ہے یا انسان ہے
ان گر غارت ایمان و بلای جان ہے

معشوقہ [illegible]

[illegible] گلبدن غیرت رضوان کہ ہو رشک ارم
سایہ اوس غیرت فردوس کا ہو ابر کرم

ہر گل زرد سبب رونق باغ عالم
اوسکا کرتے ہیں سراپا کہ بہاریہ رقم

باغ باغ اہل جہان دیکھکے اوسکو ہو جائیں
پھولکر گل کی روش جامہ تن میں نہ سمائیں

[illegible] نکہت سنبل پیچان سے معطر ہو مشام
نارپستان سے ہو ہماری دل کو آرام

لطف سیب ذقن ہو سے شیرین ہو کام
گلرخ و گلبدن و گل روش و گل اندام

وہ سراپا ہے بہاریہ جانانہ ہو
باغ رضوان کے تماشا سے بیگانہ ہو

[illegible] بلبل طبع یہ کہتی ہے کہ لو آئی بہار
سرزمین سخن تازہ ہے پر گل شدہ خار

لکھے گلرو کے سراپا کو بجائے گلزار
شوق گلرو کے سراپا کا لکھیگا [illegible]

یہ وہ گلشن ہے کہ گلچین کا یہاں نام نہیں
باغ فردوس میں صیاد کا کچھ کام نہیں

[illegible] انجو حوض و خیابان روش و تختہ گل
لالہ بلبل و قمری و طاؤس و تدرو و بلبل

[illegible]
نکہت باد [illegible] صبا [illegible] بالکل

چیدہ چیدہ چمنون گلزار جہان سے [illegible]
دیکھیں سو گلشن [illegible]

پھر بھی آجاتی ہو مضمون سراپا مین کمی
اب بھی قلت ہو تو پھر حق ہو کہون ای باری
سیر رضوان کرون گلگشت کبھی جنت کی
شکر ہر لاکھہ مجھی تو نے یہ نعمت بخشی

تیری درگاہ تلک لائی ہے مجکو حیرت
ایسی دکھلا دے فضا تا نہ رہے پھر حسرت

پھر گیلے خیر سے مجپر در باغ رحمت
طوبی و سدرہ کو ہو شاخ مجپر حیرت
آستانے پہ فدا جسکے ہون آٹھون جنت
ہو کہین عرش سے دیوار کو اوسکی رفعت

لاکھہ جبریل سے گویا ہون غزل خوان تمیز
ہون ہما بلبلین غلغلے ہون مرغان چمین

تہا یہی دہیان کہ اتنے مین ہوا کہا اتفا
فیض روح القدس الدلی تجکو دیا
بولا ملہم کہ تنگ فکر و تامل سرعنا
وا ہوئی تجپہ ازل اور ابد تک کی فضا

پھر نظارت کی سوا لبس نظر آیا نہ کچھہ اور
تب لکھا شاخ قلم سے یہ سراپا فی الفور

شاخ طوبی ہو قلم کلک ہوا وس سے طیار
اور سیاہی ہو سویدا کی گل لالہ ہزار
گلبدن کا لکھون تب وصف بخط گلزار
لاؤن شنگرف کی جا سرخی رنگ گلنار

گل کے اوراق بھی گلچین سے خریدون رعنا
ماغمین نعت ذر گل کا کہین سے توڑا

قامت سرو رعان ہی کہ وہ سرو آزاد
اوسکی تو خیزی پہ تشبیہ یہ کی ہی ایجاد
یا قد غیرت گلزار ہے نخل شمشاد
شجر نور ہے وہ نام خدا انگیب شاد

شاخ گلبن کی وہ قامت ہے کہ شاخ سدرہ
راست یا باغ جہان کا ہے وہ نخل طوبی

نہ تو کچھ ناٹہ پا لنبا سے نہ مانند چنار
گلبدن ایسے سے قد کا ہی کہ شاخ گلنار
پستہ قد بھی نہیں وہ غیرت گل [illegible]
شاخ گل کو ہی بہت سخت جسے [illegible]

شبو گل جسے کہتے ہیں سو وہ گرد ہے
قمری و فاختہ کی ادے کے لیے کو کو ہے

۲۳۱
تار سنبل سے نہیں جعد کو فرق اک سر مو
عشق پیچا ہر کہ ہین کا کل پیچان ہر سو

بید مجنون کی ہین شاخین کہ ضیمر گیسو
رگ گل زلف کو باندھا تو یہ جھلکی شب بو

باغبان ہو گیا مست تو گلچین مدہوش
ہو گئے مرغ ہوا رگیا صیاد خموش

۲۳۲
تاک ہو ہندی شرک گلشن خوبی کی عیان
تاک مین خوشۂ انگور رہی مو بافت کہان

روش تختۂ گلزار ہے یا کا [illegible] ن
باندھون یا [illegible] ہین گلدستۂ گلزار جہان

تیان مین جو خیابان تو جبین صحن چمن
چہرہ گلزار و تو ہی وہ سواد گلشن

۲۳۳
ابرو بت [illegible] گلزار ہے محراب اس
ہے نظر نکہت گل اور گل تر دیدہ [illegible]

آنکھ ہے [illegible]
گل مین [illegible] رنگ [illegible]

کہین دیدار سے عشاق کو شوق ہر سو
ہجر مین آنکھوں سے بر جلاتے ہین [illegible]

۲۳۴
بہر ین سورج کہی ہر روز ہے گرد رخ یار
خندہ رو گل کی روش رہتا ہے باغ و بہار

ہے جو قد شاخ صنوبر تو گل تر رخسار
بلبل گل پہ [illegible] کرتے ہین [illegible]

ان [illegible] سے [illegible]
سے کہے ان میوونکی ہر ست بیت [illegible] نکہت

۲۳۵
یہ وہ گلشن ہے نہین نام کو جس باغ مین خار
بہر گلگشت جو وہ دوش صبا پر ہی سوار

[illegible] نشان یان ہو خزان کا [illegible] صدا ہین بہار
[illegible]

یہان جنت کی فضا سبزۂ بیگانہ ہے
باغ عالم مین اسی گل کا اب افسانہ ہے

۲۳۶
گل شبو ہی کہ کرن کہوں اوس بینی کو — طائرِ حسن کا ہی یا کہ نشیمن یارو
بالیقین کوثر و تسنیم کا پل ہے دیکھو — منخرین اوسکے فقط معجز عیسی سمجھو

نوبت شامہ مین اور نہین کوئی قصور
لیک خود بینی سے اک بوی وفا ہی کا فور

۲۳۷
غنچہ سربستہ ہی اے دل دہن رشکِ چمن — پنکھڑی پہول کی لب سرخ ہے قد سیب ذقن
سو تیا دانت تو گویا ہی زبان برگ سمن — زعفران زار بنا خندۂ گل سے گلشن

عرق چہرۂ گلرو تو بعینہ ہے گلاب
اور جوبن جو ٹپکتا ہے تو ہم رنگ شباب

۲۳۸
گل تر چہرۂ گلرو شاخ گل ای اصل سے — وہ نہین پہول کہ بو سونگھ لئے پہینک دیا
ہے خوش آواز گی گلبانگ لا وہ صدا — طائر حسن کا پہندا ہے وہ نیلا ڈورا

حسن گلرو کے گلے کا ہو بنا ہار سنگار
غنچہ ای دل عاشق ہو سے گردن کا ہار

۲۳۹
ہی عیان شانہ محبوب سے اک شان خدا — قد ہے طوبی سمجھو حسن تاب اوس گلگ
ہی وہ گلدستہ حنا رونکا ہی یا وہ پنجا — رنگ لائی ہی کہ خون ہو گئی پس پس کہنا

انگلیان سیم کی پہلیون کیطرح ہین ناز
تو سن حسن پری کے لیے جیسے چابک

۲۴۰
سیب ہین یا کہ ہی ہین کہ انار پستان — پا سکے نخل تمنا مین یہ دو پہل حیران
ہے دو بیہ کہ نمر ہے وہ گلکا دامان — طوطی حسن یہ کہتا ہے عیان چہ بیان

آشکارا ہے عجب حسن جوانی کا وفور
مد سے بہرپور ہے جوبن ہی سینہ معمور

۲۴۱
طائر حسن ہین شہباز ہی شاید چڑیا — دام مین حسن کے یا آگیا قسمت سے ہما
لوٹ جالی کی یہ محرم ہین کہ ہی جال بچہا — آشیان ایک گرہ دو ہین نشیمن یک جا

تن کا زاغ اسکے ہی سایے سے جدا ہوتا ہے
مرغ دل اسکے ہی صدقے مین رہا ہوتا ہے

پیٹ کی پیچ سے ہے نرم شکم اور شفاف
ناف کا حوض جو ہے تو وہ فوارہ صاف
صحن گلشن ہے اگر پیٹ تو گلبن ہے ناف
حد تو دیدۂ نرگس بھی نہین کہتا لاف

ہے کلی جو کہ کلی مین تہ دامن پنہان
چاک یا جو صبا سے ہوا گل کا دامان

بلبل دل ہے اسی غنچۂ گل پر شیدا
پاسے پامال ہوئی گلشن عالم کی فضا
کلیان پاجامہ مین دامن لگی سوسن پر جو کھلا
مردم [illegible] سے سہلاتی ہے نرگس کف پا

عذر معشوقہ اول و ترک محسن

پھول اسکے طور سے پھولا نہ سمائے دل آرام
کوئی گل [illegible] صبا لائے تو ہو باغ و بہار

کر چکا جبکہ مین گل ووسکے سراپا کو تمام
جب مقام اونکا بتایا تو کہا آخر نام
پوچھا گھبرا کے تعجب سے کہان کون مقام
نام سنتے ہی گئی بیٹھ سے کلیجے کو تھام

صورت غنچہ جبھی غیرت گل کی تعریف
سنکے عرق آگیا اور دیکھین ہوئی خفیف

پھر سوگند جبکے ادھر ادھر اون انکار
سنے جب ایک نہ مانی تو چلی پھر پیار
التجائیں کرین اور کہا کئی سوگند ہزار
[illegible] کے خفت سے ہوئی در پہ آخر بیزار

جان پر کھیل گئی کہیں ہی جانا مین نے
منتین لاکھ کرین ایک نہ مانا مین نے

[illegible] دوسے ترپا کا چکر سمجھا
آزما لے یہ نہین ہوسکتے ہرگز غلط
غیر سے دیکھ چکا تھا ہو سب اوسکا ہوا
[illegible] کا جامہ کو بھی پھونک کے پہنا بکر

[illegible] چھوڑ سے ہے شعر کا ہر نام
[illegible]

۲۴۶
الغرض پالکی منگوا کے کیا ہو اسوار — آگئی پہر ناگہ پیش آئین بہ عذر و اصرار
کہدیا صاف کر واللہ نہوگا زنہار — ہو سزا اونکی یہ کرتوت کی بہگتیں کردار

بندہ پوری ہوئی تا آئے نہ کوئی اصلا
دلکو تسکین ہوئی جاتی کا تہرا او ترا
۲۴۷

ہرے خط آتے تو انگیٹھی مین جلا دیتا تہا — اور پیغام کو باتون مین اوڑا دیتا تہا
التجا سنکے نہ ولیکن کبھی جا دیتا تہا — ہمنشین کہتے تو صاف اونکو جتا دیتا تہا

نام آیا تو زبان صاف قلم کردونگا
طرح گر صلح کی ڈالی تو ستم کردونگا
۲۴۹

کردیا مینے دل ودیدہ سے اوسکو مردود — یکقلم نامہ و پیغام ہوئے سب مسدود
نام مردار پہ سنے فاتحہ سے دم نہ درود — مجکو آج اوسکا برابر تہا عدم اور وجود

ملاقات محبوبہ ۱۲
۲۵۰
دلکو قدغن کہ خیال اوسکا نہ آنے پائے
آنکھہ کو حکم نہ وہ خواب مین منہ دکھلائے
تا نی لا تانی

دل لگی کی تہی ہوا اک عمر سے مجکو عادت — خالی خالی نہ مجھے اے یار نہ بہائی صحبت
اوسپہ یاران طریقت نے دلائی رغبت — آیا جیمین بہی اوسی جیسے شکل وجاہت

شام سے مینے دیا حکم کہ ہو طیاری
جاسے لانے کو گل اندام کی گہر اسواری
۲۵۱

دیکہنے کی اودہر ہی کہ ادہر آئین آپ — واہ کس دہوم سے تشریف یہان لائین آپ
میرے بلوا لینے سے کچھہ بہی نہیں لڑ آئین آپ — پیار سے بیٹھتی پہلو مین نہ شرمائین آپ

کیف بیساختہ پن نے بہی عجب دکہلایا
لطف برسون کی ملاقات کا اول پایا
۲۵۲

چہا گیا نور کی تصویر سے گہر بہر مین نور — شان شاہانہ تہی اور ٹہاٹہہ کا کیا مذکور
نور پر جوش جوانی ہو کہ چشم بد دور — چوچلا وضع مین باتو نمین [illegible]

فرطِ شوق دلِ بیتاب سے دیوانہ ہوا
محوِ نظارۂ حسنِ رخِ جانانہ ہوا

وضع کا بات کا انداز کا کچھ اور ہی ڈھنگ
طورِ شائستہ طبیعت میں مزاد لبین کا ڈھنگ

شرم ناموس کی اور پاس حیا کا رنگ
خوب ہو جذبِ محبت تو دکھائے نیرنگ

پیش خدمت میں پری اور جلو میں غلمان
حورو بنا میں ملی قدرت حق کے قربان

تھے کبھی دور سے گاہ دسے پیام اور سلام
نہ ملاقات نہ کچھ آمد و شد اور نہ کلام

راز پردہ سے ہوا تھا نہ ابھی طشت از بام
انس تنہا و نسبے مجھے وہ بھی خبر نہ دے مجھ

بے تکلف کیا احوال کی پرسش کا سوال
بولیں کیا خوب کروں آج ہی تشے قبال

خاندان اپنا بتا فاش سب اسرار کیا
بلکہ در پردہ مری چاہ کا اظہار کیا

اور ریاست سے شرافت سے خبردار کیا
اور سکے پیرائے میں عصمت کا بھی اقرار کیا

بولیں بستہ سبکے معاملات ہیں نسبت سے اللہ
پا کر امن ہیں ہم اور کہا تو ہیں تیکشف اللہ

نہ ہمیں مال کی پروا نہ خیال ثروت
ہاں لیکن اک بات کی کچھ باقی ذرّہ بھر حسرت

سب ہے اللہ کے صدقے سے سب نعمت
چاہتے ہیں اگر ہیں چاہ میں تشہ عزت

جس سے جی چاہے پس عقد ملاقات کرے
عمر بھر عیش سے باہم بسر اوقات کرے

دیر یاں کیا تھی کہا میں نے ابھی بسم اللہ
دھوم سے عقد ہوا عیش کشادہ سے بیاہ

بولیں جو لست قاضی کو بسم اللہ
دی دعا سب نے تہنیت خیر ہو ہو ہو مبارک باد

توبہ عیاشی سے کی عقد سے دلشاد ہوا
شکر اللہ کا گھر خیر سے آباد ہوا

۲۵۸ کس زبان سے کرون اللہ کا مین شکر کرم — چین سے عمر بسر ہوتی ہے با ناز و نعم
نہ تو کچھ رنج رقیبون کا نہ اغیار کا غم — عیش سے آج بدل ہوئے سب رنج و الم

جان تھی قید فرنگ اوس سے نجات آج ہوئی
قید بابل سے چھٹے عرش پہ معراج ہوئی

۲۵۹ مال کا ڈر نہین اولاد کی اب یاس نہین — وصل ہی آٹھ پہر ہجر کا غم پاس نہین
بیوفائی کی یہان نام کو بو باس نہین — وسوسہ دلمین من الجنۃ والناس نہین

دوزخ او باشی ہے فردوس ہے خانہ داری
اسمین سب عیش خدا دہین اُنہین خواری

۲۶۰ دلکو تسکین سے میسر ہے عجب لطف مدام — دن نہین ہے چین نہ مجھے رات کو عیش و آرام
آبرو اپنی ہے اپنون مین تو غیرون مین نام — قلق صبح نہ وہ دیدہ براہ سر شام

۲۶۱ **خط ایجان پر ملال**
اون بد ایام کی ہر یاد سے دلکو نفرت
عاشقی اور ہے عیاشی بہر دو لعنت
وقت معشوقہ اول

۲۶۲ اتفاقاً جو ہوا خوری کو اک دن نکلا — دور سے آتا سر راہ ملا ہرکارا
خط دیا ایک نے اوسے جیب کے اندر رکھا — آکے گھر شمع منگا اوسکو جو کرتا ہون وا

نام کاتب نہین پر بوی وفا پیدا ہے
درد آمیز کچھ احوال ہے کچھ شکوا ہے

۲۶۳ تھا یہ تحریر عبث آپ ہین ہمسے بدبر — پھر گیا آپ کا دل شر ہے طبیعت مین شر
تھے یہ سب جور نہین میری فرشتوکو خبر — گو خطاوار سہی پھر بھی تو بندہ ہے بشر

سو خطا بندہ کی اللہ بھی کرتا ہے معاف
تم بھی سمجھے سہی تو جانے دو ہو جاؤ صاف

۲۶۴ اور اگر جیمین کسی اور سے کچھ ہے ٹھانی — اور محبوب کوئی ڈھونڈھ لیا دل جانی
آنکھ کے پھرتے ہی دیدہ کا ڈھلا ہو پانی — پھر بھی ایسی تو قیامت تھی نہ آخر ڈھانی

آپ کے گھر میں مصیبت کوئی ہستی ہوگی
عشق زمانے کہ آپ کو کتنی ہوگی

[illegible]

کیسے نامہ و پیغام کہیے سب حضور
دل میں باقی ہے جگہ تو نہیں اب بھی کچھ دور
پہلے کچھ آپ سے نہ ثابت تو کیا ہے مشہور
اور جو دور اصل وہی بات ہے جو ہے مشہور

تو مبارک ہو لڑائی کا بہانا کیا تھا
راز جب کھل گیا پھر اوسکا چھپانا کیا تھا

[illegible]

مجکو واللہ نہ معلوم تھا اوسدم زنہار
چاہ میں تندہی کر رہے ہے شکر رنجی یار
کبھی وہ دل میں نکل جاتے غصے کا بخار
اب کھلا بھید کہ ہاں اور ہی کچھ تھا اسرار

باعث رنج تھا اور تو کچھ بھی زنہار
خیر سمجھا دل ناخواستہ عذر بسیار

[illegible]

سوت کو یہ بھی سہا جائیگا مجھسے نہ ملال
گر وہ ہوں پردہ نشیں لاکھ میں کیسی ہوں چھنال
خاک میں کی ہے جوانی مری اے دشمن مال
پر رہے دل میں حضور آپکے یہ خوب خیال

عشق صادق ہے تو کچھ رنگ نیا لائیگا
دیکھنا صبر کرشمہ کوئی دکھلائے گا

[illegible]

اب نہ جینے کی تمنا نہ غم مرگ اصلا
عیش سب کر لیے باقی نہیں ارمان ذرا
حسرت و رنج و قلق سبکو دیا اوسنے بھلا
ایکی چاہ کا تماشا بھی بس دیکھ لیا

عیش اب اوٹھ گئی چاہ مبارک تمکو
تو بس اللہ کو سونپا تمہیں آباد رہو

[illegible]

یہ دعا کیا تمہیں دوں اور شکایت کیسے
[illegible]
ہو ملاقات نہ آج گر نہی تو کبھی
[illegible]

خاک میں سوت کی آمیں جوانی مجاسے
جیسے کلیا بازو ہتی جدی کو وہ میں پایا

کبھی جن زید ونسے ہو وہ نہ تکا ہو مین بالغیر ۔ پیار جس منہ سے کیا ہو وہ منہ لگا غیر
توڑین وہ ہاتہ کہ جن ہاتہ سے لی ہو مین بلا غیر ۔ چہاتی سر کہا ہو تو چہاتی کا پتہر ہو جائین

ہار ہو جائے کمر بند جو کہولا ہو کسین
بل نکلجائے جو ٹل رسی کا بل ہو آ مین

لوٹے انگار و نپہ آگ اوسکی جوانی کو لگے ۔ کوک جس ناری کی ٹہنڈی تپ غم سے جلے
سرد مہر ایسے تری سانس لیے ہر دم ٹہنڈے ۔ یا علی عمر کی جائی کو کبہی کل نہ پڑے

پیاس ہنسے والا اوسے منہ نہ لگاسکے یارب
پیار سے پہلو مین اکدن نہ بٹہا سکے یارب

عمر بہر ہو نہ عیش نصیب اوسکو الم ۔ اور عذابون سے دم نزع نکلجائی دم
اوسکی میت پہ کہے آ کے نہ بیڑی ماتم ۔ تجکو یا رب قسم دامن پاک مریم

دیکہو تابوت جہکتا ہوا اسکے ماری کا
گور مین چین سے تا حشر نہ سوئے ناری

مر دے خاک مین ملجاسے ترا اترانا ۔ پہر میسر نہ کسیکا ہو تجہے کلپانا
لوج ہو تجہپہ کسی پر ہو تو ہی دیوانہ ۔ شمع و تجبکو جلائین صفت پروانہ

تقریر قاصد بحال | اسطرح مجکو زلیخائی سے تری کہویا
ہو کسی یوسف مصری کا تجہے بہی سودا | پریشانی معشوقہ او

الغرض خط تہا کہ افسانہ غم بالجمہور ۔ نامہ بر نے کیا پہر مجہسے زبانی اظہار
تسمیہ کہنے لگا روتی ہین وہ لیل و نہار ۔ صبر والله نہ دل بہر ہی نہ کچہہ بہی قرار

نالہ و آہ وہ دن رات کیا کرتی ہین
نام سرکار کا سے لیکے جیا کرتی ہین

خواب و خور ترک ہی پینا کہان کسکا کہانا ۔ کیسی تعلیم کہان رقص کہان کا گانا
وہ مین اور گہر ہی نہ آنا نہ کہین ہے جانا ۔ منہ اتر ایک سے ہے لا کہہ تلک بہہا

رعنا

نفس سرد دہ لے لیکے سدا روتی ہین
جی سے بیزار ہین اب جان تلک کھوتی ہین

۲۷۵ کروٹین لے لیکے رات کو سحر کرتی ہین
یا دم سرد ہی یا آپ کا دم بھرتی ہین
جادہ کو تاطرہ نام آپ کا لی دہرتی ہین
چونک اوٹھتی ہین کبھی خواب مین گر ڈرتی ہین

ذکر سرکار سے چلے شکوہ تو نبیدا تی ہے
یا پلک دریا مین آپ ہی کو جھپک جاتی ہے

۲۷۶ روز ہر صبح شب ہجر ہے صبح محشر
شام کو رہتی ہی ہر روز نظر جانب در
دن قیامت کیطرح کٹتا ہے گھڑیان گن کر
پوچھتی ہین کبھی کچھ آدمی سے اونکی خبر

خیر دن بھر کی مصیبت تو گذر جاتی ہے
رات کیا آتی ہے اک سر پہ بلا آتی ہے

۲۷۷ پان سے ذوق نہ کچھ عطر سے اب رغبت ہے
درد ہے دل مین تپ غم کی بہت شدت ہے
نہ کہ چوٹی ہے نہ کنگھی ہے نہ وہ زینت ہے
آپ کا نام ہے اور آہ ہے اور رقت ہے

رات کا شغل ہے کیسے تو شمار اختر
پوچھیے دن کا جو احوال تو ہے درد شتہ

۲۷۸ درد کی چھیڑ جو کم بخت کوئی گاتا ہے
ہو کے بیتاب طبیعت مین جو کچھ آتا ہے
حد سے بیش و بو لذت تن کی گذر جاتا ہے
تا نکھ بین پھر اک لحظہ نسین بہاتا ہے

پا پیادہ در دولت پہ چلی آتی ہین
روک سیتے ہین تو دیوار سے ٹکراتی ہین

۲۷۹ بولا وتھا ہے کہ کوئی کہ آتی ہین حضور
فرش رہ آپ ہی ہو جاتی ہین بادل سرور
حکم طیاری کا دستی ہی ہین غیرت حور
دیر ہوتی ہے تو کہتی ہین ہے ابھی کتنی دور

بس ہو جاتی ہے جسوقت تو گھبراتی ہین
ہو کے مضطر کبھی روتی کبھی ست ہوتی ہین

اتفاقاً کبھی آجا ہو درستی پہ مزاج | اور خوش ہو کے کرے اوسنے کوئی اخراج
تو یہ فرماتے ہین ہمین ہوگئی ہے معراج | خواب مین رات مری پاس وہ آئے تھے آج

پیار کر کے کبھی چھاتی سے لگا لیتے تھے
اور کبھی شوق سے پہلو مین بٹھا لیتے تھے

۱۵۱ اور کبھی سامنے سرکار کے رکھکر تصویر | آپ ہی آپ کیا کرتی ہین پہرون تقریر
کبھی چھاتی سے لگا اور کبھی ہو دلگیر | پوچھتے ہین کہ ہوئی کون سی مجھسی تقصیر

پیار چھپ چھپ کے کبھی اوسکو کیا کرتی ہین
اپنے بوسے کبھی آپ اوسکو دیا کرتی ہین

۱۵۲ جان کا دھیان نہ اصلاً قلق رسوائی | وحشت دل نے بنایا ہے اونہین سودائی
حد سے باہر تک متجاوز ہوئی بے پروائی | کوئی سمجھائے نہین خاک وہان شنوائی

گو کہ مین خوب جھکاتی ہون نہین انکی جا
حسن یوسف سے زلیخائی مین اب بھی والله

۱۵۳ وہ جوانی یہ ستم [illegible] وہ صورت یہ غم | ہے یہ افتادہ وہ پروردگی ناز و نعم
اوسپہ سرکار کی یہ قطع نظر بل یہ ستم | خیر سے آپ ہین سب حال سے آگے محرم

برملا کہتی ہین کچھ کھا کے مین مر جاؤنگی
اس مصیبت کا مزا حشر مین دکھلاؤنگی

۱۵۴ ہاتھ بندے کا وہان آپکا دامن ہوگا | زخم جان و جگر اک ایک دکھاؤن بخدا
عالم الغیب ہے [illegible] روشن ہے جو مجھپر گذرا | اس جلاپے کا قیامت مین چکھاؤنگی مزا

رسیدن قاصد و وفات معشوقہ و آئی صدمت

وہ جہنم مین سے جلے دل مرا ٹھنڈا ہو وے
تو بھی محشر مین ذرا اپنے دلون کو رو وے

اول وحشت قلق ان

حسن کہا مین کہا رلیے نہ لیے انکا عذاب | کچھ ہوا خوف خدا کچھ قلق روز حساب
چاہا لکھ بھیجے اونکو خط تسکین شتاب | کہیے قاصد سے بھی لو دور کیا دلسی حجاب

آئی اتنے مین کماری کرطبین علیہ حضور
مین گیا محلمین وان ہوگیا کافر کا نور

۲۹۶ سُن دفی تھی کوئی اور اوس سے خبر آئی کہ آ
کہہ دیا بات نہ کی مجھسے کسینے ہیہات
قہر برپا وہان کیا کرتا ہے جا کر یہ ذات
کچھ سُنا آپنے ہین عقد مین ان کو محلات

قطع امید کرو اوسنے ملاقات کہان
دو ہین پابندہ وہ دن ہی نہین وہ بات کہان

۳۰۰ سنتے ہی کہانی پچھاڑ اور دہشت ادا
صبر مطلق نرہا سب نے بہت سمجھایا
سرکو [illegible] دیوار [illegible]
کہا [illegible] سو [illegible] صبح [illegible] پایا

شور ناگاہ اوٹھا ایسے قیامت آئی
دولت حسن لٹی دگئی ہے سب بائی

۳۰۳ شہر کے اہل نشاط آئین کئی تیسون دیر
دلگر وقمر [illegible] تماشا بین
نوحہ کرتی تھی کوئی کوئی بکا کرتی بین
[illegible] تھے [illegible]

[illegible] جوانی پہ کوئی کرتا تھا [illegible] زاری
کوئی بیہوش کہین [illegible] بیٹھ لت [illegible]

نگہوان قہر سے زنہار نہ تھی آگاہی
[illegible] گمراہ [illegible] دل سے دل کی
[illegible] سو [illegible] مصیبت سے [illegible]
[illegible] دیکھو [illegible] صبح عجب [illegible] تھی

اوٹھ کے [illegible] سے دیکھا [illegible]
[illegible] چلا [illegible]

۳۱۰ دور سے دیکھا نظر آئی جو [illegible]
دھوم [illegible] اور [illegible]
[illegible] سے [illegible] کوئی [illegible] گئی
[illegible]

آخر [illegible] معلوم
نامراد [illegible] جوانمرگ [illegible] مسموم

۱۹۱ بپا اُٹھنے مین مرے کا نہین ماتم کا غل
دیکھتا ہون کوئی نالان ہے برنگ بلبل
شور تھا صبح سر شام ہوئی حسن کے گل
چاک داماں مین گل اندام بہت صورت گل
پا برہنہ ہین سب اور بال ہین کھلے خاک بسر
دھوم کہ جس ڈولہ کا تھا نکلا وہ تابوت مگر

۱۹۲ بولے قوال سے کچھ بین ہو گاتے ہین عجیب
کوئی کہتا ہے ستم خاک ہین الفت سے نصیب
پیٹتا ہے کوئی کہتا ہے کوئی ہائے حبیب
الغرض آیا جنازہ مرے گھر کے قریب
مین نے پوچھا یہ گئی کون جہان سے ناکام
دم ہوا ہوگیا بس سنتے ہی محبوب کا نام

۱۹۳ رکھ گئے تابوت کہا چاہ کی دکھیاری تھی
اس جوانمرگ کو کچھ عشق کی بیماری تھی
نامراد آہ یہ غربت زدہ بیچاری تھی
زندگی بار جدائی سے اسے بھاری تھی
جان پر کھیل گئی چاہ سے نے مارا ہے آہ
طیش مین کیا ہوئی کچھ رات کو انا للہ

۱۹۴ مجھ ہوئی تھی مری نیت ہے نہ وہ شرمائین
نذر مین فاتحہ فی پھول مری اوڑھو [illegible]
خیر تقدیر کا لکھا تھا نہ کچھ پچھتائین
ہان مگر آخری دیدار تو دکھلا جائین
قبر مین چین نہین آئیگا زنہار مجھے
پھر تو محشر ہی مین دکھلائینگے دیدار مجھے

۱۹۵ کی وصیت تھی سنو مین نہ جیونگا تیرے بعد
ہون نہ چپ [illegible] آئے سے کچھ [illegible] تیرے بعد
عشق تاثیر کریگا بیقین میرے بعد
روح کو میری ستائین نہ کہین میرے بعد
دیکھو آزار نہ دین فرط قلق سے واری
[illegible] مین نسبت کے بھی ابھی نہین آہ دنیاری

۱۹۶ [illegible] گھر جہین او شاد [illegible]
جہین [illegible] نہین زنہار مرے پر کینہ
[illegible] ضبط لیا [illegible] لیا سر سینہ
جوش اندیشہ سے دل [illegible] آئینہ

رعنا

بیاں کہ کرہ [illegible] بیٹی ہو شاک
سر کو دیوار سے ٹکرایا ملی منہ پہ خاک

۹۴

تڑپا بیتابی سے تابوت تک افتان وخیزان
سینہ پر جھنے سے دم اوٹا ہوا لب پہ فغان

ٹکڑے ہوئے دل پرزے جگر کے کہ یہ بیان
آسمان ٹوٹ پڑا [illegible] نا [illegible] جہان

لگے بالین پر دو شالے سے جو کہولا کھڑا
چشم پر راوا بھی دیدہ حسرت سے [illegible]

[illegible]

انکھڑیاں چوم لیں اور خوب بلکر رویا
بین سب نے کیے محشر ہوا کہرام مچا

عذر تقصیر کیے [illegible]
[illegible]

[illegible] ہمراہ پدر سے [illegible]
ماتے [illegible] محراب [illegible]

[illegible]

بال [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

مہہ سیدنک محبوب [illegible]

[illegible]

[illegible] عجب آجاتی ہے
[illegible] تقدیر بھی [illegible] ساقی [illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

۳۰۲ه
عشق صادق نے مرا کام کیا آخر کار — کھو گئے تاب و توان ہوش و خرد صبر و قرار
خود بدولت نے اودہر دیکھہ مری حالت زار — رشک سے سخت جلا پے یہ بہت کہا یا خار

چار و ناچار کیا ضبط جو دل مین غم و درد
رنگ ہوتا گیا گل رنگ کا اس رنج سے زرد

۳۰۳ه
لاکہہ سمجہا یا کیا اُنس کا اوسنے اظہار — غرض کی جو گیا دنیا ہی سے یہ اوس سے سروکار
اب وہ گل ہی نہین ہم جسکے لیے گوند ہین ہار — تم سلامت رہو دلسے تمہین کرتی ہین پیار

رشک سے دل نہ کڑہا یا کرو بد ہے انجام
جی سے تم جاؤ گے ہم مفت مین ہونگے بدنام

۳۰۴ه
یون تو کی دار مدار اوسنے بظاہر اکثر — لیک کرتی ہے بہلا دل مین کہین پند اثر
روز بڑہتا گیا رشک و قلق و درد جگر — کام ہی اونکا کیا طول مرض نے آخر

نور کا ترکا تہا جسدم وہ گئین جیسے گذر
ہو گئی صبح وطن یہ نے مجہے صبح محشر

۳۰۵ه
رنج پر رنج ہوا سخت مجہے غم پر غم — صدمے پر صدمہ ہوا اور الم پہ الم
ایک جان لاکہہ قلق ایک حزین دو ماتم — شیشۂ دل پہ گرا کوہ الم چرخ ستم

وہ اگر جان تہی تو یہہ دل جو یہ دل تہی تو وہ جان
دل و جان کہو گئے زمانے سے پہر زیست کہان

۳۰۶ه
خلوت خاص نظر آتی ہے جیسے سن سان — خالی خالی سا پریشان بہیانک دالان
وقعت دربار و محلسین ہے کوئی صرف فغان — در و دیوار پہ چہایا ہے اوداسی کا سمان

جاؤن مرور لیے تن تو یاد وہ آجاتی ہے
اور محلسین مری آنکہو مین وہ پہر جاتی ہے

۳۰۷ه
قید خانہ ہے یہ بیت الحزن اب گہر کہ قفس — دن قیامت ہے گہڑی سال ہے اور صبر جرس
خالق اعدا کو دکہائے نہ یہ تنگی نفس — جان سے تن تنگ تہا او رجان کے لیے تن محبس

کبھی یہ قصد کو رہا ہے قصہ ہو تمام
گاہ یہ عزم کہ عزلت میں گزارو ایام

[illegible] الغرض دیکھ کے احباب نے یہ حالت زار
مرضی حق سے کسیکو نہیں چارۂ ناچار
آکے سمجھایا کہ لڑکی ہے قضا ہے سرکار
خیر جو تھا شدنی اور اس کے سبھی ہیں ناچار

جی بہل جائیگا سب دلکا لگا بستر
یا کسی ملک کا کچھ روز کریں سیر و سفر

[illegible] سیر کا دلکو پسند آیا غرض منصوبا
کبھی دہلی کبھی کشمیر کبھی کلکتہ
کرکے سامان سفر بند و سیاحت کو اٹھا
لکھنؤ گاہ بنارس کبھی کو دیکھا

کبھی لاہور کبھی بمبئی کا ہے ملتان
دیکھا پھر کے غرض خوب طرح ہندستان

[illegible] بال بنگالہ کے طول شب ہجر عشاق
لکھنؤ کا وہ غضب شہسکہ پہ پیرو وفاق
صورت پاک بنارس کا زمانہ مشتاق
حسن کشمیر ہے مشہور میان آفاق

چشمہ پنجاب کمر دہلی کی ہے کہ ات
سر [illegible] کا اور قامت رنگ حیات

[illegible] رفتہ رفتہ ہوئی وحشت جو طبیعت سے دور
نظر آجاتی کسی شہر میں گر صورت حور
غم اندوہ و قلق جو ہے آخر کافور
بھی یہی ہے [illegible] [illegible] پھر

یاد آجاتی [illegible] [illegible] [illegible]
لاکھ [illegible] طبیعت وہیں [illegible]

[illegible] دل لگانا جب آسان [illegible] [illegible]
دل [illegible] نہیں رہتا ہے [illegible]
عشق آغاز میں انجام سے نالہ و آہ
[illegible] عشق میں [illegible] تباہ

[illegible] سے [illegible] کا [illegible] تھیان
[illegible] میں شہر [illegible] [illegible]

۲۱۳
شکل یوسف ہو مگر قیس سے بد تر در کہلاے
طائر رنگ رخ عاشق سنے پر اوڑ جاے
آنکہہ کا نیر ڈبے اشک بہین حیرت چہاے
آنکہہ پر بخت جگر پارہ دل منہ پر آے

مکر وہ محبوبان عیار
موت آجاے طبیعت نہ کسی شوخ پر آے
جی تہانے ہی تو کچہہ کہا کے ملا سے رجاے
و گریز از قوم بدکار

۲۱۴
خوب رو گر نظر آئین تو اونہین سمجہے خواب
جا سے سہوا تو ہوسے کو چۂ جانانسے شتاب
اور اگر بات کرین دے نہ حسینون کو جواب
عشق انگیز کبہی پاس نہ رکہے اسباب

ہو مرتبع جو حسینون کا تو کر دے فی النار
عاشقانہ نہ تر ہے ہو کے شعر و اشعار

۲۱۵
عشق جبلای ہی کوئی تو اوسے سمجہے زور
نار ناری ہی نہین چاہیے کہنا اوسی نور
پاس آبیٹہے تو ناری سے سقا ہو کا فور
آ گئے پہندے مین حسینونکے نہ حتی المقدور

مرد عاشق ہو تو ہی موت بس اوسکو لعنت
زندہ در گور ہے چاہیے اگر اوسکو غیرت

۲۱۶
گرم بازاری کی کرتے ہین صنم سو تدبیر
ہے خود آرائی کی یہ وجہ کہ ہیجیے تسخیر
ناچنا گانا ہی سب سحر لگاوٹ تسخیر
جو ہی جیب جالیون کی بات وہ دام تزویر

فتنہ معشوق ہین اور آفت جان ہین ہر گاہ
سخت مشکل ہی کہ دل ایک ہی لاکہون آفات

۲۱۷
بزم یا باغکی گلگشت مین یا بر سر راہ
آدمی سے ہے کہین پڑ جاے جو کمبخت نگاہ
ہو ہی جاتا ہی کہین سامنا بس خواہ مخواہ
آگیا دل تو ہوا خاتمہ انا للہ

اور اگر جبر سے فرمایا طبیعت کو ضبط
تو ادوبر کرتی ہین سو راہ سے پیدا وہ ربط

۲۱۸
زور سے مکر سے اظہار محبت حاشا
بیوفا تو ہے کبہی کی بقول رعنا
رحم دلمین نہین زنہار نہ آنکہو مین حیا
دلمین دل ڈالکے دل لیتے ہین دلدار پہنسا

لیکے تصویر بنا لیتے ہیں تعویذ صنم
پیار سے رکھتے ہیں محرم میں نشانی خاتم

۲۹ خاصدان لائی گلوریکا کسیدن مہری
آئے سر صدقہ کسی روز جو سر ہو بھاری
کبھی شکوہ ہے خبر کیون نہیں کل سے بھیجی
گاہ آنے کی تمنا ہے بلانے کی کبھی

کیجئے عذر سے منا کر رفقا کو ہمراز
ساز کر سارے حواشی کو بنائیں دمساز

۳۰ عاشقانہ کوئی تقریر سناتا ہے ندیم
بول اوٹھا کوئی کہ اس شہر میں ہے در یتیم
کوئی کہتا ہے کہ ہو عشق سے دل میرا دو نیم
کرتے سب متفق اللفظ ہین سنکر تسلیم

عشق مشہور ہے گفتار سے پیدا ہو جائے
یہ وہ طوفان ہے کہ اک قطرے سے دریا ہو جائے

۳۱ اسکی فطرت ہو نہ کچہ گر دل و دین و ایمان
زن مریدی نہیں شایان ہے برائے مردان
شکر کر شکر کہ ہے لاکھ خدا کا احسان
ہمدمی شرط ہے انسان کو اگر ہو انسان

دل کا سمجھانا جو سمجھو تو بڑی بات نہیں
شعبدہ بازیٔ خوبان میں کرامات نہیں

۳۲ سر پہ ہو جعد پریرو کا جو کچھ بھی سودا
مار کاکل کا جو لہرا سے دل خود رفتہ
ملک کفار سیہ پوش کا لیوے رشتہ
بال سے شوق سے ناگن کا بلا سے جوڑا

مانگ دل مانگے تو رستا او سے تجدید دکھائے
تاکہ لے خوشۂ پروین کو بچا او و باف

۳۳ یاد آجائے اگر ناصیۂ ماہ جبین
گر پہرین آنکھ سے دیدۂ شوخ خود بین
مانگ دیکھ ذبح او رحس سے سنوار دے گیسو
دیدۂ نرگس کی ہے بس دل کو بری تسخیر

نکہ سے غم ہے جو غمناک ہو بیٹھا بابا
سجدہ عیسیٰ مریم کا بہ مذہب افسانہ

حسن رخسار پریرو کا جو آجای خیال
شوق سے دیکھ اودل بہرکر سو بہر کمال

لب شیرین پہ جو تیکی بت چینی کی رال
کیا شکر یوسف مصری کی ہو جو ہوا دسکا گال

جنسے تسلیم کیا سلک گہر ہین دندان
جوہری کی نہین کم کان جواہر سے دکان

گو دہن غنچہ سہی کان ہوی گل تو کیا
باغ عالم مین نہین غنچہ و گل کا توڑا

گل مین بو غنچے مین گویا نگ نہین ہے گویا
مارے پندار کے کیچ مین بت بی پڑا

ایسے مجہول صفاتون سے بہلا یارانہ
کیسے عاشق کو کہے کہتا رہے یاد یوانہ

شمع رویون کا سنو دیکہہ ولا پروانہ
قیس و فرہاد کا مذکور سنا ہے یا نہ

سنے کم ہو کا ست لکہا عشق کا خوب افسانہ
کام مردان عشیمان سے کیا مردانہ

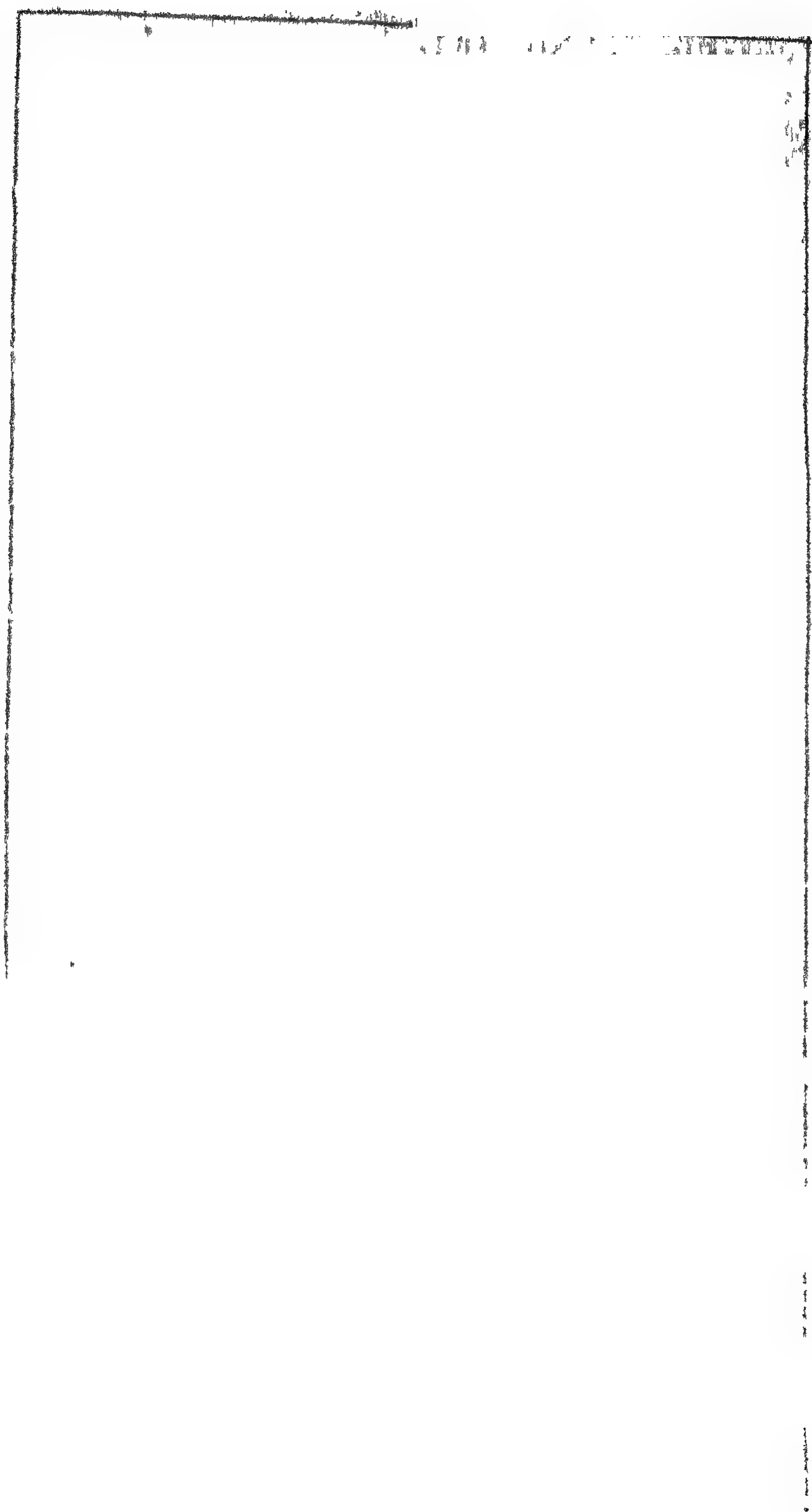
حسن محبوب کا ہی صورت برق روشن
پہونک دیتا ہی دل و دین کو بیک چشم زدن

پند نامہ ہوا لکہا گیا ایسا و اسوخت
ہو گیا عشق کا دستور عمل یا و اسوخت

واہ کیا خوب لکہا آپ نے رعنا و اسوخت
ضبط عشق آہ یہ در پردہ گویا و اسوخت

آفت عشق سے اللہ بچا لے آمین
یہہ قیامت دل دشمن پہ نہ آلے آمین





رند

تخلص ہے جناب نواب سید محمد خان بہادر

مرحوم کا خلف الرشید ہین نواب سراج الدولہ

غیاث الدین محمد خان بہادر نصرت جنگ

نیشاپوری کے نواسی ہین نواب نجف خان

بہادر کے باشندہ فیض آباد مقیم لکھنؤ

تھے صاحب دیوان ہین ارشد تلامذہ

خواجہ حیدر علی آتش مرحوم سے ہین

فی الواقع دیوان انکا قابل ملاحظہ ہے

طبیعت عاشقانہ رکھتے تھے فقط



واسوخت رند

۱

پیش ازین یار ترا عاشق شیدا تھا مین | جیسے آئینہ سان محو تماشا تھا مین
بستۂ سلسلۂ زلف چلیپا تھا مین | آنکھ کو [illegible] مین تیرے [illegible] ہوا تھا

اک زمانہ ترا عاشق مجھے بتلاتا تھا
اونگلیان اوٹھتی تھین جس جا مین اسی مین جاتا تھا

۲

مثل بلبل [illegible] گل رخسار رہا | سالہا سال [illegible] سے بیمار رہا
چشم میگون کا ترے [illegible] سرشار رہا | [illegible] نرگس [illegible] کے گرفتار رہا

بیخودی [illegible] [illegible] تھی
[illegible] [illegible] تھی

۳

[illegible] سے [illegible] جگر [illegible] تھا | [illegible] [illegible] تھا
[illegible] آئینہ رخسار مین آنسو [illegible] تھا | [illegible] [illegible] تھا

[illegible] [illegible] بات [illegible]
[illegible] پوچھی [illegible]

۴

درد سر [illegible] [illegible] | [illegible] نظر آتا تھا [illegible]
نالہ گرم [illegible] تھا ہمدم مرا آہ [illegible] | [illegible] [illegible]

یاد مین [illegible] کبھی [illegible] تھا
[illegible] لب خشک [illegible]

جانا ہرچند محبت نہو فتنہ پرداز		دل سے کے دل ہی نہیں رہیں عشق کی سب راز و نیاز
گوش زد ہوچکا گو خرد و کلان کی یہ راز		پڑ گئے میرے زبان سے تو نہ کوئی غماز

شہ	کردیا مجکو خموشی نے جو تیا اسم کا	
	داغ سودا سے جنو اور زیادہ چمکا	

دوست سمجھاتے تھی ہر بار تو سودائی ہے		کس پہ مرتا ہے تو کیا تیری قضا آئی ہے
بیمروت ہے وہ بی دید ہے ہرجائی ہے		خاک لاکھوں ہی سے اوس شوخ کو چہنوائی ہے

شہ	سوکی پروا اوسے اصلا نہ تری حالت کی	
	خودغرض ہے وہ اوسی قدر نہیں الفت کی	

رحم کر اپنے جوانی پہ نکر اوسکا خیال		مول لیتا ہے محبت جی سے کے لیے یہ جنجال
خون عشاق سمجھتا ہے وہ بی پر حلال		خوب اطوار ہے اوس کے نہیں تجھ کو وصال

شہ	سہنے مانا کہ وہ سنے مثل ہی لاثانی ہے	
	دل مگر ایسے کو دی بیٹہنا نادانی ہے	

سپنہ اشفاق و عنایات سے پیش آتا ہے		غمزہ و ناز کرشمہ سبہی دکھلاتا ہے
دام تزویر وہ سو رنگ کا پہیلاتا ہے		مثل دیوانوں کے پہر تجکو بہی جنواتا ہے

شہ	لاکہ معشوقوں میں اک عربدہ پرداز ہی وہ	
	بیمروت ہی ستمگار ہے دمباز ہو وہ	

دیکھ پچھتائے گا تو مان سے کہے کا کہنا		یاد آوینگے یہ باتیں تجھے جب ہوگی دغا
آنکھیں کہل جاتینگے نشہ سا اوتر جاتے گا		ہاتھ مل مل کے کہے گا کہ کوئی کہتا تہا

شہ	جان اور بوجہ کے نادان نہو ہشیار ہو تو	
	دوستانہ تجھے سمجھا چکے مختار ہے تو	

مطلقا پند و نصیحت نہیں کرتے تہے اثر		شن سادہ جانا تہا ایک کی باتیں سنکر
[illegible]		جس جگہ بیٹھ گیا کاٹ دیے آکے سر

مین کہان خواب و خورش اور خود کام کہان
جسکا دل چھوڑ اسا لے اوسی آرام کہان

ولمین کہتا تھا کبھی جیسے تھا ہیجان کیہا
حور آئی تھی نظر یا کوئی انسان دیکھا
پھر نہ یکبار ہی وسکو کسی عنوان دیکھا
حیف صد حیف یہ کیا خواب پریشان دیکھا

وصل کس طرح سے اوس شوخ ستمگر کا ہو
نام معلوم ہو جسکا نہ پتا گہر کا ہو

ڈہونڈہی اوس گل رعنا کو کہان جاؤن مین
آو اب اپنا گلا کاٹ کے مر جاؤن مین
وہ تو گذرا نہ اوبہر جی سے گذر جاؤن مین
عشقبازی مین بہلا نام تو کر جاؤن مین

شمع و گل گور پہ شاید وہ چڑہانے آئے
پیٹنے رونے جنازے کو اوٹھانے آئے

دن تو ہو جاتا تھا ہر طور سے چل پہر کی بسر
لاتی تھی آفت تازہ شب فرقت دل پر
مرتی تھی شام سے جا جاتی تھی پہری منہ پر
روز کرتا تھا شب ہجر کی مر مر کے سحر

ایک جا پر نہ قرار اتھا سیماب صفت
لوٹتا پہرتا تھا پڑا یہ آپ صفت

بہو پہر او قلق اس دل مضطر کو سوا
اٹھ ہیان رکہ کبھی زمین پہ کبھی سر سے پٹکا
دیکھا جب یون ہی تسلی نہ ہوئی اسکا
دونون ہاتھون سے جگر تہام لیا او بیٹھا

کیا کہون رات غضب لاتی تھی کیا کیا جانی
کبھی لیٹا کبھی بیٹھا کبھی ٹہلا جانی

ہر گھڑی وصل کی کرتا تھا مین نا ہو دعا
کر لیا جاتا تھا تو چپکے یون ہی مین روتا تھا
علم حضرت عباس مین باندہا چہلا
اسے وعدہ کیا تیرے لیے کونڈا ماتا
اٹھے لیا یاد سے بیدہ حرکے اور فسونکے

[illegible]

موت کا سامنا تھا ہو گئی تھی زیست حرام	قصد کرتی تھی نکل جانے کا جان ناکام
عشق خونخوار مرا کر چکا تھا کام تمام	بیشتر ورد زبان رہتا تھا حافظ کا کلام

اے نسیم سحر آرامگہ یار کجاست
منزل آن مہ عاشق کش عیار کجاست

الغرض وقت برابر یہ ہوا تھا دشوار	دیکھنا تھا مجھے ان آنکھوں سے پھر روئے نگار
میری تقدیر میں لکھا تھا نہ بوس و کنار	اک دن اک شخص نے آکر یہ خبر دی یکبار

پہنچی پیدا گیا اوس یوسف کنعانی کو
بلکہ دیکھ آیا ہوں آنکھوں سے تری جانی کو

دفعتہ سنتے ہی یہ مژدۂ راحت افزا	فرط شادی سے ہوا اور ہی پیرا نقشا
جتنی باقی تھی توانائی تھی سب ہوش بجا	ہیجا سی ہوئی طاری مجھے غش سا آیا

آگیا سینے سے ہونٹوں پہ مرا دم گھٹ کر
بر اطراف کا عالم ہو آنکھیں چھٹ کر

پھر کے بعد طبیعت ہوئی فی الجملہ بحال	کچھ تسلی ہوئی کم ہونے لگے رنج و ملال
دل مشتاق تھا ازبس ترا جویائے جمال	جان مہجور کو وہ چند ہوا ذوق وصال

درمیاں نامہ و پیغام مری جان ہوئے
قول و اقرار ہوئے وصل کے سامان ہوئے

شکر صد شکر ہوئے ہجر کے ایام تمام	زندگانی کی ہوئی مجکو امید اے گلفام
گرچہ آغاز برا تھا یہ ہوا نیک انجام	صبح وصل آئی نظر گذری مصیبت کی شام

لائے تشریف مرے گھر میں سرافراز کیا
جو تصور میں تھا مجھ سے وہ انداز کیا

آتے ہی ڈالدیے ہاتھ گلے میں میرے	خوب پیار و سے لگے ساتھ لگی [illegible]

رنج ہوتا ہے نہ دو مجھکو مری سر کی قسم
جان دو دو گر نہ کہو مجھکو مرے سر کی قسم

ش ۲۲

عشق تھا دیکھا ہے ہنگام نکر حال تباہ
مجھکو بھی رنج جدائی تھا نہایت واللہ
ہو تعلق دشمنوں کو دوستی [illegible] خواہ
عالم [illegible] کی حالت [illegible] گواہ

مجھکو یاد نہیں [illegible] واقف ہے
جو مرے دل پہ گذر [illegible]

ش ۲۳

جیسے دیکھا تھا مجھے تھی تری الفت مجھکو
بھولتی تھی نہ کوئی دم تری صورت مجھکو
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

ش ۲۴

بعد الحمد کہ پھر تجھسے ملاقات ہوئے
جو تھی وہم و گمان میں وہ بات ہوئے
[illegible]
[illegible]

عقل حیران ہے [illegible]
کسطرح وصل ہو [illegible]

ش ۲۵

سرگذشت اپنی تو جو کچھ ہے وہ [illegible]
کسی کی ایام جدائی کے [illegible]
[illegible] کیا گذری
[illegible] یاد [illegible]

کسطرح [illegible]
کرون سے شغل میں مصروف [illegible]

ش ۲۶

نہ [illegible] یاد کیا [illegible] افسانۂ غم
[illegible]
[illegible] گذری تھی جو کچھ ظلم و ستم
[illegible] بات [illegible]

[illegible] نہیں تو [illegible]

تجھپہ ثابت ہوئی واللہ محبت تیرے
دل مین میرے بھی نہ کرے الفت تیرا
ہوگئے میرے جدائی مین یہ حالت تیری
ہوگئے دم بھر نہ گوارا مجھے فرقت تیری

میری عاشق سے تجھے چاہین خدا شاہد ہے
عمر بھر تجھسے نباہین گے خدا شاہد ہے ۲۵

اوسکے دیوانے ہین ہم آپ پہ جو شیدا ہو
واسطے اسکے جو بدنام ہوا اور رسوا ہو
جان دین اوس پہ کوئی ہمیہ اگر مرتا ہو
کسطرح اوس سے محبت نہ ہمین پیدا ہو

بوالہوس ہمکو ہر اک پیر و جوان ملتا ہے
جاہنے والا زمانے مین کہان ملتا ہے ۲۶

واقعی مجھسی سی طور سے تم پیش آتے
چین آرام جو صاحب کے بدولت پاتی
جو ندیکھے سے تھے وہ الفت کی مزے دکھلاتے
لا نبیان ہین وہ زبان پر کوئی کیونکر لاتے

راتین تھین کیسی دلبر سے نباہین مین نے
ترتین رہا تہ تمہارے جو اوٹھائین مین نے ۲۸

دل ہی تھی مری ہر وقت تمہین مد نظر
اوٹھتے بیٹھتے تھے نہ تم پاس ہی مجھکو تم بھر
حال میرے ہی ہین ہو تے تھے بے خبر
بیٹھ زانو کو کرتے تھی مرے بالش سر

میری ہی فکر تمہین شام و سحر رہتی تھی
دین و دنیا کی نہ تھا کچھ خبر رہتے تھی ۳۱

عاشقانہ غزلین بندے کے پڑہوا تے سے تھے
ہان میری ہی لگائی ہوئی خوش آتے تھے
کتنا خوش گلو ہے تو تعریف بھی فرماتے تھے
اور ہی اسکیے گلوری نہ کبھی کہاتے تھے

سر مین دیتا تھا مسی مین ہی ملواتا تھا
مہندی مین ملتا تھا گہنا مین ہی پہناتا تھا ۳۲

یاد ہی لیٹنے سونے کو جو اسے حور لقا
اور کہتے تھے مرے ساتھ لپٹ کر سو جا
سر مرا رکھتے تھے بازو پہ ہٹا کر تکیا
صبح تک یون ہی پڑا رہیو نہ کروٹ لینا

تھا یہی ساتھ کے سونے کا قرینہ تا صبح
لب بلب رہتے تھے اور سینہ بسینہ تا صبح

۳۳ رات دن یون ہی رہا کرتی تھی باہم صحبت — عشق تھا تمسی مجھے مجھ سے تمھین تھی الفت
نام اغیار سے صاحب کو ہوئی تھی نفرت — کہہ تلک اپنی نہ جاتی تھی مری بی رخصت

کبھی جاتے تھے تو دم بھر کے لیے جاتے تھے
جی نہ وان لگتا تھا گھبرا کے چلے آتے تھے

۳۴ ابتدا مین تو یہ اخلاص بتایا تمنے — جبل کرکے مجھے پھندے میں پھنسایا تمنے
جو نہ دیکھا تھا کبھی لطف دکھایا تمنے — بعد چندے یہ مری جان ستایا تمنے

نہ وہ صحبت نہ وہ الفت نہ مدارات رہی
آٹھوین ساتوین کی سبّے ملاقات رہی

۳۵ ہو گیا طبع کا صاحب کے دگرگون عالم — یکقلم بھول گئے تھی جو کیے قول و قسم
گھر سے بلواتا جو مین کہتے تھے ہوکر برہم — یہ حکومت ہی اور وان یہ نہین [illegible] تھے ہم

چاہیں رکھیں کہ نہ رکھیں وہ محبت مجھسے
ہو نہیں سکتی ہے اب اونکی اطاعت مجھسے

۳۶ اور جو آتے ہیں کبھی دم مین کیا خوف [illegible] — منہ لپیٹے ہوئے بیٹھی رہی خاموش [illegible]
دیر سے ملنے کا اگر مین نے گلا [illegible] ہی کیا — [illegible] دیکھ [illegible] ہو کے [illegible]

چاہتا راضی ہو یا نہ [illegible] ہم آئینگے
ابتدا آتے [illegible] اور بھی ہم آئینگے

۳۷ جب یہ ہو حالت دل مجھکو سنائی یہ [illegible] — بیٹھ [illegible] کی باتین بناتے ہو عبث
بیقراری مجھی [illegible] — [illegible] کو ہوا نہین مجھ جان سی بانی یہ عبث

[illegible]
[illegible]

۳۸ تھے سنتے نہ کبھی وکٹری ہوتیا تین [illegible] — سجدہ ابرا بہی جی بیت گیا تجھسے دلدار
بلکہ سنے لطف ملاقات سمجھ کر بیکار — رفتہ رفتہ ترے ملنے سے کیا خود انکار

۳۹ صدمہ ترک ملاقات گوارا کرکے
کیا کرون بیٹھ رہا تجھسے کنارا کرکے

یہ نکرتا تو مری جان بھلا کیا کرتا — کیا بجز اسکے علاج دل شیدا کرتا
وصل میں ہجر [illegible] کسطرح گوارا کرتا — کب تلک ظلم و ستم روز کے دیکھا کرتا

۴۰ ہر طرح اپنی طبیعت کو سنبھالا مین نے
خار الفت کو ترے دل سے نکالا مین نے

خود کو او غیرت [illegible] بھی سمجھایا — کتنے ان سرو قدون سے ہی بہلا جی پایا
پھول [illegible] رخ کا ترے ہیان جو دلکو بھایا — باغ سبز اور زمانے کا اوسے دکھلایا

۴۱ دل لگا [illegible] وہی شغل مین مصروف کیا
مختصر قصہ ترے عشق کو موقوف کیا

[illegible] دل [illegible] یار محبت [illegible] — مضطرب اب نہین کرتی ہے فرقت تیری
[illegible] سے تیری صورت تیری — کون عاشق ہر کسی باقی ہے الفت تیری

۴۲ [illegible] ہم بھول گئے تم نہین یاد رہے
ہم نہ دیوانے رہے تم نہ پریزاد رہے

[illegible] — مہربانی سے کرم بندے پہ فرمایا ہے
[illegible] — ستم نو کوئی میرے لیے ٹھہرایا ہے

۴۳ وجہ کیا اسکی محبت کو نسی ایسی [illegible]
[illegible]

[illegible] — سامنے میرے جو تو آتے تھے پہلی [illegible]
[illegible] — تو یہ پھر آنکے بیٹھے نہ کر دن [illegible]

	ربط اب تگے سے کہاں اب وہ ملاقات کہاں ہم تم اک جا بھی اگر ہونگے تو وہ بات کہاں	۲۲ه
رکھیے تکلیف ملاقات سے مجکو معذور پر زمانے نے یہ بھی ظاہر جو کرا ہے دستور		دوستی بندیکو صاحب سے نہیں اب منظور گرچہ بدوضع ہے یہ رند جہان میں مشہور
	عمر بھر ہر نہ زبان سے کبھی اقرار کیا جب کسی بات کا ناچیز نے انکار کیا	

تمام ہوا

رقت

تخلص ہے مرزا قاسم علی مرحوم کا بزرگ ان کے قدیم الایام سے متوطن خطۂ جنت نظیر کشمیر تھے مگر مولد او مسکن مرزا صاحب مرحوم کا دہلی ہے مقیم لکھنؤ تھے صاحب دیوان ہیں شاگرد تھے میان قلندر بخش جرأت مغفور کے کوئی کلام انکا سوا اس واسوخت کے جو شامل مجموعہ ہذا ہے نظر سے نہیں گذرا معلوم ہوتا ہے کہ شاعر اچھے تھے باقی حال دریافت نہیں ہوا فقط



واسوخت رقت

دوستو حال زبون کا مری افسانہ سنو — ہمہ سو رنج فزون کا مری افسانہ سنو
صاحبو سوز درون کا مری افسانہ سنو — قصہ کوتاہ جنون کا مری افسانہ سنو

ایک مدت تلک اک شخص سے صحبت تھی مجھے
مجھے الفت تھی ادھر اس سے محبت تھی مجھے

رات دن ہم وہ رہا کرتے تھے باہم دونوں — اور پہرا کرتے تھے ہر ایک طرف ہم دونوں
سب عشرت ہی کیا کرتے تھے ہم دونوں — وصل میں رہتے تھے عشق کا سا عالم دونوں

ہم وہ اس شکل ہر اک آن ملے رہتے تھے
ایک جان اور دو قالب ہمیں سب کہتے تھے

شمع و پروانہ کو تھا ہماری اوقات پہ رشک — گل و بلبل کو بہت تھا ہماری ہر اک بات پہ رشک
قمری و سرو کا تھا اپنی نشست و بات پہ رشک — مدعی کھاتے تھے باہم کے مدارات پہ رشک

نہ بناوٹ نہ رکاوٹ نہ تکلف باہم
بے تکلف تھے ہر اک آن تلطف باہم

اپنے وہ لیسین تہی اور ہم تہی انہین کے لیسین — دوستی کی بہی عجب ہوتی ہین اپنی رسمین
امتحان کو بہی نہ او سنتے تہے وہ ہم انکی لیسین — نہ خفا ہوکی ہم کہاتی تہے اسیر قسمین

عہد و پیمان سے و نرات نہ با کرتے تہے
وعدی ہوتی تہے جو لیسین وفا کرتی تہی

تہا نہ مطلب مجہے گلگشت چمن سی سرکار — تہے غرض سرو سے کچہ اور نہ سمن سی سروکار
گل کی عارض سے نہ غنچی کی دہن سی سرکار — کبک کی چال سی مطلب نہ چلن سے سروکار

عارض و قد پہ کسیکی تہا مرا دہیان سدا
کہ دل اوسپر مین کیا کرتا تہا قربان سدا

کیا کرتے تہے ہم شکوہ اغیار کبہی — مدعی سی بہی نہ تہا ہمکو سروکار کبہی
اپنے پہلو سے ہٹاتا تہا وہ دلدار کبہی — نہ ہمین دیتا تہا آزار دل ازار کبہی

تہا نہ دنیا ہے کا غم اور نہ عقبا کی فکر
اپنے صحبت مین سدا عیش کا رہتا تہا ذکر

کیا کہین ہجر کی ہم نام سی واقف ہی نہ تہے — وصل تہا لذت پیغام سے واقف ہی نہ تہے
عیش مین اور کسی کام سی واقف ہی نہ تہے — کچہ ہم آغاز اور انجام سے واقف ہی نہ تہے

یہ سمجہتے تہے کہ اوقات یوہین گذری گی
جسطرح گذرے ہی دنرات یوہین گذری گے

شکوہ جسطرح زبان پر نہ کبہی آتا تہا — دیکہہ مین سوی فلک بہی نہ کبہی دیکہاتا تہا
نہ کبہی نحس ستارونمین جہنجلاتا تہا — نہ کبہی گردش گردون سی مین گہبراتا تہا

تہا جب اوس ماہ سی کاشانہ منور اپنا
ہای کیا اوج پہ تہا بخت کا اختر اپنا

نہ مری ہاتہ کو تہا میری گریبانسی ربط — نہ مری محنت جگر کو مری دامان سی ربط
نہ غم و رنج و الم کو دل شادانسی ربط — اور نہ کام و زبانکو مری افغانسی ربط

عیش و عشرت کا اگر ذکر کہیں آتا تھا
میری قسمت کے ہر اک شخص قسم کہاتا تھا

نہ سر راہ سے کبھی منتظر یار رہے ہم
آہ اس رنگ نہ با دیدۂ خونبار رہے ہم

کشتۂ ہجر رہا اور طالب دیدار رہے ہم
اولیت سے اپنے نہ کبھی بیزار رہے ہم

دیکھکر ہمکو یہ کہنے لگے جہان کی اوباش
جسطرح اسکی گذرتی ہے کسی اپنی کاش

یا ہوا ایسا یکایک ہی سبب کیا کیجیے
جان پر گذرتی ہے بہت رنج و تعب کیا کیجیے

آہ دل منہ کو چلا آتا ہے اب کیا کیجیے
دور گردون نے کیا ہم پہ غضب کیا کیجیے

جس سے دن رات کی صحبت تھی وہ چھوٹا ہم سے
دوستو کیا کہیں تم پوچھتے ہو کیا ہم سے

مجھ سوالات نکرتا تھا جو یہ بات کبھو
پاس سے اپنی نہ جاتا تھا جو دن رات کبھو

پوچھتا اب وہ نہیں کی مری بات کبھو
اتنا ہوتا ہے نہیں اوس سے ملاقات کبھو

کیا کہوں بات مری ہاتھ سے اب جاتی ہے
ہے جگہ موت کی اب موت نہیں آتی ہے

رنج اوسکی میں نہیں دیکھنے پاتا ہوں شکل
جہان میں اپنے کبھو اوسکی جو لاتا ہوں شکل

ہے یہ صورت مری جو جب [illegible]
تو بری اپنے میں وہ صورت بنا [illegible]

کیا قیامت ہے وہ اب ورد آتا ہے ہمیں
منہ کے شکل سے مجھے اتنے دکھاتا ہے ہمیں

[illegible] اب ہاتھ کو اپنی نہ گریبان سے ہے
[illegible] اب دلکو مرے نے غم ہجر انسی ہے

مصلحت اب کا کام و نہ [illegible]
آفت اب مجھ یہ سبب [illegible]

مجھے تنہا نہ عزیزو وہ مرا یار چھوٹا
دل چلا جان سے گئے صبر گیا یار چھوٹا

وله

نہ تو پیغام سلام اور نہ ملاقاتیں ہیں | نہ وہ اگلی سی ہیں خلطے نہ وہ اب باتیں ہیں
ہم ہیں بیدار ہی اور ہجر کی اب راتیں ہیں | قصۂ غم ہے مصیبت کی حکایتیں ہیں

بت کافر نے ذرا قدر نہ جانی اپنی
کر کے آگے کہیں ہم رام کہانی اپنی

وله

اب یہ حالت ہے مری رونے سوا کام نہیں | میں تڑپنے کی ذرا دل کو اب آرام نہیں
اوس سے ملنا تو کہاں نامۂ پیغام نہیں | دوسرا کچھ اب اس عصر میں ناکام نہیں

بدتر از مرگ ہے اید وستو جینا اپنا
دل ہے داغ سے اب داغ ہے سینا اپنا

وله

غم دوری سے میں پہونچا ہوں قریب مرگ ان | میری خاموشی کا سر اک بان ہے سخن
کب تلک میں یہی ظلم سہوں چرخ کہن | اس روش پر تری آگی تو نہ تھے آہ چلن

یاد ہے چال وہ اسکے تجھے یا بھول گیا
یا اب اوس طور کی گردش کا معمول گیا

وله

کونسا نحس مری طالع میں اختر آیا | کہ جو ہر روز جدا اسکے میرے سر آیا
ایسے آفت سے بھلا کیونکہ میں سر بر آیا | شاید اب وقت مرا یار و برابر آیا

کہ میں وابستہ مزاج اپنے مصیبت میں جیا
جیتے جی وہ نہ جیتا جو کہ اس آفت میں جیا

وله

تھا جو عشرت کدہ اب خانۂ ماتم ہے وہ | آگے کتنا تھا میں شاد و جسلی اب غم ہے وہ
جیسے مردی کا ہو عالم مرا عالم ہی وہ | سچ ہے یہ جان ہے نہ وہ زیست ہے وہ دم ہے وہ

مار ہی ڈالی ہے مجھے آہ جدا ہونے اوسکے
بدتر از مرگ ہے واللہ جدا ہونے اوسکے

وله

کوئی جا کر کہے اوس سے یہ ہمارا پیغام | جو رہے یوں ہی جدائی تو ہوا کام تمام
سامنے [illegible] | [illegible]

ما نو کہنے کو ہماری جو کہین بات کرو
کسے صورت سے تم اب فکر ملاقات کرو

مہربانی کرو تشریف یہان لاؤ تم
جو جو شکوے کرین ہم او نپہ قسم کہاؤ تم
کہول آغوش سے گلے آکی لپٹ جاؤ تم
کچہ کہین ہم تمہین اور کچہ ہمین فرماؤ تم

پہر اوسی شکل سے آپس مین ملاقاتین ہون
وہ نے چرچے ہون وہی شغل وہی باتین ہون

دوست سب شاد ہون اور ہون غمین دشمن سارے
عیش و عشرت کرین اس وضع سے ہم بیچارے
تب جچے یار کرین غیر نہ کچہ دم مارے
کہ غم و رنج و الم دور ہون سب گہبرا رے

کہے ہر ایک کہ رفعت کی پہری سب جیسے دن
جو جو مہجور ہین اونکے بہی پہرین ویسے دن

تمام ہوا

راحت

تخلص ہے مرزا محمود بیگ صاحب دہلوی کا
معلوم نہین کہ شاگرد کس کے ہین
اور حالات انکے معلوم ہوئے مگر اس
واسوخت سے جو اس مجموعہ مین شامل
کیا گیا ہے دریافت ہوتا ہے کہ کلام
بہت متین ہے اور شاعر
خوشگو اور سخنوران خوش فکر
سے ہین باقی العلم عند اللہ فقط



واسوخت راحت

ایکدن وہ تہا کہ الفت سے ہم آگاہ نہ تہے | عشق کے نام کو سنتے بہی کبہی راہ نہ تہے
ان سنگاروں کو ہم جانتے بہی آہ نہ تہے | واقف رنج و الم بہی کبہی واللہ نہ تہے
غنچہ کیطرح دل اس ذکر سے تنگ آتا تہا
پاس ناموس تہا کچہ عشق سے ننگ آتا تہا

واقف لذت تیر نگہ یار نہ تہے | تشنۂ آب دم خنجر خونخوار نہ تہے
آہ اس درد جدائی مین گرفتار نہ تہے | رہے کچہ دن تہے گر الفت سے خبردار نہ تہے
ہنستے رہتے تہے سدا ہم گل خندان کیطرح
رونی صورت نہ تہی یون بلبل نالان کیطرح

کچہ عجب جوش پہ تہی فصل جوانی کی بہار | چہچہے یار دمین رہتے تہے سدا لیل و نہار
یا کہ دریا پہ ہین یا کرتے ہین سیر [illegible] | سیر سے کوچہ کا صبا کی بہی نہ دیکہا تہا غبار
سمت خندۂ گلہاے دہن احباب
گلشن عیش مین رکہتے تہے ہمیشہ شاداب

جب یہ سنتے تہے کہ کہتی ہین کسے غمزہ و ناز | یہ سمجہتے بہی نہ تہے کیا ہے ادا اور انداز
[illegible] سنتے تہے دل سے آواز | پوچہتے یہ سے تہے ہم [illegible] دم ساز
[illegible] موزون کا [illegible]
مصرعہ موزون بہی نہ سنتے پڑہا جاتا تہا

سادہ رو یونسی یہ نفرت تھی کہ اللہ اللہ — بھی آنکھیں کبھی بازار میں دیکھتے سر راہ
اپنی ہی وضع سے ہم آپ بنے تھے آگاہ — آئینہ بھی نہ کبھی دیکھتے تھے بھر کے نگاہ
وضع و کلش کسے کہتے ہیں خبردار نہ تھے
تھے طرحدار یہ گویا کہ طرحدار نہ تھے

اب یہ حالت ہی پڑی رہتی ہیں دن رات اداس — اور گئی لائی وحشی کی طرح ہوش و حواس
بجز غم و رنج نہیں آکے بیٹھتا کوئی پاس — مونس و محرم و غمخوار ہے ایک عالم یاس
جا ہے سینہ میں نہیں ہو کہ جہاں ہوئے نہ داغ
دل کی جا پہلو میں جلتا ہی مری ایک چراغ

وہی ہم ہیں کہ اوڑھاتے تھے سدا لطف شباب — نشۂ بادہ میں سونگھی نہ کبھی بوی کباب
جانتے تھے کہ ہیں چاہت میں سبھی رنج و عذاب — یہ نہ واقف تھے کہ اس طرح سے ہوینگے خراب
اپنی لیجائیگی سب خاک میں یہ رعنائی
سارے غمخوار رلائینگے ہمیں سودائی

وہ کہاں صحبت احباب کہاں سیر چمن — دامن گل کی طرح ٹکڑے ہیں سب پیراہن
یاد نہیں چاک گریبان ہے گلے میں دامن — بار سر بھی ہے مجھے گویا ہے وبال گردن
کہربا سے ہے فزون چہرہ کی رنگت میری
تنگ کے چھپتا ہوں ہی وحشت سے یہ صورت میری

یہ نہ سمجھا تھا کہ اسطرح سے ہونگا بیتاب — دل لگی کرتے ہی چھٹ جائینگے سارے احباب
عمر بھر پڑینگی اسطرح سے ہم بیخور و خواب — طاقت صبر و تحمل ہمیں دے دینگے جواب
عمر کے دن نہیں کٹنے کے تہ تیغ ستم
موت بھی ہاں مری آئیگی کہا دیگی قسم

یہ خبر کب تھی کہ دل آپ پہ مائل ہوگا — خنجر ناز کا قائل تری بسمل ہوگا
تو ہمراہ [illegible] لگا وے [illegible] ہوگا — ایسا خونخوار تو اسے [illegible] ہوگا

نام لینے سے مرے یہ تجھے نفرت ہوگی
اس محبت پہ میاں ایسی عداوت ہوگی

یہ بہی تقدیر کی خوبی کہ تجھے الفت ہو
گرمی صحبت اغیار کی یہ شہرت ہو
اس محبت پہ مری آپکی یہ صورت ہو
میلے ٹہیلے ہوں سدا اور سدا خلوت ہو

محرم راز بنے غیر تمہاری اس سے
دشمن جان بنے آپ ہماری اس سے

ولیکن انصاف ذرا کیجیو اور کیجیے غور
اب بھلی جو ہوے چاہنے والی ہوئی اور
ناز و انداز کا یہ کہنے تہا یاتہیں طور
ان میاں جو یہ سکہا دی ہی لائق جور

آہ ظالم تجھے اسطرح بنانا ہی نہ تہا
غمزہ و ناز و ادا تجکو سکہانا ہی نہ تہا

مری چاہت ہی کی خوبی سے ہوئی یہ شہرت
پہر تو ہر ایک کو تجسے لگی ہونے الفت
سیکڑوں دیکہنے آنے لگے تیری صورت
اور ہی ہوگئی تو تجکو تو یہ ہے حیرت

نہ محبت نہ مروت نہ ملاقات رہی
نہ وہ صحبت نہ وہ الفت نہ وہ بات رہی

تیغ [illegible] نہ رکیو [illegible] آب
ہو [illegible] سے معتبر کہ جوں [illegible]
جیسے [illegible] موتی [illegible]
[illegible]

[illegible] ہی چہوڑا ہی تہا یوں [illegible]
[illegible] اب ایسا تو الفت کا [illegible]

[illegible] کب ایسا تہا [illegible]
کب [illegible] آپکی جوان [illegible]
غیرت [illegible] ہی تہی [illegible]
کب [illegible] تجہے تم ہی [illegible]

[illegible] کب [illegible] ہوگی
[illegible] تہا [illegible]

باحث

۵۱۶ ایسی پیچیدہ بہلا آپکی کب تہی تقریر — یون جما تی تہے کہوٹا نہ کسی کی تحریر
کہینچ کر کب جا لی تہی ملکو نہین تمہاری تصویر — حسن یوسف کو دیا کرتے تہے کب نسبت نظیر

چاہئے سے مرے مشہور ہوئے تم ایسے
ورنہ معشوق زمانے مین بہت تم جیسے

۵۱۷ جہنکے رتے نہ تہین نکلتے تہے بہلا سیر کو کب — چاک پردہ سے کہان جہانکا کیا کرتی تہی جب
تہا نگاہ کا ستمگار تجہے ایسا نہ ڈہب — راہ چلتونکو اشارون پہ لگا لیتی ہو اب

جسکو پردہ مین سے جہانکا اوسی کو یا مارا
کسکی پہرتا ہی نہین ابتو تمہارا مارا

۵۱۸ ایسی باتو نہین کب ایسی فسون سازی تہی — کون سے دن تری چشمک مین یہ غمازی تہی
تہ بالا مین کہان آپکے طنازی تہی — یاد کب آپکو اسطرحکی دم بازی تہی

غیرت کبک دری چال تمہاری کب تہی
آپ دیکہو ہی شکل تمہاری جب تہی

۵۱۹ [illegible] مین [illegible] ہوتے شرماتے تہے — میری بن میری کہی کرنے نہ کہین جاتے تہے
آنکہہ جہک جاتی تہی کو بات ہی فرماتے تہے — غمزہ و ناز و ادا کیسے ہی تمہین آتے تہے

اب [illegible] چہکیو نہین آپ اوڑا دیتے ہین
[illegible] او نگاہ [illegible] دیتے ہین

[illegible] — جہانکنا تاکنا اسطرح تجہے کب بہاتا تہا
[illegible] — پہرون بندہ ہی تجہے باز نہین پہسلاتا تہا

بانکے ولی کے کب اسطرح اڑے رہتے تہے
دیکہئے جلوہ دلکش کو کہڑے رہتے تہے

۵۲۰ دیکہنی اور دکہاتی کی ہو جب قابل — اور ہی اور تمہارے ہوگئے ہیں حائل
ہین اگر ایسا سمجہتا تو نہ ہوتا بسمل — تا بمقدور نہ دیتا کبہی ہرگز تمہین دل

کبھی ایمان نہ لاتا نہ مسلمان ہوتا ++
آپکا چہرہ اگر صورت قرآن ہوتا

۵۲۲
ہم یہ سمجھے تھے یونہیں ربط رہیگا باہم — ہونگے قربانیوںکے رسل رسائل پیہم
قاصدان آدمی لادیگا تمہارا ہردم — کنگھی اور ٹوپیان بنواؤگے دیدو کی قسم

اپنی ہاتھوں نہیں نشانی مری تم رکھوگے
گنجفہ مین بھی مرے نام کا غم رکھوگے

۵۲۳
مرے زانو ہی کا تکیہ رہیگا اٹھ پہر — لیٹتے بیٹھتے زانو کے ستے یا [illegible] سر
منہہ مرا دیکھے بن اٹھوگے نہ ہنگام سحر — آئینہ جب کبھی دیکھیں گے تو یا ہم ملکر

قاصد جب کہائینگے صاحب جب ہم کہائینگے
ہم نہ کہائینگے تو کہا کے انکی قسم کہائینگے

۵۲۴
سیر کو جاؤگے جب رتھ میں کہیں ہوکے سوار — بن مری پانون بھی آنکھ نہیں تم زنہار
ساتھ ہی لیکے چلوگے مجھے با صد تکرار — تمسے تھی کب یہ توقع کہ مجھے سو سو بار

حکم ہوئیگا کہ مت آمرے گھر چل یاں سے
ترک کی مت تجھیو فرمادے بزبان سے

۵۲۵
ہمنشین سب کے طرح سے ہوئینگے رقیب — یہ ہو ممکن تمہیں گر بلبل کیطرح [illegible] کرو قریب
ہمکو برسوں بھی زیارت نہیں ہوئیگی نصیب — جوش وحشت سے مری ہوئی شورش یہ عجیب

گھر سے نکلیگا ہر اک شخص لے کے تہمت باہر
تم بھی گھبرا کے نکل آؤگے اکثر باہر

۵۲۶
وہ اسطرح سے نفرت مجھے دیتے دم باز — جو نہ چل جائینگے اسطرح سے مجھ پہ غمزہ
یون بگڑ بیٹھنگے دو دن میں ہے انداز — خیر گزیدہ ہے یونہی تری محرومی راز

یہ سمجھ رکھیو نہ پہ تو بیت آئے ہے
کل چلے آج سے جب ہوئی تکرار چلے

سا منا گر ہیگا مرا کوئی بدخواہ ++
آپ ہی اور بچھوڑ ینگے رقیبونسے یہ راہ
اور نظر ہی نہین آ ئیگا کوئی شام و پگاہ
خوب یہ دلمین سمجھ رکھیے ہے اللہ گواہ

شعلہ رو ڈہونڈ کے ایسا مین کوئی یار کرون
پہر تصور بہی نہ تیرا کبہی زنہار کرون
۲۵

جانتے ہو کہ مرض یہ کبہی جانیکا نہین
دیکھہ لینا کہ غم ہجر مین کہانیکا نہین
دل لگی بن کبہی آرام یہ پانیکا نہین
آنکھہ مین بہی کبہی آنسو مری آنیکا نہین

ضد ہے تیری کوئی وہ ماہ لقا لاؤنگا ++
ذکر بہولے سے بہی ہرگز نہ ترا لاؤنگا
۲۶

ہو وہ رشک پری ماہ لقا غیرت حور
آنکھہ اوٹھا تیری طرف دیکھے اگر وہ مغرور
شعلہ طور کہے کوئی اوسے عالم نور
رنگ اوڑ جای ترے چہرہ کا جیسے کافور

ہوش اوڑ جائین ترے غش کی سی حالت ہووے
نفرت آنے لگے ہر اک کو یہ صورت ہووے
۲۷

لمعہ ناصیہ ہو گیسوؤنسے ایسا عیان
اور بہوین ایسی ہون کافر کی کہ جیسے کہ کمان
نصف مہتاب تہ ابر ہو جسطرح نہان
اصفہانی ہو کبہی یا کہین تیغ عریان

دیکھکر اوسکی بہوین بہون یہ چڑہانی بہولو
ایسی چہپکلیا نسے کاجل کی بنائی بہولو
۲۸

ہون فسون سازوہ کافر کی بلا چشم سیاہ
ہووے وہ عابد صد سالہ فریب اوسکی نگاہ
ایک چشمک سی ہون سب ساحر بنگالہ تباہ
دیکھکر مانگے فرشتہ بہی جسے دلمین پناہ

خود بخود اشک ندامت مین یہ ڈوبے کہل جائین
ہووے وہ آنکھہ کہ جس سے تری آنکھین کہلجائین
۲۹

ہووے [illegible] خونریزی عاشق مژگان
پنجہ دست قضا اوسکو کہین اہل زبان
جان عشاق ہو اوس تیر قضا کی قربان
فتنۂ حشر ہو ہر جنبش پنہان سے عیان

تو گرا وس جنبش مژگان پہ کرے ایک نگاہ
بیٹھ ہی جای کلیجہ کو پکڑ کر سر راہ

۵۳۳ اور ہو بیتی سوز دلکا ہاوسکے نقشا — لوح قدرت پہ الف جیسے ہو قدرت نے کہیا
دیکھ او سکو نہ رہین آپکے پھر ہوش بجا — یجو دیکہین یہی جی چاہے کہ دیکھے سجدا

رکھکے سر پاؤن پہ اوس شوخ کے ترسا ہو جاے
نا صیہ سائی سے پیشانی مین گھٹا ہو جاے

۵۳۴ غنچہ باغ عدم اوسکی ہو تنگی دہان — لعل ہون بوسہ تو جیسے کی بنی ہو نشان
ہو وے اوس نکتہ موہوم سی قدرت یہ عیان — ایک کلی سے جگر پہ داغ اگر ہو خندان

اوسکی اوصاف دہن سنکے اگر کہ آئے تو
ہاتھ ہو بیٹھے اوسیوقت مگر جان سے تو

۵۳۵ رو کش عارض خورشید ہو عارض کی ضیا — خال کا کہتے ہیں لیتا ہے جس پہ شہرا
چاہ غبغب کبہی گر دیکھ لے یوسف اوسکا — عمر بہر چاہ ذقن مین سر او سکے پہ نپت

سیب جنت سے فزون سیب ذقن ہو اوسکا
شعلہ طور جسے کہیے بدن ہو اوسکا

۵۳۶ اوسکی گردن کی صراحی گرا جائے نظر — ہچکیان لیتے گے دیکھے تو نشاء خمر
قبہ نور کہین شان کو سب اہل بصر — دیکھتے ہی اونہین تو تمام اونکے ہو جگر

سینہ اوبھرا ہوا اوہ دیکھے حسرت ہووے
آپ ہی اپنے سے دلمین سب تجھے نفرت ہووے

۵۳۷ کان جون اوس سلونو گوکہ جیسے گل تر — اور بناگوش کے ہوتو پہ قربان سحر
بجلیان سنکے ہوئے کانوتین ہو دہ دنبر — اور جہڑے سے ہون پر موتی ہو نسبت بجلی

ہو وہ زلف کہ دسیے سے پریشان ہو تو
اپنی ان باتون سے کیا کیا نہ پشیمان ہو تو

صفت ساعد

ساعد دست نگارین کا ہوا ایسا جو بن
ڈالی بلور کی جیسے کوئی شاخ سمن
پہنچیان پہنچی پہ ہون بازو پہ ہون جوشن
پنجۂ مہر بھی دیکھکے پنجہ کی پھبن

دیکھا اوس دست حنائی کو پسے دل تیرا
پنجۂ خورشید نے پنجہ سے مخل تیرا

پستان

چھاتیان اوبھری ہوئی اور وہ جوانی کی بہار
جس پہ جوبن دیکھے ہو نا محرمونکے جان نثار
ایسی پستان ہون ترنج شجر قامت یار
کٹتے ہو جائین جیسے دیکھکے جنت کی انار

کچھ جھلکتی جو دوپٹہ کی تہ سے دیکھے
چھاتی بھر آئے یہ حسرت کی نگہ سے دیکھے

ناف

وہ شکم آئینۂ قدرت یزدانی ہو
سیم گون چھوٹی سی اک تختی نورانی ہو
جو ہر ناف بھی وہ عرض درخشانی ہو
چشم انجم کو جسے دیکھکے حیرانی ہو

خواب مین دیکھکر اوس آئینۂ حسرت کو
پیش گوئی مین بتا دو جو اگر غیرت ہو

پشت

پشت وہ چشمۂ حیوان ہے دوبالا ہوئے
صدقے مہتاب کا اوس پشت پہ ہالا ہوئے
چوٹی اوس پشت پہ ہی حسن نرالا ہوئے
منہہ مین من جیسے لیے کہیں کالا ہوئے

آپ گر دیکھیں وہ پشت اور وہ کھجوری چوٹی
عمر بھر بیٹھ کو نہ ہی سر کی یہ پوری چوٹی

کمر

وہ نزاکت ہو کمر مین کہ رگ گل ہو خجل
کھائی لچکے جو ڈوبے دوش پہ سر سے آنچل
دونون جانب ہون پری زلف گرہ گیر کی بل
جسکی خوبی سے ذرا سنبل تر ہو بیکل

اوس نزاکت پہ اگر اوسکی اگر دیکھے تو
دونو ہاتھوں سے کمر اپنی پکڑ لیوے تو

سرین

گول گول اوسکے سرین اور وہ بلوریٰ رانا
آدمی دیکھے ہمہ تن عاشق ہان میری جان
پنڈلیان دیکھ پھرکی جائے نہ کیونکر انسان
شمع حسن ہے تن پروانہ ہون جسکی بدن

پاؤن اوس گل کی ان آنکھون سے ہو پاؤن کیا کیا
شعلہ ہو شعلہ عجب مجھکو جلاؤن کیا کیا

نرم نرم اوسکی کف پا ہون وہ رشک مہتاب
ناخن پا مہ نو دیکھ کے ہو وے بے تاب
نقش قدم پہ رکھے پاؤن تو ہو وے بیتاب
پاؤن جب رکھو زمین پر تو بچھے برگ گلاب

دیکھکر وہ کف پا مجھکو عجب حیرت ہو
لیکے دیکھو تو ہی آئینہ پھر صورت کو

ہو ہوا اوس قامت دلکش پہ قیامت صدقے
پانچ تمام کو چلنے مین وہ سو ذلت سے چلے
سرو جنت بھی اوسے دیکھکے غش کھا کے گرے
ہو کے بیہوش گرین پر وہ نگر ہو زمین پہ

یہ ہوا اوس زہرہ جبین کا لقا پر جوبن
مہ تو چہرے کو ستارہ ہے جو سورج کی کرن

جانفزا ہو وہ دم رفتار صدائے خلخال
پاؤن وہ ناز سے جس جا پہ رکھے ہو پامال
وضع مستانہ ہوا اور بادسپہ ہوا کی نا ... کی چال
خاک اوس جا کی لیجا کے پری آنکھ مین ڈال

الغرض گمین وہ نقش قدم دیکھو تم
آئینہ پھر نہ کبھی بعد مہ دیکھو تم

ہو وہ تقریر کہ دیکھا رخ چہرہ اوسکا
سیکڑون پیشانیان تم پر سجدہ وہ نام خدا
سامنے اوسکے تجلے کبھی تیسے ہوا
دیکھ لے پاتھین کہ بادی جبین آکو خدا

جو پڑے ایسا حسین حسن سے کر دو لگ جاؤ
او غیرت پہ تو پھر جان کو کھو ڈالے جاؤ

غمزہ و ناز و کرشمہ و ادا مین انداز
چشم ہو نرگس جادو لب پیکون اعجاز
موقع موقع سے ہو ہر عضو بدن کے انداز
ہووے دلچسپ مزا ہے سے افزون آواز

بیٹھے بیٹھے ہون سدا اوسکا ہو کی بار
چاک پر دیسے ہین جبا کھنچ جاوین ہر بار
رشتہ مین وہ بیٹھے ہون اور گھوری بہ بمو وار
ہون اشارو ہین وہ باتین کہ جنہین اغیار

دیکہہ یہہ ربط بہم سینہ ترا چھن جاوے
جی یہہ چاہیگا کہ کسی طرح سے یہہ من جاوے

جنہین اوراو سیمن یہہ کچہ ربط وفا ہو باہم
رنجش تفرقہ پردازنہ اغیار کا غم
وہ مرے نام کا عاشق ہو مین اوسکا ہمدم
ہو ہین سرشارئی ناب محبت مین بہم

اوسکو لپٹا کے گلے لطف اوٹہاؤن کیا کیا
کو غمت جو دل نے اوٹہائی ہے بہلاؤن کیا کیا

باغ مین ساتھہ کبہی اپنے اوسے لیجاؤن
فرش گل کر کہ خیابانین اوسے بٹہلاؤن
نغمہ بلبل و طوطی مین اوسے سنواؤن
لب جو بادۂ گلرنگ اوسے پلواؤن

باہم ایسا ئی دو آتشہ کا دور چلے
گھر مین تو آتش اندوہ مین گھٹ گھٹ کر جلے

بزم احباب مین جاؤن جو بتقریب کہین
قاصدان پانو نکا پہر دو سرا لیکے بہیجو وہین
آدمی ساتھہ نہو اونکا یہ ممکن سے نہین
ور دگر گہین یہ پیام آ کے رہو شب کو وہین

رو رکھہ جاوین جو لگے دیر مجہے محفل مین
منتین کر کے مناؤن اونہین اک مشکل مین

جی مین آتا ہے کہ ملنے سے قسم کہاؤن تری
سوتے مین بہی نکرون گھر کیطرف پاؤن تری
ہوری بتخانہ چین تو بہی نگہرا دون ترے
ہے یہی شرط او سی ضد سے ابہی لاؤن ترے

دم ہیڑک جائیگا واللہ جو وہ آ سنیگے
منہہ چہپا لو گے جو شکل اپنی وہ دکہلا سنیگے

بیٹھے بہر عہد وفا جس سے کیا اوس سے کیا
سب یہی وقت جو کچہہ ہوگا ابہی ہو یگا
مجہسا عاشق نہین ملنے کا نہین ملنیکا
دی دغا تو نے مجہے پہر نہ یہ فرمائیگا

ابھی لے آتا ہوں اوس ماہ لقا کو جا کر
کل دکھا دونگا جو فرماؤگے تو یہاں لا کر

کچھ نہیں اب بھی گیا مان تو میرا کہنا
وہی ہم ہیں وہی تم اور وہی رہنا سہنا

بند کر دیجیے اغیار دون کا گھر میں آنا
گر نہ مانوگے تو تم دل میں سمجھہ لینا

خود بخود دھوگے تجل نامہ وپیغام کرو
جسمیں ہو رفع تنازع وہی انجام کرو

چاہیے آدمی ہر روز تمہارے آویں
میں ملوں یا نہ ملوں گھر میں وہ کہہ جاویں

نت نیا صلح کا پیغام زبانی لاویں
میری جانب سے جواب آپ نہ جب کچھ پاویں

حکم گھبرا کے یہ دو میری سواری لاؤ
بن بلائے مرے تم آپ سے دوڑے آؤ

شہر میں چرچے محبت کے مرے گھر گھر ہوں
دوست جو آج ہیں دشمن سے بھی کل بدتر ہوں

آپ مشہور جفا کار ستم پرور ہوں
آپ سے آپ یہ اقرار نہ ہو [illegible] ہوں

نہ تو ہم ہوں نہ یہ اغیار نہ جوبن ہووے
نہ یہ انداز نہ جلوہ نہ یہ چلمن ہووے

حسن دو روزہ پہ اتنا نہ کرو دل میں غرور
شہر میں سیکڑوں معشوق ہیں چشم بد دور

اک زمانے تمہیں دنیا میں نہیں غیرت حور
نہ تمہ ہو چکا محبت کا سبب اب ہوں دور

آپکے سر کی قسم خوب ہی پچتاؤگے تم
دیکھہ لینا کہ یہ ساعت نہیں پھر پاؤگے تم

[illegible] ہوں اہل وفا اور وفائی میں ستم
مجھ سے ہوا اور سے چاہت کی بھی کھاتا ہوں قسم

دل لگی کرنے سے ابھی مرنا کیسا مرا دم
جیسا تر بھی یکا کوئی اسوقت میں [illegible]

کوئی مضمون نیا ڈھونڈ کے ایسا لاؤں
بن بلائے بخدا کے گھر بیٹھے بلا لاؤں

ہی یہی تمکو مناسب کہ ابھی مت جاؤ
رنج بیجا کی شکایت نہ زبان پر لاؤ

پھر جب دن تمکو معہودی ہو اگر تم آؤ
جسطرح آئے تھے گھر اپنا سمجھ کر آؤ

شہرہ شہر دوبارہ مری چاہت ہووے
وہی تم ہو وہی گھر ہوئی راحت ہووے

تمام ہوا!

سودا

تخلص ہے ملک الشعرا طوطی ہند سخنور نامی شاعر گرامی مرزا محمد رفیع مغفور کا خلف الرشید تھے مرزا محمد شفیع باشندہ دہلی کے مقیم لکھنؤ تھے صاحب دیوان ہندی و فارسی ہیں قصائد اور ہجو انکی نہایت شہرت سے محتاج تحریر اور تقریر کے نہیں مدح و قدح کے بادشاہ تھے اول شاگرد ہوئے سلیمان قلیخان وداد کے بعد شیخ ظہور الدین عرف شاہ حاتم کے شاگرد ہوئے عہد نواب آصف الدولہ بہادر انار اللہ برہانہ میں ہمعصر تھے بلبل ہند ملک الشعرا جناب سید محمد تقی صاحب میر کے فقط



واسوخت سودا

له

یا الٰہی مین کہون کس ستی اپنا احوال
یارب اس پیچ سیتی اس دل شیدا کو نکال
تیری آفات ستی میرا جی ہر دم ہی ملال
زلف خوبان کی مری دلکو ہوئی ہی جنجال
کاشکے موت ہو یارب ہو سر ہی یہ وبال
تجھ سوا غیر سے مین کیونکر کہون دلکا حال

سازآباد خدایا دل ویرانے را
یا مدہ مہ بتان ہیچ مسلمانے را

ئه

کیا کری دل بہی برا ہی یہ محبت کا فسون
اس غم و درد مصیبت مین کہانتک مین رہون
اب نہین تاب یاں کہ مین خاموش ہون
کب تلک [illegible] مین [illegible] سجا کو کرون
کب تلک حال [illegible] [illegible] بجا کے یون
کب [illegible] شمع [illegible] [illegible] مین [illegible] چہرہ زردون

شرح این آتش جان سوز نگفتن تا کی
سوختم سوختم این سوز نہفتن تا کی

ئے

کیون [illegible] دل مین [illegible] سے تجھے کہتا تھا
درد فرقت نہین آسان سے تجھے کہتا تھا
دیکھیو ہوگا تو پشیمان سے تجھے کہتا تھا
بیوفا [illegible] [illegible] [illegible] کہتا تھا
اس قدر [illegible] [illegible] سے تجھے کہتا تھا
کیون [illegible] [illegible] [illegible] سے تجھے کہتا تھا

انچہ [illegible] [illegible] [illegible] جان [illegible]
کس نکرد [illegible] [illegible] [illegible]

تجکو اوس شوخ سی تنہا نہ پڑا تھا پالا
مفت مین مجکو بھی الجھا کے بلا مین ڈالا
سلگے آنکھون سے روانی تی مرا گھر گھالا
کیون رے دل مین نی بہلا کہہ تو تو نے کیا ڈہالا
کیون ہوا ہی تو مری جان کا لینے والا
ہای ری ہای مین دشمن کو بغل مین پالا

این زمان چارہ ندارم و چہ تدبیر کنیم
کردہ خود بگو تیم و چہ تقصیر کنیم

یار تجہ زلف سے کے سو ہمین پریشان ہی دل
تیری دیدار کا بجو آئینہ حیران ہی دل
داغ ہجرت سے تری رشک چراغان ہے دل
گاہ پروانہ سے گہے شمع شبستان ہے دل
کسقدر اپنی کیے سی پشیمان ہے دل
کیا کہون تجہسے بہت بے سر و سامان ہی دل

حال دل خستہ شوقت چہ شنیدن دارد
بیخود است آن قدر آئینہ کہ دیدن دارد

تمسے امید یہی ہے کہ یہ بیداد کرو
دل ہمارے کو کڑہا اور کا دل شاد کرو
جرم کیا ہمسے ہوا پہلے وہ ارشاد کرو
تب ہمین بندگی اپنی سے تم آزاد کرو
خاکساری کو مرے تم بھی نہ برباد کرو
کچہ تو وہ اگلے محبت بہی صنم یاد کرو

یاد باد آنکہ سر کوے توام منزل بود
بر زبان انچہ ترا بود مرا در دل بود

کیون ری بی مہر تجہے یاد ہی وہ اگلی چاہ
ایکدن میری جدائی کا تجہے تہا کرب آہ
کہہ کہ اب کونسا اثبات ہوا مجہسے گناہ
ہرگز احوال مرے پر نہین کرتا ہے نگاہ
بلکہ کہتا ہے رقیبون سے نہ دو اسکو راہ
اسقدر مجہسے تو بیزار ہے سبحان اللہ

یاد آن شب کہ بہ بزمت رہ بیگانہ نبود
گرد شمع رخ تو جز من پروانہ نبود

اسقدر چشم مروت کو اوٹہا ست اکبار
کچہ تو دل مین سمجہہ اپنے کہ انصاف ای یار
خوبرو یون مین سے تجہے کسنے بنایا سردار
ورنہ خوبا نمین نہ کرتا تہا کوئی تجکو شمار

بلکہ پھرتا تھا تو ہر ایک سے گھر سو سو بار ۔۔ اپنی مجلس میں نہ دیتا تھا کوئی تجھکو بار

این زمان جای سے تو در دیدۂ مردم شدہ است
روی زیبای تو از دیدۂ ما گم شدہ است

۹
پہلے ہی دلکو مری تمنے لیا کس عنوان ۔۔ اب جھگڑتی ہو مجھے دیکھکے ہم کیوں ہیں نہان
مجکو معلوم ہوئی ہی غرض اس تان کی جان ۔۔ دلکو لیکے لیا چاہتی ہو میری جان
لیجے یہ بھی دل اپنی ہین نہ رکھیے ایمان ۔۔ لیکن ہوتا نہیں کچھ تجھسے لیا ہین یہ جان

تو نہ آنی کہ غم عاشق زارت باشد
ورشود خاک بدان خاک گذارت باشد

۱۰
ناز سیکھا ہی جیسا یکا سکھایا ہمنے ۔۔ تنگ جامہ کو ترے بر تیرا ہی یہ ہنر
رکھکے جد بر کو تجھے ٹھیکہ بنایا ہمنے ۔۔ ہاتھ سے سنے غرض تجھکو گنوایا ہمنے
شوخی و ناز کی طرحون کو جتایا ہمنے ۔۔ اگر جلیے کو تجھے سب سے بتایا ہمنے

این نہ گویم کہ من از دست تو گشتم [illegible]
کرد تو خویش خشش بست کہ می اندیشی

۱۱
سچ کہو کس سے تمہارے لی الگے سے [illegible] ۔۔ کیا ہو شکوہ کہ [illegible]
تجھسے کچھ اور ہی کچھ ہو گئے ہو [illegible] ۔۔ کیا ہوے تمنے [illegible] کیسے تھی [illegible]
دل مرا ٹوٹ گیا تجھ ستی اسے عہد شکن ۔۔ حیف [illegible] کی [illegible] تو [illegible]

دل کہ [illegible] وفا بود من محبت [illegible]
یار [illegible] کرد [illegible] [illegible]

۱۲
واہ واہ ایسی ہی [illegible] سے [illegible] ۔۔ کوئی [illegible] آئے
غیر کے واسطے جو [illegible] تم سے ۔۔ ہین [illegible] کا [illegible] تم سے
ہین [illegible] غیر کا شکوہ جو گیا تم سے ۔۔ [illegible] تم سے
اگر [illegible] بکسی [illegible] ۔۔ [illegible] کرد

مخمس

مجلس بزم مین تمہین آٹھ پہر صحبت ہے — غیر کے ساتھ شب و روز تمہین خلوت ہے
دیکھکر طرح تمہاری یہ مجھے حیرت ہے — گر ہو تم آدمی زادے تو یہ کیا غیرت ہے
واہ واہ چاہیے امرد کو یہی زینت ہے — ایسی برداشت کی اب کسکو میان طاقت ہے

کله
گر چنین است کہ دائم بہ ملامت باشید
بانچہ ہم و شما نیز سلامت باشید

چشم بد دور میان خوب نکالی ہین یہ ڈھنگ — جا بجا جوڑ رو تمہین قدح بھر کے لگی سینے پینگ
بیٹھہ کر خند و نمین سیکھے ہو بجانی مہچنگ — اسقدر آپ ستی تمنے اوٹھایا ہے ننگ
چھوڑ دو یہ طور میان تم نکرو مجکو تنگ — عبث اب جاکے کسو ساتہ کرونگا مین جنگ

۵ه
من اگر کشتہ شوم باعث بدنامی نیست
موجب شہرۂ بیباکے و خودکامی نیست

اسقدر یار بری کام او پرست تن دے — مان میرا ابھی کہا مات مری سن سن دے
مت ملاکر تو رقیبون سے کہ وہ ہین خندے — سب سے چلے جاینگے آخر کو تمہین فن دے
کیا بری ہین جی تمہین مفت کے بھسے بندے — ایک لٹ سی سے کے تمہارے نہو سر مندے

عاشقی ہیچ ہست نیست خدا امید آید
یا کباز ہم ہمہ کس طور امید آید

اسکو کہتے ہین حریفان و دغاباز بدام — ای میان بیٹھے مت سے کہ تری نام نہ بدنام
خط نکالوگے تو معلوم کروگے یہ کلام — سب سے چلے جاینگے آخر کو تمہین بدنام
پہر تو رسوا کرینگے سلگے تجھے خاص و عام — دیکھ پہر سے سمجھ ای یار نکر ایسا کام

کله
زان میندیش کہ از کردہ پشیمان آیے
جمع تا جمع نباشد پریشان باشے

کاش کہ تجھسے مری مہر کے رشتے ٹوٹین — تب تو ای یار جلے دل سے کہ ہم بھی چھوٹین
غیر سے ملکی تم اب ہمکو نہ او چھے جھوٹین — ہم تو رستے ہی یار غیر سے دونون لوٹین

کب تلک ترے گھوتگھو بہلا ہم کو تین | مار بھی ڈال بلا سی کہ بلا سے چھوٹین

۱۸
انقدر زندہ کہ خویش مرا دشوار است
گر تو ناحق بکشی حق تو بر من یار است

کیا کوئی تجھ سا رسے یار نہ تھا دنیا مین
کیا کسو کو کسو سے پیار نہ تھا دنیا مین
عشق سے کسکو سروکار نہ تھا دنیا مین

کیا کوئی اور طرحدار نہ تھا دنیا مین
کیا کوئی ہاسے گرفتار نہ تھا دنیا مین
پہ ستم ہے کہ مین زنہا نہ تھا دنیا مین

۱۹
ہیچ کس ہیچو من از دست کسی زار نشد
خوار و رسوای سر کوچہ و بازار نشد

شیشہ دل کو مری سنگ جفا سے توڑا
جو کچھ ہم ساتھ کیا تمنے نہین سب سے توڑا
خوبرویون کا جہان بیچ نہین سب نے توڑا

دل سے نے میری ہی میان تجھ ستی اب [illegible]
بس کرو بس کرو زیادہ دو نکتو ڑا
شعر وحشتی کا نہین اب [illegible] کہ چھوڑا

۲۰
سید ہمہ جا سے دگر دل بدل آیا سے دگر
چشم خود فرش کنم زیر کف پا سے دگر

مت ستا دل کو مرے پھیر تو پاوے گا
کف افسوس کو ملتا ہی تو رہ جاوے گا
آخر اس دل کی تپش او سیتے جاوے گا

[illegible]
اس طرح تجھے [illegible]
کیا [illegible]

۲۱
بیرون مرا از در تو باز بجور رانند
گر در ت کعبہ شود سجدہ [illegible] سوی نہ شوم

دل مرا سینہ ظالم سنگ جفا سی سے جو
ای میان دیکھ نہ بہا ویگہ خدا کو [illegible]
ہاتھ تیری سے کہان جاون ری ہون مجبور

[illegible]
[illegible]
[illegible]

آنکھ نہ خسارہ ترا [illegible] | [illegible]

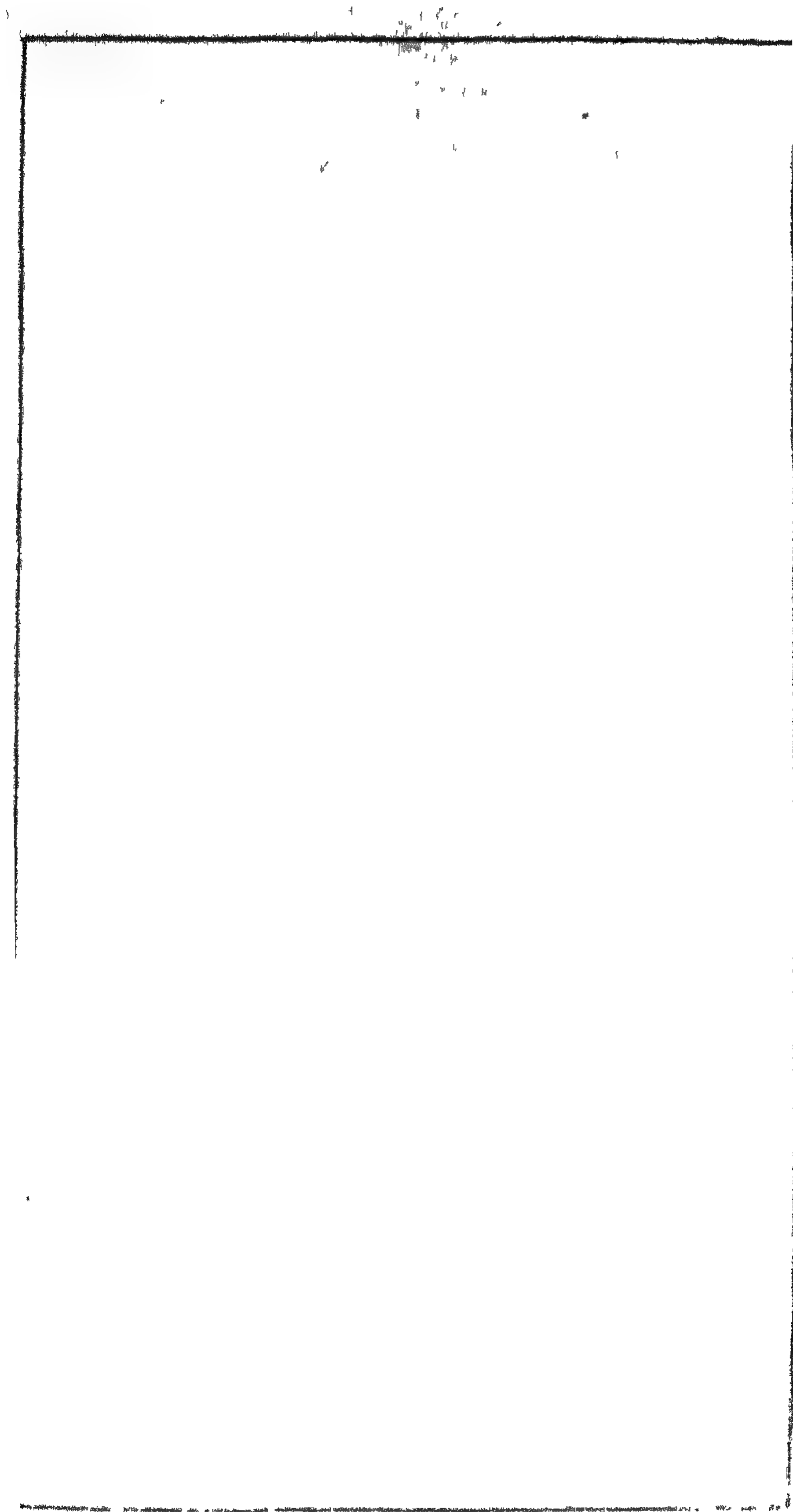
تجھ سیتی غیر تغافل کو نہین دیکھتے ہم ۔۔ تجھ بنا باغ کی جا گل کو نہین دیکھتے ہم
دل نالان بنا بلبل کو نہین دیکھتے ہم ۔۔ غیر تجھ زلف سے سنبل کو نہین دیکھتی ہم
چھٹ تری سنہ کو کبھی مل کو نہین دیکھتی ہم ۔۔ غرض اب جزو کو اور کل کو نہین دیکھتی ہم

انچہ سنے رو تو منظور نظر داشتہ ام
آتشین است کہ بر دیدۂ تر داشتہ ام

اسقدر کیون بہا بیزاری ہی مجھ زار ستی ۔۔ مت چھپا منہ کو صنم اپنے خریدار ستے
چشم پوشی نکر اس عاشق بیمار ستے ۔۔ ہونہ مایوس یہ سودا تری دیدار ستی
سنکے یہ بات میان اپنے گرفتار ستے ۔۔ دیکھہ اید ہر بہی کبھو ایک نظر پیار ستے

خوش کنی خاطر وحشی بہ نگاہی سہل ست
سوی او گوشۂ چشمے زدن گاہی سہل ست

تمام ہوا



سحر

تخلص ہی شیخ امانعلی مرحوم کا خلف الرشید شیخ
محمد امین باشندہ لکھنو کے ہین اور صاحب دیوان
ہین شاگرد ہین بخشی الملک فتیح الدولہ مرزا محمد رضا خان
برق کے انکی طبیعت کا رنگ سب سی علیحدہ ہی کلام
نمکین طبیعت رنگین ہی تا حیات اپنی ایک وضع
اور نہایت آن بان سی بسر کی یہ تین واسوخت
جو شامل مجموعہ ہذا ہین انہین مرحوم کے
نتیجہ طبع وقاد اور ذہن نقاد ہین فقط

اول
واسوخت

۱

نالکین ہم ہی بہت عشق سی جی عاری ہی	زندگی تلخ ہی اب جی سی بیزاری ہے
نام لیتے نہیں جسکا وہی بیماری ہے	سیکڑوں ہمین لگتی اب کی سے زبان باری ہے
سخت بیمار ہوں یہ سال سے بھاری ہے	لکھنؤ چھوٹتا ہے کوچ کی تیاری ہے

وقت آنست کزین دار فنا در گذریم
کاروان رفتہ و مانیز براہ سفریم

۲

ہی وہ سر سام مجھی کوئی دوا راس نہیں	سانس نکلے سینے میں لگین تپ ہو باس نہیں
تیرے جینے کو زمانے میں کسی پاس نہیں	طاقت اوٹھنی کی نہیں بھوک نہیں پیاس نہیں
سب کے نفرت ہی کوئی آس نہیں پاس نہیں	کیا عجب ہی کہ مجھکو سے مزید پاس نہیں

از غم عشق تو بیمارم رسید است بی تو
داغ عشق تو بدل دارم رسید آئی تو

۳

یہ ستم دیدہ و وابستہ نکو اسے ظالم	اسنے جینے کے سے جلد خبر لے ظالم
کیوں مری قتل پہ باندھی ہے کمر اے ظالم	اڑ گیا آہ کا دنیا سے اثر اے ظالم
یاد کرتا ہوں سنگے آٹھ پہر اے ظالم	تو مجھے بھول گیا دل سے مگر اے ظالم

اگرچہ من نالشتوی یار چہ سے بہ بہتر
یار شو با من جانا چہ سے بہ بہتر

آخر اس ضعف نے یہ شکل بنائی میری — نبض چلتی ہے تو لستی ہے کلائی میری
اب یقینی ہے قضا ہجر میں آئی میرے — تم کو منظور ہوئی دل سے جدائی میرے
حشر کے دن پہ گئے اپنے صفائی میری — جیتے جی اب نہیں ممکن ہے رسائی میری

شہ
مانع از عاشق جانباز نمے باید بود
جان من این همه بیباک نمے باید بود

غم نہیں ہجر میں بیناسے گذر جاؤں گا — آپ کے عاشقوں میں نام تو کر جاؤں گا
اب نہ اس کوچے سے اٹھونگا گذر جاؤں گا — میں وہ عاشق نہیں ہوں سر سے ڈر جاؤنگا
ڈر ہے اتنا کہ ترے دل سے اتر جاؤنگا — دیکھ لینا کہ گلا کاٹ کے مر جاؤں گا

شہ
من اگر کشتہ شوم باعث بدنامی نیست
موجب شہرت بیباکی و خودکامی نیست

نے خبر مجھ سی ہو تم خاک بسر ہو میرے — مر بھی جاؤں تو مہینوں میں خبر ہو میری
زہر کھانے پہ نہ کیوں مد نظر ہو میری — یہ دعا کیوں نہ بھلا آٹھ پہر ہو میرے
آج مر جاؤں میں کل موت اگر ہو میرے — آپ فرمایئے کس طرح بسر ہو میرے

شہ
شرح درماندگی خود بہ کہ گفت بر کنم
عاشقم چارہ من چیست چہ تدبیر کنم

ہجر میں نہیں پہلی سی ہے کوئی بات مجھے — وصل کا دھیان رہا کرتا ہے دن رات مجھے
ہر مہینا مرے رونے سے ہی برسات مجھے — وصل ہونے کی بتاؤ تو کوئی گھات مجھے

شہ
مدتے هست کہ حیرانم و تدبیرم نیست
عاشق بے سر و سامانم و تقصیرم نیست

ہنسے کھائی تھی ہو لوگی چھری آج تلک — یہ مصیبت نہیں واللہ پڑی آج تلک
نہ سہی تھی بخدا اتنی کڑی آج تلک — نہ لگائی تھی یہ ساون کی جھڑی آج تلک
رات فرقت کی نہ دیکھی تھی بڑی آج تلک — رو کی گاتی تھی ایک ایک گھڑی آج تلک

۹
انچہ کردے تو بہ من ہیچ ستمگار نکرد
ہیچ سنگین دل بیداد گر این کار نکرد

کب تلک ہم سے جدا رات دن ہجور رہون
کب تلک عاشق نمین آسکے مشہور رہون
کب تلک وصل کے امید مین مسرور رہون
کب تلک ظلم سہون چپ رہون مجبور رہون
کب تلک خالی محبت مین مبتلا چور رہون
کب تلک پاس مین غیر مین ہی دور رہون

۱۰
شرح این آتش جانسوز نگفتن تا کی
سوختم سوختم این راز نہفتن تا کی

تری صحبت مین فرشتی کو کبھی بار نتھا
سامنے میرے کبھی عشق کا اظہار نتھا
مجھے ملنے کا کبھی آپ کو انکار نتھا
تخلیہ رہتا تھا اور ذات یہ دربار نتھا
اس طرح وصل کا اک ایک سو اقرار تھا
دل کسے اور کے دامن مین گرفتار نتھا

۱۱
کس درین سلسلہ غیر از من لبند نبود
یک گرفتار ازین جملہ کہ ہستند نبود

ہمنے مغرور کیا تجھکو بنایا ہمنے
اسقدر دور کیا تجھکو بنایا ہمنے
رنج منظور کیا تجھکو بنایا ہمنے
اسے پری حور کیا تجھکو بنایا ہمنے
نشے مین چور کیا تجھکو بنایا ہمنے
سب مین مشہور کیا تجھکو بنایا ہمنے

۱۲
لیس گرد ہمہ جا شرح دل آرای تو
شہر پر گشت ز غوغاے تماشای تو

تجھسے دم بھر کی جدائی نہ کبھی ہوتی تھی
لوگون مین میری برائی نہ کبھی ہوتے تھی
نا ساقون سے سائی نہ کبھی ہوتی تھی
رات دن ایسی ... نہ کبھی ہوئی
جب کہ غیرون سے ... لعنتی
... مین ساری ...

این زمان عاشق سرگشتہ فراوان داری
کے سر و برگ من بے سر و سامان داری

یاد آتی ہین وہ دن ہجر کے اکثر ہم کو — رات دن وصل سے مہلت نہ تھی دم بھر ہمکو
جانا ملتا تھا نہ گھر سے کبھی باہر ہمکو — اب نئی رنگ دکھاتا ہے مقدر ہمکو
ایک بوسہ نہین ہوتا ہے میسر ہمکو — گالیان ملتی ہین غیرونکے برابر ہمکو

۱۴ء
چیست تو یار نو یار کہن ہر دو یکیست
عزت مدعی و حرمت من ہر دو یکیست

تیری خو سی نہ تھی آگاہ غلط سمجھے تھے — باد وفا تجھ سے تھے واللہ غلط سمجھے تھے
دے دیا مفت مین دل آہ غلط سمجھے تھے — کیا بہی خیر سے یہ چاہ غلط سمجھے تھے
اب نہین جائینگے اوس راہ غلط سمجھے تھے — خیر قصہ ہوا کوتاہ غلط سمجھے تھے

۱۵ء
جان من سنگدلی دل تو ندادن غلط است
چشم امید بہ روے تو کشادن غلط است

روز کے ظلم سہون جان کہان تک کب تک — وصل کے آپکا ارمان کہانتک کب تک
دل کو وحشت سی ہر آن کہانتک کب تک — پہرون گلیو نہین پریشان کہان تک کب تک
ایسی چاہت کے بہی قربان کہانتک کب تک — صاحب اللہ نگہبان کہان تک کب تک

۱۶ء
چون چنین است بے کار دگر باشم بہ
چندے روزے بے دلدار دگر باشم بہ

خوبصورت ہین زمانہ مین ہزارون تمسے — صاف رنگت ہین زمانہ مین ہزارون تمسے
کج طبیعت ہین زمانہ مین ہزارون تمسے — لوگ آفت ہین زمانہ مین ہزارون تمسے
بیمروت ہین زمانے مین ہزارون تمسے — بے محبت ہین زمانہ مین ہزارون تمسے

۱۷ء
نخل نوخیز گلستان جہان بسیار است
گل درین باغ بسی سرو روان بسیار است

یہ تو فرمائے صاحب کے حقیقت کیا ہے — آپ کیا مال ہین وہ آپ کی صورت کیا ہے
جبکہ کچہہ مال نہو اوسکے محبت کیا ہے — بیمروت سے گلا کیا ہے شکایت کیا ہے

نے مزہ رہنے سے ہے وہ زلف کی لذت کا — اسکو پیار کرون کیون مرے شامت کیا ہے

ش ۱۸

میروم تا بہ سجود بت دیگر باشم
باز اگر سجدہ کنم پیش تو کافر باشم

پیار کرنیکی نہین قدر ہی کیا کیا جانو — بیوفا ہو کسی کہتے ہین وفا کیا جانو
عشق ہوتا نہین ہوتے ہو خفا کیا جانو — کیون کر آتے ہو بلا جانے بلا کیا جانو
نے نمک آدمی ہو تم یہ مزا کیا جانو — اتنے ہے کم سن ہو بت نام خدا کیا جانو

ش ۱۹

دردمن کشتہ شمشیر بلا میدانم
سوز من سوختہ داغ جفا میداند

پھٹ گیا دل تری باتونسی محبت نرہی — دل مین خاک کدورت بھی ابتو الفت نرہی
اب وہ چاہت نرہی اب وہ طبیعت نرہی — پیار کرنے مین جو لذت تھی وہ لذت نرہی
صدمے پر صدمہ ہوا ہجر مین حالت نرہی — اب تری کو ہمین آنیکی بھی طاقت نرہی

ش ۲۰

دلی ورسیے عشق تو دیدیم بس است
راہ صد بار درین دشت بدیدیم بس است

اب کسی اور کو ہم پیار کرینگے واللہ — اب ترے ملنے سے انکار کرینگے واللہ
تیری الفت کا نہ اقرار کرینگے واللہ — بلکہ ہر بات مین تکرار کرینگے واللہ
نام لینے سے ترے عار کرینگے واللہ — دل کہین اور گرفتار کرینگے واللہ

ش ۲۱

چارہ ایست ندانم بجز این رسم دگر
کہ دہم جاے دگر دل بدل آرامی دگر

اے پری ایسا جلاؤن کہ تجھی خاک کرون — قطع الفت تری اور جی سے کی پوشاک کرون
اک کر سکے یہ گریبان کبھی چاک کرون — سامنے تیرے ہوا دھر کے بیباک کرون
سست کردون تجھی بالکل ہو بیباک کرون — تو بھی اپنی طرح تجھ کو ہی غمناک کرون

بعد ازین رای من نیست کہ بجز جو او — لعنت بر این سنم و واللہ چنین خواہم بود

ای سحر اسکے سوا اب کوئی تدبیر نہین — اس سے بہتر کوئی معشوق کی تعزیر نہین
دل لگا لو کہین لازم تمہین تاخیر نہین — صاف باتین ہین یہ کچھ پیچ کے تقریر نہین
حال جو آپکا ہے قابل تحریر نہین — اوسکے تقصیر ہے کچھ آپ کی تقصیر نہین

این ندانست کہ قدر ہمہ یکسان نبود
زاغ را مرتبہ مرغ خوش الحان نبود

تمام ہوا



اب دل میں رنج اوٹھانے کی طاقت نہیں رہی — تحلیل روح ہوگئی حالت نہیں رہی
وہ ولولے وہ جوش وہ وحشت نہیں رہی — وہ دل نہیں ہا وہ طبیعت نہیں رہی
آہیں بھی کھینچیں تو یہاں کچھ اثر نہیں
آگے جو پیار کرتی تھی اب وہ سحر نہیں

پیری بھی گھیر دی نہیں رنگ اور ہوگیا — دو دن میں کچھ مزاج کا ڈھنگ اور ہوگیا
سونے کا وقت اور پلنگ اور ہوگیا — آزاد تھا فقیر تو ڈھنگ اور ہوگیا
بیڑی ہماری پاؤں کی شکر خدا کے کٹ گئے
قید فرنگ عشق کی چھوٹے بلا سے گئے

شکر خدا کہ اب تو ذرا دل بحال ہے — اب ہم مزاج ہی نہ طبیعت نڈھال ہے
وارفتگی کی ایک ادنیٰ سی چال ہے — غیروں کی سی رنج نہ اونہیں کے ملال ہے
خود بینی نہ یاروں کی طرح خود نما نہیں
موجود سب کے اونکی عنایت سے کیا نہیں

اچھا ہوا جو ترک ملاقات ہوگئے — وہ چار روز خوب مدارات ہوگئے
اپنی تو ہر طرح بسر اوقات ہو گئی — وہ بات کی کہ شہر میں اک بات ہو گئی
باتیں سنا کے آپ سے ہم چپ سے ہو لیے
پیچھے کی کچھ نہیں ہوئی اب تو بنا لیے

ش۵

ایسا جو جانتی تو ملاقات کرتے ہم
دنکو بلا ہی جاتی اگر رات کرتے ہم

ایسی بھی بات تھی کہ کبھی بات کرتی ہم
لی لطفیون ہی کیون بسر اوقات کرتی ہم

کہنی کی جا نہین ہی نہ کچہ پوچھو کیا ہوا
جو کچھ ہوا وہ خوب ہوا سب بجا ہوا

ش۶

ان روزون نام عشق ہی کچھ جی ہی ہٹ گیا
اوچھلا کلیجہ زخم کا انگور پھٹ گیا

صدمی فراق کی نہ اوٹھی دل اولٹ گیا
گیسو کی یاد مین تن زار اور لٹ گیا

ہم اور عشق وہم ہین بیجا گمان ہین ✣
دل ہو چکا ضعیف بظاہر جوان ہین ✣

ش۷

خود آپ مر رہی ہین کسی پہ مرینگی کیا
بیدم ہین آپ اور کا دم ہم بھرینگی کیا

دل تک نہین ہی پاس محبت کرینگی کیا
دہڑکا تہا ہجر کا وہ ہوا اب ڈرینگی کیا

زنجیر پہنی پانوں مین کیا کیا کڑی سہے
انکی اذیت شب فرقت بڑی سہے

ش۸

کیون جان بیچکر ہون خریدار کون نہین
ایسا ہی ہو گیا کبھی ہر بار کون نہین

دین وضع ہاتہ سی سر بازار کون نہین
یوسف بھی ہو تو ہمکو تو ای یار کون نہین

گذری ہم ایسی عشق سی چاہت سی باز آئی
گھر مین اکیلی بیٹھین گی صحبت سی باز آئی

ش۹

بیٹھی بٹھای مفت مین بدنام کون ہو
کب پوچھتا ہی یار گل اندام کون ہو

یون بیقصور مورد الزام کون ہو
جاتی بلا سحر ہو کہ تم شام کون ہو

شاعر ہو لا جواب اگر اپنے واسطے
علم اپنی واسطے ہی ہنر اپنے واسطے

ش۱۰

بیمثل و بی نظیر جو تم ہو کسیکو کیا
اپنی لیی امیر جو تم ہو کسیکو کیا

پونہچی ہوئی فقیر جو تم ہو کسیکو کیا
ایک زلف کی اسیر جو تم ہو کسیکو کیا

او لہو گی آپ ہمین تم آپ آؤ گے
بوسہ جو لو گی گیسوون کا مار کہاؤ گے

۱۱

سمجہای کوئی کیا ہمین خود عقلمند ہین
مضمون کیا بلند ہین رتبی بلند ہین
کس بات مین خدا کی عنایت سی بند ہین
خود بین اگر ہی یار تو ہم خود پسند ہین

شہری مین پوچہیی تو زیادہ ہین کم نہین
بالفرض کم بہی ہین تو کچہ اسکا بہی غم نہین

۱۲

ہر حالمین ہین خوش نجا وہ بشر ہین ہم
ہر چند اہل دل ہین مگر بیجگر ہین ہم
لاکہون بناکی چہوڑ دئی وہ شہر ہین ہم
ہو جای حشر بہی تو جدہر ہین ادہر ہین ہم

تعریف کر چکی ہین برا کیا بہلا کہین
صحبت کی لوگ خوب ہین تمکو تو کیا کہین

۱۳

کہتی تہی تمسی کہیو تو جی چہوٹ جائیگا
نازک بہت ہی شیشۂ دل ٹوٹ جائیگا
داماں صبر ہاتہ سی بس چہوٹ جائیگا
سینہ مین ایک آبلہ ہی پہوٹ جائیگا

کچہ بہی ہوا یہ صدمے جدائی کی سہی تہی
ویسے ہی ہین خدا کی عنایت سی جیسی تہے

۱۴

وحشت وہ اب نہین ہی کہین لاکہ کوس سا
کہتی تہی نہ جائیگا شوق کنار و بوس
اشکون ہی پڑ گئی کل داغ جنون پہ اوس
کمرہ ایک اور رہتا لیا آپ کی پڑوس

انتشی جمی ہی دل پہ مری نقش ہے وہی
اب دلکشا وہی ہی فرح بخش ہی وہی

۱۵

اوہنی کو جی نچاہی وہ صحبت ہی اندنون
جسکی ہوئی قدیم محبت ہی اندنون
کمری مین ایک چاندسی صورت ہی اندنون
لی گنتی ہو گی لو یہ اجازت ہی اندنون

کیا چاندنی ہی کوٹہی کی اوپر پلنگ ہے
بیگم شراب اینٹی ہین کچہ اور ڈہنگ ہے

۱۶
قابل ہی سُنّی کی شب وصلت کی گفتگو
اٹھون پہر ہی عشق و محبت کی گفتگو
باتین مزی کی اور ہی رغبت کی گفتگو
دل پر ہی نقش آج کی صحبت کی گفتگو
مین کہہ رہا ہون پیاری جنت کی حور ہو
ملتا ہی یہ جواب کہ سونی دو دور ہو

۱۷
باتین غضب کی یاد ہین فقری غضب کے ہین
ہر دل عزیز کیون نہو معشوق سبکی ہین
یہ لوگ اس زمانی کی ہین اور ڈھب کے ہین
بانی مبانی محفل عیش و طرب کی ہین
ہر دم رہیگا وصل یہ ثابت ہی ڈھنگ سے
نازک یہ ہین اوتر نہین سکتے پلنگ سی

۱۸
پریان نہونگی قاف مین ایسی یقین ہے
یہ اپنے لکھنؤ کی ہی کیا سر زمین ہے
واللہ آدمی تو نہایت حسین ہے
زیب النسا سی نور جہان سی ذہین ہے
خود صاحب سخن ہی بہت شعر فہم ہی
لیکن کمال عاشق صادق سی وہم ہے

۱۹
ایسا ہی آدمی نہین دیکھا ہی آج تک
ایسا نہین کہ چاند سا چہرہ ہو لی نمک
آنکھون مین دل مین چبھتی ہی وہ نوک پلک
کوٹھی پہ رکھیں پاؤن تو یاد آتا ہی فلک
جلتی ہین پر فرشتون کی کہتا ہی اب فضول
انسان کی دعا بھی نہین ہوتی ہی قبول

۲۰
تلوار کی ہی چال زمانہ ہی نیمجان
کہتی ہین یہ چھڑی نہ بچی کوئی نوجوان
کشتون کی کشتی ہو گئی رکھا قدم جہان
جوتی کی گھنگرو اور ملاتی ہین ہان نہین ہان
غل پائیچون کا ہی کہ ذرا کھڑ کھڑا سیئے
چلیے وہ چال کبک سی خود لوٹ جائیے

۲۱
دونون کا جوڑ خوب ہے کیا اونکی شان ہے
کچھ پوچھیے نہ حال بڑی داستان ہی
ہم ہین نحیف و زار تو وہ دہان پان ہی
کیا کام آپ کو کہین اونکا مکان ہے

قاضی ہین آپ شہر کی یا کوتوال ہین
کچھ اور ہی ارادہ تو بیجا خیال ہین

۵۲۲
حدسی سوا مزاج مین لاف و گزاف ہے | جو بات ہی وہ ساری جہان کی خلاف ہے
شہرہ خدا کی فضل سی تا کوہ قاف ہے | مذہب وہ ہی کہ خون احبا معاف ہے
تلوار سی کلائی صفائی مین کم نہین
انگڑائی مین جو ہاتہ اوٹھا بھی ستم نہین

۵۲۳
اس جستجو کی وجہ سبب کیا غرض | ہمسی نہین علاقہ تو الٹی ہی کیا غرض
جو کچھ کہا تھا ہمنی وہی سب ہوا غرض | یہ بات ای عشق کی تھی انتہا غرض
اب ہو گیا ہون آپکا گہر دیر ہو گیا
شکر خدا کہ خاتمہ بالخیر ہو گیا

۵۲۴
فرمائی مزاج مبارک کا حال کچھ | سنتے ہین اب تو کم ہی وہ میرا خیال کچھ
کچھ بات وہ ہی تھی ہوا احتمال کچھ | بندی کو تو پسند نہ آئی یہ چال کچھ
ہم کیا بدل گئے کہ زمانا بدل گیا
کیا دفعۃً مزاج تمہارا بدل گیا

۵۲۵
صحبت کا رنگ اور ہی کچھ طور اور ہین | کوئی قدیمیوں مین تو نہین اور اور ہین
یہ کیا وہ اب زمانہ نہین دور اور ہین | ان روزون ہوتے دست ستم جور اور ہین
رنج فراق کی متحمل نہین ہین ہم
پہلو مین بیٹھنی کی بھی قابل نہین ہین ہم

۵۲۶
شب یہ چار چار پہر کی نشست ہے | صحبت مین کوئی مست کوئی فاقہ مست ہے
ہم لوگ آنی پاتی نہین بند و بست ہے | ہم کیا کرو مزاج ہی یاجی پرست ہے
دو چار جسنے لا کے دیے داغ داغ ہو
اتنا تو ہم کہینگی کہ عالی دماغ ہو

۲۷
جو ادیبت آپ مین ہی پہلی ہو تولی — حیثیت اور کی نہی انسان کہو تو لے
آٹھ آٹھ آنسو عشق مین اسطرح رو تو لی — سچ ہی کہ عمر بہر کی کوئی یون ڈبو تو لے

مردم شناس ایسی بہی ہوتی ہین واہ جی
حاجت روی کی ہو تو بڑی کیا ہین سیاہ جی

۲۸
لیکن یہ اختلاط کہان گفتگو کہان — یہ خوش مزاجیان یہ نفاست یہ خو کہان
دلکو پسند پوری کچوری کی بو کہان — عطر حنا یہ با تو تمہین ای ماہرو کہان

زر چیز کچہ نہین ہی محبت ہی چیز ہے
اسکا جسی مزہ نہین وہ بی تمیز ہے

۲۹
اب صاف صاف کہتے ہین ایسا نہ سمجھی تہی — معشوق سمجھی تہی تمہین شیدا نہ سمجھی تھے
آگے تو اپنے زعم مین کیا کیا نہ سمجھی تھے — ایسا مزاج ہوگا یہ اصلا نہ سمجھی تھے

اپنی خطا نہین یہ سمجہ کا قصور تہا
کیا دخل ان دنون مین تمہین ای حضور تہا

۳۰
صحبت جمالی کی لیے کیا اور گہر نہ تہا — پریون کا اور کوٹھی پہ شاید گذر نہ تہا
سب پر نظر تہی دہیان ہمارا کدہر نہ تہا — بیخوف تہی کچہ ایسا تمہارا بہی ڈر نہ تہا

جی چاہتا تو ہم بہی پہنچتی وہان تلک
انسان تو وہی کہ گیا آسمان تلک +

۳۱
واقف ابہی نہین ہین تمہارے مزاج سی — بدلین کلاہ کو نہ سلیمان کی تاج سی
کچہ بات اور پائی گئی امتزاج سے — کافر ہون اس گلی مین بہی ہین جو آج سی

اپنی جگہہ پہ دیکہہ سکین گی نہ غیر کو
جاوین گی چوک ور ہی رستہ سی سیر کو

۳۲
مشتاق ہین نہین بندی جمال کے — اوٹھی نظر تو مہنک مین پتلی نکال کے
تیور ہی اور ہوتی ہین اہل کمال کے — آنکھین نکالی گا ذرا دیکہہ بہال کے

۳۳
نوکر کسیکو رکھ لو ستانی سے کے واسطے
مزدور ڈھونڈھو نازاوٹھانی کے واسطے

نازک مزاج قابل جور و ستم نہیں
ہمکو نہیں ہے رنج تو ہمکو بھی غم نہیں
فقرہ نہیں ہے جور نہیں ہے یہ دم نہیں
وہ ڈہی پڑے ہیں اور کوئی اونہیں ہم نہیں

۳۴
جو ہون گری پڑی وہی گھر مین پڑی رہین
شامت ہماری ہم جو لگی ہین اڑی رہین

ان ٹہنڈی گرمیون سے ہی نفرت الگ الگ
ہرجائیون کی کچھ نہیں صحبت الگ الگ
بہیکی ہی حور گلشن جنت الگ الگ
ہر ایک سی ہی طرز محبت الگ الگ

۳۵
ہمکو کسیطرح یہ دو عملہ نہ بہائیگا
یکتا جو کوئی ہوگا وہ کاسے کو آئیگا +

یارون کی یہ بھی ایک مجلت تہی کہا نکا عشق
وارفتہ کرچکا کبھی سرو روان کا عشق
پیری مین بھی ہوا ہی کہین نوجوان کا عشق
دنیا کا یون تو شوق ہی سارے جہان کا عشق

۳۶
پابند آدمی مقید پرے سے کے ھین
اچھا مکان بھی ہو تو عاشق وسی کے ہین

حد سی سوا کچھ ایسی طبیعت نہ آئی تہی
قامت کی عشق مین تو قیامت نہ آئی تہی
پہلی ہمین پسند یہ صحبت نہ آئی تہی
بیمار پڑے کے اوٹہی تہی طاقت نہ آئی تہی

۳۷
انسان ہی تو ہی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے
نصدیے کہاتی ہین کبھی سودا بھی ہوتا ہے

فرہاد کا نہ نام لو قرآن درمیان
پتھر ہٹا کی دبی ڈھونڈھی خدا کی شان
شیرین سی بھی زیادہ ہی شیرین تہا بی جان
قربان ایسی عشق کی یہ کیسا امتحان

خود بھی ذلیل عاشق غمخوار بھی ذلیل
گل بھی ذلیل بلبل گلزار بھی ذلیل

۳۸

ہمسا تو آدمی تمہین ملنا محال ہے	بیجا ہی اور کا جو پری رو خیال ہے
صورت کا ایک رنگ ہی کیا مجال ہی	ہر آفتاب حسن کو آخر زوال ہے

ادنی بھی ہو تو آپ سی بہتر ہی جانیے
ذرہ بھی ہو تو مہر منور ہی جانیے

۳۹

اب کیا بہت دنون سے طبیعت اُچاٹ ہے	تلخی مرگ آج کل افیون کی چاٹ ہی
کشتی عمر تیغ تغافل کی کہاٹ ہے	تمسی جدا کیا ہمین کیا خوب کاٹ ہے

دشمن ہوا اک جہان کے تم دوست کسکے ہو
تلوار ہو اوسیکی ہو قبضہ مین جسکے ہو

۴۰

ایک دن وہ تہا کہ رہتی تہی آٹھون پہر سحر	منہ دیکھنے کو اوٹھتی تہی وقت سحر سحر
چارون طرف تھا گہر مین تمہاری سحر سحر	اندھیر ہی کہ اب نہین آتی نظر سحر

جاگے جو وصل یار مین تقدیر سو گئے
اپنی تو ہر طرح سی غرض صبح ہو گئے

تمام ہوا



۱
نئی انداز کا واسوخت سناتی ہین تمھین
جسقدر ہمکو ستایا ہی ستاتی ہین تمھین
گرما گرمی پہ طبیعت کی دکھاتے ہین تمھین
دیکھنا بات تو تمہین کیا ہی بتاتی ہین تمھین

صحبتین گرم رہین جشن مبارک تھا اب
ضبط کی تاب نہین چپ ہین کب تک صاحب

۲
دل سی بیزار ہین غصہ مین بھرے بیٹھے ہین
وہین بیٹھے ہین جہان بیخبری بیٹھی ہین
اب تلک آپکی بات ہی تو رہتی ہین
اپنی دانست مین سب غیرہ مرے بیٹھے ہین

دیکھنا کاٹ سر ہی کا دکھا دینگے ہم
لال کو ٹھی تیری گدری کو بنا دینگے ہم

۳
ہین بہت رنج مین دو چار کو مارینگے ہم
آپ کیا آپکے گھر بھر سی نہ ہارینگے ہم
جتنا غصہ ہی تجھے سب کو اتارینگے ہم
گالیان کیا کیا ہی سبکو پکارینگے ہم

پاس بیٹھو نہ لگاوٹ سی ہٹو دور سبے ہو
دور ہو سامنی سی دور ہی ہو دور سبے ہو

۴
آج سی بات نکرنا یہ کہی دیتے ہین
ہم محبت کا نہ بھرنا یہ کہی دیتے ہین
بات کرتی ہو تو فرمایا ہی دیتے ہین
اب وہ نہین لوگون پہ مرنا یہ کہی دیتے ہین

خوب صحبت ہی تمہین واہ اسی قابل ہو
اپنے قابل نہین واللہ اسی قابل ہو

۵۵
ہمنی معشوق بنایا تمہین محبوب کیا — اوسکے بدلی مین سلوک آپنی کیا خوب کیا
بیحجاب اور ون سی ہوکر تمہین محبوب کیا — تمنی جو امر کیا وضع کی معیوب کیا

آگے اسطرح کی صحبت نرہا کرتی ستھے
آگے اسطرح برائڈی نہ مہا کرتی ستھے
۵۶

آگے یہ طور نہ تھا اب جو غضب ہوتا ہے — کثر ایک ایک سے ہم طلب ہوتا ہی
لی ہی چین پڑی ہمکو یہ کب ہوتا ہے — نہین معلوم کہ کون اسکا سبب ہوتا ہے

بن پڑی غیرون کی لوگون نی بگاڑا تمکو
جوڑکر کے سری گھر سی اوکھاڑا تمکو
۵۷

غیر اسطرح سرافراز نہوتی تھی کبھی — آئینہ دیکھکے سو ناز نہوتی تھی کبھی
فاش اسطرح سے یہ راز نہوتی تھی کبھی — سحر کی باتون سی اعجاز نہوتی تھی کبھی

اون دنون بین تری صحبت کا تو یہ ڈھنگ تھا
[illegible] ایک نہ تھا ایک جگت رنگ تھا
۵۸

غیر کی بات [illegible] ہوا تھی — ابر ہوتا تھا مگر برق کہین ہوتی تھی
تہاٹ [illegible] تھی — آتش جب کہانی کو کہتی تھی نہین ہوتی تھی

[illegible] تازی کی نہ اسطرح دہری رہتی تھین
[illegible] یاقوتون کی لون نہ بہری رہتی تھین
۵۹

صاف تھی یہ بھی یہ نشا کی یہ کرک کاہی کو تھی — صاف تھی یہ بھی یہ رنگت یہ چمک کاہی کو تھی
صاف تو یہ بھی کہ مین یہ چمک کاہی کو تھی — صاف تھی یہ بھی کہ یہ نوک پلک کاہی کو تھے

آگی اسطرح بدن مین کبھی بوباس نہ تھے
یہ جو کہتی ہین جیسی آگے تری پاس نہ تھے
۶۰

کو ہجوم آگے بھی یون ہی یہ بڑی رہتی تھی — لوگ اسطرح نہ گہری مین پڑی رہتی تھی
روکنی کی لیی دربان کھڑی رہتی تھی — چاہنی والی نہ کلیجہ مین اڑی رہتی تھی

آگی اسطرح کسی دن نہ لڑی تہین آنکھین
سب کی آنکھون سی تو آگی ہی بڑی تہین آنکھین

۱۱ه
دیکھنا تمکو نہ آتا تہا دکہانا کیا
جھوٹی قسمین کسی کہتی ہین بہانا کیا
یہ نہ معلوم تہا ہوتا ہی نشانا کیا
منہ سی آواز نکلتی نہ تہی گانا کیا

دل کی لینی کی کوئی گہات بہی معلوم نہ تہی
مار رکہنی کی کوئی گہات بہی معلوم نہ تہی

۱۲ه
اب تو کیا کیا نئی انداز نکالی تمنے
آشنا ساری دغاباز نکالی تمنے
واہ کیا ڈہونڈہ کی دمساز نکالی تمنی
نئی اعجاز نئی ناز نکالے تمنے

نئی طرح دلمین سمائی ہی خدا خیر کرے
نئی طرح وضع بنائی ہی خدا خیر کرے

۱۳ه
آدمیت سی نہین آپ کو بس دیکہہ لیا
اب زیادہ نہین بندی کو ہوس دیکہہ لیا
پیار کرکے تمہین دس بیس برس دیکہہ لیا
خوب سا دیکہہ لیا آپ کو بس دیکہہ لیا

اپنی جانب سے ملاقات نباہین کب تک
تم مرو اور کسی پر تمہین چاہین کب تک

۱۴ه
ہو نہ مغرور کہ ہم پر بہی کبہی عالم تہا
جیسی لی سج ہو تم مین بہی لو نہین کم تہا
یاد تو ہیگی تجہی آپ سی بندہ کم تہا
آج کہتی ہین یہ سب لوگ عجائب تم تہا

جب تو نہین حسن سی مغرور تہی ہم تم دونون
لکہنؤ مین یونہین مشہور تہی ہم تم دونون

۱۵ه
بلکہ رنگ آپکا مدہم تہا مری رنگت سی
آئینہ دور و مہر دیکہتی تہی حیرت سی
آئینی مین نہین ملتا تہا کسی صورت سی
لوگ سب ڈرتی تہی کہ سکتی نہ تہی حیرت سے

منہ پہ منہ رکہتی تہی ہم شرم نہین آتی تہی
بات کرتی ہوئی رنگت سی اوڑی جاتی تہی

ن ۱۶

خود پڑی تھی بخدا تمکو سمجھتی کیا تھے
کچھ نہ تھا رنج کا غم تمکو سمجھتی کیا تھے
سیکڑون دیتی تھی دم تمکو سمجھتی کیا تھی
روز کرتی تھی ستم تمکو سمجھتی کیا تھے

رات بھر وصل مین رکھتی تھی لڑائی تمسے
چھین لیتی تھی خفا ہو کی رضائی تمسے

ن ۱۷

جاڑا اون روزون کا کہانا تو ذرا یاد کرو
رات بھر میرا ستانا تو ذرا یاد کرو
نئی غزلین مری گانا تو ذرا یاد کرو
صبح تک پانوٴن دبانا تو ذرا یاد کرو

یہ تو کچھ بات نہین بات کوئی یاد نہو
اتنی بہی کہ جوان ہو تو نہین استاد نہو

ن ۱۸

پائینتی رات کا سونا بہی تمہین بہول گیا
منہ لپیٹی ہوئی رونا بہی تمہین بہول گیا
وہ دوپٹی کا بچہونا بہی تمہین بہول گیا
کیا مسہری کا بہگونا بہی تمہین بہول گیا

کیا ہوا غیر کی الفت مین جو بیہوش ہو تم
خود فراموش نہین وعدہ فراموش ہو تم

ن ۱۹

اگلی باتون کو ذرا یاد کرو یاد کرو
ترک منظور ہو بالکل تو وہ ارشاد کرو
مفت برسون کی ملاقات نہ برباد کرو
پہر نہین ملنی کی ہم رو کی کہ فریاد کرو

حشر تک پہر نہ ملین گی جو خفا ہونگی ہم
وصل ہوگا نہ کبہی ایسی جدا ہونگی ہم

ن ۲۰

جہوٹے سچ جہوٹ ہی ای جو تمہین چہیڑتے ہین
عاشقون کا ہی یہ دستور تمہین چہیڑتے ہین
اپنی صورت پہ ہو مغرور تمہین چہیڑتے ہین
ترک بالکل نہین منظور تمہین چہیڑتی ہین

اب بہی کچھ بات نہین ہی جو منا لو ہمکو
ہمنی جو باتین سنائی ہین سنا لو ہمکو

ن ۲۱

سنکے جلسی کی خبر آئی تہی سرشار تہی ہم
کیا ہوا مار کی پہر غیرون کی طیار تہی ہم
غصہ اسطرح کا تہا جان سی بیزار تہی ہم
آپ ہین کاہیکو تہی زندہ سے [illegible] تہی ہم

سفت مین آپ ہی اولجھی ہوئی تقریر ہوئی
بشریت تو ہی انسان ہین تقصیر ہوئی

۵۲۲ خفگی جانی دو صورت نہ پریشان کرو
بس او ٹھو بہر خدا وصل کی سامان کرو
کوس لو کاٹ لو جو چاہو تم ایجان کرو
دیکھو گھور و نہ بہت اپنی طرف دہیان کرو

مجھسے بیفائدہ کی یہ خفگی جانے دو
بس ولایا بہت ایسی تو ہنسی جانے دو

۵۲۳ تم جو آجاو تو ہو عید ہماری گہر مین
ہو چنین وصل کی سامان ہمارے گہر مین
آج ہی کر لی یہ ٹھنا ایجان یہی ٹہہریا
حشر تک ہے ان نہ قیبون کی گذاری گہر مین

گہر ہی نکلین نہ کبھی بیٹھا جو گہر ہو دل مین
عشق وہ پیدا کرین ہم کہ اثر ہو دل مین

۵۲۴ [illegible] قیبون کو خفا ہونے دو
[illegible] دوا ہونے دو
[illegible] کا فرد ہونے دو
جان بخشی ہی اعجاز ادا ہونی دو

نہین [illegible] کی کہین جانی والی ہم سے
ساری عالم مین نہین جانی والی ہم سے

۵۲۵ [illegible] اگر تیرا اشارا ہو جائے
[illegible] کتنا [illegible]
ہان کیا جان کا دینا بھی گوارا ہو جائے
چھوڑ دین گہر تیرا گو جیہین پیارا ہو جائے

تم [illegible] عاشق [illegible] ہتیلی پہ ہمیشہ سر ہے
جان [illegible] تو اسیوقت یہین حاضر ہے

۵۲۶ [illegible] مر جائین اگر مرضی ہو
مر کیا [illegible] گہر جائین اگر مرضی ہو
ابھی کوٹھی ہی [illegible] جائین اگر مرضی ہو
[illegible] جو کہتی ہین کہ جائین اگر مرضی ہو

آزمالیجئی ابھین ہی نہین بند ہین ہم
آپ راضی ہین تو الحمد رضامند ہین ہم

صحیح ۱۷

خوب واسوخت کہا آپنے واللہ سحر — اپنے غصہ سی کیا خوب اونہیں آگاہ سحر
اونسی ملنی کی نکالی یہ نئی راہ سحر — توڑ کی بند کہی صل علی واہ سحر

دل جلانی کی یہ تدبیر نکالی تمنے
مار رکھنے کی یہ تقریر نکالی تمنے

تمام ہوا

سپہر

تخلص ہے مرزا محمد عباس عرف چھوٹے مرزا صاحب کا

خلف الرشید ہین مرزا بندہ حسین خانصاحب

کے شاگرد رشید ہین سید آغا حسین مرزا صاحب

عشق کے ساکن ہین کشمیری محلہ منحلات شہر لکھنؤ

کے شاعر خوش فکر نازک خیال صاحب طبع وقاد و ذہین

نقاد ہین یہ واسوخت جو شامل مجموعہ ہذا کیا گیا ہے

انہین کا طبعزاد ہے فقط

واسوخت میر

۱
دل مرا شیفتۂ زلف گرہ گیر نہ تھا | یون سراسیمہ و وابستۂ زنجیر نہ تھا
مرغ جان تیر مژہ کا کبھی نخچیر نہ تھا | سر مین سودای وصال بت بی پیر نہ تھا
طرۂ زلف حسینان جو نظر آتا تھا
جان کر مار سیہ مین اوسے ڈر جاتا تھا

۲
زلف پیچان پہ طبیعت نہ تھی اپنی مایل | شمع رخسار حسینان پہ نہ پروانہ تھا دل
نہ کسی تیر مژہ سے یہ جگر تھا بسمل | تارے گنواتا تھا ہر شب نہ کسی گال کا تل
چشم جادو کی تصور مین نہ بیمار تھا مین
نہ دہوسے کمر یار مین گزار تھا مین

۳
کوچۂ عشق مین اکدن نہ گذر کرتا تھا | دل لگانے سے مین ہر وقت حذر کرتا تھا
عیش و عشرت سی مین اوقات بسر کرتا تھا | خوب سین کیسا ہی ہو مین نہ نظر کرتا تھا
چوک تک سیر کو بہولے سی نہین جاتا تھا
اپنی گہر مین نہ مرا دل کبہی گہبراتا تھا

۴
اکدن لکہتا تھا مین شعر اکیلے گہر پر | ایک آدمی وان رقعۂ شادی لیکر
مندرج اوسمین تہی شادی کی خبر تا سر | یعنی بزم طرب و عیش ہی کی شب بہر
اوسمین راقم کی سر شام سے آنا ہوگا
ماحضر بہی وہین اتفاق سی کہانا ہوگا

۵۵
فرد پر صاد کیا رقعۂ شادی پڑھ کر
مین ہوا جانے کی سامان مین مصروف ادہر

لیکے انعام وہ نوکر تو گیا اپنے گہر
بخت برگشتہ کی پر ہائی نہ تہی مجہکو خبر

صورت شمع مین اوس بزم مین گریان ہونگا
ایک گل دیکھتے ہی چاک گریبان ہونگا

۵۶
کم ہوا اتنی مین دن شام کا آیا ہنگام
اب چلین آپ وہان بزم مرتب ہے تمام

پہر اوسی آدمی نے آکے دیا مجہکو پیام
ناچنی آیا ہے اک زہرہ جبین گل اندام

مثل اوسکا نہ جہان مین کہین پیدا ہو گا
چشم اختر سے فلک نی بہی نہ دیکہا ہو گا

۵۷
شاد و خرم مین چلا گہر سی یہ سنتی ہی خبر
چاندنی چہٹکی تہی روشن تہا مکان سرتاسر

تہا قریب اونکا مکان جلد مین پہونچا جاکر
تازے بیٹہا تہا ایک ایک حسین رشک قمر

اونکی رخسار کی ضو تابہ فلک جاتی تہے
شرم سے آنکہہ ستارونکی جہپک جاتی تہی

۵۸
بہینی بہینی وہ ہوا اور چمن کی وہ بہار
ہو نسیم سحری جسپہ دل و جان سی نثار

اور پہولونکی وہ اولٹونکی ہر اک سمت قطار
نور کی بزم تہی روشن تہی کنول لوڈ دار

تہی چنگیرون مین کہین ہار کہین گلدستے
تہی کہین جام بلوری کہین کنٹرے کی

۵۹
یہ سمان دیکہکی فرحت ہوئی جیسے کہ کمال
ہمسنو نسی کیا مینی یہ اوسیوقت سوال

رقص کا اوس گل خوبی کی مجہی آیا خیال
کون ہی رقص کو آیا ہی جو زہرہ تمثال

دیکہین ہم بہی کہ وہ رشک قمر کیسا ہے
جسکو کہتی ہین پری سب وہ بشر کیسا ہے

۶۰
بولی احباب کہ بے پردہ نشین وہ دلبر
خانہ جنگی دل عشاق سے ہے مد نظر

سر بازار نہین آتا وہ گہر سے باہر
بیٹہتا مثل طوائف وہ نہین گہر گہر

گو ہاری سنگت مین نہین ہوتی ہین وہ ساز اوسکی
صاف ہین پردہ نشینونکی سے انداز اوسکے

اتنے مین ناچنی وہ شوخ طرح دار آیا — دیکھتی ہی اوسکے جان سے ہوا مین شیدا
بزم مین ناچ کے گت حشر کیا اور فتنہ بپا — ساز کی ساتھ یہ دلچسپ تھی گھنگرو کی صدا

اوسکی توڑون نی لیا چین دل مضطر کا
سم کے ہمراہ تھا سے لینا غضب دوبر کا

تھے یہان قدر کی جتنی ہین مزہ دار رسے — تھا مہرست تیغ تک گا مین وہ باری باری
تال نی مثل ستی آواز یہ دیکھی ہم نی — وہ تتا تی مین ہر ایک سمت لگا دینا اوسکو

سکر اک کبھی تیوری کا چڑھانا اوس کا
[illegible] تیغ تھی ابرو کا ہلانا اوس کا

[illegible] برہی گاتی جو آتش کی غزل — [illegible] کی غزل اور [illegible]
[illegible] ہر اک شعر اوسکا [illegible] — [illegible] کیا [illegible]

[illegible] ایسی [illegible]
[illegible]

بانکی بانکی وہ [illegible] — [illegible] گیسوئی دوتا
چاند سی ماتھی پہ افشان کا [illegible] — [illegible] بہی ہوا

ایسی [illegible] شک [illegible]
[illegible]

وہ [illegible] مزہ اوست وہ [illegible] — [illegible] تھی
جب [illegible] گئی دل [illegible] — [illegible]

[illegible]
[illegible]

دونون رخسار تہی مانند قمر جلوہ کنان
ناک سی اوسکی ہے نسبت گل شبوکو کہان
جنکی ضو سے مرا دل ٹکڑے ہی مانند کتان
تہی ذقن ایسی کہ جنکوائی جو یوسف کو کنوان

برگ گل سی تہی نازک لب خندان اوسکے
پانی پانی ہو گہر صاف یہ دندان اوسکے

زلف و پیشانی و ابرو کا مجہی ہی سودا
چشم و بینی و لب زنخ کی ہے منظور ثنا
سنبل و بدر و مہ نو سے مین تشبیہ دون کیا
نرگس و شبو و سوسن نہ گل تر باندہا

یاد دندان مین لگاتا ہون جہڑی اشکون کے
سلک گوہر کی مقابل ہے لڑی اشکون کے

خوش نما طوق مین منت کی وہ پیاری گردن
چاند سی بازو نہین اوسکی جڑاو جوشن
سینۂ صاف پہ وہ سونی کی ہیکل کی پہبن
پیرہن مین یہ چمک جاتا تہا کندن سا بدن

جان عاشق کی لیے برق سراپا تہا وہ
حسن دل سیب کا خود محو تماشا تہا وہ

دیکہکر اوسکی کلائی کو کل آئی نہ گہبے
یہ نہین پرچۂ الماس مین ہی شفافی
شاخ صندل سی جو تشبیہ دون کیا اصل اوسکی
صاف تو یہ ہی کہ وہ برق کو تہی شرماتی

دونون ہاتہون مین جو مہندی کو ملا تہا اوسنے
خون عشاق سر دست کیا تہا اوسنے

وہ چہریرا بدن اور وضع وہ بانکی بانکی
یہ پہبن جسم مین پوشاک کی دیکہی ہستی
[illegible] الی کی وہ پہنی ہوی کرتی بہاری
پریان قربان ہوئین اوسکی جو صورت دیکہی

مصری یوسف پہ حسینان جہان مرتے ہین
سب زلیخا کی طرح جان فدا کرتے ہین

دام گیسو مین غرض دل کو پہنسایا اوسنے
جلوۂ عارض تابان جو دکہایا اوسنے
سکۂ داغ جنون دل پہ بٹہایا اوسنے
صورت آئینہ حیران بنایا اوسنے

تاب نظارہ نہ باقی رہی اصلا مجھکو
دیکھتے دیکھتی بس ہو گیا سکتا مجھکو

بند ۲۲

متغیر ہوئی اس شکل سے رنگت میری — مثل میت نظر آنے لگی صورت میری
دفعتہ سلب ہوئی جسم سے طاقت میرے — متحیر ہوئی سب دیکھکے حالت میری
ڈوب پر ڈوب پسینے کے چلی آتی تھی
دیکھکر اپنے پرائے مجھے گھبراتے تھے

بند ۲۳

دوست بیٹھے تھے چپ و راس ہماری ششدر — ایک سے ایک بیان کرتا تھا یہ رو رو کر
کہا کسی ہائے جوانی میں اسے کسکی نظر — کوئی کہتا تھا کہ ساقی کا ہوا ہو نہ گذر
کوئی بنیا سے سیانا ہوا میں لیتا تھیں
فال کھلواسکے دیکھ آئے کوئی گنڈا [illegible]

بند ۲۴

عطر فتن کوئی سنگھانے کی لیے آتا تھا — رو دی رو دی کوئی [illegible] سب ہوا جاتا تھا
کوئی بیٹھا ہوا تلوی میری سہلاتا تھا — کوئی رومال سے بازو میرے [illegible] تھا
ہچکی ایسی برستی تھی میری صورت پہ
شمع بھی اشک بہاتی تھی میری حالت پہ

بند ۲۵

در و دیوار پہ تھیں موت کی آثار [illegible] — [illegible] وہ وقت [illegible]
لوگ جو سو رہے تھے [illegible] بیدار [illegible] — [illegible] ہوئی سب [illegible]
پھیر اوس یاد نے [illegible]
کھینچکر جذب محبت اوسے [illegible]

بند ۲۶

بیٹھی ہے میری سرہانے وہ پریشان [illegible] — آئے تھے سب کیا ایسا [illegible]
تجھکو سنگھا کر ذرا ہوش میں [illegible] — ہاں تیرا عشق میرا تھا یہ ہوا [illegible]
میری جاں تجھ پہ [illegible] مارا [illegible]
ضبط نالہ سے [illegible] آیا ہو

۲۷
ٹھان کر دل مین یہ پہلی تو ہوئی کچھ برہم
پھر یہ سوچی کہین بدنام نہ ہو جائین ہم
کانسی عطر کی روئی کو نکالا اوس دم
عطر رومال مین مل مل کے سنگھایا پیہم

جسم محبوب کی خوشبو سے یہ فرحت پائی
تن بیجان مین میری جان دوبارا آئی

۲۸
کھول کر آنکھہ جو دیکھا تو وہ بیٹھی تھین قرین
کانپتی ہاتھون سی جھٹ لیتی بلائین لیتین
اور کہا تمپہ تصدق ہے میری جان حزین
ایسی شفقت نہین فرماتی ہین معشوق کہین

اپنا رومال سنگھا کر عجب احسان کیا
کام عیسے سے ہی سوا تمنے میری جان کیا

۲۹
ہوش مین دیکھکے مجھکو وہ غضب شرمائی
چار آنکھین بھی نہ کین سر کو رہی نہوڑائی
سر جو زانو پہ رکھا مینی تو وہ جھنجلائی
بولے کیا خوب بہت نام خدا اترائے

گانا سنیی ابھی آپ ہو تمہین بس آئی آپ
غش کے مکر لیے ذرا اسکو نہ گھبرائی آپ

۳۰
گو نہ طاقت تھی پر اوٹھہ بیٹھا سنبھالی ہوئی دل
پھر مرتب اوسی صورت ہوئی ساری محفل
متوجہ ہوا گانے پہ وہ ماہ کامل
جا لگا مجھکو وہ شمشیر ادا کا بسمل

میری ہی سمت ہر ایک بہاو بتاتا تہا وہ
جو غزل گاتا تہا پر درد ہی گاتا تہا وہ

۳۱
تھوڑی راحت بھی فلک دیکھہ سکا میری آہ
لو ہی موذن نی اذان مرغ بھی بولی ناگاہ
دیکھتا کیا ہون سوی چرخ جو کی مینی نگاہ
ماہ ہمراہ لیے جاتا ہے انجم کی سپاہ

جھلملانی لگی مہتاب کی شمع روشن
ہوگیا چاک گریبان سحر تا دامن

۳۲
نور کا وقت وہ پھولونکی چمن مین وہ بہار
نغمۂ مرغ نواسنج وہ لطف گلزار
اور چلنا وہ نسیم سحری کا ہر بار
شبنم سے اوتری ہوئی لالہ رخونکی وہ عذار

کوئی گل دیکھ کے آئینہ مین چہرا او ٹھا
دست رنگین سے کوئی آنکھون کو ملتا اوٹھا ۳۳

صاحب خانہ سی رخصت ہوئی سارے مہمان
اور گھر جانیکو تیار ہوا وہ جانان
کیا کہون حال جو تہا رنج سی میرا اوس آن
لب پہ نالی تہی کبہی اشک تہی آنکھون سے روان

پاس مطلق نہ رہا ذلت و رسوائی کا
ہوگیا حال دگرگون دل سودائی کا ۳۴

جبکہ ماما سے کہا اوسنی کہارونکو بلا
مین نے اشارے لیے کین کیا کیا روکا
اپنی بستر سے چلی وہ تو مین ہمراہ ہوا
ایک منت کو مری یار نے اصلا نہ سنا

ہر قدم کہتا تہا مین اتنا نہ گھبرائی آپ
میری خاطر سے ذرا او ٹھہر جائی آپ ۳۵

گھر کا تہا اسکے پتا اب جی جائے گا
کہ مین اپنے تو ملا کا بہکوا [illegible] گا
مین نہ روکون گا پر مین بہی نہ گھبرائی گا
آدمی بہر طلب تو نے جو بہجا آئی گا

بولی وہ [illegible] یہ خوش گہر کا پتا کیسا
لیے [illegible] آپ [illegible] مری آنا کیسا ۳۶

[illegible] گو [illegible] تب [illegible] ڈولی پہ سوار
ڈولی پہ کر پڑا مین دوڑ کی اوسکی اکبار
پھر کہا [illegible] دی مرجاونگا مین [illegible]
پہر اوسکی سینہ سے دی گہر کا پتا تیرے نثار

بولی وہ دل کو سنبہالو نہ ہراسان ہو تم
ماما سے پوچہ لو گہر نہ پریشان ہو تم ۳۷

[illegible] کہارون لی اوسکی ڈولی
جبکہ آنکھون سے [illegible] نظر آئی نہ [illegible]
[illegible] اوتہا مین جسوقت بڑہائی ڈولی
[illegible] سنسان وہ ہوئی جو نظر آئی ڈولی

آدمی بہیجا جس گہر سے [illegible] مین نے
اپنی گہر [illegible] مین نے

لاکہ سمجہاتا تہا پر دل نہ مرا مانتا تہا ۔۔۔ اپنی بیگانے کو اوسوقت نہ پہچانتا تہا
زہر کہا لیجے گہر چل کے یہی ٹہانتا تہا ۔۔۔ مثل تابوت مین اوسوقت نہیں جانتا تہا

گہر جو پہونچا تو اوترو انیکو آئے سب لوگ
تا بہ بستر مجھی تہا بسنے ہوئی لائے سب لوگ ۳۹

جو کوئی پوچہتا تہا حال ہے کیا بتلاؤ ۔۔۔ مین یہ کہتا تہا کہ اچھا ہون نہ تم گہبراؤ
دل اولجہتا ہے مرا جلد یہان سی جاؤ ۔۔۔ کچہ مین لکہون گا دوات اور قلم لی آؤ

مدحت عارض جانانہ مین مصروف ہوا
خفقان مجھکو جو شدت سی تہا موقوف ہوا ۴۰

اس بہانے سی غرض لوگونکو مینی ٹالا ۔۔۔ منہہ لپیٹے ہوئے بستر پہ پڑا تہا تنہا
وصل دلدار کے تدبیرین نہ کیا کیا سوچا ۔۔۔ پر جو اسی سے مگر کچہ نہ مجھے بن آیا

دل سے کہتا تہا کہ وہان جاؤ نگا کیونکر گہر سے
کہ نکلنا مجھے ملتا نہین باہر گہر سے ۴۱

صحبت رقص مین نوکر جو گیا تہا ہمراہ ۔۔۔ حال درد دل بیتاب سی وہ تہا آگاہ
پاؤن پر گر کے کہا اوسنے کہ اوٹہیی لللہ ۔۔۔ آپ غم کہاتی ہین خادم ہوا جاتا ہی تباہ

آپ کے نامہ و پیغام کو پہنچاؤن گا
اونکو لے آؤن گا یا آپ کو لیجاؤن گا ۴۲

سنکے یہ بات ہوا چین دل مضطر کو ۔۔۔ پاس بٹہلا کے بہت خوش کیا اوس نوکر کو
اور کہا اوس سی کہ جا ڈہونڈہ در دلبر کو ۔۔۔ تاب بے دیکہے نہین اب مری چشم تر کو

درد دل اپنا کہون گا مین زبانی اوس سے
مجھکو تسکین ہو جو بات سنے اپنی اوس سے ۴۳

نہ لاوہ جاتا ہون مین آپ نہ گہبرائین حضور ۔۔۔ دوپہر ڈہل گئی اب خاصی کو منگوائین حضور
تناول کرین اور لوگون کو کہلوائین حضور ۔۔۔ گہر مین سب چہوٹی بڑی روتی ہین سمجہائین حضور

لوگ کیا کیا نہیں آپس میں بیان کرتے ہیں
راز الفت کو حضور آپ عیاں کرتے ہیں

جیسے لگر ہوا راہی وہ سوی کوچۂ یار — لڑکھڑاتا ہوا بستر سے اوٹھا میں ناچار
کھانا کھانا مجھے اوس وقت ہوا تھا دشوار — ہے بہت درد لگو سب سے کیا یہ اظہار

ہاتھ کو دھو کے گوری بھی نہ کھائی میں نے
لیٹ کر ڈال لے منہ پہ دو لائے میں نے

کوچۂ یار سے اتنے میں وہ نوکر آیا — اور کہا کہو سبے منہ وصل کا مژدہ لایا
شاد اب کیجیے دل رنج بہت کچھ کھایا — ڈھونڈتی ڈھونڈتی گھر میں نہ ہوا اوسکا پایا

جاگی وہ داری یہ ماما کو پکارا میں نے
جب وہ آئی تو کہا حال یہ سارا میں نے

سنکے سب حال وہ ماما [illegible] اندر — اور لایا ہے اک آدمی بوڑھی پیسکر
بی بی اک بات تو سن جاؤ ذرا اودہر — آئی وہ شیک پہری [illegible] ہی دروازے پر

فی الحقیقت کہ نہیں خلق میں ثانی اوس کا
روپ کھلا رہتا رنگ ہوائی اوس کا

[illegible] نے کہا مجھ کو [illegible] — [illegible]
[illegible] دیتی ہیں [illegible] انعام ہی کیا — کیوں بلایا ہے [illegible] مجھے [illegible] کیا

ڈرتے ڈرتے کہا اوس شیخ نے سارا احوال
کا [illegible] کا وہی [illegible] نے سنایا احوال

[illegible] عشق کا افسانہ وہ [illegible] — [illegible] میں بھی گئے [illegible]
[illegible] کے بہانے سے [illegible] آیا او — [illegible]

[illegible]
[illegible]

جوڑ کر ہاتھون کو مین پاؤن پہ اوس کل کے گرا
جان بچ جائی جو عاشق کی تو نقصان کیا

اور کی عرض نہ فرمائیے اتنا غصا
ای مسیحا یہی موقع ہے مسیحائی کا

اپنے عتاب لب سے دکھا دو چل کر
تھوڑا سا شربت دیدار پلا دو چل کر

۵۰
چاہنے والا جہان مین کسی ملتا ہے حضور
کچھ خطا اسمین نہ ماما کی نہ میرا ہے قصور

اتنا عاشق سے نہین کرتے ہین معشوق غرور
اپنے بیمار محبت کو ہے دیکھ آنا ضرور

ایسا پیغام او نہین دو کہ ذرا تسکین ہو
شاد و خورسند جسے سنکے دل غمگین ہو

۵۱
بولے وہ تجھسی تو پیغام نہ بھجوائینگے
پردہ کھل جائیگا ڈھونڈے یہ اگر آئینگے

جا بلا لا او نہین ہم آپ ہی سمجھائینگے
باغ ہمسائی مین ہے وہان او نہین بلوائینگے

ہونگے رسوا جہان گر کوئے سن پائیگا
خوف رہتا ہے نہایت مجھی ہمسائے کا

۵۲
سن چکا آدمی سے جب یہ حقیقت سارے
جلد حمام کیا کپڑی بھی پہنے بہار سے

اونکی گھر جانیکی لیس ہونے لگی تیاری
قابل دید تھے اوس آدمی کی عیاری

راستی مین نہ ملا اپنا پرایا مجھکو
جلد اوس باغ مین لیجا کے بٹھایا مجھکو

۵۳
ہر گل باغ سے اوس یار کی آئی خوشبو
یاد مینی کی دلاتی تھے بہار شبو

تھم سنبل سے عیان صاف تھے طرز گیسو
تھے مشابہ قد رفتار سے سرو لب جو

کبک کی چال سے یاد آگئے رفتار اوسکی
نغمے بلبل کے سنا دیتی تھے گفتار اوسکی

۵۴
آدمی چھوڑ کے اوس باغ مین مجھکو تنہا
آئی وہ جو تجلے کرتی ہوی جسدم تو کہا

اونکی دروازی پہ ماما کی بلا لے آگیا
خوب تو فی تو مجھے باغ مین بٹھلا رکھا

جلد اب بی بی کو اپنی یہ خبر دی جا کر
آپ غافل یہاں بیٹھی ہیں اونہیں ہوا کر

جا کے ماما نے یہ نوکر کی زبانی جو کہا
باغ کا اوسکے مکانوں ہی تھا اک روزنہ
آنکھ کو سب کے بچا کر اوٹھی وہ ماہ لقا
روزن در سے بھی خوب سا پہلے جھانکا

کھول کر پٹ کو وہ کرتی ہوئی غمزے آئی
مسکراتی ہوئی کس ناز و ادا سے آئے

دیکھ کر مجھکو ہنسے اور یہ غمزے سے کہا
خوف تمکو نہیں کچھ اپنے پرائی کا ذرا
کدھر آنا ہوا کیسی تمہیں ہوا یہ سودا
خوب چالاک نظر آتے ہو تم نام خدا

اس طرح کوئی ڈھٹائی سے بھلا آتا ہے
اک ذرا یہ تو کہو ڈھونڈھ تمہارا کیا ہے

ابھی یاد آیا مجھے آپکو اب پہچانا
زندگی بھر مجھے یہ یاد رہیگا قصہ
آپ ہی کو تو مری بات پہ غش آیا تھا
جعل اور مکر کبھی میں نے نہ دیکھا ایسا

نیک بخت ہیں سب دیکھ کے وہ صورت ہے
وضع سادی ہے مگر اوپری فطرت ہے

جھوٹی باتوں سے مری دل کو ہے بہت نفرت
ایسے مکاروں کے قابل نہیں اپنی صحبت
بد چلانی ہوا سے بخت تمہارا الفت
ملکے ایسوں سے بھلا ہوں نہ ہوئی عزت

ایسے فقروں میں تمہاری نہیں آنی والے
سب امیروں کے یہاں ہیں وہ تماشائی وا

تمہیں مصحف ہو مزاج اپنا جو ایسا ہوتا
ہوتے بدنام جہاں میرا چرچا ہوتا
لکھنؤ میں میرا خوبصورت پہنا ہوتا
ناچنے والے کا اس ناچ نہ شہرہ ہوتا

ہم سے کچھ تم سے زیادہ ہے ابھی کہتی ہوں
گو میں کم سن ہوں پر عقل نہیں رکھتی ہوں

جسکے لیے آئے ہو وہ کام تو اظہار کرو ۔ بہت اچھی بن گئے کسواسطے چلی کیون ہو
پہر اوسی طرح غش آئیگا ذرا سنبھلو تو ۔ دل لگی جس سے ہو پاس اپنی بلا لو اوسکو

کچہ مکدر ہوی دل مین مرے سمجھانے سے
ہوئی تکلیف بہت تمکو یہان آنے سے

۶۱
مین نے یہ سنکی کہا سچ ہے بڑی کی یہ خطا ۔ بن بلائی ہوی جو آپکی گہر پر آیا
واہ وا واہ یہی چاہیی تہا کیا کہنا ۔ مرگیا درد جدائی سی نہ تمنی پوچہا

غصہ کہلاتے ہو اولٹا مجھے دہمکاتے ہو
اس صفائی کا ہون قائل نہین شرماتی ہو

۶۲
جان دیدونگا مین سچ کہتا ہون ای شکر لب ۔ اگر کبھی میریطرف تو نے عنایت کی نظر
بے تری دیکھے مجھی تاب نہین ہر دم ہر ۔ دیکھلی آنکھین میری سوج گئین رو رو کر

سلسلہ عشق و محبت کا نہین توڑونگا
مر ہی جاونگا تو کوچہ نہ ترا چھوڑونگا

۶۳
بہرکے اوس نے نفس سرد دیا مجھکو جواب ۔ عشق مین میری عبث کرتے ہو تم جان خراب
جان کیون دیتے ہو فرقت مین گنواتی ہو شباب ۔ آپ سے بڑھ کے ہماری لیی ہین رنج و عذاب

مانین کسطرح سے کہنے کو اجی آپکے ہم
اختیار اپنا نہین بس مین ہین ماں باپکے ہم

۶۴
جان دینے سے نہ دہمکائیگا مجھکو حضور ۔ خون یون سر پہ کسیکا یہ نہین ہے منظور
مین نے مانا کہ مرے تم جو مری جانسے دور ۔ میری صورت کی تمہین خلد مین ملجائیگی حور

چاہنے والونکو غمزی یہ دکہاو اپنے
نہ کہو دہو ڈالو ذرا ہوش مین آو اپنے

۶۵
دیرتک چپکے ہی بیٹھے رہے آپس مین جب باہم ۔ شوق دل اپنا بڑہا اونکا بہی غصہ ہوا کم
بوجہ مانی نئی لپٹا کے گلے سی اونہین ہم ۔ بولے شرما کے ہٹو تمکو مری سرکی قسم

نہ کہیں کوئی چلو آگے یہ کیا کرتے ہو
دیکھو اچھا نہیں کرتے ہو برا کرتے ہو

چپس ڈالا مجھے ہلکان مری جان ہوئی
مجھکو بھاتی نہیں واللہ تمہاری یہ ہنسی
پڑ ی پڑی ہوئی ہے جی مری بیاری کرتی
ستاتا ور دینے کیا تجھے ایسی گرمی

ٹھنڈی ٹھنڈی آہیں بھر کر سدا رو صاحب
اور رہا نشہ جوانی کا اوتار و صاحب

چوڑیاں ہوگئیں ٹھنڈی مری چل چھوڑ بھی
لوح بیدرد کوئی تجھسا جہان میں ہوئے
ہوگئی نیلی کلائی یہ مروڑے سے مرے
ہنسے وہ بات کری گر تو ہمیں کو بیٹھے

ڈالر کا یکی ہے ہر بات میں جلدی کیا ہو
آج ہی کے لیے سب کچھ یہ اوٹھا رکھا ہے

چاہیں ہو ئیں میں یہاں سیر کو کیوں آتی تھی
جتنا جی چاہے ستاؤ کہ ہوں اب آن پڑی
ایک قدر اسمیں کسی کا یہ حماقت میرے
ہیں یہ جیون تو نکل جاتی یہ ساری شیخی

دینگا شتی کے سوا اور بھی کچھ آتا ہے
پیکا مجھ اچھے [illegible] آتا ہے

بھیچ کر ایسا [illegible] سے مجھے تجھ پایا
گالیاں لیاسنے میں تو تو نہیں [illegible]
[illegible] نگیا کی کہ [illegible] ی کو بہت مسکا ڈالا
[illegible] قدر [illegible] [illegible] تیرا

[illegible] کوئی تجھسا ہو
[illegible] تجھکو نہ یہ اصلا ہو

اس قدر مجھکو [illegible] [illegible]
[illegible] رنتی ہوں [illegible] زیادہ [illegible]
[illegible] ہلکان [illegible] بہت [illegible]
[illegible] سو [illegible] سمجھو

[illegible]
[illegible]

سیہر

شعر ۷۱
شام ہونے کو ہے بس جائی اب اپنی گھر
آبرو کا بھی رہتا ہے خیال آٹھ پہر

کہین ہمسائی کے لوگون کو نہ ہوجائی خبر
مجرے مین جانے کو ہون اب نہین فرصت شام

دیر سی آئے ہو کیا اب بہی نہ گھر جاؤ گے
کچہ قبالہ تو میری گھر کا نہ لکھو اؤ گے

شعر ۷۲
یہ سخن سنکی جواب اوسکو نہ کچہ مین نے دیا
چٹکیان لینے لگے گال کو میرے کاٹا

ڈال کر باہون کو گردن مین گلی اوسکی ملا
پہر دوبارا جو لیا اوسکے لبون کا بوسا

تہی طبیعت جو مزیدار مزا پاتے تہے
گدگداتے تہی کبہی گاہ لپٹ جاتی تہے

شعر ۷۳
سسکیان بہرکی لپٹنا کبہی شرما جانا
آپ ہی آپ کبہی جیب کے سر ہوڑانا

اور مطلب کی سنا کر وہ کبہی گڑانا
صورت زلف نزاکت سے کبہی بل کہانا

جبکہ اس رنگ پر اوس شوخ کو پایا مین نے
جوڑ کر ہاتہ یہ منت سے سنایا مین نے

شعر ۷۴
جان جان وصل کی اب جلد نکالو صورت
مجہ پہ کیا کیا نہین فرقت مین پڑی ہی آفت

مغتنم جو رفلک سے ہے یہ آنی صحبت
چلو کمرے کی مین باہم گرم ہو بزم خلوت

کوئی مہمان کی یون دل شکنی کرتا ہے
عاشقون سے یہی معشوقون کا کیا شیوہ ہے

شعر ۷۵
سن کے یہ بات چلی جانب کمرہ وہ پری
لیتا جاتا تہا مین ہر گام بلائین اوسکی

کیا کہون فرط خوشی سے جو میری بہت تہی
اتنی مین پانؤکی آہٹ مجہی معلوم ہوئی

دیکہتا کیا ہون کہ کہڑکی کا کیواڑ ا کہٹکا
دل بیتاب کو میری ہوا پیدا کہٹکا

شعر ۷۶
جبکہ ست آکے یہ ماما نے کہا گہبرا کر
مجہسی کہتی ہین وہ ہر بار یہی جہنجلا کر

اماجان آپ کی یہان جہانک گئین ہین آکر
شام کیوقت وہ کیون باغ مین بیٹہین جاکر

باتین کہتی ہین ماری کون وہان آیا ہے
کون ہے کسکو چھپا کر وہان جھلایا ہے

اور کہتی ہین چلتر یہ ترا ہے سارا
سالتہ اپنی مسری بچے کو کیا آوارہ

کتنی بدذات فریبیا ہے نوای مکارہ
مین نہ کچھ بولی نہ چالی مجھے تہیسہ مارا

اب وہ کہتی ہین نرکھون گی مین نوکر تجھکو
کیسا رسوا جہان کرتی ہون گھر گھر تجھکو

اب چلو بی بی خدا کے لیئے ٹھہرو نہ یہان
باغ تک کھینچ کے لے آئے نہ انکو نقصان

جان بک بک کی وہان دیتی ہین بیچو دو وہان
مجھسے پھر کہنی لگی جائیے گھر اپنے میان

جسمین بدنام ہو معشوق نہ وہ بات کرو
آٹھوین ساتوین دن چھپکے ملاقات کرو

اونکی ما کے زبان پر جو سخن یہ آئے
کوسنی دی دیکے وہ ماکو غضب جھنجلائی

متردد ہوا مین وہ بھی بہت گھبرائے
کلی مجھکو اشتقی سے یہ پہنے ما سے

اب سنبھالے رہو لٹ دل مضطر کو
دوسرے تیسری دن بھیجا کرو نوکر کو

یہ سخن کہکی وہ گل باغ سی گھر اپنی گیا
گرتا پڑتا جو سر شام مین گھر مین آیا

مین پریشان و سراسیمہ و خود رفتہ چلا
دیکھکر سوی فلک پاس ست یہ کہتا تہا

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روی گل سیر ندیدم و بہار آخر شد

اس پریشانی ست جب اپنی مکان پر آیا
[illegible] ندہ کو میں نے لہایا

[illegible] جدائی سے بہت گھبرایا
دوست آئی جو [illegible]

آئی [illegible] ہے
ہم پہ ظاہر ہے چھپانے [illegible]

شعر

اک ذرا آؤ الگ تمکو بتا دین تدبیر
کسی صورت سے ملا دینگی ہم اونکی تصویر

اتنی سی بات پہ برہم نہ ہو عبث تم دلگیر
نقش جب لکھو کروہ رنگ پری ہو تسخیر

آپ کی وصل کا اب رنگ جماتی ہین ہم
اونکو مجرے کے بہانے سے بلاتے ہین ہم

شعر

مجھکو اون دوست کا ارشاد بہت خوش آیا
رنج دوری سے میرا دل جو بہت گھبرایا

اک مصور سے سراپا ہے صنم کھچوایا
صحبت رقص مین اون دوست کی گھر بلوایا

آرزوی دل ناکام نہ کچھ بر آئے
مان بھی اوس حور کے ہمراہ برابر آئے

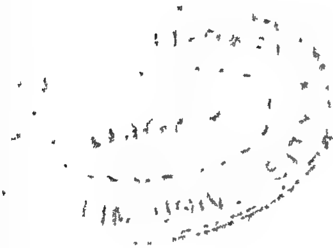
شعر

وصل اوس ماہ لقا سے ہو میسر کیون کر
ساتھ ہر وقت رہا کرتی ہے وہ آٹھ پہر

سایہ سان چھوڑتی اکدم نہین اوسکی مادر
سیر کا حال نہ اس غم سی ہو کیون غم و...

روح کو چین نہین جان کو آرام نہین
صدمۂ ہجر سی بس مین دل ناکام نہین

تمام ہوا



نواب مرزا شوق

یہ تخلص ہے حکیم تصدق حسین عرف نواب مرزا کا خلف
حکیم آغا علیخان ہیں مولد اور مسکن انکا لکھنو ہے کلام میں
نہایت صفائی ہے طبیعت عاشقانہ پائی ہے زبان
شستہ و رفتہ محاورات خوب کلام دلچسپ ہے شاگرد اوستاد
عدیم المثال یگانہ روزگار آتش بیان خواجہ حیدر علی آتش
کے ہیں مثنوی بہار عشق اور زہر عشق اور فریب عشق
کہ جو مشہور فی الآفاق ہے اور یہ واسوخت جو شامل اس
مجموعہ بنظیر کے کیا گیا ہے ان ہی یادگار ہے فقط



واسوخت حکیم نواب مرزا صاحب دہلوی

۱ وہ بھی کیا دن تھے کہ تم شوخ جفاکار نہ تھے — تیغ ابرو کو لیکر خلق کی خونخوار نہ تھے
سر ہو مشکل سنبل زلف دل آزار نہ تھے — شوخ تھی گرم تھی اسطرح کی طرار نہ تھے
صورت برق جو رخسار چمک جاتی تھی
اپنی سایہ سے بھی تم آپ جھجک جاتی تھی

۲ سنتے عیار نہ مکار نہ سنتے عربدہ جو — نہ ادا لہجہ پڑھتے تھے نہ تھی گیسو خمدار کی خو
پیچ کی بات سمجھتے تھے نہ ہرگز مہرو — جو نہ کہنا تھا وہ کہتے تھے تمہارے بڑو
واقف رمز و کنایہ نہ مری جان تھے تم
سیدھی اولٹی نہ سمجھتے تھے یہ نادان تھے تم

۳ چشم مخمور کی منظور نظر جام نہ تھا — ناز و انداز و ادا سے تمہیں کچھ کام نہ تھا
ذکر حسن رخ و گیسو سحر و شام نہ تھا — نام کو پاس ترے کوئی عاشق بدنام نہ تھا
آتی آرایش تن پہ نہ نظر [illegible] تمکو
نیک و بد ہی نہ ملی [illegible] تھی تمکو

[illegible] گل کا تھا [illegible] بات [illegible] — [illegible] تھی [illegible] تھا
[illegible] کا نہ [illegible] کو [illegible] — [illegible] تھی نہ تھا [illegible]
[illegible]
[illegible]

یاد ہی اپنو ہنو لگا وہ تمکو نہ نہار
آستینونکی پہنسی کرتی وہ بازو طپار
ناک مین نیم کاوہ تنکا وہ جوبن کا اوبہار
بی ملے مسی سگکے وہ انت وہ آغاز بہار

وہ ہر اک باتمین اٹھلانا وہ البیلا پن
وہ دبی بات وسجیائی تمہاری چتون
ش

دیکھنی والی ہین ہم ہی تو تری اوس سنکی
شوخ چشمی تہی طبیعت مین مگر پہلے سے
ایکٹ وہ مین کبہی چار آنکہ نہ تم کرتی تہی
چشم بد دور ہو غلبنی تہی یہی تہی سے کہتے

جان عشاق پہ شوخی تری آفت ہوگے
اب تو فتنہ ہی کوئی دن مین قیامت ہوگی
ش

دل عاشق کو نہ اسطرح لگا لیتی ستہے
دیکہتا تہا جو کوئی تیوری چڑہا لیتی ستہے
یون زبان دانت کی نیچی نہ دبا لیتی ستہے
شرم آجاتی تہی آنکہونکو جہکا لیتی تہے

رعد جسوقت گرجتا تہا تو گہبرا لیتے ستہے
بجلی جب کوندتی تہی ڈر کی چمٹ جاتی ستہے
ش

چنبلی تہی نہ ٹہرتی تہی گہڑی بہر یک جا
رشک سیارہ تہا تعویذ ہر اک ہیکل کا
کہیل اور کود مین رہتا تہا تو اے ماہ لقا
طوق گردن مین رہا کرتا تہا منت کا پڑا

ٹہڑی ہنسی ہوئی چہا گل کی چہڑی پہرتی تہی
پائنچی بگڑی ہوی دوڑی پڑی پہرتی تہی
ش

ناز وانداز وادا آپکو آتی کب ستہے
پائنچی ناز سی چلنی مین اوٹہاتی کب تہے
میٹھی چتونکی اشارونسی بلاتی کب تہے
کبک وطاؤس کی رفتار دکہاتی کب تہے

چالین وہ سیکہین کہ سبکو کیا مائل ستہے
ہیسی عشاق کی مہندی کیطرح دل ستہے

یاد ہی شرم وحیا یہ تمہارا تہا حال
تہا نہ چوٹی کو ضرورت کی چلتی تہی چال
بدمزہ ہوتی تہی شوخی ہی جو کرتا تہا غزال
دردسر ہوتا تہا ہوتی تہی جو مہندی پامال

اپنی تعریف پہ اتنا نہ اکڑتے سے تھے تم
باتین کوئی جو بناتا تھا بگڑتے سے تھے تم

اگی ہر بات مین اسطرح کی چالاک سے تھے
حسن تھا طالب آرایش پوشاک سے تھے

صید دل اتنی تری بستہ فتراک سے تھے
شرم ہر بات مین آجاتی تھی بیباک سے تھے

عطر دولہن کا نہ اسطرح سے ملے سب تھے سے تھے
بند محرم کی نہ یون آگی کہلے رہتے تھے
س۲ه

اگی پٹی کبھی یون تمنی نکالی کب سے تھے
صدف گوش مین موتی کی جھالی کب تھی

چاند سی چہری پہ یون گیسو کی ہالی کب تھے
بندی اسطرح کبھی کانو مین ڈالی کب تھی

اگی بالی مین نہ پچھلے کو لٹکتے دیکھا
برق کیطرح نہ بجلے کو چمکتے دیکھا
س۳ه

گورا پنڈا تھا پہنتی تھی نہ پہولو نکی ہار
چاند سورج شب گیسو مین تھی لیلی نہار

عطر ملنے کا نہ تھا اذن بدن مین زنہار
سادگی وضع مین تھی تھی نہ یہ طرز رفتار

چال سیدہی کی سوا ٹیڑہی نہ چل سکتی تھی
حکم مستی کا نہ تھا مہندی نہ مل سکتی تھی
س۴ه

چشم بد دور تری چشم غزالی کب تھی
آڑہی ہیکل توگلی مین کبھی ڈالی کب تھی

ٹیڑہی بہون رہتی تھی پر اتنی ہلالی کب تھی
تمنی یہ شوخی یہ طراری نکالی کب تھی

سر عشاق پہ نازل یہ بلا کسدن سے تھے
پاؤن تک آپ کی یہ زلف رسا کسدن تھے

اگی پردمی تری کمر کی گلابی کب سے تھے
اگلی ڈوری تری آنکھونکی شہابی کب تھی

جمع یون آٹھ پہر اگلی شرابی کب سے تھے
اگلی عشاق کی معروف خرابی کب تھی

چلمنین گھر گیون مین کی لگا مین کب تھین
انکھین بے پردہ رقیبون سی لڑائین کب تھین

کوئی بد وضع نہ صحبت مین بٹھاتی تہی تم
گریبان غیر ونسی کر کی نجلاتی تہی تم
وہ پیشانی پہ افشان نہ لگاتی تہی تم
لب گلبرگ پہ لاکہا نہ جماتی ستہے تم
مسّی اور پان سی رغبت تمہین نہ ہمارتہی
شعلہ رو آگی تو یہ گرمے بازار ستہے

۱۷

آئینہ دیکہا تہا کس روز پہن کر پوشاک
نہ یہ طراری تہی آگی نہ تہی اتنی چالاک
بال کہولی ہوئی پہرتی تہی نہ اتنی بیباک
نہ زبان قینچی سی چلتی تہی نہ اتن تہا چاک
سینہ کیسا کبہی عریان نہ گلا رہتا تہا
اتنا شانے سے دوپٹہ نہ ڈہلا رہتا تہا

۱۸

بی حجابی کا نہ تہا مہر کی صورت دستور
دن کو ہوتی تہی نقاب رخ پر نور نہ دور
کبہی آتی بہی نہ تہی دیکہنی والوںکے حضور
چشم مردم سی نہان رہتی تہی تم صورت حور
تم پہ بیزاد ستے تہا تمکو گوارا پردہ
پردہ قاف تہا مشہور تمہارا پردہ

۱۹

یون ہر اک شخص سی آنکہون کا لڑانا کب تہا
یون ہر اک باتین یا پوش دکہانا کب تہا
کبک طاؤس کو یون چال بتانا کب تہا
بال کہولی ہوئی ہر دم نکل آنا کب تہا
چال اٹہکیلی سے چلتی تہی یہ یہ ڈہنگ نہتی
لاکہا ہوٹہون پہ جماتے تہی یہ یہ رنگ نہتی

۲۰

ڈہنگ دلجوئی کی ہرگز نہ تمہین آتی تہی
بند محرم کی جو کہلتی تہی تو شرماتی ستہے
عرض مطلب پہ نہ اسطرحسی سہلاتی تہی
دونون لفظون تمہین تو نہین داب کی آتی تہی
قسمین دیتے ستے کہ میرا ہوا مر دہ دیکہے
آنکہین پہوٹین جو ہماری تمہین ننگا دیکہے

۲۱

اب تو کچہہ نام خدا سیکہے سئے ہین انداز
سحر آنکہون مین بہرا ہے تو لبون مین اعجاز
نئی صحبت نئی اخلاص سئے راز و نیاز
نیا غمزہ نیا شیوہ نئی گرمی سئے ناز

۳۲ھ
نہ لٹ دکھلا کے چھپے جا او سے مار چلے
چال وہ سیکھی کہ جس چال پہ تلوار چلے

اسقدر اب نہ اوٹھا دیجی حیا کی چادری — لوگ آپس مین بہت کرنی لگی ہین چرچی
میلی ٹھیلی پہ ابھی گو نہین غیبت ہے دلے — بات یہ بھی تو مگر سچ ہے بقول از شنفتنے

۳۳ھ
پھرو ان گھر مین نہین صاحب کا پتا لگتا ہی
یون ہی بدنام جو ہو جاؤ تو کیا لگتا ہے

پوری ہونے بھی نہین پائی ابھی آپ جوان — ہو گئی خلق مین مشہور تم ای جان جہان
تمکو آرایش تن کی نہین حاجت مرجان — لی لی ستی کی ہو جاتی ہی مجلس حیران

۳۴ھ
افعی زلف ہی احوال زبون کرنے کو
لاکہا کیا سرخی لب کافی ہی خون کرنے کو

یون تو بچپن سے طبیعت کا تیا کچھ اونہی ڈھنگ — گھر وہ چھوٹی ارادہ وہ بڑا اور وہ تیز رنگ
تیغ ابرو سی ہزارون کی جگہ تھی چورنگ — بیند میان گوندہ کی تم ہوتی تھی آمادہ جنگ

۳۵ھ
بل بہون پر تھی پڑی چلتی تھی چال تھی تم
چھوٹی سی سن مین حقیقت بڑی بھونچال تھی تم

دلکو تھی حسن خداداد سی تیری الفت — رہتی تھی آٹھ پہر میری تمہاری صحبت
مورد لطف و عنایات و محبت شفقت — تہا ہمین غیر سے بالطبع تھی تمکو نفرت

۳۶ھ
کھیلنے کو دستے ری مہر چند ہر پھرتی تھے
ہم بھی سائی کیطرح ساتھ اودہر پھرتی تھے

مستی کے احوال یہ تھی تمکو عنایت کی نظر — میری غیبت مین کیا کرتی تھی تعریف اکثر
مین بھی پروانہ رخ و زلف کا تھا شام سحر — اتنا بی مہر کیا کسنے سے تجھے رشک قمر

یا یہین حکم تہا بے پردہ پکاری آئیے
یا یہین حکم ہے آگی نہ ہماری آئیے

خبر جو کچھ ہوا اسکا نہین صاحب سنو کلا — نہین تقصیر تمہاری ہی فقط اپنی خطا
کیون یہ ہم ہتی ہوتی جو تمہاری شیدا — خستگی دل عاشق کی نہین کیا پروا

کیا خبر تمکو بہلا دل کی لگاوٹ کی ہو
ہو وہی معلوم طبیعت جو کہین اٹکی ہو ۲۸

ساری دنیا سے سیکہے ڈہنگ نرالے تمنے — ابتو کچھ اور ہی اطوار نکالے تمنے
ہاتھہ پاؤن جو مرے جان سنبھالے تمنے — اور پیدا کیے اب چاہنے والے تمنے

صحبتین غیرون سی ہین کرتی ہو اطوار نئی
روز بیٹہے رہتے ہین سن سن کے خریدار نئی ۲۹

ابتو ہی اور ہی کچھ چہرۂ زیبا کی بہار — دنبین آرایش تن ہونی لگی سو سو بار
جنبش ابروے چل جاتی ہی دم مین تلوار — گرتی ہین پہول سی رخسار پہ عشاق ہزار

لاگ کی طرح سے رخسار جو ضو دیتی ہین
عکس سے ٹیکے کی گہر کان مین لو دیتی ہین ۳۰

چشم دکہلا کی کسیکی تئین بیمار کیا — دام گیسو مین کسی دل کو گرفتار کیا
چل کے سودائی کسیکو سر بازار کیا — کسی حیرت زدہ کو نقش بدیوار کیا

خون عالم کیا خون ریزیون مین طاق ہولے
ماشاء اللہ سے اب شہرۂ آفاق ہولے ۳۱

نقشہ لوگون نی بگاڑا ہی تری صحبت کا — ناک مین تیری ہین ڈالا ہی بجہی می کا خزا
دن لگی تمکو بہی چل نکلی ہو اب حد سی سوا — چاندنی رات کو اب ہوتی ہی سیر دریا

سیکہی ہین ابتو چلن سب سی نرالی تمنے
پیٹ سی نام خدا پاؤن نکالی تمنے ۳۲

اب نہ پردہ ہی نہ چوری ہی نہ شرمانی ہیز — جی جہان چاہتا ہی آپ چلی جاتی ہین
جب [illegible] ل آتا ہی گہر سے اوتی باہر [illegible] — اور جو کچھ کبھی اٹھ بیٹھا ہی اسی ادھ دباتی ہین

۳۳ ہان جی ہان غیر سی کی ہمنی محبت تمہین کیا
اپنا دل اپنی خوشی اپنی طبیعت تمہین کیا

اور جو کہتا ہون کہ شکوہ ہی مجھی تم سی حضور
پیار کیا تمکو کیا ہمنی کیا کوئی قصور
پاس میرا نہین کرتی ہو مروت ہی دور
ہنس کی فرماتی ہین چاہت یہ تو نا حق مجھکو

۳۴ کیا تمہین تنہی ہی زمانے مین الو کہا چاہا
سیکڑون مرتے ہین ایک تمنی ہی چاہا چاہا

لاکھون اس وضع سی ہوتے ہین ہماری بیجان
حور غلمان ہو فرشتہ ہو پری یا انسان
آتی ہی دیکھنی سی سیکڑون کی جانین جان
سب کی سب مثل سلیمان ہین بزیر فرمان

۳۵ سنگ پائی ہو اگر ہم کوئی تقریر کرین
آدمی کیا ہی پریزاد کو تسخیر کرین

بندہ پرور یہ جو کچھ آپ نی فرمایا بجا
پر یہ غمزہ یہ لگاوٹ یہ سجاوٹ یہ ادا
حسن ہے جتنا غرور آپ کرین ہی زیبا
جتنا کچھ تم مین ہے سب ہے یہ ہمارا صدقا

۳۶ میری الفت کی سبب حسن سے مغرور ہوے
اک مری چاہ سے خلق مین مشہور ہوے

دلربائی کا چلن سارا سکھایا مین نے
ہان مگر سچ ہی کہ اپنا کیا پایا مین نے
ہو گی دیوانہ پریزاد بنایا مین نے
ایکدن بھی نہ مزا اسکا اوٹھایا مین نے

۳۷ دھیان رہ رہ کی یہی آتا ہی ہم کیا سمجھے
ہو وہی اس دل کا بُرا آپ کو اچھا سمجھے

اب یہ ڈر ہی کہ جہا نین کہین بدنام نہو
بی مروت نہو بی دید نہو یون دیکھو *
خود غرض عہد شکن لوگ نہ سمجھین تمکو
بی سبب ہنسی نہ تم ترک ملاقات کرو

ہوگا دشوار بہت منہ کا دکھانا تمکو
کیا کہے گا یہ بتاؤ تو زمانا تمکو *

اتنا مغرور ہو حسن دو روزہ پہ چشم
سیکڑون جاتی ہین سیکڑون کا جاتا ہی دم
ہین حسین آپ تو زندہ نہین آپ سے کم
کبھی گذری ہوئی عالم پہ بہی یہ ہے عالم

۱۳۹
سیکڑون رستے ہین اس بات پہ بات کری
سیکڑون چاہتے ہین ہمسے ملاقات کری

پھر یہ للّٰہ بتا دی تو مجھی ای سری جان
تیری الفت نی کیا ہی مجھی ایسا حیران
جن ہی تو یا ہی پری یا ہی ملک یا انسان
کہ کسی طرح سے بچتی نظر آتی نہین جان

۱۴۰
ہی دہوان سا دل مین کیا خیر جلادی تو نے
نہین معلوم کہان اگ لگادی تو نے

اب طبیعت نی اوٹھا یا ہی وہ صدمہ جانکاہ
شکوہ کرتا نہین اسپر سی ترا مین واللہ
جان بچتی نظر آتی نہین ای غیرت ماہ
کوئی کہتا ہی تو کہتا ہون کہ کیا اوسکا گناہ

۱۴۱
ہو نہ غیبت یہ مناسب نہین کہنا مجکو
اونکا شکوہ کسی سی نہین کہنا مجکو

اونکو منظور اگر غیر و نسی ہی انس و وفا
گو کہ مشہور زمانی مین وہ ہین مہر لقا
اونسی ملنا نہین منظور ہمین بہی حاشا
اپنی مطلب کی نہین ورجلی کسکی بلا

کسکو مطلب ہی کہ اب اونسی ملاقات کری
ایسے خود غرضون سے یا ہوش مری بات کری

تمام ہوا

شوق

یہ بزرگ سوائے حکیم نواب مرزا شوق ہین نام اِن کا معلوم نہین اور مولد اور مسکن بھی اِن کا دریافت نہین اور یہ بھی نہین معلوم کہ یہ کس کے شاگرد ہین سوائے اُس واسوخت کے جو درج صحیفۂ مجموعۂ بے مثال کے ہے اور کچھ کلام ان کا نہ دیکھا نہ سنا مگر طرز کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ شاعر اچھے ہین باقی العلم عند اللہ فقط



واسوخت شوق

۱

پیشتر ازین غیر تھا بزم مین آیا رکوئی — غمگساری تری کرتا تھا غمخوار کوئی
محرم راز تھا واقف اسرار کوئی — گرم بازاری تکرتا تھا خریدار کوئی

دلربائی کا چلن سارا بتایا مین نے
بخدا تجھکو پریزاد بنایا مین نے

۲

دل عاشق کا پہسانا نہ تمھین آتا تھا — پیہیر نا زلف مین شانا نہ تمھین آتا تھا
کرنا عاشق سے بہانا نہ تمھین آتا تھا — روتی صورت کو ہنسانا نہ تمھین آتا تھا

مردمی جی اوستے تھتی قم کی صدا آنے لگے
خون عشاق نہوتی ستہے حناسی آنے لگے

۳

آگے ستہے گبر و مسلمان سی نہ ہرگز سازش — کوئی کرتا تھا اسطرح تمہاری نالش
آتش حسن اب ایسی ہی ہوئی ہی سرکش — خرمن عاشق بی ننگ کو دیتی ہی آتش

بات کرتے ہین فرشتی کی ہی پر جلتے ہین
سیکڑون شعلہ آواز آتشگدہ سے جلتے ہین

۴

تجھسے الفت ہی نہ مجھسے محبت تجھکو — مین سمجھتا تھا سیان اہل مروت تجھکو
صحبت بدسے رہا کرتے ستہے نفرت تجھکو — خوش نہ آتی تھی کسی شخص کی صحبت تجھکو

ا ہم گیسو تری چہری پہ نہ ورزیدہ تھا
تو گل اندام تھا مین بلبل شوریدہ تھا

۵

کوئی ہشیار پہ پروہ دیوانہ تھا | اسطرح غیر وسی آگے تجھے یارانہ تھا
شمع رخ کا ترسے آگی کوئی پروانہ تھا | پنجۂ غیر ترسے گیسوؤن کا شانہ تھا

سر سو خواب مین بھی ہوتی تھی وحشت دل
منتشر ہوش نرہتی تہے نہ یہ کلفت دل
۶

قدم غیر نہ آتے تہے کبھی خلوت مین | اپنی ملت سے بچاتی تہے کسی ملت مین
جن دنون اپنی رسائی تہے تری خلوت مین | رنج کا دخل نتہا انجمن راحت میں

شربت وصل شب روز پیا کرتی تہی
مصحف رخ کی تلاوت تو کیا کرتی تہی
۷

عیش باغ آپ جو جاتی تہی کبھی میلے مین | بن مرے آپکا لگتا نتہا جی میلے مین
بھولتے تہی نہ کبھی یاد مری میلے مین | رنج سے کرتے تہی تبدیل خوشی میلے مین

قاصد باد صبا سی جو مین سن پاتا تہا
نکہت گل کیطرح دوڑا ہوا جاتا تہا
۸

دیکھکر غیر مجھے گھر کو پلٹ جاتے تہے | خار کہا کر وہ مرے رشک سی ہٹ جاتی تہو
دوڑ کر تم بھی گلے میری چمٹ جاتی تہی | عشق پیچی کیطرح ہمسے لپٹ جاتی تہو

بادہ پیتی تہے مری ہاتہ سی جلتے تہے غیر
مین یہ کہتا تہا خدا اسکا ہوا انجام بخیر
۹

کم سخن ایسی تہی سنتا تہا نہ کوئی آواز | جان دیتے تہے اس انداز پہ لاکھون جانباز
یہ نیا نام خدا تمنے نکالا انداز | خلل انداز کئی شہر کی ہین محرم راز

کر دیا ہاے سخن سازون نے بہکا فرق
ہوگیا اب جو ملاقات مین دن رات کا فرق
۱۰

آپ اغیار ون کو ہمراہ لیے پہرتی ہین | ہاتہ مین اپنے وہ تلوار لیے پہرتی ہین
صاف تمکو ہے بازار لیے پہرتے مین | ہم بھی سر ہاتہ مین اس یار لیے پہرتی ہین

ابھی ہشیار ہین جس روز جنون ہووےگا
اک نہ اک روز ترے کوچہین خون ہووےگا
سنہ ۱۱

واسطے تیرے زمانے مین ہین کہلایا بد
تیری اس دعوۂ باطل کو کرونگا مین رد
خوب اس بات سے واقف ہی خداوند احد
داغ دل بس ہے یہان چشم خلائق کو سند

گالی منظور گوارا کی رو کہاہی مین سنے
سنگ طفلان کی اذیت ہے اوٹھائی مین نے
سنہ ۱۲

کونسی ایسی خطا مجہسی ہوئی ہے صادر
نہین منظور نظر آپ کو میرے خاطر
جبکا احوال نہین ہوتا ہے بالکل ظاہر
در دولت پہ جو ہوتا ہون کسیدن حاضر

ہنستے ہین سب مری احوال پہ اندر باہر
داربان تک مجہی کہتی ہین کہ باہر باہر
سنہ ۱۳

یہ غلط سمجہے ہو تم مجہسا طرحدار نہین
کوئی اب آپکا ہووےگا خریدار نہین
کیا کوئی اور زمانے مین خوش اطوار نہین
لکہنو ہے یہ یہان مصر کا بازار نہین

اک زلیخا تہی وہان لاکہون خریدار ہین یہان
ایک یوسف تہا وہان سیکڑون لداہین یہان
سنہ ۱۴

روز و شب کے یہ لڑائی تو یہان خوب نہین
تیرا طالب ہین نہین تو مرا مطلوب نہین
دوستی تجہسے نبہے گی کسی اسلوب نہین
صبر کیونکہ مین کرون حضرت ایوب نہین

صلح با غیر بما جنگ مبارک باشد
صحبت بادۂ گلرنگ مبارک باشد
سنہ ۱۵

ایسا خالق نے دیا ہے صنم خوش اسلوب
بہولی یوسف کو اگر دیکہے اوسکو یعقوب
جسکو ہر طور سے ہو دوستی مجہسے مطلوب
ہووے تو اصل حقیقت مین سراپا محبوب

نکہت گل کیطرح ہوش اڑا دی بالکل
سنبلین زلف کی بو سونگہ کے کہادی سنبل

شوخی چشم پہ صدقے ہو غزال ختنی
دانت اگر دیکھلی کہا جاوی تو ہیرے کی کنی

لب جان بخش سی شرما ای عقیق یمنی
قد موزوں سی شب روز ہو اعضا شکنی

ہووی رفتار سی محشر کی علامت پیدا
شور خلخال سی ہو شور قیامت پیدا

رگ جان سی بھی تھا باریک بہت جس سی کمر
دہن تنگ ادس گل کا نجہی آی نظر

حلقہ ناف ہو یا بحر محبت کا بھنور
زیست سی تنگ ہی اپنی تو ہر شام و سحر

دیکھ لی سیب تن ادسکا اگر غبغب مین
ڈوبی تو جا کے ادسیوقت چہ زنخدان مین

سامنی تیری کہڑا جبکہ وہ مینوش رہے
چشم بیمار ہی فغفوانہ ترا گوش رہے

دیکھکر نرگس مخمور تو بیہوش رہے
صورت بلبل تصویر تو خاموش رہے

باتون باتون مین تجہی ایسا وہ گلرو کاٹے
کف افسوس ملی ہو نٹھ تو اپنی چاٹے

اپنے ہاتھ سے [illegible] کہاؤن ادسکو
ساتھ اپنے مین تری سامنی لاؤن ادسکو

تجکو وہ کہلا کی گلی اپنی لگاؤن ادسکو
اک بہبوکا سا پریزاد بناؤن ادسکو

تجکو شہزادی وہ کری اور تجہی سجدہ کرے
ایسی تقریر کرے تجہی کہ دم بند کرے

دلبری کی ایسی انداز سی آگاہ کرون
تجکو انگشت نما صورت ماہ کرون

راہ پر لاؤن اسے اور تجھے گمراہ کرون
تجکو ایسا ہی وہ تجکو مین شتاب کرون

شہرہ دشت جا ہی تری خوبی و رعنائی کا
کوئی گل نام نہ لیوی تری زیبائی کا

شکرہ امیر چگی بہی یہ تجہی نعمت کیا
ہو وہی آئینہ اگر دیکھی مجہکو تقریر

عفو کر دیجیے جو مجھسے ہوئی ہو تقصیر
مین وہی بندہ ناچیز ہون تو ہو وہ امیر

وہی تم یار وہی طالب دیدار ہیں ہم
وہی تم گل ہو وہی بلبل گلزار ہیں ہم

۵۲۲ خفگی سے بھی اگر اب لون کسی معشوق کا نام — سر بازار مجھے دیجیے لاکھوں دشنام
شوق اللہ دل و جان سے ہی تیرا غلام — نام پہ تیری یہ دل سوختہ کو کرتا ہی تمام

کب بیکی ہی مجھے جلوہ گری سے مطلب
حور سے مجکو غرض ہی نہ پری سے مطلب

تمام ہوا

شایان

تخلص ہے منشی ٹھوطارام صاحب کا خلف الرشید

ہین منشی آتمارام ولد لالہ منسکھ رایے ابن رای

منسارام بخشی الملک قوم کائیتھ سری باستم ملقب

بکالی ڈہال کے جد امجد اُنکے رای تلسی رام حقیقہ

نواب آصف الدولہ بہادر سے مخاطب بخطاب رای

ہوئے اور مہر نگین زمرد خطاب مذکور کی عطا ہوئے

اور عہد یمین الدولہ نواب سعادت علیخان بہادر

جنت آرامگاہ مین عہدہ بخشیگری فوج پر ممتاز ہوئے

فقط



واسوخت ثنایان

بند ۱
آج گہوسلے پر پرواز ہی عنقای قلم
جبب سرلوح پڑے دیدۂ بینای قلم
کنگرۂ عرش معلی ہے تہ پاے قلم
واقف راز ہوے چشم تماشای قلم
یک قلم حسن کے مضمون رقم ہے اوپر
قصۂ عشق ہے سب نیب قلم تہے اوپر

بند ۲
ہر روش رنگ محبت سی ہی گلشن معمور
طوق قمری نی کیا سرو کے خاطر منظور
ابہی گلزار کی گلچین مین گدا و فغفور
قدر گل جانسی پر بہر ہوئی بلبل کی حضور
زلف کی طرح سے سنبل کو پریشان دیکہا
صورت آئینہ نرگس کو ہے حیران دیکہا

بند ۳
مائل حسن ازل سی تہا دل عشق پسند
ہی کہلی بات رقیبو لگا ہی تہا رستہ بند
عشقبازی مین عجب حوصلی تہی دلکی بلند
وصل سی ماہ رخونکی سے تہے طبیعت خرسند
شمع پر صورت پروانہ فدا رہتے تہے
دل کی مانند نہ پہلو سے جدا رہتے تہے

بند ۴
لیکن آغاز سی تہا مجکو خیال انجام
حرف آئی میں دل وجانپہ نہیں جسکی کلام
یہ کتاب آہ محبت کی ہوئی کس سی تمام
اس سبق کو نہ پڑہی لی نہ بہی اسکا نام؛
یار سے کے روی کتابی کو نہ قرآن سمجھے ؛
زلف شب رنگ کو اوراق پریشان سمجھے

رام سب طرح کیا دلکو بتون نے جسدم
اور صورت کا نظر آیا پہر اونکا عالم
راز الفت سی ہوئے نام خدا عجب ہم
پہر گئی شکل نظر دیدۂ حیران کی قسم

طرفہ آہ دل سوزان نے شرر باری کے
دہوم دوزخ مین ہے اس آگ کی چنگاری کے

جو یقین تہا نہ بتون سے وہ خدا ساز ہوا
بانی ظلم ہر اک عربدہ پرداز ہوا
عارض حسن پہ اسطرح اونہین ناز ہوا
وصل مین ہجر غرض تفرقہ انداز ہوا

ماہرویون کو یہ دل داغ سی بڑہکر سمجہا
تہی جو خوش لہجہ اونہین زاغ سی بڑہکر سمجہا

پہر گئی عشق کی صورت سی طبیعت ایکبار
عہد و پیمان تہی یہی دلسے یہی تہا اقرار
دل کی دستے مین کیا ماہ رخون سی انکار
عمر بہر نام محبت کا نہ لینگے زنہار

دل مین سمجہین گے ہم اب غول بیابان اونکو
تو تصور نکرین گے کبہی انسان اونکو

سچ ہی محبوبونکی الفت ہی خرابی کا سبب
اس سی حاصل تری چشم ہی یا خشکی لب
عشق مین کچہ نہین حاصل ہی بجز رنج و تعب
شعلہ رو سینہ عشاق جلاتی ہین غضب

جسم داغون سے بنی سرو چراغان کیطرح
استخوان جلتی ہین سب مشعل سوزان کیطرح

آتش عشق کی خورشید ہی چنگاری ہی
اسکی ہاتہون سی جہنم کا بہی دل عاری ہے
باد اسی گرمی محشر کی شرر باری ہے
جی فرشتونکا بہی چاہ مین دشواری ہے

آتش عشق سے کیا دلکی جلانی والی
کوئی بدلی نہین یہ آگ بجہانے والے

عشق وہ آتش سوزان ہی سمندر جل جائے
بہڑکی یہ آگ جو گلشن مین گل تر جلجائے
صورت کاہ پڑی اسمین تو بہر جل جائے
ایک ساعت مین تر و خشک برابر جلجائے

سردی آتش گل اسکی شرر باری سے
آگ پانی مین لگی ہے اسی چنگاری سے

۱۱
یہ وہ قلزم ہی کہ ہی موج زن آتش اسمین
مثل موسی ہو براہیم کو بھی غش اسمین
جل بجھی خود جو سمندر ہو فرو کش اسمین
غرق ماہی کیطرح ہو گئی مہوش اسمین
خاک اسی کو جہ گرداب مین اوڑتی دیکھی
گرد بھی اسی سیلاب مین اوڑتی دیکھی

۱۲
عشق وہ دیو ہی سائی ہی رہی جسکی پری
وہ سیانا ہی نظر جو نہ پریخوان پہ کرے
دل نہ دیوانہ ہو پہ پونکا نہ دم انکا بھرے
قاف کی ذکر کو ہی طاق پہ سیانکی دہرے
جن پہ یہ بہوت چڑہا جان پر آیا آسیب
نقش و تعویذ و دعائی نہ مٹا یا آسیب

۱۳
یہ وہ دریا ہی کہ ہی موج مین تلوار کی چال
تیغ غم سی دل عشاق ہین ساحل پہ نڈہال
آشنا ہوتی ہین ماہی کیطرح اسمین جلال
آبرو کا نہین انسان کو رہتا ہی خیال
یہ بھنور پیچ کا ہی اس سے نکلنا معلوم
ڈوب کر اسمین سے تا حشر اوچھلنا معلوم

۱۴
یہ شجر وہ ہی کہ پہل اسکی ہین اندوہ و الم
اشک گلرنگ کیا کرتی ہین نثار شبنم
گل کہلاتا ہے نیا رہ زیہ نخل ماتم
شاخ پہ نہ کہلی ہر آرزو عمر شبنم کا دم
دامن زخم پہ شیدا ہی گلستان کی بہار
جسم پر داغ مین ہے سرو چراغان کی بہار

۱۵
یہ وہ شمشیر ہی رکہتی نہین شمہ زنہار
ایکدم مین صف عشاق کو کر دی فی النار
روک سکتی ہین کہان خود و سپر اسکی وار
خرمن جان پہ ہی بجلی کیطرح آتش بار
گرمی جو قیامت ہے چمک مین اسکی
کیا قیامت کی حرارت ہی چمک مین اسکی

بند ۱۶
صف کری صاف یہ وہ تیغ صفاہانی ہے
کاٹ سی تیغ قضا کو بہی پشیمانی ہے
عاشقونکی نہ بجھی پیاس یہ وہ پانی ہے
چشم جوہر ہے کہ آئینۂ حیرانی ہے
یہ پہرے جسپہ وہ مجروح نہ مانگے پانی
پہونچی کوثر پر اگر روح نہ مانگے پانی

بند ۱۷
تیز ہے تیغ اجل سی بہی کہین اسکی چال
شوق سی ہوتی ہین ایک وار مین عشاق حلال
کہین صفین اسنی سر وست ہزارون پامال
کیا جگر سینہ سپر اسکی ہو فولاد کی ڈہال
کاٹ سنے اسکے دکہاسنے وہ بلا سکے جوہر
دم ہوسے بند کہلے تیغ قضا سکے جوہر

بند ۱۸
شہر آباد ہوسے ظلم سی اسکے ویران
نام عشاق مٹی اور حسینونکی نشان
کی جدہر گرم نظر خاک ہوا وہ ایوان
ایک جا نبر نہوا ہاتہ سی اسکی انسان
یہ چراغ اسنے کئی نور کی گہر دنیا مین
شعلہ زن اس سی ہوئی داغ جگر دنیا مین

بند ۱۹
یہ وہ دستہ ہی کہ ہین سیکڑون ہزن آئین
سیر مقتل کی ہی اور نزہت گلشن آئین
پہرتی ہین تیغ بکف جان کی دشمن آئین
شمع کی طرح سی دل رہتی ہین شن آئین
ذرہ ہر ایک یہان شعلۂ جوالہ ہے
جو غبار اوٹہتا ہے آتش کا وہ پرکالہ ہے

بند ۲۰
یہ وہ یوسف ہی غضب گرم ہی جسکا بازار
اسکے ہاتہون سی سر قیس پر آیا ادبار
نقد جان دے نہ خریدار ہو اسکا زنہار
جان شیرین ہوئی فرہاد کی اُفتہ مین نثار
صدمے داغ کی ہین کیا کیا نہین جی پر گذری
دل پہ گذرا ہے جو کچہ وہ نہ کسی پر گذری

بند ۲۱
یہ وہ گلشن ہے کہ جز خار نہین اسمین گل
زلف سے بڑہ کی پریشان ہی حال سنبل
آشیان خالی ہے غنقا ہین فشان بلبل
آ کے ویران کیا باد خزان نے بالکل

نخل ماتم نظر آتے ہین شجر گلشن مین ؛
خاک اوڑا کرتی ہے ہر شام و سحر گلشن مین

یہ شجر وہ ہے کہ ہر شاخ ہی شمشیر اجل
ذایقہ جسکو ملا اوسکی گئی جان نکل
پہول جو ہین سپر کی ہین نوع شمشیر کے پہل
اسکی سایہ مین بہی آسیب کا رہتا ہی خلل

آب خنجر سے اسی سینچا ہی جلادون نے
کام اس پہل سی لیا تیغ کا جلادون نے

جس سے عاجز ہی مسیحا وہ تپ فرقت ہے
صبر کی حضرت ایوب کو کب طاقت ہے
خضر جسمین ہی بہٹکتا وہ رہ الفت ہے
چشم یعقوب کو رونی سی کہان فرصت ہے

دم فرشتونکے ہوئی بند یہ وہ زہرہ ہے
چاہ بابل کا اسی وجہ سے اک شہرہ ہے

یہ مرض وہ ہی کہ ہی جسکی تڑپ مین آرام
بلکہ تشخیص مسیحا مین ہی ہے جای کلام
اسکا بیمار شفا کا نہ زبان سی لے نام
ایک اس تپ مین ہزارو نکا ہوا کام تمام

سب حکیمون کو کف دست ہی ملتے دیکہا
کچہ مسیحا کا یہان زور نہ چلتے دیکہا ؛

یہ وہ بچہو ہی کہ پیدا نہین جسکا منتر ؛
مر گئے کر سی عشاق تڑپ کر اکثر
نیش سی اسکی نہین ہوتا ہی کوئی جانبر
ہر رگ جان کی لیی ہے یہ قضا کا نشتر

اسکی کاوش سی ہین عشاق کی سینی چہلنی
اسکی کینی سی ہین آفاق کے سینی چہلنی

ہی نہ دشمن کو بہی تا زیست خدایا آزار
خضر بہی موت ہی مر جای جو آئی یہ بخار
ہو مسیحا بہی نہ اس درد کا ہرگز بیمار ؛
ہی علاج اسکا عبث اور دوا ہین بیکار

یہ مرض سب سے وہ قوی زور کسیکا نہ چلے
لغو تشخیص ہو تدبیر اطبا نہ چلے

۲۲۷ یہ وہ ہی شمع کہ ہر خانۂ دل ہی روشن — یہ وہ ہی داغ کہ ہر سینہ ہے جس سے گلشن
یہ وہ ہی آتش سوزان کہ جگر ہی گلخن — یہ وہ ہی دوست کہ انسان کا ہے جانی دشمن

یہ وہ آفت ہی غضب ٹل سکے جو سر پہ گذر کر
وامق و کوہ کن خستہ جگر پر گذرے

۲۲۸ یہ وہ بیمہر ہی بد خلق وفا اسمین نہین — جسکو کہتی ہین مروت وہ ذرا اسمین نہین
دشمن جان ہی محبت بخدا اسمین نہین — آہ جز رنج و غم و ایذا کے سوا اسمین نہین

قول شایان ہی کہ مرجاے محبت نکرے
زندہ درگور ہو لیکن کبھی الفت نکرے

۲۲۹ دی جگہ خانۂ دل مین نہ بتون کو واللہ — کور وہ چشم کرے اپنے جو الفت کی نگاہ
پاؤن وہ شل ہون چلین ہو کے جو انکی سر راہ — ہاتھ ٹوٹین جو بڑھین پیار کو قصہ کوتاہ

سر جو سجدے کو جھکے کھینچ کے پتھر مارے
دل جو پہلو مین ہو بیچین تو خنجر مارے

۲۳۰ پرزے پرزے ہو دل زار گریبان کی صفت — بخیہ غم سے جگر چاک ہو دامان صفت
آستین جوش سے اشکون کی ہو طوفان کی صفت — بیکلی دلکو رہے نرگس حیران کی صفت

جامہ زیبی پہ حسینون کے نظر بند نہو
چشم سوزن کو بہی اس رستے سے پیوند نہو

۲۳۱ منہ لگائی نہ کبھی ماہ وشون کو زنہار — عشق کا مول نہ لے مفت بھی کوئی آزار
نرگسی چشم کی ہرگز نہون آنکھین بیمار — بت پرستی نہ کرے توڑ کے پہینکے زنار

چشم الفت نکرے دل سے نظارے انکو
بلکہ صدقے کیطرح سر سے اوتارے انکو

۲۳۲ یہ حسین بات بھی کرنے کے نہین ہین قابل — ہاتھ لے کہینچ سر جانسے ندے ان کو دل
انسے ہوتا نہین جز رنج کبھی کچھ حاصل — شامت آجائی جو انسان انسے غافل

دلمین وحشت رہی سائی سے پریزادونکے
بہاگی تاکوہی عدم کوچی سے جلادونکے

۳۳ کوچۂ زلف پریشانکی نہو دل کو چاہ
جاسے ہوسے سی بہی اسمین نکوئی بخت سیاہ

بڑہ کے تاریک ہی ظلمات لحد سی یہ راہ
چشم دزدیدہ نظر سے نکری اسپہ نگاہ

دل وہ دیوانہ ہی جو اسمین پریشان رہے
سخت چکرائی جو اس پیچ مین انسان رہے

۳۴ پیچ اوٹہائی نکری زلف پریشان پہ نظر
دول لیے پیچ کی جی کوچۂ زنجیر مین گہر

سانپ کی سانٹہ کری عیش سی ہاتہی مین بسر
آنکہہ ڈالے نہ گلستان مین رخ سنبل پر

جو پہنسا جال مین اس زلف کی شامت آئے
سر پہ یہ کالے بلا آئی قیامت آئے

۳۵ شکل ابرو کو تصور کرے تلوار کا پہل
عشق پیچان کیطرح دلمین ہے زلف سی بل

گلشن حسن کو سمجھ یہ ترنخل اجل
ہاتہ اوٹہی پنجۂ مژگان پہ تو بازو ہون شل

سلسلہ دل کو نہین موسے کمر سے اچہا
چشم سمجہے نہ اسی تار نظر سے اچہا

۳۶ ابرو چاہے تو ابرو کی محبت نکرے
خنجر تیز دو دم شوق سے گردنپہ دہرے

گرسنہ سوسے تہ تیغ یہ پہل کہاکی مرے
جب تلک دم ہی نہ دم اسکی محبت کا بہرے

بنکے کافر نظر امیان پہ اصلا نہ کرے
ہو جو محراب حرم بہول کے سجدہ نکرے

شعر ہاتہ ڈالے نہ سر پنجۂ مژگان پہ کبہی
دل تصدق نہو اس ناوک پیکان پہ کبہی

پاؤن ہی رکہی نہ اس خار مغیلان پہ کبہی
بہو سکے نشتر بران نہ دل جان پہ کبہی

آبداری مین کٹاری سے فزون تر سمجہے
نیزہ و تیر و سنان موسے کا خنجر سمجہے

زلف کی پیچ مین انسان نہ آسکے زنہار ۔ صورت شانہ نہ اس زخم سے سینہ فگار
جا سی اس مشک کی سودے مین سوی تاتار ۔ ہی کرسی خانہ زنجیر کو سب سمجھے گلزار

۳۹ھ
رخ کرے ماہ عذار وہ انکی نہ پیشانی پر
آنکھ اوٹھائے نہ اس آئینہ کی حیرانی پر

پھیرے رخ صفت مہر نہ دیکھی رخسار ۔ دی نہ مہتاب سی تشبیہ تک انکو زنہار
خار کھائی نہ کرے جان کو اس گل پہ نثار ۔ شعلۂ طور کہے منہ مین زبان ہو بیکار

۴۰ھ
رنگ اور ہی پھول نظر آئین عذار آنکھون مین
دیدۂ غول نظر آئین عذار آنکھون مین

دانت کی عشق مین خفت سے بھی بہتر ہے ۔ سلسلہ سلک گہر سی زر سے ہے بہتر
منہ سی تعریف نہ کچہ انکی کبھی بہتر ہے ۔ سیپ کیطرح یہ پانی مین ہی بہتر ہے

۴۱ھ
دانت پیسے جو کبھی انکا تصور آجائی
آبرو چاہی جو انسان تو ہیرا کھا جائی

دیکھے آنکھون سی نہ یہ چاہ زنخدان زنہار ۔ چاہ رستم مین گرے جان کرے اسی نثار
ہاتہ کانون پہ دہری دیکھی نہ کانونکی بہار ۔ دل ہو الفت ناخن سی کبھی سینہ فگار

۴۲ھ
یاد مینی مین جو غمناک رہے بہتر ہے
ساری جھگڑے ہی یہ دل پاک رہے بہتر ہے

دل کبھی بہول کی گردن کی صفائی پہ نہ جائی ۔ رشتۂ مہر مین اسکی نہ گلا اپنا پھنسائی
دلمین نفرت ہی جو گر بزم مین احباب کی آئی ۔ خم ہو گردن نہ صراحی کیطرح آنکہ اوٹھائے

۴۳ھ
سینہ کوبی کی کرے چاہ نہ سینہ دیکھے
شہر سے کوہ کی لے راہ نہ سینہ دیکھے

ہو جدا ہی سے شکم کی نہ کف دست آگاہ ۔ ڈوبی گرداب مین دل پر نگری ناف کی چاہ
یا جو آتی ہو کمر پر تو عدم کی لے راہ ۔ صاف رانون سی پھسلتا ہی رہی پاہی نگاہ

آئینہ دیکھی کف پا کا نظارا نکرے
اپنی ہاتھوں کوئی ذلت یہ گوارا نکرے

ذکر سنے ماہ رخوں کی یہ دکھائی تاثیر
چوک میں آئی نظر ایک صنم کی تصویر
بھول اکبار گئی ہمکو وہ اگلی تقریر
پاؤں میں عشق نے زلفوں کی پنہائی زنجیر

کھیلتی سر پہ گئے وحشی کبھی ہولی والے
چاہ میں آگئی اس دل کی ڈبونے والے

عشق جلتا تھا کبھی تھی جو اسی گرم کلام
سرد مہری کا نہ ڈر تھا نہ خیال انجام
خوب جل جلکی طبیعت نے دکھائی تھی دستان
بول بول تھی بڑی پیش وہ آئی ایام

آتش افگن ہوئی خود شعلہ زبانی اپنے
لے اوڑی اولتی میں گرم بیانی اپنے

چشم بد دور وہ آنکھیں ہوئیں ناگاہ دوچار
صبر باقی نہ رکھا دل میں نہ قابو نہ قرار
برق سی لوٹ پڑی خرمن دل پہ اکبار
آہ سوزان ہوئی سینے میں نہاں آتش بار

سرنگوں بیٹھے تھی فوارہ مژگان اپنے
دونوں آنکھوں سے غضب اشک کی طوفان اٹھے

شوخیاں ناز کی انداز سے بہا لیں دلکو
باتیں اعجاز جو کہتی تھیں خوش آئیں دلکو
زلفیں پرپیچ جو تھیں دام میں لائیں دلکو
خوبیاں حسن ادائی بھی نہ کہا ئیں دلکو

دل کے پہلو میں ملا خنجر ابرو کو مقام
سر میں وحشت نے دیا الفت گیسو کو مقام

قد جو بوٹا سا تھا کی اوسنے قیامت پیدا
گفتگو خیو نسے تھی عجب گرم شرارت پیدا
سر بہ رفتار نے کی حشر کی آفت پیدا
ہر ادا سے ہی بجدا طرز نزاکت پیدا

نکہت زلف سی کم مرتبہ مشک ہوا
شرم سے ناف میں آہو کی لہو خشک ہوا

شایان

۵۴۹ تیر اس جنبش مژگان سی جگر پر کہائے — زخم اس ناوک بران سی جگر پر کہائے
نشتر اس خار مغیلان سی جگر پر کہائے — نیزے اس کاوش پیکان سی جگر پر کہائے

دیکھکر دیدۂ میگون کو ہرن ہوش ہوئے
۵۵۰ چوکڑی بہول گئی سحر فراموش ہوئے

خندۂ برق کی دکہلائی تبسم نی بہار — موج دریا سی لطافت پہ لگائی تلوار
دل پہ پی تیغ ہوئی برق صفت آتشبار — خرمن صبر جلا اور ہیکی کشت قرار

کس غضب کی تہی ہنسی جسنی قیامت توڑی
۵۵۱ خندۂ گل سنے عجب رنگ کی آفت توڑی

پیچ سی مانگ لیا دلکو سیہ گیسو نے — دم بہرا تیغ دو پیکر کا خم ابرو نے
کہا لیا تیر جگر دوز نگہ پہلو نے — آنکھ وہ آنکھ کہ رخ چہوڑ دلی جادو نے

رنگ ہی لعل بدخشان کا لب گلگون پر
۵۵۲ مصرعۂ سرو کی پہبتی ہے قد موزون پر

قصہ کوتاہ وہ گل رنگ ادا دکہلا کر — صورت کبک قدم زن جو ہوا رستی پر
پردۂ چشم مین دی بیٹہی جگہہ شکل نظر — نام کا اوسکی نشان گہر کی نہ اصلا تہی خبر

نقش دیوار جو حیرت سنے بنایا مجکو
۵۵۳ آئینہ لاکے تحیر نے دکہایا مجکو

دل مین یہ آتش الفت جو شرربار ہوئے — کشت سرسبز جو تہی صبر کی فی النار ہوئے
ابر نیسان کی طرح چشم گہربار ہوئے — وحشت دل بہی کمر باندہ کی تیار ہوئے

ہاتہ جانی لگی ہیہات گریبان کیطرف
۵۵۴ پاؤن بہی چاک نی پہیلائی دامان کیطرف

بیقراری سی ہوا یہ دل مضطر بیتاب — آتشی شیشے مین ہو آگ پہ جیسے سیماب
چشم نرگس کیطرح صاف اوڑا آنکھ سے خواب — مردم دیدہ ستارونکی رہی محو حساب

بڑھ گیا ربط زبان کو میری خاموشی سے
ذوق باتون کا ہوا دلکو فراموشی سے ۵۵۵

سلسلہ الفت گیسو کا ملا وحشت سے
طوق بہی حلقہ گریبان کا بنا وحشت سے
پاؤن خود جانب زنجیر بڑہا وحشت سے
سر پہ زندانکو لیا غل نی اوٹہا وحشت سے

دہجیان دامن صحرا کی اوڑائین کوسون
ندیان اشکونکی چشمون سے بہائین کوسون ۵۵۶

عشق ابرو مین [illegible] کہائی شمشیر
دل پہ مژگان کی تصور نی لگائی سو تیر
زلف نی پاؤن مین [illegible]ت کی پہنائی زنجیر
جادو کی چشم نے آفت کی دکہائی تاثیر

طرز رفتار نی کی سر پہ قیامت برپا
ناز و انداز و ادا سے ہوئی آفت برپا ۵۵۷

تہا تصور کہ وہ کس برج شرف کا ہی قمر
تہا تصور کہ وہ ہی کونسی دریا کا گہر
تہا تصور کہ وہ کس نخل ارم کا ہی ثمر
تہا تصور کہ وہ ہی کون فلک کا اختر

تہا تصور کہ وہ گل کون گلستان کا ہے
تہا تصور وہ کنول کون شبستان کا ہے ۵۵۸

حال تہا زار کہ اک دوست نے دی آکی خبر
کہل گئی ہنمیچہ قوم کی بہی سب جوہر
فکر جسکی ہی عقب جو کہ کی ہی اونکا گہر
کہل اوٹہا غنچہ دل گلکی طرح یہ سنکر

رہبری اوسنے جو کی خضر سے بہتر سمجہا
ورنہ کہویا تو مسیحا کے برابر سمجہا ۵۵۹

چکنی باتون نے کیا خوب ہی کار روغن
داغ سوزان سی بنا سینہ بہی ہیکے گلشن
آتش عشق نہفتہ جو ہوئی شعلہ زن
رشتہ شمع سے [illegible] ہوا ہر موی بدن

آہ پر سوز نی کی جل کے حرارت پیدا
اا اگر مرفی [illegible] کے تازہ بشارت پیدا

٦٠
اوسکی ملنے کی رہی جا رسے مینے تدبیر — جذب الفت نے یہ ناچار دکھائی تاثیر
لی کشش جو بیچ ہوئی اپنی موافق تقدیر — ہاتھ آیا میری بیواسطہ وہ ماہ منیر

رونق افروز ہوا پاس جو مہر و اپنا
روکش بیچ قمر شب ہے پہلو اپنا

٦١
اک انگوٹھی سے کیا رشک پریکو تسخیر — وہ نگین مہر سلیماکی تھی جسمین تاثیر
سرد اکدن تھی شب ماہ وہ ہوائے کشمیر — پہونچی پیچا نمین ساتھ اوسکی جو لیکے تقدیر

جام مے دستے پلایا مجھی ساقی ہنسکر
پردۂ چشم سے لڑتی تھین نگاہین چھنکر

٦٢
یار شاطر تھا مین اوس گل کو نہ بار خاطر — مین مطیع اوسکا تھا وہ بہر اطاعت حاضر
رنگ کہانیسی گلو ری کے نہ تہا یہ ظاہر — قتل کا میری اوٹھا ئیگا وہ بیڑا آخر

خواب میں فسانہ ملاقاتکی باتین ہونگی
روز ... سے بڑی ہجر کی راتین ہونگی

٦٣
لذت وصل جو کچہ دلکو ہوئی تہی حاصل — آشنا لطف سے اوسکی ہو فقط اپنا دل
کیا زبانسے ہو قلم کی وہ بیاں کامل — اوسکی تائید سے آسان ہوئی ہر مشکل

مہربانی شب و روز نظر تہے ہم پر
چشم الفت کی نگہ شام و سحر تھی ہم پر

٦٤
پیار کرتا تھا مجھی لطف سے پیش آتا تھا — نہ تکلف تھا کمال اور نہ شرماتا تھا
باغمین ساتھ وہ گلرو جو ہوا کہاتا تھا — غنچگی کیسی روش گل کی کہلا جاتا تھا

مجھ پہ بلبل کی صفت دلسے فدا رہتا تھا
سرو قمری سے نہ دم بھر بھی جدا رہتا تھا

٦٥
شمع کی طرح سے چمکا جو نصیب پہلو — بیٹھتا شام سے تھا آکی قریب پہلو
دلربا تھا ہی بنا خوب حبیب پہلو — کثرت شوق سے بیدل تھا رقیب پہلو

معنی و لفظ کی مانند بہم رہتے تھے
۵۶۶ وہ بجا لاتی تھے انکھو سنی جو ہم کہتے تھے

پاس دو ہفتہ رہا میری وہ ماہ کامل　دلبری اوسنی یہ کی چھین لیا مفت میں دل
لطف ہر سو کی ملاقاتکی تھی سب حاصل　ناگہان آفت فرقت ہوئی سر پر نازل

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
۵۶۷ روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

تھا بلا خیز محبت کا جو اوسکے آغاز　دلکو ہر طرح سے محبوب تھا سادہ انداز
بنگیا عاشق شیدا کا وہ دلبر دمساز　کہدیا دل نی محبت کا نہ کہنا تھا جو راز

نام بیساختہ چاہت کا زبان پر آیا
۵۶۸ حرف واللہ قیامت کا زبان پر آیا

تیر سی نظروں کی سینہ تھا نہ وقف سو فار　دل نی کہائی تھی نہ ابرو صنم کی تلوار
جامہ زیبی پہ گریبان تھا نہ دامن سو تار　بیکلی جی کو نہ دیتی تھی شب ہجر میں خار

زلف شب تک سر مو بھی نہ بل کرتی تھی
۵۶۹ تھی تو ناگن مگر الفت کا یہ دم بہرتی تھی

عاشق زار کا عاشق تھا وہ محبوب تھا　صاحب فہم تھا خوش وضع خوش اسلوب تھا وہ
تھا بظاہر نہ کوئی عیب بہت خوب تھا وہ　دلکش مردمک دیدہ یعقوب تھا وہ

کی لگاوٹ سے سر و کار محبت پیدا
۵۷۰ ایک ہفتہ میں ہوئی ہر سو کی الفت پیدا

سبز باغ اوسکو رقیبوں نے دکہایا اکبار　گلشن وصل میں گل تازہ کھلایا اکبار
رنگ الفت کا جما تھا جو اوڑایا اکبار　گل کی نظروں لگا مجھی خار بنایا اکبار

وہ پہر امشتعل ہوا چشم مروت بدلی
صورت موسم گل صاف طبیعت بدلی

پالنسہ پلٹا جب بہری اوسکی نگاہ الفت
دل کی جو سرپہ نہ قابو تہا گر تہی جرأت
جیتی بازی تہی کہ ہار رہی تہی نہ اصلاً
اور نہ کئی زر دو فاچی بساط نفرت
رنگ صحبت نہ جما جک کی طرح پہوٹ گئے
اوس دغلباز کی سب چکے بجدا چھوٹ گئے

مین بہی شاطر تہا مجہی آئی نہ یہ چال پسند
آمد و شد کا کہلا تہا جو ہوا رستہ بند
صاف صاف اوسسے مکدر ہوئے طبع خرسند
حوصلی پست ہوئے شعلہ صفت تہی جو بلند
بڑ ہکیا بات مین منظور جو تہا شر اوس کو
دہر لیا مینی سر تیغ زبان پر اوس کو

تہا یہ منظور کہ معشوق بنائین تجہکو
پردہ چشم کرین فرش بچہائین تجہکو
زیور حسن و ادا خوب پہنائین تجہکو
پاکبازیکا مزا لطف و کہائین تجہکو
بی سبب روٹہہ گیا دل سے نہ نکلی ارمان
سستے چہوٹی ابہی سودا نہوا تہا ایجان

بدگہر اصل مین تہا وضع و شرافت کیسی
آشنا بہر غرض کا تہا محبت کیسی
تو تو بیجا ہی تہا پہر مہر و مروت کیسی
ترک کی آپ ملاقات کدورت کیسی
حور بہی بنکے جو تو آئے بہ نفرت دیکہون
پہیر لون منہ کو سر راہ نہ صورت دیکہون

آئینہ لیکی ذرا دیکہئے صورت اپنی
سوچئے دلمین تو کچہ اصل و حقیقت اپنی
وجہ شہرت کی ہوئی شہر مین چاہت اپنی
دی جگہ دلمین تمہین تہی یہ حماقت اپنی
آبرو خاک نہ تہی لائق نفرت تم سے
صاف جاروبکش کوچہ ذلت تم تہے

آدمی زاد تو تہا حور بنایا ہم نے
خاک سی پاک کیا نور بنایا ہم نے
تہا گدا غیرت فغفور بنایا ہم نے
اپنی ہاتون تجہی مغرور بنایا ہم نے

مینین لاکھ کرین تو نہ ملاقات کرین
منہ لگائین نہ محبت سی کبھی بات کرین

اب نہین تیری گلی باغ ارم کل تک تھی
خواہش سیر جو کچھ رکھتی تھی ہم کل تک تھی
چاہ گلگشت کی اہل دلکو صنم کل تک تھی
کوچہ گردی کی ہوس اپنی قسم کل تک تھی

آج دوزخ سی ہی بڑھکر مجھے ایذا ہمین
ہاون ہو عیسی سی نرکھو لگا مین اصلا ہمین

خاک اوڑتی تھی گلی مین تیری ویرانہ تھا
غیرون سی خانہ زنبور نہ کاشانہ تھا
شمع عارض پہ تری کوئی نہ پروانہ تھا
تو پری تھا نہ دل زار یہ دیوانہ تھا

بات کرنی سے نہ ہرگز تھی تمنا مجھکو
تھی کسی طرح سے ملنی کی نہ پروا مجھکو

سایہ بوم ہی اب ظل ہمای دیوار
ہم سر دست ترکیبن کے قدم ہی نہ تھا
جائی وہ اوسکی تلی آیا جو جسکا ادبار
آفتین جلد وہ بانکی ہوون نصیب اغیار

دوزخی وہ ہے جو دوزخ کی تمنا رکھے
ہی وہ ناری تری کوچے کو جو پروا رکھے

بات کرنی تھی نہ تجھسی یہ محبت کیسی
تہ حقیقت تہا حقیقت مین حقیقت کیسی
منہ لگانی کی نہ قابل تھا تو الفت کیسی
دشمنی کرنی تھی تجھسی یہ عنایت کیسی

دل لیا چھین ابھی رشتہ الفت توڑا
[illegible] تھا [illegible] آخر چھوڑا

[illegible] معشوق [illegible] تجھکو نہ تھا
[illegible] حسن دکھانا تھا نہ تجھکو زنہار
[illegible] نہ [illegible] تجھکو نہ تھا
[illegible] نہ [illegible] نہ تھا

[illegible] کا جو [illegible] سکھایا مجھکو
اپنی ہاتھون سے عدو اپنا بنایا مجھکو

گہ حرم کعبہ و بتخانہ ہوا ہم سی ہوا ۔۔ غیرت بزم عروسانہ ہوا ہمسے ہوا
اسکا مشہور جو افسانہ ہوا ہمسی ہوا ۔۔ تھا یہ آباد جو ویرانہ ہوا ہمسے ہوا

بیت
می روم از در تو باز بتو رو نکنم
گر درت کعبہ شود سجدہ بآن سو نکنم

منہ لگانی کی نہ قابل تھی ابھی تم کل تک ۔۔ بات کرتی ہوئی آتی تھی خجالت بیشک
چار ہوتی نہین جو انکھین تو جھپکتی تھی پلک ۔۔ کھوئی داموں بھی نتھا آنکھا کوئی گاہک

بیت
کوئی بھی زلف سے سودیکا خریدار نتھا
گرم دیوانوں سی اسطرحکا بازار نتھا

بیوفا ہوتی ہین دلدار مگر تم سی کم ۔۔ ملتی ہین چال دم رفتار مگر تم سی کم
جی کی ہوتی ہین خریدار مگر تم سی کم ۔۔ رکھتی ہین دہشت اغیار مگر تم سی کم

شعر
دم رقیبون کا نہ اسطرح کبھی بھرتی ہین
ترک عاشق کی ملاقات نہین کرتی ہین

شانہ بین آپکی عادت دم رفتار نتھی ۔۔ بو ہی نخوت بھی گل طبع مین زنہار نتھی
چشم یون رشک دہ نرگس بیمار نتھی ۔۔ چشم بد دور یہ سرمی کی طلبگار نتھی

شعر
اب لگاسے ہین یہ انداز نرالی سیکھنے
لیکے دل ہاتہ مین کیا پاؤن نکالی تمنے

آبرو چاہ سی اپنی ہوئی اس ابرو کی ۔۔ پہونچی تا تار مین بوا بھی سبب گیسو کی
نرگسی چشم کو سکھلائی روش آہو کی ۔۔ راہ پر دیکھین دکھائی ہی نہین جادو کی

شعر
زلف شب رنگ مین شانیکو جگہہ ہم سی ملی
دلکو اس راہ مین جانیکو جگہہ ہمسی ملی

یاد ابرو مین گلا کاٹ کی مرنا بہتر ۔۔ سانسین ٹھنڈی تہ شمشیر کی بھرنا بہتر
خنجر صبر دل زار پہ دھرنا بہتر ۔۔ چشم جوہر پہ نظر اسکے نکرنا بہتر

دہوپ مین مہرِ قیامت کی بصد شوق چلون
تیغِ ابرو کی کبھی سائے مین ہو کر نہ چلون

۸۸
رخ کرین جانب مژگان نہ کبھی خواب مین ہم — خار کیون آئین نظر دیدۂ احباب مین ہم
دین جگہ تجکو نہ ہرگز دلِ بیتاب مین ہم — مضطرب دل ہو تو کو دین چہ سیماب مین ہم
یاد آجائے جو بیٹھی کی فراموش کرین
جل او ٹھی شمع اگر دل مین یہ خاموش کرین

۸۹
خندۂ گل کا تبسم مین نہ تہا کچھ انداز + — چشمِ چالاک نہ اسطرح سی تہی تیر انداز
لب و کہاتی تہی مسیحا کا نہ ہرگز اعجاز — یہہ کرشمہ تہا نہ عشوہ تہا نہ یہہ ناز و نیاز
حشر کب یہہ دمِ رفتار بپا ہوتا تھا
تشنۂ خون نہ کبھی رنگِ حنا ہوتا تھا

۹۰
سرخیِ پان سی شفق پہولی نہ تہی دانتون پر — غیرتِ لعلِ بدخشان نہ بنی ستہے گوہر
تیغِ لب سی نہ کہلی رنگ مسی سے جوہر — تہا خود آرائی کی صورت سی تنفر اکثر
دہیان ہر ہفت کا اب آٹھ پہر رہتا ہے
آئینہ پیش نظر شام و سحر رہتا ہے +

۹۱
اب تو صورت سی تری سخت ہی نفرت مجکو — دل نہین صاف وہ حاصل ہی کدورت مجکو
بس ہوشو و رہو کچھ بھی نہین الفت مجکو — نام کو دل مین نہین پاس مروت مجکو
بیوفائی کی سبب جا رہا ہو یاد رہے
رشکِ یوسف ہو بہت چوک یہ آباد رہے

۹۲
پاکبازی یہ ہیں ناز تہا اپنی ہیہات — وضع تہی نیک شیدا ہوئی بد کوئی بات
دل سی منظور اطاعت تہی تمہاری ہر بات — خوش گذرتی تہی مری عیش و طرب مین اوقات
یہہ نہ سمجھی ستھے فلک ٹوٹ پڑیگا سر پر
خنجرِ دستِ غضب چھوٹ پڑیگا سر پر

دشمنی رکہتی ہے تمہان تم جو کدورت ہے | پہر گئی مثل نظر صاف طبیعت سے
گہٹ گیا بڑہ گیے یہ دریا ہی محبت اسیسا | آشنا بنکے تنی کی یہ عداوت ہے

اب بہرے کان رقیبون نے خدا خیر کرے
تم نی کی ہے وہ میری ساتہہ نہ جو غیر کرے
۹۴

ابتک آنکہون میں تہا کچہ نور محبت باقی | تہی وفا دار ہم اسوجہ تہی الفت باقی
کچہ عنایت کی نظر ہی نہ وہ شفقت باقی | تجہ مین رکہین گے نہ اب نام کو نخوت باقی

اب وہ دغا دینگے تمہین ہم بہی خبردار رہو
بیوفائی پہ کمر باندہی ہین ہشیار رہو
۹۵

لو مبارک ہو رقیبوں سے ملاقات کرو | اور اب شوق سے تم لطف و عنایات کرو
ہم سے انکار ہی جس بات کا وہ بات کرو | دور نظروں سے ہو اب تلخ نہ اوقات کرو

کہاؤن تلوار کا پہل جو سوی ابرو دیکہون
پیچ چوٹی کا پڑے دل پہ جو گیسو دیکہون
۹۶

کل تلک آتا تہا نہ کوچے مین رقیب ایک نظر | جادۂ راہ نہ ڈس کہاتی تہی افعی بنکر
آنکہین دکہلاتی نہ تہی نقش قدم بہی دلبر | آج ہی چار و نظر ہی یہ بلا عاشق پر

انچہ از ماست ہم از ماست چہ حاجت بیان
خوش کسی گفت کہ خود کردہ ندارد درمان
۹۷

رو کش گل تو ہی پر بوی وفا تجہمین نہین | نام لینی کو مروت بہی ذرا تجہمین نہین
جو کہ منظور ہمی تہا سجدہ تجہمین نہین | آدمیت کی روش جور لقا تجہمین نہین

سکۂ قلب کا ہوتا نہین زنہار رواج
بی نمک ہیز ہی جو ہی وہ مزہ کی محتاج
۹۸

عشق مین اپنی دیا ہے وہ خدائی اعجاز | جسکو جی چاہی بنا دین وہی ہم صاحب ناز
دلربائی کے سکہا دین وہ نرالی انداز | طائر ہوش ہون معشوق جہانکی پروانہ

جب آجائے طبیعت وہ پریزاد بنے
جسکا دل قمری ہو وہ غیرت شمشاد بنے

مہربان پاس سخن کا ہی محبت یہ ہے
جب لئے منہ سی جو نکلی ہی مصیبت یہ ہے
عاشقی مین نہ لگی داغ مروت یہ ہے
صاف ہونیکا نہین شیشہ کدورت یہ ہے

دل سی اس بانکا ہی قول نہ اب بات کرون
تیری ہمسایہ یون سی ہی ترک ملاقات کرون

میری فرقت سی پریشان ہے تیرا حال
روبرو سی نہ ٹلی ایک گھڑی شکل ملال
دل رہی تیغ جدائی سی شب و روز نڈھال
خواب و خور عیش طرب سیر تماشا ہو وبال

بستر خواب پہ بسمل کیطرح تڑپے تو
نیند آئے نہ مری دل کیطرح تڑپے تو

داغ فرقت سی مری سینہ ہو تیرا گلزار
دل بہی دکھلائی تجہی سرو چراغان کی بہار
سیر دریا کی پسند آئی نہ گلشن نہ بہار
بیکلی ہجر مین ہو خوب دل زار کو خار

یاد مین میری نہ راتون کو تجہے خواب آئے
تیری قابو مین نہ دم بہر دل بیتاب آئے

کانہین تیرے یہ ہو گا تہا فرشتے مگر
تجہسا دنیا مین نہین کوئی پریوش دلبر
ماہ کنعان تہا تیرا ایک غلام کمتر
نخوت اسوا رہو لی تجہہ پہ باتین سنکر

آگیا تو بہی ہوا مین وہ شگوفا چہوڑا
گل کہلا تازہ ملاقات کا رستا چہوڑا

ہمکو آغاز مین ثابت تہا پیش آئی ہے
لکہی قسمت مین اپنی وصل پریشانی ہے
دل بہی دینا بت ہرجائی کو نادانی ہے
وہ رہی عقل بہی اس بانکی دیوانی ہے

آنکھین یہ کہتی تہین پریزادے دریدہ بہار
دلکو تہا غیرت شمشادے دریدہ دکہاز

قطعہ

بس ہو دور یہ باتیں نہ تم ہمسے کرو | پاس آپ و ملاقات نہ تم ہمسے کرو
جاؤ بھی ذکر عنایات نہ تم ہمسے کرو | کاوش اسطرح کی دن رات نہ تم ہمسے کرو

ناز و غمزہ یہ رقیبوں کو دکہاؤ جاکر
سر کو قدموں پہ دہرو اونکو مناؤ جاکر
۱۱۵

ایک معشوق کا مجکو تہا ستانا منظور | بیوفا تہا وہ ہوا حسن پہ اپنے مغرور
سچ ہی خود ساختہ کی قدر ہو کیا دیکہئے حضور | تیری الفت مین ہی آیا ہے پڑا وہی فتور

گرمیان یہ نہین تہا اوسکے دکہانیکے لیے
شعلہ رو مجکو بنا تہا جلانیکے لیے
۱۱۶

آپ ہی دلمین سمجہتی ہو پریزاد ہین ہم | رو کش سرو چمن غیرت شمشاد ہین ہم
تیغ ابروسے کرین فتح وہ جلاد ہین ہم | بلبل و گل پہنسا لینی مین صیاد ہین ہم

خواب غفلت سے کہلی آنکہہ یہ پہنچا خیال
مشتری چاہیے ہین سیکڑون زہرہ تمثال
۱۱۷

تم یہ سمجہو تہے کہ ہمسا نہین دلبر کوئی | ہو مقابل وہ نہین روی زمین پر کوئی
تیغ ابرو مین نہین کہتا ہی جوہر کوئی | ہاتہہ آئیگا نہ رشک مہ انور کوئی

یہ تصور ہے غلط دیکہو تو کیا کرتی ہین
دیکہئے دل اور کو ہم حشر بپا کرتی ہین
۱۱۸

چشم بد دور وہ معشوق کیا ہی پیدا | حور کیا شمس و قمر رخ پہ ہین اوسکے شیدا
ہین ڈہلی نور کے سانچی مین سراپا اعضا | ہر قدم پر سر رفتار کرے حشر بپا

برق دم سیف زبان ہیجے ابرو ہے
صین جادو کا گر آنکہمین ہین بلا گیسو ہے
۱۱۹

کوچہ زلف مسلسل کی دکہائی جو بہا | بال کہلے ہوسو لٹکی تن لاغر و زار
پہر نہ سلجہی کبہی دل تیرا وہ جہگڑا زنہار | لے بلائین بجز اشوقسے تو سو بار

زلف سے بڑھ کے رہی حال پریشان تیرا
آئینہ خانہ بنے دیدۂ حیران تیرا ۱۱۱۰

رو کش مہر ہی اوس ماہ کا رو ہی روشن — مشرق ہو رہی صاف بیاض گردن
قد وہ بوٹا سا کہ جسپر ہمہ تن ہی سرو گلشن — منہ پہ غنچے کے نہ بات آئی دم صفت دہن

عکس افگن دم خندہ لب گلنار ہین صاف
غیرت لعل بدخشان در شہوار ہین صاف ۱۱۱۱

چشم سیگون مین ہے سرمیکی وہ قاتل تحریر — جسطرح دست ستم ایجاد مین عریان شمشیر
نور کے مردم دیدہ ہین سراپا تصویر — عین جادو کی سے او شوخ نظر مین تاثیر

بل جو ابرو مین پڑے تیغ پہ خنجر چل جائے
ہلے مژگان تو رگ تیر پہ نشتر چل جائے ۱۱۱۲

موج دریا ہے لطافت ہی جبین پر نور — سینۂ ماہ مین ہی شرم سے داغ ناسور
سے تکے خورشید مقابل ہو نہین یہ مقدور — رو برو اوسکی قمر ذرہ ہی اک ای مغرور

آنکھ پڑ جائے جو پر دیکھین بہی حیرانی سے
آب خجلت ہو روان چشمۂ پیشانی سے ۱۱۱۳

تیغ ابرو کو دی ہین وہ خدائی جوہر — جسکی قبضی مین ہی آب دم شمشیر ظفر
وصف برش مین ہوئے بند زبان خنجر — برق سی ٹوٹ کی گرتی ہی وہ جلاد نظر

دل ہو چور نک جو دیکھو وہ خمیدہ ابرو
نیش عقرب کا کرے کام کشیدہ ابرو ۱۱۱۴

ابرو اپنی مثادو جو وہ ابرو دیکھو — ہو خیال ایسا کہ تم خواب مین جو دیکھو
ما چوٹی کی پڑے دل پہ جو گیسو دیکھو — اپنی بالون کیطرف پھر نہ سر مو دیکھو

پیچ پر پیچ پڑین زلف پریشان کیطرح +
جا بجا وحدت رہے آئینہ حیران کیطرح

۱۱۱۵ھ

چشم بد دور وہ آنکھیں ہیں سراپا جادو
کھینچ لی عین غضب میں جو وہ تیغ ابرو
روبرو جنکی حیا سی ہیں پکاری آہو
سامری تھوک کی مرجای خجالت سی لہو

نشہ ہو صاف ہرن تم جو ملاؤ آنکھیں
شرم وہ کھاؤ کہ پردی میں چراؤ آنکھیں
۱۱۱۶ھ

دل ہیں عشاق کی جو رنگ صف مژگان پر
تیر آتے ہیں ہوا خیز خس و خاشاک نظر
پانی پانی دم برشش ہی حیا سے خنجر +
ہی ہر اک خار مژہ نوک سنان سی بڑھکر

تو گلا کاٹے جو وہ خنجر براں دکھلاے
تو سلے ہاتھ جو وہ بخیہ مژگان دکھلاے
۱۱۱۷ھ

صاف عارض ہیں کہیں روکے قمر سی پرنور
آئینہ روبرو آئے یہ کہاں ہی مقدور
شمس ذرہ سی بہی کم قدر ہے اونکے حضور
مشعل طور حیا سی ہے چراغ معمور

تم جو دیکھو تو خجالت سے پشیمان ہو
شکل آئینہ بہت شرم سی حیران ہو
۱۱۱۸ھ

خواب آئے نہ جو وہ زلف پریشان دیکھو
باولی عقل ہو گر چاہ زنخدان دیکھو
داغ دل کھاؤ اگر خال درخشان دیکھو
آبرو جاے اگر گوہر دندان دیکھو +

بیکلی دل کو ہو غنچہ جو دہن کا دکھلاے
زرد چہرہ ہو اگر باغ سخن کا دکھلاے
۱۱۱۹ھ

پست ہو حوصلہ دل جو وہ سینہ دیکھو
ناف دکھلای تو گرداب کا چکر سمجھو
آئینہ سا جو شکم آئے نظر حیرت ہو
ہاتھ آئے نہ اگر موی کمر کو ڈھونڈھو

صاف زانو سے تصور میں پریشان رہو
آئینہ دیکھو کف پا کا تو حیران رہو
۱۱۲۰ھ

وہ گل اندام اگر برق تبسم چمکاے
نخل قامت دم رفتار جو انداز دکھاے
زمن ماہ پرکالہ کی کیصورت جلجاے
سرو گلشن میں نہ سربار خجالت سی اوٹھاے

١٢١
عشوہ و ناز و ادا سے ہے قیامت پیدا
شوخیوں سے ہے نئی طرز شرارت پیدا

پیار سے مجکو وہ آغوش میں لے دیکھی تو
صحبت وصل بہم خوب بنے دیکھی تو
بوسہ عارض کے بھی شوق سے دے دیکھی تو
دل کی مانند وہ پہلو میں رہے دیکھی تو

١٢٢
طاق پر ہمنے سر دست مروت رکھدی
دل پہر لے تمسے تو چہیر یہ محبت رکھدے

یاد رکھنا جو کف دست نہ ملتے گذری
خون کی مانند یہ جوبن ترا ڈہلتے گذرے
شمع ساں آتش حسرت ہی میں جلتے گذرے
بگڑی ایسا کہ مہینوں ہی سنبھلتے گذرے

١٢٣
مشرق مہر جو مغرب ہو تو آسان ہے یہ
مجھسا عاشق ملے تجکو نہیں امکان ہے یہ

دور رہو پاس سے احسان نہ ہمپر رکھو
گر ہے منظور ملاقات قسم پر رکھو
اب سر عجز رقیبوں کے قدم پر رکھو +
سپ چلکے درگاہ میں تم ہاتہ علم پر رکھو +

١٢٤
اب رقیبوں سے نہ ہم بات کرینگے زنہار
زندگی بہر نہ ملاقات کرینگے زنہار

الغرض تیغ زباں سنکے یہ وہ کہائی جواب
یہ قسم کہائی دہرا ہاتہ سر ابرو پر
منہ پہ منہ رکھدیا اوس ماہ لقا نے آکر
اب نہیں ہوگی اطاعت سے تمہاری باہم

١٢٥
صلح منظور ہے گر جنگ کی باتیں نکرو
ہوش میں آؤ اب اس ڈہنگ کی باتیں نکرو

بات بیہودہ نہ اب منہ سے نکالو دیکھو
تیغ بڑہ جائیگا اب ہاتہ کو ٹالو دیکھو
شر نہ پیدا ہو زباں اپنی سنبہالو دیکھو
آستیں میں یہ نیا سانپ نہ پالو دیکھو

پاس کرتی ہیں بہت طرح دبے جاتی ہیں
اوسپہ بہی نام حریف آپ سے جاتی ہیں

۱۲۶ھ

گرمیاں دور کرو پھر غذا ٹھنڈی ہو
کیوں انہیں سر پہ اوٹھائی ہی بھلا ٹھنڈی ہو
آگ پانی مین لگاؤ نہ ذرا ٹھنڈی ہو
سرد مہری نکرو کھاؤ ہوا ٹھنڈی ہو

خنجر تیغ زبان خوب سنبھالا ہم پر
آج دل کھول کے غصہ یہ نکالا ہم پر

۱۲۷ھ

ہو چکی جنگ رکی تیغ زبان اے شایان
کھو دیا اوسکی طبیعت سے بھی نخوت کا نشان
بھاگی اغیار رہا ہاتہ تمہاری میدان
تازہ معشوق چھٹی اب یہ نہین ہی امکان

اوس سے بڑھکر کہین ہر وضع مین پایا اوسکو
عاشق زار تھے معشوق بنایا اوسکو

۱۲۸ھ

آگئی اوس سی سر بزم جو بر رو تکرار
پھر مزا مہر و محبت مین نہین سب سے زنہار
دور ہو دلسی ملال اسکا بہت ہے دشوار
اب رہی وہ دو زبان ملنی مین عذر انکار

بی وفاؤن سے وفا ہوگئے اصلا نکرے
چھوڑی معشوق سے ملنے کے تمنا نکرے

۱۲۹ھ

یہ دیا ہی جو عوض اوسکے خدا نے دلبر
پھر گیئی بات مین طوطی کی روش چشم نظر
نقش ہی حال طبیعت مرا اوسکے دلپر
باعث وصل ہوا ترک ملاقات کا ڈر

شب فرقت سے پچھے روز کا جھگڑا چھوٹا
شکر خالق کا ہو شایان کہ مین اچھا چھوٹا

تمام ہوا

شکوہ

تخلص ہے آغا محمد حسین صاحب کا صاحب
دیوان ہین شاعر عالی فکر نازک خیال ہین شاگرد
ہین مرزا محمد اصغر علیخان نسیم دہلوی کے
قدیم سے باشندۂ لکھنؤ ہین مگر فی الحال
کلکتہ مین تشریف رکھتے ہین یہ واسوخت
جو مندرج مجموعہ ہذا ہے انہین کا نتیجۂ
فکر رسا ہے ارباب ذوق ملاحظہ فرمائین
اور لطف کلام رنگین اوٹھائین فقط



۱

شکرِ خدا کہ ابتو طبیعت بحال ہے — رنج فراق ہی نہ خیالِ وصال ہے
فکرِ رقیب ہی نہ کسی سی ملال ہے — اگلی خطا ہیون کا مگر انفعال ہے
کہتا ہی جب کوئے کہ مزاج اب بجا ہوا
ہوتا ہی جی ذلیل کہ یہ ہمسے کیا ہوا

۲

ہوئے نہین ہی آنکھ عزیزون ہی چار اب — آتا ہی اور دھیان جو ہنستے ہین یار اب
جھکتا ہی سر لحاظ سے کچھ بار بار اب — اون اگلی گرمیون کی کیا شرمسار اب
احباب جب کسی کے لیے جان کھوتی ہین
ہم اپنی جی مین خوب ہی شرمندہ ہوتی ہین

۳

آتی ہی اب یہ شرم کہ کیون انتشار تھا — نادم ہون دمبدم کہ یہ کیا حال زار تھا
کرتا ہون دل سے توبہ بڑا ہوشیار تھا — دیتا ہی دل جواب مین ہی اختیار تھا
مضطر تھا بیقرار تھا سچ ہی حیا نہ تھے
تقدیر کا قصور تھا میرے خطا نہ تھے

بیتاب ہو کے صبر ہی کرتا ہون گی خطاب | تو تہا کہان کہ مجکو تہا اسدجہ اضطراب
تجہپر تو مجکو ناز تہا او خانمان خراب | مجبور ہو کے وہ بہی دیتا ہی یہ جواب

جب پاس آپ کی نہ دل ناتوان رہے
کیسے مکان نہو تو مکین پہر کہان رہے	شہ

دیکہا نگاہ یاس سے بالای آسمان | پہر کراک آہ سرد کہا او عدو جان
یون چاہیے تہا دردرسیدہ کا امتحان | بولا کجی سے یہ فلک دشمن جہان

اب اوس گذشتہ خواب کا تمکو خیال ہے
جب ہوش مین ہوی تو غشی کا ملال ہے	سلہ

اسوقت کانہ دہیان تہا ایسی تہی بیخبر | ہنستے سے تہے حال عاشق شیدا پہ بیخطر
کیا یہ سمجہا نتے تہے کہ مجبور ہی بشر | غرہ تہا انتہا کا تمہین اسپنے صبر پر

مغرور کو ذلیل ہی ہونا ضرور ہے
اوسکے یہی سزا ہی کہ جسکو غرور ہے	شہ

پہ چلنے سے تہے روز چوک مین بنکر قدم قدم | گہر سی نکہر نکہر کے نکلتے تہے باحشم
عالم سنور سنور کے دکہاتی تہی دم بدم | تن تن کے کیون اوبہرتی تہی اتنا ہوی جو خم

کس پہ پڑی ہی آنکہہ کہ شرمای جاتی ہو
کیسے نظر لگے ہی جو آنکہین چراتے ہو	شہ

کیا کیا بناو ٹون ہی نکلتی تہی رات دن | تیور رنگا ڈہنگون ہی بدلتی تہی رات دن
اٹہلا کی چال ناز سی چلتی تہی رات دن | ہی ہوشون کی تم نہ بہلتی تہی رات دن

یہ کیا ہوا کہ چوک ہی جاتی نہین سبہی
ملنا تو کیا کہ آنکہہ ملاتے نہین کبہی	شہ

سن سنکی یہ جواب فلک پہر ہی تاب | آیا عرق جبین پہ زیادہ ہوا حجاب
ہمت رہی نہ ضبط کی جینا ہوا عذاب | اغلب تہا ہو نہین بجز ندامت عرق آب

پالا ہزار جان گنواؤن اُسے طرح
پر کیا کرون کہ موت نہ آئی کسے طرح

ای دوستو غرور کا یہ پہل ہوا نصیب
جیسا کہ اون فنون میں برا تھا مرا نصیب
آفت نصیب نام ہوا اور بلا نصیب
وہ رو نہ جیتے جی نکری پہر خدا نصیب

بچنا سدا برای خدا اِس قصور سے
یارو کبھی کسی پہ نہ ہنسنا غرور سے

سنبھلے رہو کہ گھات مین ہی آسمان لگا
یارو زمین عشق مین کہٹکا ہی جا بجا
دیکھو ڈرو کہ ہو نہ کہین مورد جفا
مین گر چکا ہون کا ہستی ہین ایسی سے

پہنسنا نہ رنج مین کہ پشیمان آہ ہو
ڈرتا ہون تم نہ میری طرح سے تباہ ہو

سچ جاننا یہ میرے نصیحت ہے سب بجا
دل مین اُمنگ عارض تابان مین اک ضیا
مین بہی تمہاری طرح سے عیش باش تہا سدا
لہراتا تہا شباب کا سبزہ ہرا بہرا

آنکھون مین اک سرور تہا حسن و جمال کا
گو چاند تہا پہ ناز تہا اپنے کمال کا

کب سے ہنر کی آنکھ ملاتا تہا مین بہلا
سمجھا تہا مین نہ کبھی ایک کو ذرا
فضل خدا سے یار ہزارون تہی پر سدا
ہر وقت اپنی علم و عمل پر غرور تہا

تنتا تہا روز چوک مین گیسو سنوار کے
کیا جو چلی سے آمد فصل بہار کے

جس نازنین سے آنکھ ملا کر نکل گیا
جس گل سے کچھ مزاج ذرا بہی بہل گیا
چلا لئے وہ یہ کون سے کلیجے کو مل گیا
اک شوخ اور پہانس لیا جی بہل گیا

روتا تہا اپنے جان کو جو صبح کہن ایا
اقبال تہا جو کام کیا خوب بن پڑا

شلہ
اک دن اسی طرح ہوئی تفریح وقت شام
چندے آشنا بھی ساتھ کہ عادت تھی یہ مدام
دل مین مزی زبان پہ کچھ لطف کی کلام
باہم مذاق رنجش دنیا سے شادکام

آکر زمین چوک کو گلزار کر دیا
سب لالہ زار کو چمنِ بازار کر دیا
شلہ

گھرون کو دست کہتے ہوئے شادان ادہر ادہر
اٹھکھیلیان مزاج مین جوبن عروج پر
سب دوست محو تھی کہ پرستان تہا جلوہ گر
ناگاہ ایک حور پہ میری پڑے نظر

چشمک نے میری رنگ صبا کا دکھا دیا
ہر چند غنچہ لب تھی مگر مسکرا دیا
شلہ

پہر سیر چوک کی ہوئی جی کھول کھولکر
آخر قریب شام پھری اپنی اپنی گھر
دیکھا تو سامنے سے وہی غیرت قمر
جھرمٹ مین مہوشون کی خرامان ہی کچھ ادہر

رتبہ نہین ہی اوس سہی سلیمان کی جاہ کو
گویا لیا ہی گو دمین تارون نے ماہ کو
شلہ

حیران نہین دیکھتا تھا کہ اوسکی نظر پڑی
باہم نگہ نگہ سے مکرر جو پھر لڑی
عاشق مزاج ہو کی طبیعت کی تھی کڑی
سکتا ہوا بڑھی نہ قدم رہ گئی کھڑی

بولا مین اس پری کو نہین جانتی ہین ہم
اک دوست مسکرائی کہ پہچانتی ہین ہم
شلہ

ہم اوسطرف بڑہی وہ روانہ ہوئی ادہر
سب متفق ہو ساتھ پھری اپنی اپنی گھر
وہ دوست اوس پری سی جو واقف تھی خوب تر
ٹھہری وہ چوک مین اونہین کچھ کام تھا مگر

ہم اپنی گھر جب آئی تو پہر تکتے رہے
ہر روز کی طرح سے وہی ہنستے رہے
شلہ

کچھ دیر مین وہ دوست بھی آئی ہماری گھر
پوچھا کہان یہ دیر لگی تمکو اس قدر
ہنسکر کہا اونہون نے کہ جاتی تھی ہم کدہر
دیکھا یہ کچھ اور راہ مین سامان جلوہ گر

۲۱ جلسا تہا مہوشوں کا کہ سب حسین تہین
سب بہترین خلق تہین سب نازنین تہین

آیا ہی وہ نظر کہ نہین طاقت بیان
دیکہے نہ ایسے لوگ نہ ایسا سجا مکان

واللہ اوس جگہ پہ پرستان کا تہا گمان
پریان اوترکے قاف سے آئی ہین جیسے یہان

۲۲ جہرمٹ پری وشون کی سب اوس انجمن مین تہے
سب غنچے اونہین گلون کی بہار چمن مین تہے

حیران مین دیکہتا تہا کہ ہرا قدرت الٰہ
ناگاہ اوس پری کی جو مجہپر پڑی نگاہ

بے ساختہ زبان سے نکلتا تہا واہ واہ
جس سے لڑی تہی آنکہ تہاری نہین ہے راہ

۲۳ کچہ چشمکون سے اوسنے اشارا کیا مجہے
تجویز یار دوست تہارا کیا مجہے

اوس مہ جبین نے پاس پہر اپنے بلا لیا
کچہ تذکرہ ونان مین جو ک کا بہی ذکر آگیا

خاطر وہ کی کہ جسکی نہین حد و انتہا
پوچہا تہارا نام و نشان جب بے اذرا

۲۴ مین نے کہا کہ آپ کو کیا اوسنے کام ہی
ہین کوئی کیون بتائین جو کچہ اونکا نام ہی

کیا دیجیے گا اونکا بتائین اگر نشان
مین نے کہا کہ مین نہین بات تم نہین یہان

بولی کہ خیر جان کی ہی آپ ہین کہان
اور خیر جان کی یہی بظاہر نہین ہی ہان

۲۵ فرمایا ہنسکے کہ میان خالق کی شان ہی
بولا مین جی مجہی کو تو کچہ اور دہیان ہی

مین نے بہی تو حضور سے پوچہا تہا کچہ پتا
جس نے بہی چشمکون سے اشارہ بہی تہا کیا

مین نے بہی تو کہا تہا کہ وہ کون سا تہا
مین نے بہی آدمی سے کہا تہا نہین بلا

کہری کو دیکہتا جو کوئی شخص آیا تہا
وان بہی مین ہی تو دیکہ کے کچہ مسکرایا تہا

ہنسکر کہا یہ کہ میاں ہم میں یہاں نہیں
بس جائیے یہاں ہی کھڑی ہوئی ہیں
یہ نوک جھونک اور ذرا سے کہیں
اس کو نہیں ہو ورنہ بہاتی نہیں

کچھ اس جہان پین میں بڑی آبرو نہیں
بولا میں سچ ہی یاں ہی خوشامد کی خو نہیں ۲۷

ہنسکر کہا کہ ڈھیٹ ہی کیسا یہ مردوا
باتیں کرخت لمبیں مروت نہیں ذرا
گھر آ چنا ہی آنکھ میں بالکل نہیں حیا
رو کہیں ہیں وہ جواب کہ مطلق نہیں مزا

میرا ہی اسکو پاس نہ اور ونکا دھیان ہے
اک بک لگی ہی گویا کہ قینچی زبان ہے ۲۸

میں نے کہا پھر آپ کہیں اپنی داستان
پوچھا تھا جنکو اونکا بتایا نہ کچھ نشان
بولی کہ تم ہی خاک کریں راز دل بیان
بک بک کی مغز چاٹ گئی آفت ہی کچھ یہاں

بتلاؤ تو وہ کون ہیں کیا اونکا نام ہے
لی آؤ اونکو یاں کہ ہمیں اونسی کام ہے ۲۹

میں نے کہا کہ خیر تو بولے کہ سچ کہو
بولا میں ہاں وہ آئیں گے اب تو رہا کرو
وعدہ نہو خلاف ضمانت کسیکی دو
اک نی کہا کہ اپنی اونہیں کی قسم تو لو

اوس جاسے پھر قدم نہ اوٹھا لی دیا مجھے
لی لی قسم تمہاری تو آنے دیا مجھے ۳۰

ای وہ پیتو جب اونسے سنا سب یہ میرے حال
پھر ان لگی نگاہ میں شام شب وصال
اور انتظار صبح میں کاٹی شب ملال
گھٹنے لگا جو روزہ تو بڑھنے لگا خیال

دل اسنے کہا کہ مجھکو نہیں اب قرار ہے
بولا وفور شوق سے بیجا اختیار ہے ۳۱

جب دن چھپا تو دھوم ہوئی شام آ رزد
پہنا لباس تنگ ملا عطر مشک بو
چلنے پہ مستعد ہوی یار الیک
پہونچی جھمک جھمک ہوا کی بیٹھنی سے کو کو

اوٹھی برای سیر عجب آن بان سے
نکلی بنا سنوار کے جب مکان سے

بڑھنے لگا جو شوق ملاقات دم بدم
آنے قریب خانۂ دلدار جب کہ ہم

پہونچے میان چوک خرامان قدم قدم
دیکھا کہ انتظار مین بیٹھا ہی وہ صنم

پر کچھ ادہر ادہر نگران بار بار ہی
ثابت یہ ہی کسیکا ابہی انتظار ہی

یہ دہیان تہا کہ دیکھ لیا اوسنی ناگہان
قسمین ہزارون اپنی دلائین کہ آؤ یان

پہولون نہ وہ سمائی ہوئی ایسی شادمان
جانا پڑا کہ تہا قدم دوست درمیان

پونہچی جو بام پر تو مزاج اپنا اور تہا
الفت کی سلطنت تہی محبت کا دور تہا

پونہچی قریب یار پری او جاکی جب
بولا یہ مسکرا کے وہ مشتاق با ادب

احباب دوست بیٹھ گئی پاس آ گئی سب
فرمایئے مزاج مبارک کا حال اب

کیا شغل ہین حضور کو کس شے کی شوق ہے
مین نے کہا کہ مجکو محبت کا ذوق ہے

بولی خلاف اسکی تو مین خوب سا ہنسا
یہ تو وہ شوق ہی کہ نہین جسکی انتہا

پوچہا سبب ہنسی کا تو مین نے بیان کیا
اس درد لا علاج کے پیدا نہین دوا

مجکو تو شوق اسکے سوا دوسرا نہین
ہنسکر کہا چہپانے سے کچھ فائدا نہین

مجکو تو کچھ حضور کے معلوم حال ہین
گانی مین کچھ ستار مین بہی با کمال ہین

مشہور ہی کہ شاعر نازک خیال ہین
مین سن چکی ہون آپ بہی صاحب کمال ہین

رکہتی ہون التماس اگر جی نہ سست ہو
مشتاق مین بہی ہون جو طبیعت درست ہو

ہان کوئی سوز ہی ہی کہ دل ہی ہی انتشار
کرتا ہی دلکو تھامتی ہون شب بار بار
روکر بہر اس دل کی نکالون تو ہو قرار
تھمتا ہی دل تو اشک نکلتی ہین بیشمار

شک ہو اگر مرض کا تو اوسکی دوا کرون
اس درد لا علاج کی تدبیر کیا کرون

واللہ مجہہ کو کل کی تہی بہاری تمام رات
بہولی ذرا نہ یاد تمہاری تمام رات
تہی زندگی سی اپنی مین عاری تمام رات
پہلو بدل بدل کی گذاری تمام رات

ڈرتا تہا جی جو گہر کی طرف دیکھتی تہی مین
اندہیر تہا جدہر کی طرف دیکھتی تہی مین

یہ کیا ہوا ہے مجکو خدا را بتاؤ تو
بت کیا بنے ہوئی ہو زبان سی تو کچھہ کہو
للہ کچھہ سوال کا میرے جواب دو
مین بک رہی ہون آپ کو تم اور دم بخود

بیتاب ہون ہی تاب نہین اضطراب سے
کیون جی تمہین بتاؤ یہ کیسا عذاب ہے

برہم مزاج حال پریشان جی اوداس
دل مضطرب ملال بہت زندگی سی یاس
چہرہ او جاڑ شکل بہیانک قلق ہراس
لب خشک رنگ زرد بدن سرد جی اداس

طاقت ہی طاق ضعف سے درد آشنا نہین ہے
رعشہ ہی ہاتہہ پاون مین لکنت زبان مین ہے

ہر بار سنساتی ہین اوٹہنی مین دست و پا
جیسی کہ کچھہ کہی ہی کہ سکت ضعف تن پڑا
جی کانپتا ہی آتی ہین تیور جو جیر اوپر
غصہ ذرا ہی بات پہ آتا ہی بی خطا

اوجہن ہوئی جو چہیڑ کسی نی ذرا ہی کی
نفرت ہی اوس سی جیسی نصیحت سجا ہی کی

کیا جانتی ہی یہ کیا مری پیچہی بلا سے لگے
جلتا ہی دل کچھہ آگ سی ہی جا بجا سے لگے
مدت ہوئی کہ آنکہہ نہین اک ذرا سے لگے
کسکو مجال ہی جو بچہائی خدا سے لگے

بگڑی کوئی بنائے یہ بیجا خیال ہے
تقدیر کے لکھے کو مٹانا محال ہے ۴۳ھ

کھلتا نہیں یہ بھید کہ تقصیر کیا ہوئی | کیوں مبتلای صدمۂ رنج و بلا ہوئی
پونچا کسی ملال جو مجھپر جفا ہوئی | کیا مفت جان دی کہ نہ ثابت خطا ہوئی

توبہ ہزار بار کروں التجا کروں
اور اسپہ بھی جو رحم نہ آئی تو کیا کروں ۴۴ھ

کھانے کے نام سی تو قسم تک حرام ہی | ہنسنا کہاں نصیب میں رونا مدام ہی
رسوا کہیں نہ ہوں یہ قلق صبح و شام ہی | انجام گریہ ہی تو قصہ تمام ہی

بیتابیاں ہیں ہیں وحشت کا جوش ہی
جینے کے آرزو ہی نہ مرنے کا ہوش ہی ۴۵ھ

بیتابیوں کی ہاتھ سی ضبط جفا کہاں | بدنامیوں کا پاس ہی کیونکر کروں فغان
دشمن ہی خلق بر سر بیداد آسمان | اللہ ہی بچائی کہ ہی سخت امتحان

ثابت نہیں کہ کون سی تقصیر ہو گئے
کیا جاگ جاگ کر مری تقدیر سو گئے ۴۶ھ

مضطر ہوں کیا بیان کروں داستان دل | منظور چرخ پیر کو ہی امتحان دل
ویران مثال دشت پڑا ہی مکان دل | پہلو میں وہ پھر سی نہیں ہی گمان دل

اوس خانمان خراب ویران کو کیا ہوا
ثابت نہیں مجھی مری نادان کو کیا ہوا ۴۷ھ

کس تک تو میں نے آپ سنی نالہ ہای دل | یہ کیا ہوا کہ اب نہیں آتی صدای دل
[illegible] برای دل | کہتی ہوں کچھ پہ منہ سی نکلتا ہی ہای دل

ارمان ہی کہ وصل ہو اوس غمگسار سے
اللہ تو ملا دل ستے اختیار سے

کرتی ہون جب مین چار طرف جستجوی دل
لوہای اب کہلا کہ یہ تہی آرزوی دل
مجکو تو پہر حضور سی آتی ہی بوی دل
للہ دیجیے گا ذرا آبروی دل
مین چاہتی ہون رنج مین یہ مبتلا نہو
نازک مزاج ہی کوئی اسیر جفا نہو ۴۹

خوگر نہین یہ ظلم کا عادی ہی عیش کا
للہ دیجیے گا نہ تکلیف کچہہ ذرا
پونہچی نہ کوئی رنج کہ ہی راحت آشنا
مین اسپہ شیفتہ ہون یہ ہی آپ پہ فدا
دلجوئی بیکسون کی تو دنرات چاہیے
مشتاق کی تو اسنے مدارات چاہیے ۵۰

بس اب مین خوش ہوئی تری قربان ایخدا
کل تک تو جانتی تہی کہ نزدیک ہی قضا
کیا خوب غمگسار کا میری پتا لگا
ہان کچہہ امید زیست ہوئی اب فی اورا
کیونکر رہے ملال خیال دغا نہین
دل اوس سی آشنا ہی کہ جو بیوفا نہین ۵۱

جب اوس پری نی درد دل اپنا کیا بیان
چاہا ہزار ضبط کرون نالہ و فغان
اتنی مین تونے آپ ہی پہر سنے جھے وہان
پر کیا کرون کہ آنکہہ سی آنسو ہوئی روان
تسکین یہ ہے ملال نہ کرنا ذرا اسے
کہائی قسم کہ مجہہ سی نہ ہوگی خطا کبہی ۵۲

اب آپ اپنی دل کو خدارا سنبہالیی
للہ ضبط کیجیے روسے کو ٹالیی
میری طرف گمان جو بد ہو نکالیی
وہ اور لوگ ہین کہ جو ہوتی ہین چالیی
جو باوفا ہی اوسکو اطاعت سی کام ہی
بندہ خدا کی فضل سے ہردم غلام ہی ۵۳

ہوتا اگر فریب تو کہاتی قسم بہلا
تسکین بہی کرتی پیار سی مجہ سی ہمدم بہلا
دیتی خدا رسول کو ضامن ہی ہم بہلا
بیٹا ہیون کا آپ کی ہوتا ہی غم بہلا

کرتے نہ کچھ غرور کہ ہم وہ حسین ہین
رستے ہین سہ جبین فدا نازنین ہین

دیکھا جب اوس پری نے کہ ہی صاحب وفا
بولی کہ مین نثار ہون الفت کا ذکر کیا
یہ کہہ کے جھوم گئی مجکو گلے سے لگا لیا
اپنا مطیع حکم سمجھنا سِوے خدا

کرنا خلاف عہد تو اورون کا کام ہی
مین نے کہا کہ یہ تو ہمارا کلام ہی

لو اب نہ روکنا تمہین اللہ کے قسم
کہتی ہین لوگ رات ہی اب نصف سی بھی کم
گھبرا رہے ہین دیر سی احباب صبحدم
آئین گے قرب شام جو زندہ رہین گے ہم

خاموش کیون ہو آنے کا وعدہ تو کر لیا
پھر عارضون پہ گیسوے پیچان نے بل کیا

رو کر کہا کہ آپ کا احسان جو آیئے
انصاف شرط ہی یہ خدارا بتایئے
ایسے کہان نصیب جو تشریف لایئے
کیونکر مین اپنے منہ سی کہون یہ کہ جایئے

آرام کیجیے تو عنایت کمال ہے
بولا مین ہنس کی آج تو رہنا محال ہے

رخصت ہوئی وہان پری شاد اپنی گھر
فکر رقیب تھی نہ کسے مدعی کا ڈر
ہوتی ہی صبح جشن کا سامان تھا جلوہ گر
باہم کمال عیش سی ہونی لگی بسر

دم بھر بھی اونکی پاس سے اوٹھنا محال تھا
ہر وقت شغل عیش تھا لطف وصال تھا

القصہ ہوا کسی سے جو صحبت کا تذکرا
کچھ جی مین سوچ سوچ کی اوس نے رو دیا
اور آ گیا زبان پہ کہین نام حسن کا
گھبرا کے پھر کہا کہ بچانا مری خدا

سنتی ہو تم کہ زیست جدائی مین شاق ہی
شاید جہان مین نام اجل کا فراق ہی

کیوں جی خدانخواستہ گر تم ہوئے خفا
کیونکر جئیں گے جلد بتا دیجیے خدا

کس طرح سہی کٹیں گی جدائی کی دن بھلا
تو یہ اوسے کی ہمیں مصیبت محال کیا

مطلع
تڑپیں گی جب بہت دل مضطر ستائے گا
پھر تمکو بھی نہ ہمپہ ذرا رحم آئے گا

لو ہاتھ جوڑتے ہیں اگر ہم سے ہو خطا
ہم شاد ہیں کہ شوق ہی دینا ہمیں سزا

تم صاحب وفا ہو نہ ہو نا کبھی خفا
پر ترک اتحاد نکرنا سے خدا

مطلع
حسرت بھرون کو شکل دکھانا نہ چھوڑنا
آنا نہ یان تو چوک کا آنا نہ چھوڑنا

سن سنکی اوس پری سی محبت کے یہ کلام
چھوٹے عزیز ترک احبا ہوئی تمام

سنتے ہی دلسے وہ ہوئی تازندگی غلام
ہونے لگی بسر وہیں اوقات صبح و شام

مطلع
راحت مزاج رنج و مصیبت میں پڑ گئے
بن بن کی کیا نصیب ہماری بگڑ گئے

اس عقل پہ غرور کہ سمجھے نہ یہ ذرا
ہر چند لطف ہجر سے واقف مزاج تھا

نادان کی دوستی کا بھلا اعتبار کیا
لیکن خطا خطا پہ اوٹھائی یہ کی خطا

مطلع
وان سلسلہ تھا عشق کا الفت کا جوش تھا
یان خاتمہ بخیر کہ باقی نہ ہوش تھا

جب کم ہوئی خیال دغا حوصلا بڑھا
ہٹنے لگا حجاب تو سودا سوا بڑھا

زائل گمان بد ہوئی پاس وفا بڑھا
آتا ہی آسمان کو بھی کتنا گھٹا بڑھا

مطلع
بگڑی بنی بنائی برا حال ہو گیا
جاگے نصیب ہجر کی اقبال سو گیا

ظاہر ہوا کچھ اوسپہ مری الفت کا حال
آغاز حسن ہوئی اور کچھ خیال

سمجھی کہ انکو مجھسے محبت ہی ابکمال
گھٹنی لگا جو لطف تو ہونے لگا ملال

۱۵
نقشے ہی غریب سے کے ڈھنگ اور ہو گئے
دو روز میں مزاج کی رنگ اور ہو گئے

پوچھے خوشامدی جو نہایت تھے بدخصال — چھیڑے عدو جی خشک پشیمان تباہ حال
دوڑی رقیب پیٹ کا کرتی ہوی سوال — پوچھا ادھر مزاج تو تاکا ادھر کو حال

۱۶
بڑھتی تھی جب ہوس زر نایاب کی طرف
حسرت سی دیکھتی تھی اسباب کی طرف

کرتے تھے بوٹوں سے خوشامد بھری کلام — کہتی تھی سب کہ تم تو نمک خوار ہیں تمام
جیسی تھی پرورش سے خط آپ کی مدام — اک نے کہا کہ اس سے تو واقف ہیں خاص و عام

۱۷
ہمت وہ حق نے دی ہی کہ دنیا میں نام ہی
حاتم تو اک حضور کا ادنیٰ غلام ہی

واللہ اس طرح کی تو ہمت نہیں سنی — حاتم کی بھی تو ایسی سخاوت نہیں سنی
یہ سیر چشمیاں یہ مروت نہیں سنی — سب کچھ لیا دیے کی محبت نہیں سنی

۱۸
کیونکر کہیں یہ صاحب جود و کرم نہیں
جو چاہا جس نے چھین لیا انکو غم نہیں

غربت وطن کی حال پہ رحمت کی ہی نظر — عادت یہی انکی ہی وہ لٹاتی ہیں مال و زر
یہ ہیں لطیف دوست تو واللہ اس قدر — کھاتی نہیں ہیں آپ کھلاتی ہیں جن و بشر

۱۹
کیسی فراسی چیز ہو سبکا خیال ہی
یہ بی ہماری نوش کریں کیا مجال ہی

کیا پیر و ورثہ ہی جس کی بہت ہی حضور کی — آیا جو وہ تو دوسری ہی خاطر ضرور کی
حاجت روا انیان مومنین بہر صدر کی — واللہ کیا سخی ہی طبیعت حضور کی

خالی نہیں یہ ہاتھ جو محتاج آئی ہیں
لاکھوں کی یہی سلسلہ نہیں ہاتھ سی لگائی ہیں

جب دوسری پری کی یہ رقیبوں نی گفتگو
باقی رہی نہ دل مین محبت کی آرزو
اور سن چکی بیان سب اونکا وہ خوبرو
جاتی رہی دماغ سی بالکل وفا کی بو
غصہ جو آیا راز نہان کو عیان کیا
نادان تہی سب سی ر محبت بیان کیا
۱۱

سن سنکی اوسکی بات رقیبوں نی یہ کہنا
مشہور ہو جہان مین تم صاحب وفا
بولی فریب سی کہ تمہاری نہین خطا
بی بی یہ لکھنؤ ہی یہان ہی ہی دغا
یہ لوگ کہا تہی ہین مروت نہین انہین
مکار ہین کسی کی محبت نہین انہین
۱۲

تہا حسین انکو بلاسے بالتجا
کیسا غضب ہی ترک ملاقات ہی بجا
اور اوسپہ بہی یہ ناز کرین شان کبریا
سمجہا ہی او جلد اب اپنا ہی خدا
بہولی سی ہی کرانکی فریبو نہین آؤ گی
یہ سچ کیا ہی خوب مصیبت اوٹہاؤ گی
۱۳

اب فکر مین ہی کون گرفتار تم کہ ہم
بیٹھا ہی کون بیکس و ناچار تم کہ ہم
کرتا ہی کون شکوہ بیکار تم کہ ہم
روتا ہی کون بیرسی ہر بار تم کہ ہم
ہی کون اپنی جان سی عاری بتایئے
کرتا ہی کون گریہ و زاری بتایئے
۱۴

اچہا کرو نہ ترک ملاقات ہمکو کیا
جہینکو گی تم نصیب کی ونرات ہمکو کیا
بدنو اتیان کری گا وہ بدذات ہمکو کیا
سمجہا نہین گی جو ہوئی اوہری بات ہمکو کیا
جانی دو یہ بہی ہو تو ابہی ہی نہ غم کرو
بچہہ اونکا امتحان محبت تو تم کرو
۱۵

بولی وہ نازنین کہ سب اوتنی سچ کہا
واللہ گر وہ آپ کرین گی نہ التجا
اسد جانتا ہی کہ میری نہین خطا
مین بلسے پہر نہ اونسی ملونگی ہون خفا

منت ہی وہ کرین تو نہ ہین بات کے دن
جب تو نہ تہی پہ ترک ملاقات کرون [illegible]

اوس نازنین کو وان ہوا منظور امتحان — اور یان مجہی ہی اوسکی محبت پہ تہا گمان
مین جانتا تہا چہین اوسی کی ہے سی کمان — جب ان گیا تو آنکھہ مین اندہیر تہا جہان

جون تون وہ روز ہجر تو با تو مین کٹ گیا
آئی جو شام ہجر کلیجہ اولٹ گیا [illegible]

خورشید کی رخ اپنا چہپایا نقاب سی — کی طائرون کی جا ئی نشیمن شتاب سی
رو دو چراغ شب کی لگی پیچ و تاب سی — روحون کی جسم چہوڑ دی اضطراب سی

تاریک دو جہان ہوا ظلمت کو بہر دیا
شام شب فراق کی اندہیر کر دیا [illegible]

پہیلی کچہہ آسمان پہ سیاہی ادہر ادہر — دور ہ کیا مین کا اندہیری کی سر بسر
گہیرا او دہ ابیون کی مصیبت نے دونکا گہر — ڈرنے لگا جو قلب تو چہپنے لگے نظر

خاموشیان عیان ہی قفل دہان ہوئین
آنکہون کی سمت ہو مستی نیندین روان ہوئین [illegible]

کالا لباس چرخ کی پہنا با متحان — چہایا زمین پہ چادر ظلمت کا سایبان
جہونکی ہی آ ئی باد مخالف کی ناگہان — ٹہنڈی ہوئی چراغ تو دہندلا ہوئی مکان

آیا پسند رنگ سیہ آسمان کو
تاریکیون نے گہیر لیا دو جہان کو [illegible]

مسدود راستی ہوئی بند ہوئی دکان — راحت مزاج سو گئی جاگین اوداسیان
پہرنی لگی ہر ایک طرف کو نگاہبان — بیدار کی صدا ہوئی ہر سمت سی عیان

خاموشیون کی نطق فراموش کر دیا
غفلت کی ساری شہر کو بیہوش کر دیا

مضطر ہوئی وہ لوگ جو دنیسی تہی بیقرار — گہبرائی وہ مزاج کہ جنکو تہا انتشار
اوبہین وہ حسرتین جو سدا تہین قصوروار — ٹوٹی وہ آس جسکو کسی کا تہا انتظار
تڑپا وہ دل کہ غم سی کبہی آشنا نہ تہا
۵۲ گہٹنی لگا وہ دم جو اکیلا رہا نہ تہا

وہ خوف رات کا وہ سیاہی کہ الحذر — وہ صدمہٴ فراق کہ جس سی نہین مفر
وہ بیکسی وہ دیکہنا حسرت سی سوئی در — وہ اضطراب لگا وہ پہرنا ادہر ادہر
وہ غم کہ جو بیان کی قابل ذرا نہین
۵۳ وہ درد لاعلاج کہ جسکی دوا نہین

ہر بار دیکہنا سوئی افلاک یاس سے — آہستہ آہ سرد وہ بہرنا ہراس سے
وہ چپکے چپکے رونا عزیزونکی پاس سے — باتین بنا بنا کے وہ کرنا حواس سے
یون ٹالنا ملال کو غصہ ذرا نہین
۵۴ وہ نالہٴ خموش کہ مطلق صدا نہین

گننا وہ اضطراب مین تارونکا بار بار — گہڑیال کی صدا کا وہ کانونکو انتظار
وہ نا امیدیان وہ طبیعت کا انتشار — وہ عالم سکوت کہ جیسے گناہگار
یہ اضطراب تہا کہ ترستی تہی بات کو
۵۵ خالق نہ اب دکہائی جدائی کی رات کو

سکتا تہا مجکو آپ کہ کٹتی نہین یہ رات — پہلے ہی کسقدر کہ سمٹتی نہین یہ رات
کیسی اڑی ہوئی ہی کہ ہٹتی نہین یہ رات — بڑہتی ہی جہوم جہوم کی گہٹتی نہین یہ رات
کٹتا نہین فنا کا طبیعت سلیم ہے
۵۶ جب دیکہتا ہون اپنی جگہہ پر مقیم ہے

پایا نہ چین ہجر مین دم بہر تمام رات — تڑپا ہی یاس سی دل مضطر تمام رات
بیتابیان رہی ہین برابر تمام رات — کاٹی ہی کروٹونکو بدلکر تمام رات

کہتا یہ درد کس سے کہ درد آشنا نہ تہا
تنہائی ہمنفس سے کوئی دوسرا نہ تہا ۵۳۶

رو رو کے اپنی جان گنوائی تمام رات
آرام کی نہ شکل بن آئی تمام رات

آہ رسائی کی نہ رسائے تمام رات
نیند ایسی سو گئی کہ نہ آئی تمام رات

برہم مزاجیوں سے پریشان کر دیا
جوش جنون نے اور ہی سامان کر دیا ۵۳۸

یارا رہا نہ ضبط کا سودا سوا ہوا
دامن تو جہک کے ناخن ہا سے لپٹ گیا

وحشت نے ہاتہ سوے گریبان بڑہا دیا
بیتابیون نے چاک کیا پردہ حیا

عریان تنی کو دیکہ کے الفت بگڑ گئی
مجذوب ہو چکی تہی سڑی اور بن گئی ۵۴۰

رخصت ہوئی دماغ سے شرم و حیا کی بو
پیدا ہوئی مزاج مین صحرا کی آرزو

جاتی رہی شکیب کی ضبط فغان کی خو
آنے لگی زبان پہ کچہ اور گفتگو

دل نے کہا کہ سیج و بالا کا دور ہے
جلدی چلو کہ سیر بیابان ضرور ہے ۵۴۲

[illegible] و [illegible] لیا دم
[illegible] جلو مین طاقت مین رنج و غم

نالہ [illegible] ہوے آہ رسا [illegible]
وحشت نے [illegible] کہ [illegible]

جوش جنون مین ہی قوت ہی [illegible] کی
برہم مزاج سیر کو چالی [illegible] وحشت کی ۵۴۴

[illegible] کی آئی [illegible] لب تک جو [illegible]
ناچار چشم [illegible] کی ہر طرف نگاہ

بیتابیون سے اور ہی حالت ہوئی تباہ
بولی یہ بیکسی تمہین اللہ کے پناہ

اچہا مٹاؤ عالم حسن و جمال کو
[illegible] قضا کو جفا کو [illegible]

۹۲

بھر آئی اشک دیکھکی اپنا تباہ حال — ٹیسون سی درد دل کی ہوا اور بھی نڈھال
بڑھ بڑھ کی کاہشون نی کیا صورت ہلال — اقبال گھٹ گیا تو بھر آئی لگا زوال
پر ہم مزاجیان جو نہان تھین عیان ہوئین
آخر کو اضطراب سی سوائیان ہوئین — ۹۳

احباب سی کسی نی یہ جاکر بیان کیا — آغا شکوہ کی بھی خبر ہی تمہین ذرا
مہمان چند دم ہی وہ آفت کا مبتلا — ملنا ہو زندگی مین تو جاؤ بہر خدا
تیر بلای عشق سے سینہ فگار ہے
ہچکی لگی ہے موت کا امیدوار ہے — ۹۴

احباب دوڑی ہوئی آئی برہنہ پا — دیکھا تو واقعی جو سنا تھا وہ ہی بجا
گھبرا گیا کوئی تو کوئی مضطرب ہوا — رو کر کہا کسی نی بچانا مری خدا
ہان اک نگاہ لطف و کرم تو کریم ہی
اللہ تیری ذات غفور الرحیم ہی — ۹۵

اک دوست تھی کہ اونکو بہت تھا مرا خیال — بولی کہ کچھ بیان کرو درد دل کا حال
ہم جانتی ہین یہ کہ تمہین رنج ہی کمال — پر کیا کرین کہ بس نہین اپنا بجز ملال
کام آئی گر تو جان تک اس دم نثار ہی
لیکن کسی کی دل پہ نہین اختیار ہی — ۹۶

پر ایک ہی ہماری نصیحت جو مان لو — دیکھو ابھی تو رنج و بلا سی نجات ہو
مین نی کہا بتاؤ وہ بولی دعا کرو — لیکن بھلا کے قلب سی رنج و غرور کو
جب درد دل مین ہو تو کہو اضطراب سی
یارب بچا تو عشق کی رنج و عذاب سی — ۹۷

اون دوست سی یہ مژدۂ جان بخش جو سنا — بیتاب ہو کی ہاتھ اوٹھائی لی دعا
[illegible]ولی کی جناب خدا مین یہ التجا — یارب بچائیو کہ ہی الفت بری بلا

مطلب ہوئی جو ختم دل بیقرار کے
آمین کی دوستون کی صدا دی پکار کے ۱۵۸

قدرت خدا کی ہو گئی مقبول التجا
جاتا رہا خیال تک اوس شکساہ کا

غفلت سی آنکھ کہل گئی بس ہوش آ گیا
کچھ عشق سی فزون ہوا نفرت کا مرتبا

ایسی دعای زود اثر کام کر گئے
یہ بہی نہ بوجھ کہلا وہ محبت کدہر گئے ۱۵۹

خالق کی شان ہاین ہوا موقوف انتشار
گذری جو دن بہت تو ہوئی اور شرمسار

اور روان اوسی تہا میری منانی کا انتظار
بی اختیار تہی رہا دل پہ اختیار

جو بات ناگوار تہی منظور ہو گئے
اس عشق کا برا ہو کہ مجبور ہو گئے ۱۶۰

ہمت رہی نہ ضبط کی ہونی لگی اوداس
ٹوٹی جو آس دل کی بندہی اور شکل یاس

بیٹہ ہیوں کی ناتہ سی جاتی رہی حواس
بولی یہ آدمی ہی کہ جا جلد اونکی پاس

کہتا خطا معاف خبر کو مین آیا ہون
اور اوس بلا نصیب کا پیغام لایا ہون ۱۶۱

آیا وہ آدمی جو بنا تہا پیام بر
غصہ بھرا تہا ہو نہ سکی مجہسے در گذر

جہک کر کیا سلام تو میری پڑی نظر
باتین وہ سخت سست سنائین کہ الحذر

پہر یہ کہا کہ مجکو نہیں اوس سے کام ہے
جاتی کہ دوستی ہوئی قصہ تمام ہے ۱۶۲

سنتی ہوا وہ اور یہ میں سنکے داستان
گہبرا گئی پہر تو اور زیادہ وہ نیم جان

جاکر وہان بیان کیا جو سنا تہا یہان
بہڑکی تپ فراق تو اوٹہنے لگا دہوان

نادم ہوئی کہ ہای میں ناحق خفا ہوئے
اونکا قصور کیا ہی مجہی سی خطا ہوئے

جا

۱۰۳ بولا وہ آدمی کہ بس اب آپ جائیے
سو بار ہاتھ جوڑتے اونکو منائیے
عذر گناہ کیجیے قسمیں دلائیے
جس طرح بن پڑے انہیں یان لیکی آئیے

۱۰۴ اور آپ سے وہ آئین یہ بیجا خیال ہے
بی بی ذرا نباہ کا کرنا محال ہے

بولی کہ ہای آپ سے جاتا تو ہی ستم
آئی نفس سوار ہوئی وہ اسیر غم
پر کیا کرین منگاؤ سواری چلین گے ہم
گھر مجھ بلا نصیب کے رنجہ کیا قدم

۱۰۵ دیکھا تو درد دل کا نہ درمان نظر پڑا
کچھ ترک اتحاد کا سامان نظر پڑا

بیٹھی ادب سے سامنے آکر وہ مہ لقا
اللہ رے انفعال پسینا تھا آگیا
پوچھا مزاج شرم سے گردن جھکا جھکا
کٹتی تھی بات بات مین اسدرجہ تھی حیا

۱۰۶ پیش نظر جو اپنے ندامت کا حال تھا
نیچی تھے آنکھ عفو خطا کا سوال تھا

کہتی تھی بار بار تمہاری نہین خطا
خالق کرے جہان مین اونکا بہت برا
ہون منفعل مین آپ کہ ناحق ہوئی خفا
موجد جو اس فساد کے ہین بانی جفا

۱۰۷ بہکا کے رنج و غم مین مجھے مبتلا کیا
مین آپ منفعل ہون کہ مین نے یہ کیا کیا

بولا مین سچ ہے صاف تمہاری نہین خطا
جانا خلاف عہد ہے ملنے کا ذکر کیا
پر کیا کرون کہ اب تو قسم مین بھی کھا چکا
مجبور ہون مین اس مین جو اللہ کی رضا

۱۰۸ اب اور کوئے بہر خدا ڈھونڈہ لیجیے
مین بیوفا ہون اہل وفا ڈھونڈہ لیجیے

...ل اب خطا معاف نہ کھلواؤ منہ مرا
...دون گا صاف صاف تو ہو جاؤ گی خفا
آخر کچھ انتہا بھی کرون صبر تا کجا
مین تم سے اتحاد کرون قدرت خدا

کون کسکا نام کسکو زبان سے بُرا کہون
قابل ہو بس او کہین کے اب آگے ہین کیا کہون
شالہ

واللہ گر بیان کرون گا کسی کا حال
ہر چند جانتا ہون کہ ہو جا حیا کمال
سب لوگ یان ہنسین گی تو ہوگا تمہین ملال
لیکن مجھی تو اپنی ہی عزت کا ہی خیال

سمجھو گی دلمین آپ اگر کچھ بھی عقیل ہو
یان یہ غرض نہین ہی کہ بالکل ذلیل ہو
[illegible]

بک بک بہت نہ کیجیی بندہ نحیف ہی
مشہور ہی کہ قوم تمہاری شریف ہی
ظاہر کی گفتگو ہی طبیعت لطیف ہی
کیونکر نہ پاجیون سی ملو جی کثیف ہی

کیا لاجواب جوڑ خدا نے بنائے ہین
جیسے ہی روح ویسی فرشتی بھی پائی ہین
[illegible]

پاجی حقیقت شریف سی نفرت کمال ہی
کاگو سی شوق لطف سی ہر دم ملال ہی
لی بڑی کی وڑ ہی ہی یہ صحبت کا حال ہی
مین کیا کہون زبان سی عزت سوال ہی

رذیلون سی اتحاد ہی کیا خوش جلیس ہو
سچ تو یہ ہی مزاج کی [illegible] خسیس ہو
[illegible]

[illegible] جہان مین بہم ہوئی
[illegible] ان تو ذرا خلق کم ہوئی
ایسے تھی خوش [illegible] ہم ہوئی
[illegible] کرم ہوئی

[illegible] کہ آپ کی [illegible] خفیف [illegible]
صورت [illegible] ہی کہ ہان یہ شریف [illegible]
[illegible]

[illegible] صحبت نشین بھی خوب
[illegible] جمال [illegible] بھی خوب
[illegible] کرین بھی خوب
انگشتری [illegible] نگین بھی خوب

تم بھی [illegible] خوب [illegible]
[illegible]

یارب بچائیو یہ بڑا مکر ہی حذر
بس اسکا نام چال ہی دیکھو ذرا ادہر
اللہ رے فریب کہ مطلق نہین خطر
کرتے ہین وہ دغا پہ نہین کچہہ نہین خبر

۱۱۵ نازان ہو اونکی فعل پہ دم اونکا بہرتے ہو
مرتی ہین وہ تو ہوک سی تم اون پہ مرتے ہو

قابل تم اونکی اور وہ لائق تمہاری ہین
جو مستحق ہین اونپہ حقائق تمہاری ہین
مشتاق اونکی تم ہو وہ شائق تمہاری ہین
وہ لوگ بہتر ہین خلائق تمہاری ہین

۱۱۶ اور ہین تو اک غریب ہون کیا مجہسی کام ہی
اب اونسی عیش کیجیے میرا سلام ہی

ہین کس کی گہری لڑتی ہین بہلا یہ دل وجگر
دو دن تو خاطرین ہین مگر پہر نہین خبر
پہلی تو اتحاد ہین اور بعد شور و شر
سچ تو یہ ہی کہ اب نہین بندی کو در گذر

۱۱۷ جی ہٹ گیا وہ لطف وہ چاہت نہین رہی
اوصاف تو یہ ہی وہ طبیعت نہین رہی

کہائی یہ غم وہی جسی کہاتا ہو مال و زر
دب کر کری وہ بات جسی ہو کسی کا ڈر
برداشت وہ کری کہ جو تاکے ادہر ادہر
جہپکی اوسی کی آنکہہ کہ جسکی ہو بد نظر

۱۱۸ کم زور وہ رہے نہ ذرا جسمین زور ہو
چپ کر وہ آئی جائی کہ جی جسکا چور ہو

وہ آشنا ہین اور جی اونکی ہم نہین
وہ پر دغا ہین اور جی اونکی ہم نہین
وہ کج ادا ہین اور جی اونکی ہم نہین
وہ بیوفا ہین اور جی اونکی ہم نہین

۱۱۹ وہ اور ہین جو آپ کی ٹکڑی پہ جا پڑے
یان پاؤن ہی پڑو تو نہ ہرگز بلا پڑے

شکر خدا کہ جوش جنون ہی فراغ ہی
فصل بہار آئی ہی گل باغ باغ ہی
پہولون کی بو پسند ہی نازک دماغ ہی
لالہ کہلا ہوا ہی کہ سینی کا داغ ہی

آنسو بھری ہین آنکھون مین اس آب و تاب کے
گویا چھلک رہی ہین کٹوری گلاب سے کے ١٢٠

چھائی ہین موج وار سے لکے سحاب سے کے
داغ جگر سے پھول کھلی ہین گلاب کے
جھالی پڑی ہین شور سے چشم پر آب کے
ہر بار چومتی ہین مزہ نیش شباب کے

شہباز روح صدمۂ بند قفس مین ہی
لطف نسیم صبح کشید نفس مین ہی ١٢١

برداشت ہی نہین ہی انہین کس طرح ستم
تا حشر داستان محبت نہو سکے کم
اور صاف صاف یہ بھی کہا اب کہا چلی قسم
پاس قسم ہی ساتھ چلین کسطرح سے ہم

دیکھین گے اب جو یان سے ہین لی کی جاو گے
واللہ ضد کرو گی تو صدمہ اوٹھاو گے ١٢٢

اوس وقت میری پاس جو تھی چند آشنا
اب آپ بہت نہ کیجیے اتنے ستے خدا
سب نے یہ اوس پہ کہا بھر با التجا
سمجھا کے پھر لی آئین کی بکبا سی فائدہ

[illegible] اپنے نفس پہ کچھ جبر ستیجے
اچھا حظا انہین ای ہی صبر کیجیے ١٢٣

سن سنکی سبکی باتون کو بس سر جھکا لیا
اور بس ہوئی سوار نفس بیچ و سر لتا
بولی فلک کو دیکھ کے جو مرضی خدا
جاتی سی اوسکے مجھکو ہی صدمہ ہوا بڑا

ثابت ہوا کہ کوسنے کلیجے کو مل گیا
لیکن جو سخت جان تھا کہ آخر سنبھل گیا ١٢٤

پھر لا کہ اوس نے پھا [illegible] آنکھ جاری [illegible]
سکا سبب [illegible] بہا [illegible] شعر
دہ کیا کہ اوس طرف سی ہی نکلی ہو نکر
ایسی مصیبتین تو اوٹھا [illegible] بشر

[illegible] فاتحین
[illegible] آسمانشین

۱۲۵ھ
قمری ہی جو کہتی نہیں عادت ہی انکی جلال — مرمر کی مار ڈالتی ہین واہ ری کمال
مذہب مین انکی خون مسلمان بھی ہی حلال — دی انکو جس طرح سے بنی صدمہ و ملال

واللہ انکے نام پہ لعنت سدا کرے
پر سر پہ قہر عشق ہو نازل تو کیا کرے ۱۲۶ھ

ای دوستو یہ عشق ہی ظالم بڑی بلا — اسکے ستم سے سبکو بچائی سدا خدا
عادت ہی اسکی ظلم تو خلقت مین ہی جفا — اس کج ادا سے چین کسیکو نہیں ملا

عاشق ہی اس سے حق مین نہیں معشوق شاد ہین
اس بانی فساد سے کیا کیا فساد ہین ۱۲۷ھ

لیلی کی شکل بن کی ستاتا ہی قیس کو — لی کوہکن کی جان کہ شیرین کو رنج ہو
یوسف کا سانحہ تو زلیخا مین دیکھ لو — وامق کو یہ سکھایا کہ عذرا کا ساتھ دو

ہی دوست یہ کسیکا نہ دشمن کسیکا ہی
خلقت ہی اسکی ظلم یہ عادی اسیکا ہی ۱۲۸ھ

ہر شخص کو یہ رنج مین کرتا ہی مبتلا — معشوق کو ہی اسکی نصیحت پہ بی جفا
عاشق کو ہی یہ پند کہ رسوا ہو خوب سا — ناصح کو ڈانٹتا ہی کہ بک بک کرو ذرا

مردون کو قبر تک نہیں زندی کو گھر نہیں
یہ وہ بلا ہی جس ہی کسی کو مفر نہیں ۱۲۹ھ

صرصر چمن مین باغبین گلچین گلو نہین خار — صیاد بلبلون مین خزان ہی پی بہار
راحت مین رنج نور کی ہو گہی مین لطف نار — وصلت مین ہجر دیدہ حیرت مین انتظار

کل ہمارے شعور مین ہوت و داؤن مین ہر ہی
آفت ہی بد بلا ہی قیامت ہی قہر ہی ۱۳۰ھ

قمری کو سرو کی یہ بتاتا ہی جستجو — بلبل کی ہوش اڑاتی ہین سنگھ گلو نکی بو
چاہت مین عاشقون کی گنوائی ہی آبرو — مجنون بنا بنا کی پھراتا ہی کو بکو

مکر و فریب اسکو زمانے کا یاد ہے
شاگرد اسکا یہ فلک کج نہاد ہے ۱۳۳۱ھ

یہ رنج وہ ہی جسنی ہزارون کی جان لی
یہ وہ مزا ہی جسسی ہی دشوار زندگی
یہ وہ بلا ہی جسنی نہ فرصت کسیکو دی
یہ وہ اجل ہی دیکھہ چھوڑیگی جو کبھی

بیمار اس مرض کا تو ہرگز بچا نہین
اس درد کی تو موت سی بہتر دوا نہین ۱۳۳۲ھ

یہ وہ کڑی جگہہ ہی کہ مجبور ہی بشر
یہ وہ مقام ہی کہ جہان سیکڑون ہین ڈر
یہ جا وہ سخت جا ہی کہ جسمین نہین گذر
یہ اوسکی ابتدا ہی کہ جسکی نہین خبر

اس راستی مین پائی ہین رہزن ہزارہا
اس دوستی مین دوست ہین دشمن ہزارہا ۱۳۳۳ھ

اس امر کی سدا ہی پشیمان آرزو
اس دُر کی پیروی مین گنوائی ہی آبرو
اس بات کی جہان مین ہی بیکار جستجو
اس گلشن وفا مین نہین ہی وفا کی بو

اس لطف بی مذاق مین کچھہ فائدا نہین
واللہ اس نبات مین مطلق مزا نہین ۱۳۳۴ھ

یہ فکر وہ ہی جسمین کہ ہوتا ہی مال و آب
منزل ہی پیکوہی ہی انکو کس طرح ہراس
یہ غم وہ غم ہی جس سی کہ رہتی نہین حواس
آغاز اسکا آس ہی انجام اسکا یاس

کیا کیا نہ دل پہ عشق مین بار و تہمی نہین
بگڑی رہی سدا کبھی اسکی بنی نہین ۱۳۳۵ھ

انجام کار عشق ہی کیفیت فراق
کیا منہ جو مین بیان کرون حالت فراق
ہی روز حشر سی بھی فزون شدت فراق
ای دوستو دکھائی نہ حق صورت فراق

کچھہ دل ہی خوب جانتا ہی اسکی حال کو
کیا کوئی لکھہ سکیگا بھلا اس ملال کو

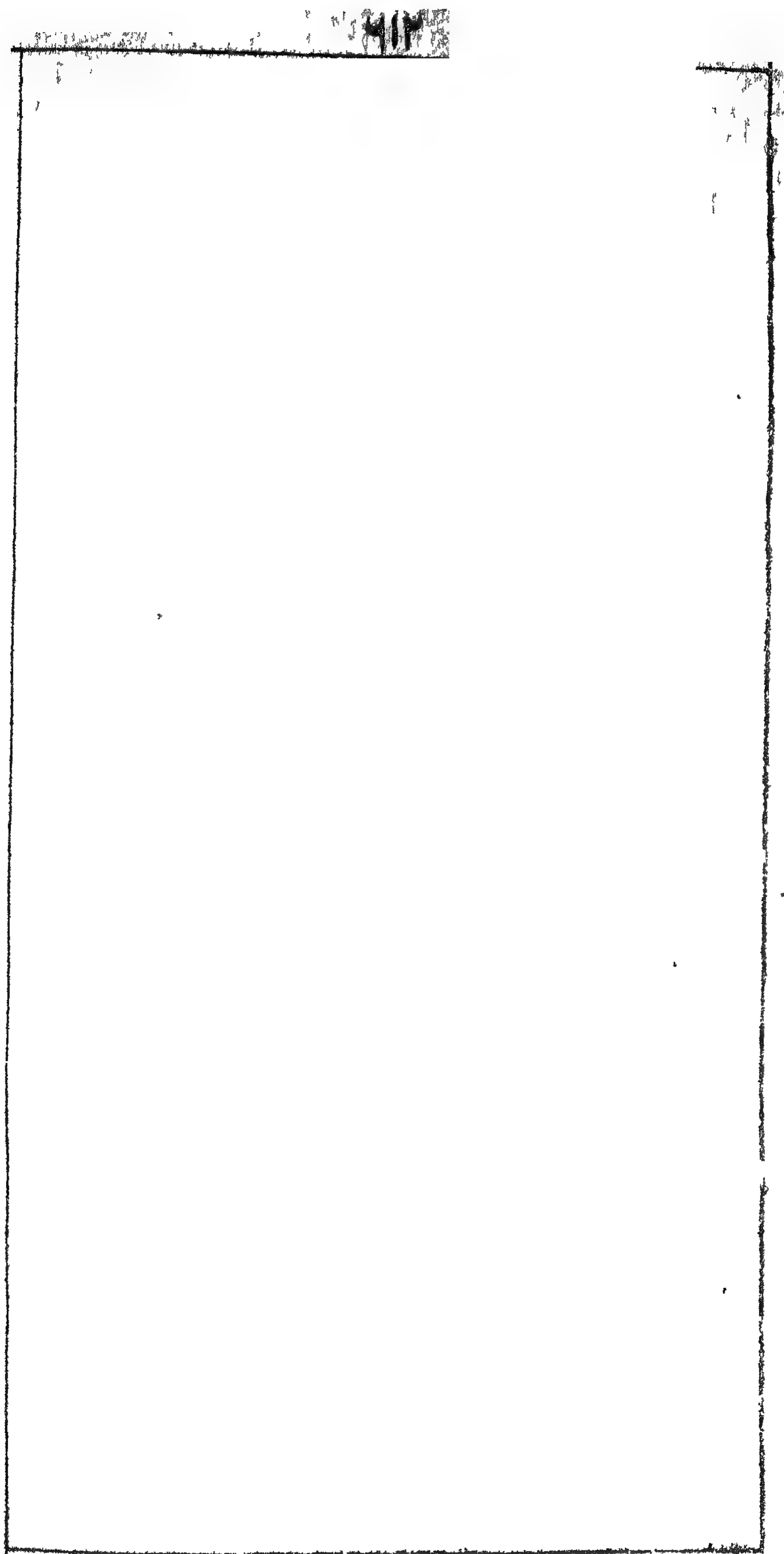
انسان کیا سکے گا فسانہ فراق کا — ایوب کا سا صبر عنایت کری خدا
جرات مین ہو وہ رستم وسہراب وسرا — دل اسقدر ہو سخت کہ پتھر سی بہی سوا

رعشہ ہو پہر بہی جسم مین لکنت زبان کری
کیا منہ جو ایک حرف جدائی بیان کری

بس بس شکوہ لاف بیانی سی کیا حصول — بس بس شکوہ چرب زبانی ہی کیون فضول
بس بس شکوہ سمع خراشی کو دو نہ طول — بس بس شکوہ غرہ بیجا نہین قبول

بس بس شکوہ کبر و تعلّے کو کم کرو
بس بس شکوہ اب سر تسلیم خم کرو

تمام ہوا



شیدا

تخلص ہے نواب مرزا علیخان صاحب خلف الرشید
نواب رمضان علیخان بہادر کا جو برادر نسبتی
تھے یمین الدولہ نواب سعادت علی خان بہادر
جنت آرامگاہ کے صاحب دیوان ہیں شاگرد
ہیں خواجہ حیدر علی آتش مغفور کے چنانچہ یہ فصاحت
جو درج مجموعہ ہذا ہے خواجہ صاحب مرحوم کے نام سے
مشہور ہے مگر یہ غلط معلوم ہوتا ہی بہر حال یہ واسوخت
نواب صاحب ممدوح کا تصنیف فرمایا ہوا ہی فقط



۱
اگلی اک بار نہ تہا یار تری یار تہی ہم — ہمدم و ہم سخن و مونس و غمخوار تہی ہم
لطف و اشفاق و عنایت کی سزاوار تہی ہم — مدعی اب جو ہین مجبور تہی مختار تہی ہم
چین جبین پر نہ تہی رنجش کی نہ یہ باتین تہین
مہربانی تہی شب و روز ملاقاتین تہین

۲
انس تہا ہم سی تمہین ہم تہی تمہاری مائل — عشق تہا حسن خدادا دسی ہمکو حاصل
غم و اندوہ جدائی سی نہ واقف تہا دل — باغ عالم مین مرادین تہین ہماری حاصل
سرو قد قمری بے صبر و تحمل ہم تہے
گل تمہارا رخ گلرنگ تہا بلبل ہم تہے

۳
گوش زد یار تری نام نہ تہا غیر و نکا — لانی پاتا کوئی پیغام نہ تہا غیر و نکا
خلوت و بزم مین کچہ کام نہ تہا غیر و نکا — گرد حلقہ سحر و شام نہ تہا غیر و نکا
دامن پاک سی گرد تجسس آگاہ نہ تہے
کوچہ گردون کو طبیعت مین تری راہ نہ تہے

۴
خود فروشی سے کے مقید تہی نہ خودکامی کے — پختہ کاری تہی چلن چلتی نہ تہی خامی کے
ہونٹہ سلواتی تہے دسازونکی بیناکو — ننگ آتا تہا تمہین نام سی بدنامی کے
پری و حور سی بہی حسن پہ مغرور تہے تم
[illegible] تمکنت سکا تہا بہت دور سے تہے تم

جو کہی کرتی تہی ہم تیرا وسی سہتی تہے ۔ سخت کہتی تہی تو سنکر اوسی چپ رہتی تہے
رونے لگتے تہے نہ یون پہوٹ نہ یون ہنستی تہے ۔ اس مروت پہ تمہاری ہمی ہم کہتے تہے
اسکی قربان رہین گی اسی چاہین گی ہم
منہ سی نکلا ہی جو کچہہ اسکو نباہین گی ہم ۵۶

کوئی آسکتا نہ تہا اپنی سوا صحبت مین ۔ دوسری کی نہ رسائی تہی تری خدمت مین
مختصر قصہ ہمین ہم تہی ہر اک حالت مین ۔ انجمن مین ہمین رہتی تہی ہمین خلوت مین
شمع رخ کو سمجہتا تہا نہ ایمان کوئی
خال ہندو کا نہ عاشق تہا مسلمان کوئی ۵۷

روز و شب وہ جو رہا کرتی تہی صحبت نرہی ۔ ہمنشینی کی جو خدمت تہی وہ خدمت نرہی
قصہ کوتاہ ہوا مہر و محبت نرہی ۔ منہ دکہانی کی ہماری کوئی صورت نرہی
التماس اپنا تو رکہتی ہین تری ذات سی ہم
پہر گیا تو مگر اپنی نہ پہری بات سی ہم ۵۸

اوٹہ گیا مہر و محبت کا زمانی سی رواج ۔ بیٹہی بیٹہی اس اولجہہ پڑی کیا کبہی علاج
یون تو معشوقونکا ہوتا ہی تلون کا مزاج ۔ پر نہ اتنا ہی کہ کل تہی جو طبیعت نہین آج
یا ہمین ساتہہ رہا کرتے تہے اندر باہر
یا ہمین ہین کہ ہمین حکم ہے باہر باہر ۵۹

جو خوشی خاطر نازک کی نہین اسکا غم ۔ کہائی ہی ترک محبت کی جو کہاتی ہو قسم
رہ نہین سکتی کبی شغل کبی رکہتی ہین ہم ۔ ڈہونڈہ لین گے کوئی زیبا صنم عیسی دم
عشق بازی سے نہ بہولین گی تری یاد رہے
دل لگا لین گے فرنگی محل آباد رہے ۶۰

ایسا شاہد ہی اب اللہ سی ہمکو مقصود ۔ آشنائی جسبی مقبول ہو رنجش مردود
سامنی اپنی کبہی کچہہ وہ نہ ہمی موجود ۔ رخ گل رنگ جو دکہلای وہ بہیجی درود

نرگس چشم کا حیرت سے تماشائی ہو
سنبلین زلف کی بو سونگھہ کی سودائی ہو
سله

خون کری دل کو تمہاری وہ رگ جان سی کمر
ہاتھ ملتی پہرو پڑ جائی جو پاؤن پہ نظر

حلقۂ ناف کی تنگی سی ہو تنگ انگشت
چہلا ہاتہ آئی تو گل کہایا کرو ہاتھون پر

پانی پانی ہو ذقن دیکھہ کی اگر حسرت ہو
کنوین مین ڈوب مرو کچھہ بہی اگر غیرت ہو
سله

مصرعۂ قامت موزون کا ہوا آوازہ بلند
دل جلی خال سیہ رنگ سی مانند سپند

بیت ابرو نہ ہا بہت تیری خاطر کو پسند
آنکھین نظارۂ آئینۂ زانو مین ہون بند

لعل لب دیکھے تو سر ٹپکے بہت سنگ سے تو
ہونٹہ چاٹا کرے نام دہن تنگ سے تو
سله

خوبی گوش کری اپنا تجھے حلقہ بگوش
دیکھکر آئینہ سان محو ہو حیرت سی خموش

پہرون ہی رکھی وہ [illegible] صراحی بردوش
حسن مین تہا ہو نہ سکی [illegible] دوش بدوش

نقش دل پر تری نقش دہن دندان سے ہے
خار خار آٹھ پہر کاوش مژگان سے ہے
سله

متہم اوسکا ہو وہ الزام تجہی جو جو دی
خندہ زن ہو کی حقیقت کو تری کہو کہو دی

عرق شرم سی رخسارہ جبین [illegible] ہو دی
آگی اوس گل کو تو شبنم کیطرح سو رہو دی

طعن و تشنیع وہ خورشید لقا تجکو کرے
صورت ماہ نو انگشت نما تجکو کرے
سله

راہ پر لاؤن اوسی راہ بتاؤن تجھکو
تنگ آغوش مین لون اور دکہاؤن تجکو

لب بلب آدمی [illegible] لگاؤن تجکو
جسقدر شوق چلایا ہی جلاؤن تجکو

شاد مان خاطر محزون ہو تجہی غم ہووے
میری گھر عید تری گھر مین محرم ہووے

گفتگو اتنی لیے تھی یہ شکایت آمیز
نقض پیمان کی نئی سر سے ہی کہو دست آویز

یاری غیر سے تا اب بھی کرو تم پرہیز
متوجہ ہو ادھر کو نگہ لطف آمیز

سنہ ۱۷

پھر پری ہو وہی تم پھر وہی دیوانے ہیں ہم
پھر وہی شمع ہو تم پھر وہی پروانے ہیں ہم

غیر معشوق کا نکلا ہے زبان سے جو یہ نام
نہ برا مانیو اس بات کا شیدا ہے غلام

چھیڑنے کے لیے صاحب کی فقط تھا یہ کلام
حرف حق کہہ کے یہ واسوخت کو کرتا ہے تمام

دوستی غیر سے واللہ جو منظور بھی ہو
آنکھ اٹھا کر نہ کبھی دیکھیں اگر حور بھی ہو

تمام ہوا

صفیر

تخلص ہے سید فرزند احمد صاحب رئیس قصبہ مردم خیز بلگرام کا
شاگرد رشید ہین شیخ امان علی مرحوم سحر تخلص کے اور
فارسی مین شاگرد ہین جناب نجم الدولہ دبیر الملک نواب مرزا
اسد اللہ خانصاحب بہادر عرف مرزا نوشہ دہلوی
غالب تخلص کے انکے کلام سے سراپا رنگ طبیعت جناب
شیخ امانعلی سحر کا ٹپکتا ہے طبیعت مین امنگ ہے مضامین کا
نیا ڈھنگ ہے یہ دو واسوخت جو شامل مجموعہ ہذا کیے گئے ہین
میر صاحب موصوف کی طبعزاد ہین فقط



واسوخت صفیہ

۱ رخصت ضبط و تحمل دم فرقت یاد آیا
بیٹھے بیٹھے مجھے اکدن کا سماں یاد آیا
جی دکہانے کو خیال ستم ایجاد آیا
عرض مطلب کو لبون پر دل ناشاد آیا

در دل این آتش جانسوز نہفتن تا کے
سوختم سوختم این راز نگفتن تا کے

۲ لب فریاد سے کہلے ضبط کا یارا نہ رہا
کچہ دنون بہی مری پہلو مین دل آرا نہ رہا
کسو صبر و تحمل پہ اجارا نہ رہا
ضبط کسطرح ہو اس درد کا چارا نہ رہا

مست فریادم و خمیازۂ جیحون دارم
جام لبریز از نالۂ مجنون دارم

۳ ولولے عہد جوانی کے غضب ڈہاتی ہین
چہاونی خانہ برانداز و سکے گہر چہاتی ہین
جو وفا سے نہین آگاہ وہی بہاتی ہین
بہوک جب آکے ستاتی ہے تو غم کہاتی ہین

بوی گل مژدۂ آشوب جنون می آرد
نالۂ بلبلم از پردہ برون مے آرد

۴ لب پہ وہ نالہ ہے جو آگ لگا دیتا ہے
یہ وہ خنجر ہے کہ رستم کو رلا دیتا ہے
دل مین وہ جوش کہ طوفان کہا دیتا ہے
اپنے ہاتہون سے زبان اپنا مزا دیتا ہے

شیشہ بر سنگ زند نالۂ مستانۂ ما
شوق را خواب برد از سے افسانۂ ما

ہائے کیا یاد کرین ہم بھی کبھی بیغم تھے
سب جتنے سامان تھی آسایش کی کیا کم تھے
دیو آفت کو ہٹا دیتے تھے وہ رستم تھو
اسی مطلع کی او ٹھاتے تھے مزی خرم تھو

ان سیم کہ سر و برگ غنچہ و خارم نیست
خانہ زاد چمنم لیک بگل کارم نیست ۶

مدتون ہاتھ سے تھا دور گریبان اپنا
لالی کی طرح تھا داغ نمایان اپنا
برسون کانٹو نسی الگ رہتا تھا دامان اپنا
مثل سنبل تھا کہان حال پریشان اپنا

عاشق زلف گرہ گیر نبودم ہرگز
بیش ازین بستہ زنجیر نبودم ہرگز ۷

اتنوان آنکھون نے کچہ اور دکھایا مجکو
جیب کا پھاڑنا ہاتھون نے سکھایا مجکو
اتنوان پاؤن نے بیہودہ پھرایا مجکو
جو کچہ آیا انہین بد وضعون سے آیا مجکو

بالب تشنہ جگر سینہ بر آیم دادند
آتشم را بنشانند و بہ آبم دادند ۸

ورنہ مین اور یہ ہنگامہ محشر آثار
ورنہ مین اور یہ ہاتہ اور گریبان کی تار
ورنہ مین اور یہ سر اور ستون سے کی دیوار
ورنہ مین اور یہ آنکھہ اور امید دیدار

محمل شوق کجا کعبہ امید کجا
شبنم تشنہ کجا چشمہ خورشید کجا ۹

اتنو فولاد سے نہ لاکھون کرتے سہ سہ کر
تھک گئے لینے پر آئی ہمین سب کچہ کر
آنسو آنکھون سے چلے سیل صفت بہہ کر
ولولے اور ستے ہونے لگے رہ رہ کر

سرعت برق بود بسکہ در اندیشہ ما
در دل سنگ دود ہمچو شرر ریشہ ما ۱۰

اتنو استاد فن عشق لقب ہے اپنا
بڑہ کے فرہاد سے نام اور نسب ہی اپنا
کشور عشق جسے کہتے ہین سب ہے اپنا
قیس دیوانہ کو ہے پاس ادب ہی اپنا

آب حیوان برد آب از دم تیغ اند ما
میگزد خضر لب از حسرت بجائے ما ١١

جبکہ وارفتگی آتی تھی ہمارے دل مین
کہب گئی تھی فلک حسن کے تارے دل مین
شیشے کی طرح تھی پر کوئی اوتارے دل مین
دہیان رہتا تھا علائق کا کناری دل مین

رہگذر بود دو چشم ستم ایجادان را
مسکنے بود دلم خیل پریزادان را ١٢

یاد خوبون کی توجہ سے کبھی فریاد تھی
خود بخود روح تن زار مین گھبراتی تھی
دمبدم اپنی طبیعت بہی کہین جاتی تھی
جسطرف جلتے تھی آواز یہی آتی تھی

برشکال است و ہوا مایہ عشرت دارد
صفت رندی است کہ می دارد وصت دارد ١٣

تھی آمد تھی جنون کی تو جبین بہاتا تھا
ولولہ دل کا جو ارا جو سبکہے لاتا تھا
رات دن گلیون کا پہیرا مجھے خوش آتا تھا
دمبدم جوش طبیعت یہی سمجھاتا تھا

خیز و پیرانہ پر اسرار سے و رباب
شورش افزائی حوصلہ گاہی دریاب ١٤

دور مسجد تھی مری گہر سے تو میخانہ قریب
نقد داغ غم خوبان جو تہا مجکو نصیب
بند کی چشم تصور تو ملے لطف عجیب
جوش کہتا تھا طبیعت کا یہی وا نصیب

از فرنگ آمدہ در شہر فراوان شدہ است
جرعہ را دین عوض آرند می ارزان شدہ است ١٥

وہ کیا شوق نے آخر کہ صبا جسکی تھی
دیکھی وہ شام سے کل کہ سحر جسکی تھی
وہ دکہا یا مجھے عالم کہ نظر جسکی تھی
دیکھا وہ شوخ دہن جسکا کمر جسکی تھی

غالب
فروہ صبح درین تیرہ شبانم دادند
شمع کشتند و ز خورشید نشانم دادند

آہ کس ذکر نے پا یا مری سوزش کو گذر — ہائی کیا آگ تہی جو بہڑکی ہے دل کے اندر
آبلے پڑ گئے سینے سی زبان تک کیسر — دیکھون یہ قصہ پر غصہ بیان ہو کیونکر

[غالب]

شعر ۱۷
دیگر از گریہ بدل رسم فغان یاد آمد
رگ پیمانہ زدم شیشہ بفریاد آمد

جسکا آغاز ہو پیدا اوسکا ہی انجام ہلاک — ایکدن سیر کیلئے چلا مجکو یہ شوق بیباک
غنچہ سان جیب دِش گل تہا گریبان بہ چاک — دیکھے ایک کوچے مین ناگاہ ہزاروں سفاک

[غالب]

شعر ۱۸
پری شیوہ غزالان ورمردم دم شان
دل مردم تحم طرۂ خم در خم شان

اوسی جمگہٹ مین نظر آیا مجھی اک گلرو — آ گئے جسکے بدن سی گل الفت کے بو
سر سے پاؤن تک وسی پا یا سراپا جادو — ماہ رو زہرہ جبین مہر لقا عربدہ جو

[عالم]

شعر ۱۹
خوش قدی لالہ رخی گلبدنی غنچہ لبے
قاتل رخنہ گری شوخ نگاری عجبے

دیکھ لے شکل تو نقشا ہے مرا اور ہوا — اوڑ گئے ہوش تو بیہوشیون کا دور ہوا
عقل گم چشم مین نم دل کا عجب طور ہوا — وہ بہی آگاہ مرے حال سے فی الفور ہوا

[عالم]

شعر ۲۰
یافت از طرز نگاہم کہ گرفتار شدم
کرد از ناز نگاہی کہ من از کار شدم

حسن کی جب سے طاقت سے نے دیا مجکو جواب — آنکھین دیکھین تو ہوی چشم تماشا بیتاب
چہرگا اشکون سے نے رخ ہوش تو ناگاہ گلاب — بر ملا سے کہنے لگے عقل کہ او خانہ خراب

[صائب]

شعر ۲۱
با شکر خندہ خوبان نمک یاری نیست
گل این باغ ز رنگ وفاداری نیست

ہوس خانہ بر انداز نگر پہر آئی — بیجا اسی کی دوا ہوس کی خاطر آئی
دل بیدل غم و اندوہ کی جب گہرائی — یہی توجیہ مرے ذہن مین آخر آئے

عشق را چشم لبالب ز تن آسانی نیست
راحتی نیست که در جامهٔ عریانی نیست

ش ۲۲
پھر تو ہمراز مرا شوق پرستش کا ہوا — پھینک کر بار علائق میں سبکبار ہوا
اپنے بیگانی سے چھوٹے عشق میں یار ہوا — دل سے کہنے لگا اکبار جو ناچار ہوا
غالب

ایدل از گلشن امید نشانی بمن آر
نیست گر تازه گلی برگ خزانی بمن آر

ش ۲۳
چشم بد دور یہ آنکھیں ہوئیں جسدم قائل — سینے میں تیر نگہ کہا کے ہوئی تنگ دل
بیخبر عشق سے میری تہا مگر وہ غافل — یا تغافل سے بنایا مجھے مرغ بسمل
غالب

آن که نے پرده بصد داغ نمایانم سوخت
دیده پوشید و گمان کرد که پنهانم سوخت

ش ۲۴
مین ابھی خوب نہ سنبھلا تہا کہ اندیشہ ہوا — ڈوبا خورشید سر شام تو دل ڈوب گیا
نظر مجمع خوبان پہ پرو کا بہتا — تاری گن گن کی سحر تک یہی مین کہتا تہا
حافظ

اے نسیم سحر آرامگہ یار کجاست
منزل آن مہ عاشق کش عیار کجاست

ش ۲۵
صبح تک حال وہ تہا جسکا بیان ہے دشوار — کوچہ گردی پہ ہوا دارو مدار آخر کار
شہر کے خاک جو چھانی تو ملا کوچہ یار — مگر اوس گل کو نہ دیکھا کہ ہو کچھ دلکو قرار
زیدہ

نعره زن بر در جانانه رسیدیم عبث
پرده راز دل خویش دریدیم عبث

ش ۲۶
ناگہان غرفے سے سر اوسنے نکالا باہر — مجھکو پہچانا تو ہنسنے لگا وہ شوخ نظر
بولا تم کون ہو کیا کام ہے آئی ہو کدہر — ٹکٹکی بندھ گئے مین نے یہ کہا چلا کر
راحا

ای اشتوقت زره دور و دراز آمده ام
از کجا تا بکجا مرحله تاز آمده ام

غم کی جاہی مرے حال پر اے حور لقا — سے لیکے دل کہتا ہے کیا کام بیان ہے تیرا
آتش ہجر سے جلتا ہون ہمیشہ یہی تھا — ٹھنڈی گرمی تری آفت ہی مراجی نہلا

غالب

نیست وقتیکہ بما کاہشے از غم نرسد
نوبت سوختن ما بجہنم نرسد

۲۸

ہجر نے تیرے مجھے صورت بیمار کیا — عیسیٰ لب کے تصور نے مجھے زار کیا
حال بد بینی طبیبون سے جو اظہار کیا — میری جانبازیون نے اونکو بھی ناچار کیا

درعلاج مرضم سوخت زغم جان طبیب
رفت چاک دل من تا بگریبان طبیب

۲۹

چارہ فرمانے دیئے جب مم ہوا وہ ٹھنڈا — شمع کافور تھا پگھلا وہ صنم سرتاپا
پہلے کچھ سوچ کے چاروں طرف اوس نے دیکھا — باقی تنہائی تو آنکھون مین کہا مجھے کہ آ

لمؤلفہ

بخت بیدار مرا تا بلب بام ببرد
رشک بر طالع من عاشق ناکام ببرد

۳۰

بام پر نشہ الفت نے چڑھایا مجھکو — قابل الفت کے یہ بیزاو نے پایا مجھکو
نیچی نظرون سے عجب لطف دکھایا مجھکو — کچھ لگاوٹ تھی تو کچھ پیار سے آیا مجھکو

لمؤلفہ

ساغر عیش چو بر روی دلارام زدم
سکۂ بوسہ برخسار طلافام زدم

۳۱

قصہ کوتاہ بہت ربط بڑھایا مین نے — کہانا کہایا تو او نہین ہاتھون سے کہایا مین نے
اپنے مطلب کا جو اوس شوخ کو پایا مین نے — دل لبہانے کا بر انداز سکھایا مین نے

لمؤلفہ

چشم جادو روشش گردش ایام گرفت
طرۂ جسم بخشش سلسلۂ دام گرفت

۳۲

رات دن پھر تو ترقی پہ رہا عشق اپنا — لب بلب شیشہ و ساغر کی طرح رہنے لگا
شہر مین الفت دلبر نے جو پایا شہرہ — رشک اغیار کو اس عیش پہ میری آیا

۳۳
وصل غماز منزل کہ جانان کردیدہ
مجمع عشرت دلخواہ پریشان کردیدہ

اوس ہوا خواہ نے جب پاؤں نکالا باہر
گرمیان غیرون سے کین اونسی تو مری صحبت
پہر تو اک آگ لگی خانۂ دل مین یکسر
ٹھنڈی گرمی ہوئی وس گل کو مری آہ سحر

۳۴
آہ من در دل کافر نہ اثر پیدا کرد
نالہ ام صورت تاثیر دگر پیدا کرد

کھل کے ملنے لگا وہ شوخ تو مین تنگ آیا
مین نے کی طنز کی گفتار وہ بولا کیا کیا
اکدن اک کوٹھے سے ظالم کو اوترتے دیکھا
بولا مین اتنے تغافل سے تمہین کو زیبا

۳۵
باعث غیرت خوبان جہانے امروز
ناز کن ناز کہ لے شوخ جو لسنے امروز

بولا ستے مین یہ کیا چھیڑی کچھ خیر تو ہے
آج کل عاشق صادق سے کچھے بیر تو ہے
کہا مین نے تجھی اب پاس دل غیر تو ہی
زیست کا لطف نہیں خاتمہ بالخیر تو ہو

۳۶
چارہ گو کہ علاج دل بیچارہ کنم
چارۂ مرگ لبہا تم سے گفتہ یار ہ کنم

تہام کر ہاتھ مرا بولا کہ چل گھر اپنے
جنکو تو سے دیا کرتے ہو مکر اپنے
بولا مین لطف و کرم رکھو اونہین پر اپنے
اوٹھ گئے اتنے تو ہی گردن سے لبستر اپنے

۳۷
باس ہی شوخ چہ بیداد نمایان کردی
خانہ عاشق جانباز چہ ویران کردی

مسکرا کے وہ لگا کہنے کہ اچھا اچھا
الغرض لایا مجھے گھر سے وہ سنے پیرو
گھر تو چل جی مین جو کچھ آئی وہ کہہ سن لینا
گھر کا احوال جو دیکھا تو وہ خود مرونے لگا

شکل آئینہ در دم دیدۂ حیرانی داشت
کوچہ چون لعبتان حال پریشانی داشت

جھنجھلا کر بولا وہ طناز کہ کب آتا ہے — پھر کرشمہ کہا میں سنتے یہ مدارا کیا ہے
میں وہی ہوں جسے تو شام و سحر بہولا ہے — خیر جو دل میں ترے آیا وہی اچھا ہے
غالب

داغ غم از پردۂ دل رو بقضا می آید
تا به بینیم که ازین پردہ چہا سے آید

ای ستمگار جفا کار پیری رو دلبر — سفلہ پرور فلک حسن جفا جو دلبر
اوستاد روش نرگس جادو دلبر — رخنہ انداز وفا کافر بدخو دلبر
صاحب

اے جمال تو بتاراج نظر ہا گستاخ
وے خرام تو بہ پاپا سپرے سر ہا گستاخ

تجھے بیدرد سے کسطرح ہو امید وفا — چار دن کے تھی یہ سب چاندنی اے ماہ لقا
ابھی گئے دن ہوئی گی راتیں کتنیں تیری — دفعتہً رنگ ترا ای گل خوبی بدلا
صاحب

تلخ شد عشرتم آن لعل شکر بار کجاست
دلم ازکار شد آن غمزۂ بیکار کجاست

سوچ تو کیسی تھی وہ عہد و پیمان کیا تھا — مجھسے اقرار وفا اے مہ تابان کیا تھا
رات دن تھی مری تسکین کی سامان کیا تھا — اب یہ کیا ہو گیا اور آگے مری جان کیا تھا
المؤلف

سستے عہد زوضع تو عیان است امروز
ملک حسن تو بدست دگرانست امروز

یاد ہی کچھ تجھے اے شوخ وہ اگلا انداز — اسطرح کی نہ ادائیں تھیں نہ ایسا انداز
چار ہی روز میں کچھ اور ہی بدلا انداز — چشم بد دور ہوئے اتنے سوا انداز
صاحب

تا رخ از بادہ گلرنگ برافروختہ
جگر لالہ عذاران چمن سوختہ

اتنی طینت میں تری نام وفا کا نہ رہا — اے صنم کچھ بھی تجھے خوف خدا کا نہ رہا
مہر کی ذہن نہ ہی دھیان ولا کا نہ رہا — آگے جو تجھمیں تھا وہ لطف حیا کا نہ رہا

تا حیا سرمهٔ نرگس جادوی تو بود
شبنم خلد نظر باز گل روی تو بود
سنه [illegible]

نہ وہ باتین ہین نہ وہ وضع نہ انداز ہے
روغن قاز ہے رخ پر ترے یا غازا ہے
باتون غیرون کی ہین ہر دم ترا دروازا ہے
رات دن در پہ یہ اغیار کا آوازا ہے
صبا

از نہانخانهٔ عصمت بتماشا کہ رام
آہوان چشم برا ہند بصد الحرام
سنه [illegible]

کاجل آنکھو مین ہی اب تمکو حیا سی کیا کام
حرز بازو پہ ہے اب میری دعا سی کیا کام
عطر کپڑون مین ہے اب بو وفا سی کیا کام
ہوی مشہور جہان خوف خدا سی کیا کام
مرتضا

مصحف روی تو ایمان جہانی شده است
حرف شیرازه رگ جان جہانی شده است
سنه [illegible]

ہو گیا جھوٹہ وفا کا ترے دعوا افسوس
پہلے سے کچھ ترا انداز برا تھا افسوس
ڈوبا بیفائدہ کیا نام وفا کا افسوس
تیری تقریر کا پہلو مین نہ سمجھا افسوس
غالب

تکیه بر عهد زبان تو غلط بود غلط
کاین خود از طرز بیان تو غلط بود غلط
سنه [illegible]

عشق جس روز ہوا طوق مری گردن کا
رنگ پیرائی طبیعت تو مرا دل سنکا
اسے پریزاد وسے دن مرا ماتھا ٹھنکا
رابطہ بڑھنے لگا چاک سے پیراہن کا
نظام

شعلهٔ عشق تو آن روز که در جان افتاد
دست را الفت دیگر بگریبان افتاد
سنه [illegible]

اب نہ خدمت کی فقیرونکی کہ لیتے لاکہ
نقش حب کٹ جلایا سے کیے ہم لکھو کر پیا
رو رستے مسجد مین نہ کس ورضنم جلاکر
باندہے درگاہ مین کس رونہ چلی جاکر

گل و شبنم بہم از شعبده انگشت نمایت
نه شدی راضی دعرم بہ عاگفت بلیت

کیا سمائی ہی طبیعت میں ریا میں نہو — کیا دکھایا تمہیں غیروں نی یہی کیوں معشوقا
کیا مری طرح سی پیچ وہ کبہی دتی نہی جوتا — کیا مری طرح ہوا حال تہا اونکا بہی زبوں

ش ۵۰
دل اغیار چو من میل ہوا داری داشت
گل اغیار چو من بوی وفاداری داشت

کہو کیا دن وہ جن روز و ن یہ تم کہتی تہے — پیار کرکے گلے مل مل کر مجہے لپٹا کے
ایک چہٹ دو کی بہی لفت نہیں بہاتی ہی مجہے — رہتی ہی چار کی اک دل میں محبت کیسی

ش ۵۱
از رخ یار وفا از خجل نتوان بود
از پی عشرت یک لحظہ دو دل نتوان بود

اب وہی تم ہو وہی دل ہے کہو کیا سوچے — کسطرح ملنے لگی جا کی ہزاروں کے گلے
کسطرح اوٹہتی ہیں اب تمسی تقاضے دلکے — بولو تو سیکہا ہے یہ ڈہنگ نرالا کسسے

ش ۵۲
باز این شیوہ بیجا زکہ آموختہ
ز آتش غم دل ارباب وفا سوختہ

ایک تم اور ہزاروں کی یہ صحبت کیا خوب — ایک تم اور یہ مجمع کی ضیافت کیا خوب
ایک تم اور یہ اغیار کی کثرت کیا خوب — غیروں کی چاہ میں سب اوڑ گئی غیرت کیا خوب

ش ۵۳
سر بازار ہوس ننگ خریدی افسوس
بخط پردہ ناموس دریدی افسوس

تمنے جو سیکہے اسی ناز نہیں کہتی ہیں — رخنہ انداز اسے انداز نہیں کہتی ہیں
تنگ چشموں کو نظر باز نہیں کہتی ہیں — ایسے غمازوں کو ہمراز نہیں سکتے ہیں

ش ۵۴ غالب
گر چنین ناز تو آمادہ یغما ماند + +
بسکندر نرسد ہر چہ ز دارا ماند

طنز آمیز یہ باتیں جو سنیں اوس گل نی — طبع کچہ اوجہی تو کچہ ساتہ دیا کاکل نے
باتوں باتوں میں سے لگے راز محبت کہلنے — بولا بس بس مرا دم بند کیا غلغل نے

۵۵۵	خامشی ای عربدہ جو پردہ در راز خموش خامشی ای خانہ برانداز وسخن ساز خموش		ریختہ
	مین نے انداز سے باہر جو دہرے اپنے قدم امتحان کے لیے مین نے جو کہا تم پہ ستم	لطیفہ	تم سے ہان لی تہی مری روکہنی کی کسنے قسم تمکو وحشت نے لیا ایسا کہ بس کر گئے رم
۵۵۶	رنجہ از شکوہ بیداد چہ سازی خود را گوشمالے بدہی گاہ بیازارے خود را		
	بہلا اغیار کے خاطر ہوتی اسلیے ہم تو حسن نے کسکے کیا شیفتہ ایسا تم کو	لطیفہ	تم یہ کیا سوچ کے چپ بیٹہ رہے صاف کہو شوق مین جسکے یہ ہو لو کہ مرا نام نہ لو
۵۵۷	ہر کہ بردم نظر لطف وکرم داشتہ چیست گز گوئیہ من نفرت ورم داشتہ		
	مسکرا کر یہ کہا مین نے نہ پوچہو واللہ بولا ہنسکر بہلا ہم بہی سنین وہ کون ہے واہ	لطیفہ	میری اوس بت پہ نظر ہے کہ وہ ہے غیرت ماہ کہا مین نے وہ طبیعت ہے مری کی گمراہ
۵۵۸	عاشق طبع خودم مہربان راچہ کنم کشتہ شوق خودم بازجوان راچہ کنم		
	اسی معشوق کا عاشق ہو نہین اشعلہ عذار اسی معشوق پر آتا ہے مجہے اکثر پیار	لطیفہ	اسی معشوق کو کہنے مین ہے تمکن نہین تکرار اسی معشوق کی دلجوئیان ہین لیل ونہار
۵۵۹	رہبر ویار من این طبع وفادار انیست طبع من مائل ہر کس کہ شد آن یار انیست		
	رک گئی جس سے طبیعت مجہے رکنا ہے ضرور تو جو بد وضع ہوا طبع ہوئی میری نفور	لطیفہ	آدمی ہو کہ پریزاد ہو یا ہو وہ حور لیکن ایسی نہ کہ مجہسی نہ ملون تا مقدور
	نادم از وضع خود ای یار اگر خواہی شد باز یار من ومنظور نظر خواہے شد		

طبع مین اپنی نہین ترک وفا کا کرنا
ہمین کڑھنا تمہین غیرو نکا مدارا کرنا
لیکن اب تم جو کنارا کرو تو کب تک کرنا
ہم بھی اب دل جو لگا لین تو نہ شکوا کرنا

۶۱
راست بر قامت مصر آمدہ پیراہن ہند
یوسفستان بود از رشک چمن گلشن ہند

کچھ نہین حسن مین یکتا تمہین ہمثیل نہین
ایک سی ایک نرالے ہین جوانان حسین
چلو ہم تمکو دکھا دین جو نہو اسکا یقین
ماہرو سیم بدن مہر لقا زہرہ جبین

۶۲
پس نہ پردہ چو رخسار فروزان سازند
خوبرویان جہان را ہمہ حیران سازند

چشم بد دور وہ آنکھین کہ نظر جھک جائے
آتشین رخ وہ کہ خورشید فلک بہک جائے
تیغ مریخ بھی ابرو کی قرین رک جائے
تیر افصہ تو مرے ماہ لقا چک جائے

۶۳
حسن این جمع ترا بیخود و حیران سازد
داغ بر داغ نہد سرو چراغان سازد

جب مری گرمی گفتار کی شعلہ زنی
جی مین کچھ سوچ کے بولا کہ مرا دل ہے غنی
شدت رشک سے اوس شمع کی لب پر بنی
کہا مین نے کہ بیجا ہے تری دلشکنی

۶۴
مسکن زنگ در آئینۂ دل میگردد
چون بہ بینی دل تو سخت خجل میگردد

یہ سنا اوسنے تو آنکھو مین بھر آئے آنسو
مین نے دیکھا کہ بہت تنگ ہے وہ غنچہ دہن
بولا جھنجھلا کے کہ بس بس نکل اب مجھ تو
گلے لپٹا کے کہا رنج نہ کر اے مہرو

۶۵
سینہ بی درد تو از خنجر غم چاک خوش است
دل کہ خالی بود از مہر تو در خاک خوش است

تو نہین وہ کہ تجھی چھوڑ دے مجھسا عاشق
لیکن اب سہ نہین سکتا ہے یہ ایذا عاشق
دوسری پر نہو مائل کبھی تیرا عاشق
تو ہے منصف میرا اگر کہتا ہو بیجا عاشق

حسن پیرایۂ دکان ہوس عنوان کرد
شعلۂ طور چراغ دل خس عنوان کرد

ق

تیر زبانی نے مرے دھو دیا جب لگا غبار | یار سے تجھی صفائی ہو لی بس آخر کار
غیر اغیار ہو سے تے مین ہوا اوس شوخ کا یار | ہو گیا وصل تو جاتی رہی سب وہ تکرار

بعد یکچند جو پیوند دل شیدا کرد
ثمر وصل صنم لذت نو پیدا کرد

ٹ

واہ کیا خوب یہ واسوخت لکھا تینی صغیر | وضع اسکی ہے نرالی تو بیان پیر تاثیر
اتنے واسوختون مین کوئی نہین لکھ سکا نظیر | دیکھکر اسکو یہ کہتے ہین صغیر اور کبیر

غالب
ہندر ازند سخن پیشہ کہ گناسے ہست
اندرین دیر کہن میکدہ آشامی ہست

تمام ہوا



واسوخت دوم صفیر

۱
اے جنون عالم تنہائی ہے — دل بہی ان روزون مین سودائی ہے
خوف ناصح نہین رسوائی ہے — تیری ہاتون مین توانائی ہے

دم خفا دل سے ہے پریشان سیدا
۲ چاک کر چاک گریبان سیدا

دہیان آنکہونکو ہے خون باری کا — حوصلہ دل کو ہے اب زاری کا
ڈہنگ ہے رات کی بیداری کا — مشغلہ کچہ تو ہو پہکاری کا ++

ہر نفس تار رگ جان اولجہے
۳ دونون ہاتہون سے گریبان اولجہے

شب وصلت کے حکایت کب تک — روز فرقت کے شکایت کب تک
خلش غم کے نکاہت کب تک — پیچ خلوت کے حکایت کب تک

دم بہی اولجہے تو رگ جان کے ساتہ
۴ سینہ ہو چاک گریبان کے ساتہ

پہر ہے جب رخ سنگ بہاری — شب غم نیم پہ تیہہ بہار سے
پڑ گیا پاؤن مین لنگ بہار سے — رو نگلے تنک مین بدن پہ بہاری

تپ دو رسے سے جلا مارا ہے
ایشو جو عضو ہے انگارا ہے

سر پھرا کرتا ہے گردون کی طرح گردش پا سر مجنون کی طرح
نہین لب سبزہ زمین جیحون کی طرح اشک سبز آنے لگے خون کی طرح

آنسو چہرے پہ ڈہلے آتے ہین
سات پردون سے سلے آتے ہین
شعر

دل کو سنبل کی پریشانی ہے جسم پر جامۂ عریانی ہے
داغ حسرت کی فراوانی ہے مثل گل چاک گریبانی ہے

ہے ہمنا جو کسی کے سبجے مین
بات سب رہتے ہی جی کی جی مین
شعر

نہ کوئی زمزمہ جبین بہاتا ہے نہ کوئی لعبت چین بہاتا ہے
نہ کوئی شوخ حسین بہاتا ہے کوئی انداز نہین بہاتا ہے

عیش کا ذکر نہ وصلت کا بیان
دل ہے اور اپنے مصیبت کا بیان
شعر

وصل کا اب ہے سر وپا کسکو سنے نصیبون سکے ہے پروا کسکو
حال دکہلاتے اپنا کسکو دہیان ہوتا ہے کسیکا کسکو

بیخبر سے ہم چاہتے ہین
نہین واقف کسے ہم چاہتے ہین
شعر

دل لگی رہتے تھے کیا کیا پہلے کیا سنکلتے تھے تمنا پہلے
پاس اوسکو جو مرا تہا پہلے کچہ دنون اوسنے نبا ہا پہلے

جاگتا تہا جو نصیبہ میرا
ملک وصلت پہ تہا قبضہ میرا
شعر

اب جو دیکہو تو وہ انداز نہین سوز ہے سوز ہے کچہ ساز نہین
لب جان بخش مین اعجاز نہین سیدہی سے کا وہان ناز نہین

۱۱ھ
راتدن اب ہے قرب دشمن
عیش و عشرت ہے نصیب دشمن

دل پہ ہر چند بڑا صدمہ ہے
للہ الحمد وہ بہت بہولا ہے +
لیکن اسلیے بہی صحت کیا ہے +
دل بیمار کا حال اچھا ہے +

۱۲ھ
ابہی نامہ سے ہے یہ فرقت اپنے
نہ سہینگے یہ مصیبت اپنے ++

دل چہٹا زلف دوتا سے صد شکر
وہ ہین بدنام جفا سے صد شکر
نکلے ہم دام بلا سے صد شکر
سرخرو ہم ہین وفا سے صد شکر

۱۳ھ
غم نہین ہے جو صفائی نہ ہوئی
شکر ہے ہم سے برائی نہ ہوئی

غمزہ خونریز ہے کیا ہوتا ہے +
شوق دل تیز ہے کیا ہوتا ہے
غم جنون خیز ہے کیا ہوتا ہے
اونکو پرہیز ہے کیا ہوتا ہے

۱۴ھ
دل ہے باقی نہ وہ دعوا باقی
جان جانے مین ہے اب کیا باقی

اب کہان جاتین وہ سرکار نہین
کسکو تلواسے وہ یار نہین +
چہیڑتے کسکو وہ دلدار نہین +
ہم سے اور اونسے سروکار نہین

۱۵ھ
چین ہو دل کو تو کس صورت سے
ہم الگ وہ ہین الگ مدت سے

ہم وفادار جفا کار ہے وہ ++
ہم تو بیدل ہین دل آزار ہے وہ
ہم ہین یار اوسکے پر اغیار ہے وہ
پر کہان اس سے خبردار ہے وہ

بیوفا خلق خدا جانتے ہے
اوس ستمگر کے بلا جانتی ہے

[illegible]

کب نگاہون مین سماتا ہون مین ٭ جب محبت مین سمایا ہون مین ٭
قول اوسکا ہے کہ یکتا ہون مین ٭ دم ہے ہو جائے جو کچھ چاہون مین ٭

[illegible]
تو ہے کیا بندہ کی حقیقت کیا ہے
عشق کیا شے ہے محبت کیا ہے

نوجوان ہو تو کسے کو کیا کام خوش بیان ہو تو کسے کو کیا کام
رمز دان ہو تو کسے کو کیا کام آسمان ہو تو کسے کو کیا کام ٭

[illegible]
صدمے گردش کے سہو گی تم بھی
روز حسرت کر مین رہو گے تم بھی

تم طرحدار ہو تو اپنے سے لیے سحر گفتار ہو تو اپنے سے لیے ٭
مست سرشار ہو تو اپنے سے لیے اور عیار ہو تو اپنے سے لیے ٭

[illegible]
اسلیے نامون سے کسکو مطلب
اسلیے کامون سے کسکو مطلب

فتنہ انگیز یہ تقریرین ہین زہر آمیز یہ تقریرین ہین
کیا جنون خیز یہ تقریرین ہین جو کرین تیز یہ تقریرین ہین

[illegible]
اسلیے قول آگ لگا دیتے ہین
چٹکیان دل مین سبہ سے لیتے ہین

کیون دہن دست نگر کسکے ہین خانہ ویران ہین یہ گہر کسکے ہین
دوست یہ شوخ نظر کسکے ہین صدمے سینے کو جگر کسکے ہین

[illegible]
جان لیتے ہین دغا کرتے ہین ٭
کہین کیا لوگ دغا کرتے ہین

تیرہ روزون کے لیے ہو کاجل دل کے اوجہانے کو ہو زلف مین بل
تلخ گو سے کو لبون کا ہے عمل کچھ عجب طرح کا ہے پھیر بدل

کیا دعا عاشقون کو دیتے ہین
یہ زبان دے دے کے دل لیتی ہین ۲۲ه

ستم ایجاد لقب ہے انکا +
دلبر سے حسن طلب ہے انکا
لطف ہے وہ جو غضب ہے انکا
رمز دان دہر مین کب ہی انکا

زہر ہین زہر تبسم انکے
قہر ہین قہر تکلم انکے ۲۳ه

جتنے قول اونکے ہین سب ہین جہوٹے
چاہتے ہین کہ مرا دل لوٹے +
کوئے کب تک بہلا سینہ کوٹے
سر گران ہین جلو سے جہوٹے

اونسے اب مجکو بہی کچہ کام نہین
حاجت نامہ و پیغام نہین + ۲۴ه

ہین سنے ایسا ہون سے کبہی نام نہ لون
بزم مین اونسے کبہی جام نہ لون
کچہ تصور سے کبہی کام نہ لون
گر مین نظرون سے تو مین تہام نہ لون

اونکے خفت کا وہ سامان کرون
زاہدین بزم مین حیران کرون ۲۵ه

کج نگاہ ہے کو ادا سمجہے ہین + +
نظرون کو تیر قضا سمجہے ہین
بیوفائے کو وفا سمجہے ہین +
کوئی سمجہانے یہ کیا سمجہے ہین +

دیکہنا مین نے جو دل پہیر لیا
ذلتون نے اونہین بس گہیر لیا ۲۶ه

کبہی اونسے جو کچہ حال اپنے
کبہی سلجہاتے ہین وہ بال اپنے
پیٹ سے لگتے ہین وہ گال اپنے
دل جگر دونون مین عشق پامال

دیکہو سامان جفا کا دیکہو + ++
ڈالنا اہل وفا کا دیکہو ++

کسکو دعویٰ ہے وفا کا اوسنے +
نہین وصلت کا تقاضا اوسنے ++
رک گیا دل سے اب اپنا اوسنے
صاف صاف اتنا ہے کہنا اوسنے

۲۸ یہ بہم سخت ہے سب ہو جائے
اب ادہر ہو کہ اودہر ہو جائے

تمہیں امید وفا دار سے کیا +
تمہیں جان بازون سے عیار سے کیا
تمہیں دشمن سے کہ بہلا یار سے کیا
دوست پر مشق جفا کار سے کیا

۲۹ نہین اس باغ مین بلبل ہم سے
عین غفلت سے ہے تغافل ہم سے

وضع داری بہی بڑا شیوا ہے +
اسمین تسلیم کے حاجت کیا ہے
یہ بڑے قسمتون سے ملتا ہے
جو ہے اوستاد وہی ہے کیا ہے

۳۰ سیکہنے کے بہلا کب باتین ہین
کہ خدا ساز یہ سب باتین ہین

حسن ایسے زہرہ لقا چیز نہیں
کون کہتا ہے ادا چیز نہین +
شوق آرائشون کا چیز نہین
مثل ان دونون کے ناچیز نہین

۳۱ نہین کچہ اس کو بصیرت سکو
کہ پسند آتے ہے سیرت سکو

ماہ کا حسن و ادا اک شب ہے
مہر کا حسن جو قائم سب ہے
رنگ گل صبح جو تہا وہ کب ہے
اسلیئے روز اوسے اک تب ہے

۳۲ گورے رنگت پہ تکبر کیا ++
ہوے صورت پہ تجسس کیا +

خوب انداز ہوتے ہین موضوع
ان جفاؤن کا نہ آگے تہا وقوع
ہمکو یہ ڈہنگ نہین ہین مطبوع
یارون سے ہوتین یہ باتین شروع

۳۳
کیسے انداز نکالے تمنے ++
کیا برے ناز نکالے تمنے

ہم تو چاہین تمہین سبحان اللہ
دھیان اپنا ہے نہ عاشق پہ نگاہ
تمکو بد وضعون سے کے ہر دم ہو چاہ
ہمسے تمسے بہلا کیونکر ہو نباہ

۳۴
گہر ہے آباد در اندازون سے
ساز ہے تمکو سخن سازون سے

سنے خطرات دن اغیار آئین
اب کچھ سب ہے نہ او نہین فتنہ ہین
او نکا ہی جا ہے جہان سو جاہین
ہم جو کچھ بولین تو منہ کے کہا ہین

۳۵
دوست کے قدر نہین جانتے آپ
آدمی کو نہین پہچانتے آپ

سنکے یہ کہتے ہین کیا شوخی ہے
تمکو کیا کام یہ اپنا جی ہے
ہان سمجھے ہان اسمین پسند اپنی ہے
بس یہی بات سے چڑ کے ہے

۳۶
او لجھو کا ہیکو کسے سے صاحب
پوچھ لو اپنے ہی جی سے صاحب

جس پہ جی چاہتا ہے مرتے ہو
مجھپر الزام عبث دہرتے ہو
رات دن نام رٹا کرتے ہو +
آہین بیفائدہ کیون بہرتے ہو

۳۷
مطلب اس بات سے آخر کیا ہے
اپنا دل اپنی خوشی سے پہر کیا ہے

دل مین دہیان ہمارا سب جھوٹھ
زلف پیچان کا ہے سودا سب جھوٹھ
عشق صادق کا ہی دعوے سب جھوٹھ
روز تم کرتے ہو نالہ سب جھوٹھ

رنگ اپنا یہ جما کیا ہے
فقرے بازو نکالا کیا ہے

۳۸
آپ جو کرتے ہیں اکثر فقرے — سامنے سب کے ہوتے ہیں متر فقرے
نہیں چلنے کے یہ مجھ پہ فقرے — اور ون کو دیجئے جا کر فقرے

ومبدم دم میں ہیں لاتے کیا خوب
آپ مجکو ہیں بناتے کیا خوب
۳۹

واہ رے سحر بنانے کے ڈھنگ — شاعرے آپ کی یان وگی نہ رنگ
غیر ہے غیرے کیسی ہی جنگ — بس نہ مجھے کیجیے ناحق کو نہ تنگ

مجکو منظور یہ تکرار نہیں ++
ایسی باتون سے سروکار نہیں
۴۰

وضعدارے کا اگر دعوے ہی — پہر یہ بیغانہ رنجش کیا ہے
ابتو کچہ اورہے ڈہب بہاتا ہی — رنگ کچہ اور طبیعت کا ہے

زندگے سے نہ خفا ہو جاؤ ++
اچہا بس مجکو بچا ہو جاؤ +
۴۱

یار عیار کے ایسے تقریر — کبھی اولٹے کبھی سیدھی تقریر
کیا ہو تر ہو کسکے تقریر ++ — کیون نہ بیکار ہوا سنے تقریر

بہاگے وہ ہم اوسے جاہین کہان تک
لسنے جانب سے بہاہین کہان تک
۴۲

کیون نہ ان باتون پہ پڑہیے لاحول — اب صفا سنے کا نہین ہی کچہ دل
وہ یہ کہتا ہے تو ایسا ہے یہ قول — ہم سے یہ معشوق نکالین وہ سہ دل

قد ہو جس شوخ کا بالا سب ہے
حسن جسکا ہو نرالا سب ہے
۴۳

اسکو نفترا نہ سمجہا تھہ ++ — الغرض کہتا ہون سچ ہے واللہ
آج ہے دیکھا ہے اک غیرت ماہ — چشم بد دور عجب حسن ہی واہ

اے جان جس یا

بیت ۴۴
پتلے انکھوں کے پڑے اسنے نظر
چشم نرگس نظر سے آئے نظر

شوخ طناز قیامت چالاک
وہ جو اسنے کہ دو عالم ہون ہلاک
معدن حسن و لطافت بیباک
سنئے انداز نرالے پوشاک

بیت ۴۵
ختم ہے حسن و نزاکت اوس پر
بانکپن اور قیامت اوس پر

رگ جان خنجر ابرو کاٹے
وہ اودہر زلف سمن بو کاٹے
راہ کو اسنے گیسو کاٹے ++
دست افسوس ادہر تو کاٹے

بیت ۴۶
اوسکے کنگہے سے پریشان تو ہو
دیکھے وہ آینہ حیران تو ہو

کہوے وہ بال تو ہو تجکو وبال +
غازہ گالون کا ہے اوسکا اوگال
وہ چلے چال تو ہو تو پامال ++
خاک پا تجکو ہو سرمی کی مثال

بیت ۴۷
تجہسے وہ بت نہ خبر مطلق ہو +
رنگ تیرا اسد محفل فق ہو

کیا سخن ساز ہے وہ سحبان
چپ جو ہو مصلحۂ غنچہ دہان
فقرے فقرے سے ظرافت ہے عیان
لاکہون انداز ہون اوسمین نہان

بیت ۴۸
تن گفتار تبسم اوسکا
شرح اوسکے ہے تکلم اوسکا

عید ہوتی ہے جو ملتا ہے +
کیف انکہون کو سوا ملتا ہے +
وصل ہوتا ہے مزا ملتا ہے
لطف ہاتہون کو جدا ملتا ہے

ایک اک عضو جو ہل جاتا ہے
غنچہ امید کا کہل جاتا ہے

کیا کہون وصل کے شب کی لذت
بھول ہی جاتے ہے سب کی لذت
اونکے وہ لطف و غضب کی لذت
وہ مرے حسن طلب کے لذت

۵۰ میرا اصرار سمٹنا اونکا
شرم کہا کہا کے لپٹنا اونکا

وہ نگاہین وہ اشارے اونکے
اپنے رغبت وہ نظارے اونکے
ناز انداز ہین پیارے اونکے
اتنے صحبت سے ہمارے اونکے

۵۱ اوسکے انگیا کے ستارے ٹوٹے
اسطرف بند ہمارے ٹوٹے

اونکا ہر بات مین غصہ ہونا
زلف سلجھانے مین اولجھا دینا
اپنا اون ہونٹھون پہ بوسہ دینا
چھیڑ کر منہ مین زبان کا دینا

۵۲ ہاتھ بیجا جو بڑھا دیتے ہین ++
جھٹ سے وہ تیوری چڑھا لیتے ہین

یہ لگاوٹ سی ہے وہ اصل نہین
نہ سمجھنا مجھے جو اصل نہین
مجھمین اوسمین شوخ بین کچھ فصل نہین
لطف پیر جا ہے ان کی فصل نہین

۵۳ گرمیون مین سبے مزا کرتا ہے
بیسبب بیسدھ مین رہا کرتا ہے

جسنے یہ سحر کہ دیکھا ہوگا +
قصہ کب اوسکو گوارا ہوگا
ہو بھد جاوسگے جو تم کیا ہوگا
یہان نقصان سنے کسکا ہوگا

۵۴ سبب تم ہو گئے بیزار اچھا
بیکسنے ہے ڈھونڈھ لیا یار اچھا

تو نے کیا اور ادا کیا تیری
کسکا اسنے شرما سے ہے پروا تیری
سبے مار لطف جایا تیری
سحر گفتار سدا یا تیری

۵۵ مجکو یہ ناز نہین بہاتا ہے
کسکو ترے انداز نہین بہاتا ہے

اب مصیبت نہ اوٹھائیگا صفیر
اب نہ اس دام مین آئیگا صفیر
اب فریب ایسا نہ کہائیگا صفیر
اب کہین اور سے جائیگا صفیر

تمکو اغیار مبارک صاحب
ہمکو وہ یار مبارک صاحب

تمام ہوا

عرش

تخلص ہے جناب سید حسن عسکری عرف
میر کلو صاحب کا خلف الرشید ہیں جناب
ملک الشعرا بلبل ہند میر محمد تقی صاحب دہلوی
میر تخلص کے صاحب دیوان ہیں شاگرد ہین اپنے
والد مرحوم کے بعد اونکے پھر کسیکے شاگرد نہین ہوے
فقط انکو اپنی طبیعت سے مشورہ رہا
مولد اور مسکن انکا لکھنؤ ہے مرد قانع فیاض
باخدا ہین طبیعت کی جودت اور ذکاوت فہم خداداد



یار صورت سے نہیں اب مجھے دکھلاتا ہے	دل مرا آتش ہجر سے جلا جاتا ہے
طائر جان قفس تن مین جو گھبراتا ہے	سیر گلزار عدم ہے کا خیال آتا ہے

اور اکدم نہ وہ صیاد اگر آئے گا
بلبل روح قفس مین نہ نظر آئے گا

آئینہ سان کسی رخسار کا حیران ہون مین	مثل سنبل کسے گیسو کا پریشان ہون مین
ہے یہ وحشت کہ بس اب قابل زندان ہون مین	سجدۂ عشق بتان سی یہ پشیمان ہون مین

مرض عشق سے گر بچ گئے جان محزون
ہو پری سی بھی تو نہ مین آنکھہ اوٹھا کر دیکھون

آہ سوزان نی جلائی ہین ہزارون شب غم	شور نالی کا ہے ہنگامۂ روز محشر
سمجھتا ابھی وقت جان ہے یہ قیامت دل پر	ملک الموت کو سمجھا جان کا آتا ہی خطر

ڈر کے بھاگی ہی وہین موت اگر آئی ہے
[illegible]

وحشت دل نے یہ حالت مری پہنچائی ہے / کہ ہر اک شخص مجھے کہتا سودائی ہے
پانو مین آبلے ہین بادیہ پیمائی سے / دل وحشی ہے مرا آہو صحرائی ہے

اب جو اے غیرت لیلے نہ تجھے پاؤنگا
بید مجنون کے تلے جیسے گذر جاؤنگا

کونسا شہر ہے جس مین مرا چرچا نہوا / کونسا دشت ہے جو اشکون سے دریا نہوا
کونسا خار قدمبوس کف پا نہوا / کونسا رنج نصیب دل شیدا نہوا

فرق آجای نہ کیون صبر و شکیبائی مین
کوئے ہمدرد نہین عالم تنہائی مین

ابھی پری اب دل دیوانہ یہ گھبراتا ہے / بات کرتا ہون تو دل منہ کو چلا آتا ہے
رنگ رخ ہوش کے مانند اوڑا جاتا ہے / ہر نفس سینہ سے پیغام اجل لاتا ہے

کشتۂ وصل ہے فرقت مین کوئے بچتا ہے
دم نکل جائیگا اکدم مین یہ غل مچتا ہے

رنگ ایک روز نیا وحشت دل لاتی ہے / شام سے صبح تلک نیند نہین آتی ہے
صبح ہوتے ہے تو شوق ہوتی مری جاتی ہے / دل یہ کہتا ہے کہ اب جان حزین جاتی ہے

جتنے احباب ہین تدبیر کفن کرتے ہین
اسطرح جیتے ہین سب کہتے ہین اب مرتے ہین

آپ کہتے تھے کہ ہے ہمکو بھی الفت تجھسے / صاف بھی رہتے ہین آئینہ کیصورت تجھسے
وہ گھڑی ملکی بہلتی ہے طبیعت تجھسے / بات کا تجھسے مزا رنج مین راحت تجھسے

پا لیو اب برسون ملاقات نہین ہوتی ہے
اور جو دیکھا ہے تو پھر بات نہین ہوتی ہے

جانتے تھے کہ مرا عاشق وشیدا ہے یہ / جان دیتا ہے اُن صاف یہ مرتا ہے
منہ سے کچھ مطلب دل کہہ نہین سکتا ہی تو / اسے سمجھے نہین یہ ای یار تماشا ہے یہ

غیر محجوب ہو موت آئی جو آنا ہو سے
پائے گئے گور کے اب اپنا سرہانا ہو سے

دشمنو ہکو جو کسے دوست کا غم ہوتا تھا
آپ گور روتے ہوئے دیکھ کے مین رونا تھا
جب تلک جاگتے تھے آپ نہ مین سوتا تھا
ڈھونڈ کر مطلب دل کو خفقان کھوتا تھا

باتین سن سنکے مری آپکو خواب آتا تھا
آگے کیا عرض کرون مجکو حجاب آتا تھا

جاننا دل مین تو ہوگا ابھی ابھی غیرت حور
کہ اطاعت مین نہین مجسے ہوا کوئی قصور
اسپہ بہی ترک ملاقات اگر ہے منظور
اختیار آپکا ہے بندہ ہی آئین مجبور

غیر کے کہنے سے ہکو تو جدا کرتے ہو
اتنا کہتے ہین کہ پچتاؤ گے کیا کرتے ہو

گر نہ عشق ہوا کچہ مری تقصیر نہین
اور جز ہجر کہ موت ہی تقدیر نہین
وصل منظور تجہے ابی بت پیر نہین
لاکہ تدبیر کرون خواہش تقدیر نہین

ستم تو منظور نہین وصل نہو خیر نہو
خوش رہین آپ خفا آپ سے سب غیر نہو

کبہی آزردہ مریان جو ہو جاتے تھے ہم
میرزا وجو لی کیا کرتے تھے تم پہ ہم
بلکہ کہتے ہین عبث ہی سمجہے اس بات کا غم
غیر سے ترک ملاقات کی کہاتی ہین قسم

بستر خواب پہ اکدن سبہ تڑپانے سے
حبیب کے تم دو دو پہیر رات گئے آتی سے

ای ستم پرور جدا جانڈسا کہڑا و کہلا
کہ ہے زندان لحد جان مسافر کی سرا
خفقان ہوتا ہے اور سینہ مین دم ہی رکتا
اول عشق مین کام سبہی آخر اپنا

انتظار اتنا کیا ہے کہ دم اب رکتا ہے
رہرو ملک عدم روکی سے کب رکتا ہے

دل نازک سے نہیں رنج اوٹھایا جاتا
ضعف سے پاس ترے بھی نہیں آیا جاتا
دم خفا ہی نہیں ہر لحظہ مٹایا جاتا
اے پری اب ترے سودے کا ہی سایا جاتا

پاؤں پڑ کر ملک الموت کے اُس کی قسم
دل لگا لیں گے کسی حور سے فردوس میں ہم

۱۶
ہوگی اوس حور سے جب صحبت ہم آغوشی
تو پڑے پاؤں تو منہ توڑ ہنوسر گوشی
تجکو ہم ساقی بنائیں گے دم مے نوشی
کچھ تجھے بات بن آئیگی نہ جز روپوشی

رنگ فق منہ پہ عرق دل میں پشیماں ہوگا
رشک سے حور کی جنت تجھے زندان ہوگا

۱۷
تری کوچہ کا خیال آئیگا جب ہمدم کو
دھڑکا تو نکالا تری ہوگا اگر غم دل کو
باغ فردوس دکھائیگی عالم دل کو
صحبت حور کرے قیاگی [illegible] دل کو

ویسی اے سرو قد آزاد کریں گے تجھکو
بھول کر بھی نہ کبھی یاد کریں گے تجھکو

۱۸
کبھی یاد آیا جو بھولے سے ترا حسن و جمال
روح کو آئیگا جنت سے نکلنے کا خیال
دلکو اے ماہ جبیں رنج و قلق ہوگا کمال
پر کسی حور سے ہو جائیگا جب رفع ملال

تیری صورت سے تصور میں بھی نفرت ہوگی
حور سے بادہ گلرنگ سے صحبت ہوگی

۱۹
اے پری ہوگا جو ہنگامہ محشر برپا
دل بھی اوسوقت گلہ کرنے لگیگا تیرا
تو ہر اک عضو ہر اک راز کریگا افشا
اس میں مجبور ہوں میں جھوٹ جائیگا از خود پردا

مجکو جنت میں بھی اے حور ترا غم ہوگا
کیوں جلاتا ہے سزاوار جہنم ہوگا

۲۰
مجھسا عاشق ترا واللہ نہ پیدا ہوگا
[illegible]
کوئی آگے بھی نہ تھا اور نہ اب ایسا ہوگا
[illegible] حقیقت [illegible] ہوگا

تو سمجھتا ہی جو تھی مجکو محبت تجھسے
حیکا قون سنی تری ہوگئی نفرت تجھسے

قصہ کوتاہ اگر اب بھی ہی منظور وصال
نہ کسی حور کا ہیان غم اب تمک آہی گا خیال

نہ کوئی رنج ہی صاحب کو نہ بندیکھال
رشک جنت ترا گھر حور بھی ہی کہ تمثال

تری آئینہ رخسار کا حیران ہی عرش
تو سلیمان ہی ترا تابع فرمان ہی عرش

تمام ہوا

عیش

تخلص ہے منشی شیخ فدا علی عرف اچھو صاحب کا
خلف الرشید ہین شیخ منور علی صاحب مرحوم کے
اور نواسے ہین محمد علیخان صاحب مغفور عرف
شیخ فقیر صاحب مرحوم کے رئیس لکھنؤ اور شیوخ
اعظم لکھنؤ سے ہین مولد اور مسکن انکا اور انکے
بزرگون کا ہمیشہ سے شہر فیض بہر لکھنؤ ہے
صاحب دیوان ہین شاگرد رشید ہین میر عرش صاحب کے



آگے یہ وضع نہ تھی آپ کی یہ انداز نہ تھا | شوخ و عیار نہ تھا مفسد پرداز نہ تھا
یہ نزاکت یہ غرور ایسے نہ تھے ناز نہ تھا | جز مری کوئی ترا مونس و ہمراز نہ تھا

فکر آرائش تن آٹھ پہر تھی نہ تجھے
عاشقی کہتے ہیں کس کو یہ خبر تھی نہ تجھے

اب تو کچھ نام خدا ہیں تری انداز عجیب | دور ہر وقت جو رہتی تھی وہ رہتی ہیں قریب
نکلے ہم غیر کے سوتی ہوئی جاگی ہیں نصیب | کیا اسی دن کی لیے تجکو بنایا تھا حبیب

کچھ غرض تجکو نہ پہلے سے تھی دل آزاری سے
وضع سادی سے تھی نہ آگہ تھا طرحداری سے

دہا نے اکدن نہ رنگا جاتا تھا گر آگی | کب پڑے رہتے تھے ہر وقت گلابی پردے
رشک ارژنگ نہ دیواریں تھیں اس سے پہلے | شیشہ آلات نہ تھا اور نہ یہ گلدستے

چادر اس طرح نہ پہلو میں لپیٹے رہتی تھی
[illegible]

شکل حیرت نظر آتی ہے لب [illegible]
شوق تہا ای گل ترکیب تجہی گل بوٹون سے
کب یہ رہتے تہی گل نگہی نرگسی پہولون سے

سیر گلشن کو سواری جو کبہی جاتی تہے
آنکہہ نرگس سے لڑانی مین حیا آتی تہے

اسطرح ہاتہ مین یہ افشان کبہی کی تہی جیسے
گال مین آگی گلوری نہ دبی رہتی تہی
کب جمی رہتی تہی ہونٹہون پہ دہڑی مسی کی
پہیتے ستے دل عاشق کو بہلا کب ہہندے

نرگسی چشم مین کاجل کبہی آگے تو نہ تہا
تیغ ابرو مین یہ کس بل کبہی آگی تو نہ تہا

میلے ٹہیلون مین تو بن ٹہن کے کبہی جاتا تہا
زیب آغوش ہر اک وقت تجہے پاتا تہا
یاد ایام کہ تو وصل سے شرماتا تہا
پہلے یہ ناز و کرشمہ نہ تجہے آتا تہا

جانب سیر طبیعت نہ لڑے رہتے تہے
در دولت پہ سوارے نہ کہڑی رہتی تہے

سرمہ اسطرح سے منظور نظر کس دن تہا
شوق زیور تجہے ای رشک قمر کس دن تہا
آئینہ پیش نظر آٹہ پہر کس دن تہا
مست آنکہون مین یہ جادو کا اثر کس دن تہا

ناز سے صحن مین اسطرح خرامان کب تہا
عطر پوشاک مین ای فتنۂ دوران کب تہا

پیچ کہو نام سے انگیا کے کبہی محرم سے
پائچے ہاتہون مین لیکر کبہی یون تہے چلتے
اونچی چوٹی کبہی گندہتے تہے تم آگے
اتنا انداز نیا سیکہے بقول شخصے

زلف دکہلا کے جسے چاہا اوسی مار چلے
چال وہ سیکہے کہ جس چال پہ تلوار چلے

چشم بد دور نہ تہا آنکہون مین پہلے کاجل
درد سر مین نہ لگایا کبہی تو نی صندل
زلف ناگن کی طرح کاہی کو کہاتی تہی بل
سر پہ ڈالا تہا دلت کر کبہی اولٹا آنچل

کب غبار رہ قدم دلکو مرے ملتے تھے
نکلے اس طرح جیسے فرفرہ زبان سے تھے

نیم کا ناک مین تنکا تھا بہت آگے
دلبری کی نہ یہ سامان سے مہیا آگئی

جوڑا بہار ہی سب کہیے اسطرح نہ پہنا آگے
تھا نہ یون ہو نٹو نمین اعجاز مسیحا آگئے

پیش ازین قتل نہ عشاق جہان ہوتی تھے
خون ہر دم تری کوچہ مین کہان ہوتی تھی

وہ بے دن یاد ہین ای سیم بدن جھر لقا
ہا ہی کس ناز سے اوسوقت یہ تو کہتا تھا

دست گستاخ نے جب وصل کا کچھ قصد کیا
بس الگ دور رہو شامتین آئین نہ ذرا

اب وہ بے ہم ہین کہ ہر وقت ہے بردا ہم سے
واہ جی خوب محبت کو نبھا ہا ہم سے

یان دکھلا کی ہمین غیر کو دیتا ہے تو
فرق آتا نہین الفت مین کسی دن سر مو

خون ہم تھوکتے ہین آنکھونمین آتا ہی لہو
مح اغیار کے ہوتی ہے ہماری بر رو

پہلوی غیر مین بیٹھا تجھے ہر دم دیکھین
کیا قیامت ہے کہ یہ ظلم و ستم ہم دیکھین

نتین بہتر ہین یہ کردار سکے دیتی ہین
اس مین چل جائگی تلوار کبھی دیتی ہین

رنج دیتے ہین یہ اطوار سکے دیتی ہین
خون ہو جائیگی دو چار سکے دیتی ہین

دیکھ لینا جو دکہای گا تپاک آخر کو
گلشن حسن مین اوڑ جای گی خاک آخر کو

سچ تو یہ بات ہے معشوق نبایا ہمنے
ناز و انداز زمانے کا سکھایا ہمنے

جو نہ بتلانا تھا افسوس نبایا ہمنے
کچھ ثمر اپنے ریاضت کا نہ پایا ہمنے

ناز و انداز نیا تجکو جو ہاتھ آیا ہے
میری پاپوش کے صدقے سے یہ سب پایا ہے

میری چاہت سی حسینون مین ہوا تو مشہور
بن گیا حسن مین تو رشک پری غیرت حور

مینے سکھلا دیے معشوق کی ساری دستور
کچہ شکایت نہین ہی شبہہ ہمارا ہی قصور

رنج دیتا ہے مال اسلیے ملاقا تون کا
دیکھو اچھا نہین انجام بری باتون کا

یہ نہ سمجھو کہ محبت کا ہے جبر پہ مدار
ہاتھہ آتا نہین معشوقون کا ایسا دشوار

اجی لاحول و لا آپ سی ہین بیس ہزار
وضع کی پاس سی لیکن ہے یہ سارا انکار

لوگ شائق ہین اسیے ہم سی گنہگارون کے
روز پیغام چلے آتے ہین دلدارون کے

غیر سے رسم بڑہانے کا عبث ہے انکار
مجکو ہر روز گذرجاتے ہین پرچی دو چار

آج کل شہر کا مجہسے ہی تعلق اخبار
بندہ پر حال نہین آپکا مخفی زنہار

کیا کہین تم سے کہ ہر روز کہان جاتی ہو
خوب معلوم ہے چھپ چھپ کی جہان جاتی ہو

خفیہ خط غیرونکی دنرات چلے آتی ہین
جسکو جی چاہتا ہے آپکا بلواتی ہین

ہمسے چھپ چھپ کی جواب اونکی لکھی جاتی ہین
جھوٹہ پھر آپ مری سر کی قسم کہاتی ہین

جب یہ صورت ہو یقین لو یکے کیونکر آئے
اب جو قرآن سہے اوٹہا لو تو نہ باور آئے

آپکو آتی ہین ہر روز رقیبونکے پیام
خود غرض ہو تمہین خود غرضونسی ہر وقت ہی کام

بس اسیے اسلیے ملاقات گھبندی کا سلام
تم نہین جانتے دنیا مین وفا کسکا ہی نام

محفل دہر مین سر شمع صفت دہتے ہو
دل مین جل جاتے ہو جب نام مرا سنتی ہو

تمکو الفت نہین منظور تو اچھا اچھا
بچ گیا ذلت و رسوائی سی ہی شکر خدا

للہ الحمد گنہگار نہے سستا چھوٹا
داغ دل پر نہ ہا ای بت مہرو تیرا

چھٹ گئے ہم غم تنہائی کی اب صدمی سی
فارغ البال ہوئی گیسوؤں کی سودے سی

یاد ابرو نہ ستاوے گی مجھے صبح و مسا
نہ کٹے گا کبھے اسپیچ گریبانسی گلا
دل دیوانہ ہوا زلف کی بیندی سی رہا
مرض ہجر کی دی حق نی مجھے خوب دوا

دھوکی دیگی نہ تری نرگس شہلا مجھکو
یرقان عشق مین آنکھوں کے نہوگا مجھکو

دھیان بہی دل کو نہ آئیگا صفائیکا ترے
رنج ہوگا نہ اچھائی نہ برائی کا ترے
خوف ہوگا نہ ذرا مجھکو لڑائیکا ترے
غم کرینگے مری پاپوش جدائی کا ترے

زندگی چین سے ہر وقت بسر ہووےگی
عیش مین رات تو عشرت مین سحر ہووےگی

اب جو غمناک ذرا پاتا ہون اپنے دل کو
سیلو مین جاتا ہون بہلاتا ہون بیکل دلکو
رنج ہوتا ہے تو سمجھاتا ہون اپنے دلکو
راہ پر دیکھنا لے آتا ہون اپنی دلکو

لکھنؤ مین ہین ابہی شوخ ستمگار بہت
مگر عشاق بہت ہمکو دل آزار بہت

چھوٹنا حسن پہ پستے کا بہلا کب لیگا
آج کہتا ہون وہ معشوق کیا ہی پیدا
تو تو کیا تیرے فرشتون نے نہ دیکھا ہوگا
سرو قد غنچہ دہن سیم بدن مہر لقا

لطف ملتا ہے محبت کا ہمین باتون مین
جشن ہوتی ہین شب و روز ملاقاتون مین

دفتر حسن مین ہے فرد بت ماہ لقا
شکل آئینہ ہے نقاش ازل کو سکتا
ہفت اقلیم مین کوئی نہین ثانی اوسکا
خود حسین دیکھنے آتی ہین اوسی صبح و مسا

جگمگاتے رہتے ہین ہر دم ستم ایجادون کے
تخت اوترتے ہین مرے گھر مین پریزادون کے

قد موزون وہ قیامت کہ خجل سرو چمن — رشک مہتاب ہے او سی مہ سے جبین روشن
گیسوی یار ہین حیرت شکن مشک ختن — زہر کہاتی ہے او سی زلف سیہ ناگن

پیچ کہاے صفت آئینہ قفا ہو جاے
دیکہے اوس کاکل مشکین کو تو سودا ہو جاے

کان صدا فہم حسن سنتے ہین اکثر — اوسکے اوصاف مین امکان کیسی باہم
کاٹ کے خنجر ابرو مین عضب ہین جوہر — دیکہیے تو ناوک مژگان تو بشک ہو جگر

اک جہلک دردے ای رشک قمر تجہ مین رہے
خلش نوک مژہ آٹہہ پہر تجہ مین رہے

آنکہہ وہ جس سے کہ آہو ختن آنکہہ چرائے — باغ مین نرگس بیمار کو سکتا ہو جاے
وصف بینی سے ہر اکدم تر ادم کہ مین آئے — تو اگر ناک ہے رگڑے تو نہ وہ پیس بہائے

بلبلین دیکہہ لین تو دور ہون گلزارون سی
خار گذرے تجہے اون پہول سی رخسارون سے

برگ گل سی ہے سوا ہین لب نازک اوسکے — رشک سی ہونٹہ چبائے جو وہ نہین تو دیکہے
دروندانے مقابل نہ کبہے ہون ہیرے — وصف اوس چاہ زنخدان کا جو مجہسی آ رہے

جان شیرین تو اب ہے کہونے لگی رو رو کر
گر پڑی جاکے کسے چاہ مین اندہا ہو کر

نظر اوس مست کا آ گئے جو صراحی سا گلا — اپنے ہاتہہ لینے گلا آپ تو کاٹے اپنا
دوش سے صاف عیان مہر درخشان کی ضیا — ساعد اوس گل کے ہین غیرت رہ شاخ صنوبر

اوس کلائی سے مہ نو کے گلا سے پہر جای
پنجہ مہر دم زور نماے کہسد جاے

ہاتہ اوسکے جو سر دست سمجہے آئین نظر — کف افسوس سے ملے دیکہہ کے تو اٹہہ پہر
چوم کر ہاتہو نکو لے اوسکی بلائین لیکر — اونگلیان شمع منور سے زیادہ بہتر

اوس شرم کو تو عذرا کیوں سے سمجھے
کف بروشن کو یقین ہے میناسمجھے

چھاتیان دیکھ سکے اوس گل کی یہ کتنی ہین	نور سپیدہ سحر حسن کے ہیں دو ہین شمس
نرم و شفاف شکم دیکھ لے اوسکا اگر	پیٹ بگڑی ہوی پھرتا پھری ندیہ باہر

عرق شرم و خجالت مین بھگو دے تجھکو
ناف گرداب تحیر مین ڈبو دے تجھکو

قبہ نور سرین اوسکی ہین اصل علے	کمر یار کا کچھ حال نہین ہے کھلتا
وہم یا تار نظر یا رگ گل یا عنقا	ہے محل شرم کا اندام نہانی کی ثنا

اور کیا اسکے سوا کیجے مدح اوسکے
دو ہلال ایک جگہ دیکھے ہین قدرت اوسکے

نرم رانین بت مہرو کی اگر تو دیکھے	رشک سی ایک سے پہلو نہ قرار اہی تجھے
سنہ ہے کیا آئینہ کا اوس سی جو سر یکھہ ہووے	پنڈلیان دیکھ لے تو صورت مار ہے بیلے

پاون چپری کف پا دیکھ کے اوسکے رودی
ناخن غم تری چہرے کے یہ پوست کھودے

الغرض حسن مین بی مثل ہے وہ تازہ جوان	نازک ایسا کہ جسے بوی گل ترہے گران
چاہتا ہی مجھے دل سی وہ مرا سرو روان	آدمی روز حنبے کے لیے آتا ہی یہان

شمع رخسار کا اوس گل کی مین پروانہ ہون
وہ پریزاد اگر ہے تو مین دیوانہ ہون

مین کسی روز اگر اوسکے مکان پر نہ گیا	آپ گھبرا کے چلا آتا ہے وہ مہر لقا
پوچھتا ہے کہ سبب کیا تھا نہ آنے کا بھلا	حنبے کے کیسے طبیعت تھی نصیب اعدا

کیا کہون آج جو کچھ صدمۂ فرقت دیکھا
للہ الحمد کہ تین آپکے سلامت دیکھا

۳۴ اوسکے تلووں کی برابر نہ تراشتہ مو کبھو
چاند نی عکس سے رخسار کی چمکی ہر سو
سامنے آئی شب تار مین گر وہ مہرو
سے پہلے ہو چاہی جھجک دیکھکے پھر بولی تو
نام دنیا سے شب تار کا ناپید ہوا
پھر عیاں معجزۂ رجعت خورشید ہوا

۳۵ وصل محبوب سے پاتا ہی مراد دل آرام
تنگ آغوش مین لیتا ہون جو با ناز تمام
بھول کر بھی نہین ہوتی کبھی رنجش کے کلام
سسکیاں بھر کے یہ کہتا ہی وہ نازک اندام
مجکو تکلیف ہو خوش اپنا دل زار کرو
واہ صاحب سے مجھے اسطرح نہ تم پیار کرو

۳۶ یار تو فضل الٰہی سے ملا رتبہ شناس
دور رہتے ہین مری پاس سے اسباب ہراس
اوس سے ملتا ہی شب وصل مجھی لطف مساس
روز گلچھرے اڑا کرتی ہین اب بے وسواس
اپنے پہلو سے نہین اوسکو جدا کرتا ہون
لب بلب شام سے تا صبح رہا کرتا ہون

۳۷ اب تری طرح سی ہم ناز بتائینگے اوسی
تو بھی حیران ہو وہ معشوق بنائینگے اوسی
دلربائی کے سب انداز سکھائینگی اوسی
تجکو پہلو سی اوٹھائینگے بٹھائینگی اوسی
شعلۂ حسن پری آگ لگا دے تجکو
تو سہے با تو نہین ہنس ہنس کی رو لادی تجکو

۳۸ سامنے تیری بٹھا کر مین اوسی پیار کرون
روبرو تیری مزی وصل کی ساری لوٹون
تجکو دکھلا کے اوسی تنگ آغوش مین لون
وہ لڑی تجھ سی مری سامنی اور مین خوش ہون
گالیاں دی لب شیرین سی تجھی مین دیکھون
ماری اپنے کف رنگین سی تجھے مین دیکھون

۳۹ گرمیاں تجھ سی کری خوب وہ رشک مہتاب
سامنے اوسکی تجھے آتی ہوئی آئی حجاب
سینہ مین آتش غیرت سی ترا دل ہو کباب
شیب سی بڑھ کی نظر آئی ترا حسن شباب

طالب موت ہو تو زیست سی نفرت ہو جای
اب جو صورت ہی مری یہ تری صورت ہو جای

۲۴۳ ایکدن چل سکے ذرا دیکھنے تو آؤ اوسکو … گھر مین دعوت کرو مہمان بلاؤ اوسکو
اوسکی تم بات سنو اپنی سناؤ اوسکو … پیار سے جاسکے گلے اپنے لگاؤ اوسکو

دیکھو تو کیسی ہین مرغوب ادائین اوسکی
میری خاطر سے ذرا لو بلائین اوسکی

۲۴۴ سامنے میری وہ دشنام سنائی تجکو … نغلین جہانکی نہ کوئی بات بن ائی تجکو
شمع کی طرح سے محفل مین جلائی تجکو … پاس سے اپنی بہت دور بٹھائے تجکو

ارز و مندر ہے تو نہ کبھی بات کرے
اوسکی پاپوش بہی تجسے نہ ملاقات کرے

۲۴۵ مجسے رہتا ہے ہم اغوش مرا دغدار … بام پر خوب شب ماہ مین تجتا ہے ستار
گل رنگ سی رہتا ہون ہمیشہ سرشار … گلشن حسن کی مین لوٹتا ہون خوب بہار

دین و دنیا کا ہے سب رنج فراموش مجھے
چاہتا ہے وہ پریزادہ مدہوش مجھے

۲۴۶ ہاتہ سے اپنی عطا کرتا ہے وہ جام شراب … قسمین دیدی کے پلاتا ہی مجھے بادہ ناب
آتش رشک سی دل غیر کا ہوتا ہی کباب … تا سحر شام سی رہتا ہون نہین اوسکو خواب

وصل رہتا ہے شب و روز مہیا اوسکا
وہ مرے نام کا عاشق ہے مین شیدا اوسکا

۲۴۷ پہلے تو رو نے لگا سنکی وہ میری گفتار … پہر لگا کہنے محبت سے بہت اسرار
کون ہے میرے سوا اور تمہارا دلدار … ایڑی چوٹی پہ اوتاروں اوسی منگل اتوار

غصہ تا چند ہمین اپنے قرین آنے دو
آو لپٹ جاؤ بس اب دور کرو جانے دو

۱۲۸ کہنے سننے نے کیا یارون کے مجکو مجبور | یا درکھو یہ دراندازونکا سارا ہی فتور
بخدا مجکو بدل ستے ہے الفت منظور | منفعل آپ ہون مین عفو کرو میرا قصور

چلو درگاہ ابہی چل کے قسم کہاؤن مین
ہاتہ رکہوالو علم پر جو کہین جاؤن مین

۱۲۹ صاف ہو جاو اجی تمکو مری سر کی قسم | ہاتہ ہم جوڑتے ہین دور کرو رنج والم
صورت شیر وشکر اب رہین گہل ملکر ہم | کوئی معشوق پہ کرتا نہین یہ جور وستم

ہمکو بیٹے جو گلے سے نہ لگاوے ہمکو
ہمکو ہے سے کرے جواب نہ مناوے ہمکو

۱۳۰ عیش اسطرح جو کی یار نی مجہسی گفتار | آگیا رحم انکی بین سنے زیادہ تکرار
شکل آئینہ ہوا صاف گیا دل سی غبار | اب وہی مین ہون وہ وہی ہین وہی بوس وکنار

خانۂ دل مین اوسیطرح سے آبادی ہے
غیر روتے ہین نصیبونکو مجہے شادی ہے

تمام ہوا

عاشق

تخلص ہے مرزا محمد مرتضیٰ صاحب عرف مچھو بیگ کا
خلف الرشید ہین مرزا چھو بیگ صاحب بانکی کے
اور خویش ہین محمد مصطفےٰ خان مرحوم صاحب
مطبع مصطفائی سے کے شاگرد رشید ہین مرزا اصغر علیخان
نسیم دہلوی مرحوم سے کے صاحب دیوان
ہین طبیعت عاشقانہ رکھتے ہین شاعر
خوش فکر ہین یہ واسوخت جو درج مجموعۂ
ہذا ہے انہین کا تصنیف فرمایا ہوا ہے



دلسوخت عاشق

سلہ

دوستو درد محبت کا بیان کرتی ہین — ہمہ موصد منہ فرقت کا بیان کرتی ہین
بیوفاؤن کی عنایت کا بیان کرتی ہین — صاجو اپنی مصیبت کا بیان کرتی ہین

راز الفت نہین عاشق سے چھپایا جاتا
ناک ہین ہم ہی بس اب غم نہین کہا یا جاتا

سلہ

کیا کرین سینی مین اب گہٹنی لگی جان حزین — رنج سہنے کی دل زار کو طاقت ہی نہین
اس کدورت سی صفائی کا نہین ہمکو یقین — خیر بنتی نہین اونسی تو بگڑ جای کہین

روز کے قصے بکھیڑی سی فراغت ہو جای
جان اس رنج سی چھٹ جای تو راحت ہو جای

سلہ

روز کی کوفت اوٹھائین ہمین لالچ کیا ہے — رنج سر پیچ کی کیون مول لین کچھ سودا ہی
ہان مگر ایک خیال اور بھی یہ آتا ہے — منہ پہ کہہ آئی دو ٹوک جو کچھ کہنا ہے

وہ بگڑتی ہین تو خود چل کی بنائین اونکو
اک ذرا وہ جو ملین تو جہین یہ سنائین اونکو

۵۴ وہ بھی کیا دن تھی کہ گرم آپکا بازار تھا — کوئی دیوانہ و وارفتۂ رفتار تھا
زلف زنجیر تھی ہر ایک گرفتار تھا — حسن یوسف تھا مگر کوئے خریدار تھا

اب جو یہ چاہنے والی ہین کہان تھی اگی
۵۵ اب جو انداز نکالی ہین کہان تھی آگی

کیا یونہی ہوتا تھا غماز کی کہنی کا یقین — ترش رو تمہی یونہین رہتی تھی تم چین بجبین
یون ہین بگڑی ہوئی تیور تھی لبہین تھی خموش دہین — اتنا بتلاؤ جو کہتے ہین یہ سچ ہی کہ نہین

سنہ تھتھائی ہوئی کیا یونہین سدا رہتی تھی
۵۶ اجی ناخوش نہو کیا یونہین خفا رہتی تھی

غیر آوازی یونہین راہ مین کستی تھی کہو — ہم صدا دینی کو یونہین ترستی تھی کہو
آتش رشک سی کیا یونہین جھلستی تھی کہو — کیا اسی طرح سی انگاری برستی تھی کہو

یہ چلین کب تھا یہ تھی چال ہماری کس دن
۵۷ چاہنی والی تھی یون جان سی عاری کس دن

یونہین میلا سا لگا رہتا تھا دروازی پہ — یونہین چلمن مین پڑی رہتی تھی تم آٹھ پہر
یہی انداز تھی کیا یونہین کھلا رہتا تھا در — باتین کرآتی تھی غیرونسی یونہین چھپ چھپکر

ہماری کہانی کا یہی طرز ہر اک بات مین تھا
۵۸ لطف صحبت یونہین ہر روز ملاقات مین تھا

وعدی ہوتی تھی یونہین رات کا دن صبح کی شام — آنکھ مین آنکھ یونہین ڈال کی کرتی تھی کلام
کان مین باتین تھی کسی سی یونہین پیغام سلام — خوش ہو جیسی ہو بس خوب اس سی کیا کام

ٹھنڈی ہی فقرتی یونہین ہوتی تھی بڑی گرمی سے
۵۹ سچی باتین یونہین کراتی تھی ہٹ دھرمی سے

زہر لگتی تھین یونہین کھٹی ہماری باتین — رنجش آمیز یونہین ہوتی تھین ساری باتین
اگلی کاہی کو تھین اس ڈھب کی تمہاری باتین — اب تو بہتر سی سوا سخت ہین ہماری باتین

۱۱۰
او کہڑی او کہڑی یوہین رہتی تہی مری صحبت سی
کیا اسی شکل پہ نفرت تہی مری صورت سی

منہ سی بولو تمہین اپنی آنکہون کی قسم
دونون ابرو تہی اسی طرح سی غصی مین بہم
کیا یوہین چین بجبین رہتی تہی ہسی ہر دم
یوہین بر عکسیون سی کرتی تہی تم ناکمین دم

۱۱۱
کیا یوہین طور تہی بطور سیے تیور سے
دلمین کچہ اپنی کرو غور سے تیور سے تہے

اب جو ہین تازہ خسر یدار بتاؤ کب تہی
اب جو یہ یار ہین عیار بتاؤ کب تہی
اب جو ہین یار وفادار بتاؤ کب تہی
اب جو بد وضع ہین دو چار بتاؤ کب تہی

۱۱۲
دلمین شرماؤ سمجہ بوجہ کے بیداد کرو
خود فراموش نہو اپنے وہ دن یاد کرو

غیر کے سامنی آتی ہوی شرماتی سے تہے
پیچ کی بات جو سنتی تہی تو بل کہاتی سے تہے
اپنی سائے سے جہجلتی تہی ڈری جاتی تہے
نام پوچہا بہی کسی نی تو نہ بتلاتی تہے

۱۱۳
روبرو بات نکرتے سے تہے کبہی وہ دن تہے
باہر آتی ہوئے ڈرتے تہی کبہی وہ دن تہے

وضع سادی تہی وہ گو آفت جان تہا جوبن
آنکہ قتال جہان تہی نہ کہ است سے رہزن
برق رفتار قیامت تہی مگر الہڑپن
آگی کاہی کو تہی یہ چال چلن یہ چیتون

۱۱۴
بیوفائی سی نہ مطلب نہ وفاداری سے
دل ہی سی نہ غرض تہی نہ دل ازاری سے

شان خالق کی ہی سامان کبہی ایسی سے تہے
جانتی کچہ نہ تہی انجان کبہی ایسے سے تہے
اب جو عیار ہین نادان کبہی ایسی سے تہے
تم سمجہا کہتی ہین مری جان کبہی ایسی تہے

ہان مگر دیکہ کے کہتے ہیں یہ دانشمند
پارہ خواہد شد ازین دست گریبانی چند

۱۵ ایک وہ دن تھا کہ ہم ساتھ رہا کرتی تھی | سائے کے طرح سے دم بھر نہ جدا کرتی تھی
دم بدم لطف و عنایات سوا کرتی تھی | غیر ان باتوں ہی کیا کیا نہ جلا کرتی تھی

اسقدر بادۂ غفلت کی کبھی جوش نہ تھی
تمہیں یاد تھی ہم تمکو فراموش نہ تھی ۱۶

میری جان تم ہی تھی عاشق کی کبھی عاشق زار | آدمی آتا تھا دن بھر میں بلانے سو بار
گرد پھرتے تھی جو پڑتی تھی کبھی ہم بیمار | یہ اوسی آغاز کا انجام ہوا آخر کار

وہی ہم ہین کہ نہ اگلی سی محبت نہ وہ چاہ
آنکھ طوطے سے طرح پھیر لے اللہ اللہ ۱۷

اک وہ دن تھا کہ نہ تھی نام سی رنجش کی خبر | عیش و عشرت کی سوا دل مین نہ تھا غم کا گذر
کچھ عجب لطف محبت نے دکھایا تھا اثر | شام سی پیار ہی کی باتوں مین ہوتی تھی سحر

باہم اس طرح سے دن رات بسر ہوتی تھے
ہای کس لطف سی اوقات بسر ہوتی تھے ۱۸

بھولی چوکی جو کبھی ہو بھی گئی کچھ خفگی | بی بی چین نہ آتا تھا تمہیں چار گھڑی
رنج بھلانے کو ہر بار زبان پر تھا یہ | کیوں جی کیا روٹھ گئے آنکھ ملاؤ تو ذری

وہ جہ سنے وجہ بگڑنا ہی خدا خیر کرے
ہر گھڑی ناک پہ غصہ ہی خدا خیر کرے ۱۹

مجھسی الفت ہی عداوت ہی خدا شاہد ہی | میری ہر بات شکایت ہی خدا شاہد ہی
لب ہلانا مرا آفت ہی خدا شاہد ہی | مجکو اس بات سی نفرت ہی خدا شاہد ہی

دل لگی کی ہی کوئی بات ہوئی روٹھ گئی
ابھی ہنستی تھی گھڑی بھر مین ابھی روٹھ گئی ۲۰

اسقدر بھی نہین انسان کو زیبا ہی غرور | اپنی نزدیک بہت جانتی ہین آپ کچھ دور
عقل تھوڑی سی کہین مول لو سیکھو شعور | آپ کی غمزۂ بیجا ہم اوٹھائین کی ضرور

منہ لگانے کا یہ ثمرہ ہے اسے توبہ
کیا برا کام ہی توبہ ہے اسے توبہ
٢١ھ

خود سی باہر ہوئی جاتی ہین یہ اللہ کی شان
آپ ہی مین نہین آتی ہین یہ اللہ کی شان

گر میان ہمکو دکہاتی ہین یہ اللہ کی شان
اولٹی ہم تمکو سناتی ہین یہ اللہ کی شان

فصدین جا کر کہین کہلواؤ ذرا ہوش مین آؤ
بس بس اتنا ہی نہ اتراؤ ذرا ہوش مین آؤ
٢٢ھ

قہقہہ مار کے کہنا کبہی سودا ہی چہ خوش
طرفہ قصہ ہی یہ غصہ ہی نرالا ہی چہ خوش

مردوی خیر ہی بیکار بگڑتا ہی چہ خوش
دیکہنا دیکہنا منہ کیسا بنایا ہی چہ خوش

شکل بگڑی یہ غمزہ ہے نیا سچ کہنا
رو ندینا کہین ای واہ ذرا سچ کہنا
٢٣ھ

قدرت اللہ کی لڑتے ہین ذرا اور سنو
ہم سنائین یہ اکڑتے ہین ذرا اور سنو

ای تری شان بگڑتی ہین ذرا اور سنو
دل سی فقری نئی گھڑتی ہین ذرا اور سنو

بس بس اب غصے کو تہوکو مرا کہنا مانو
جاؤ منہ جا کے گڑہیا مین ذرا دہو ڈالو
٢٤ھ

خیر اسی مین ہی کہا مانو چلے آؤ ادہر
کب سی بکتی ہین تمہین کچہ نہین کہنی کا اثر

آپ مین آؤ تو ہو آپ سی اتنے سے باہر
آج اچہا کوئی آسیب چڑہا ہی سر پر

دیکہو میری ہی طبیعت نہ بگڑ جای کہین
دیکہو پہر لینی کا دینا تو نہ پڑ جای کہین
٢٥ھ

اچہا کس بات پہ بگڑی ہو زبان ہی تو کہو
گہنگہنیان منہ مین بہری بیٹہی ہو گونگے نہ بنو

کونسا جرم ہوا منہ سی تو اپنے پہوٹو
نہ معلوم تو ہوا سچی بری بولو تو

مجہسی کس امر مین ہتلا سیئے تقصیر ہوئی
نہین یہ ہی کہی آپ سیئے تقصیر ہوئی

۲۶ھ عاشق

چاہیئے تھی یہی نیکی کی ہماری بدلے
کچھ گلا ہے نہ شکایت ہی نہ شکوہ تمسے

سچ کہیں خوب ہی ہم اپنی سزا کو پہونچے
ساری انداز یہ سب ڈھنگ ہیں دیکھے بھالے

جو کیا آپ کیا تم سے ہی تہا لینا
خود خطا وار ہوا انسان تو پھر کیا کہنا

۲۷ھ

خیر اس بات سے کیا وہ تو جو ہونا تہا ہوا
رنج بیکار ہے ناحق کا گلا شکوہ کیا

اب نہ کچھ آپکو خواہش نہ ہمیں کو پروا
خوب یہ قول کسیکا ہی ہمیں جوش آیا

دل لگا لینگے کہیں اور جو دم میں دم ہے
اوہ جی لکھنؤ آباد رہے کیا غم ہے

۲۸ھ

نہسہی آپکو اب ہم سے محبت نسہی
اب نہیں آپکو وہ پاس و مروت نسہی

اب نہیں ہی نظر مہر و عنایت نسہی
اب نہیں چاہتی اب وہ نہیں چاہت نسہی

کیا سبب کس لیے کیوں بات کرو جانے دو
نہیں منظور ملاقات چلو جانے دو

۲۹ھ

بات اتنی ہی بکھیڑی ہی غرض کیا صاحب
اپنا نقصان گوارا نہیں ہوتا صاحب

دل پہ کچھ زور کسیکا نہ اجارا صاحب
کس لیے آپکو برباد کرو نا صاحب

کچھ غرض ہی نہیں باقی تو غرض اب کیا ہی
سچ تو ہی خالی ملاقات سے مطلب کیا ہی

۳۰ھ

ہاں ہی وہ دل نہ رہا اپنا محبت کیسی
انس کیا پیار کسے کہتی ہیں الفت کیسی

آنکھ ہی اب وہ نہیں چشم مروت کیسی
شکر صد شکر ہوئی ہی ہمیں نفرت کیسی

پھر وہی سودا تکو سوجھیں ہیں تمنے آئی ہے
بنتی کس طرح ہی کس طرح بگڑ جاتی ہے

۳۱ھ

شکر کی جا تو یہی دل ہی آیا تہا اسے
وصل کا لطف نہ جی بھر کی اوٹھایا تہا ابھی

آپ کا حسن طبیعت کو نہ بہایا تہا ابھی
سر میں سودا ہی محبت نہ سمایا تہا ابھی

شکر اللہ کا جو کچہہ ہوا وہ خوب ہوا
۵۳۲ شد سے تہا یہی اک روز چلو خوب ہوا

اور کچہ روز گذرتے تو نہ اچہا ہوتا
ابتو تہا ایک ہمین پیرلا کہ ہمین سوا ہوتا
کہین نہین جاتے طبیعت تو کہو کیا ہوتا
بڑہ کی گہٹتے تو ملال اور زیادا ہوتا

حوصلے سب ہوئی پوری کوئی ارمان نہین
۵۳۳ بخدا ترک ملاقات کا کچہ دہیان نہین

ابتو کچہ ڈر نہین جو جی مین ہی کہین صاف
یہ نہ کہنی کو ہو یہ شخص تہا کیسا اشراف
دہیان اتنا تہا کوئی بات نہو ہم سی خلاف
خیر اسبات سی ہم بچ گئی تقصیر معاف

یہ بہل بہی اوسی جانب سی ہوئی خوب ہوا
۵۳۴ بخدا جان مصیبت سی چہٹی خوب ہوا

پردہ کیا شوق سی گہر غیرون کی جاؤ ہمین کیا
آبرو شوقسی تم اپنی گنواؤ ہمین کیا
آدمی بہیجو رقیبون کو بلاؤ ہمین کیا
آتی ہو آؤ نہ آتی ہو نہ آؤ ہمین کیا

ماری باندہی سی تو یہ بات نہین ہوتی ہے
۵۳۵ کچہ زبردستی ملاقات نہین ہوتی ہے

جو محبت تہی یہان بہی وہ محبت نرہی
اوڑ گیا پاس وفا دل کی وہ صورت نرہی
جو طبیعت تہی ہماری وہ طبیعت نرہی
آپ کی آنی نہ آنی کی ضرورت نرہی

جی کو اولجہن جو ہی دو روز مین گہٹ جائیگی
۵۳۶ یہ طبیعت ہی بہٹا لینی سی ہٹ جائیگی

اب یہان بہی نہین وہ دل جو تمہین کرتا تہا پیار
اب وہ آنکہین نہین جو پہلی تہین محو دیدار
اب وہ جی ہی نہین کرتی تہی جو ہم تمپہ نثار
توبہ وہ باتین تو کوسون ہی نہین ہین نہار

کہل چکا خوب محبت تمہین منظور نہین
نازبردار ہین ہم بہی کوئی مزدور نہین

۳۷ کس لیے آپ کو ہم پیار کرین کیا مطلب — کیون محبت غیر سے بھی تکرار کرین کیا مطلب
جان کو بھی سے بیزار کرین کیا مطلب — دلکو آفت مین گرفتار کرین کیا مطلب

۳۸ سچ کیون کہا ہئی سو بات کی اک بات ہی یہ
نہ نہی چھوٹ گئی خیر ملاقات ہی یہ

شوق سے آپ قیبوںسی ہون اب جا کی ہم — بخدا ہمکو اب اتنا نہین اس بات کا غم
آزماؤ او نہین جو لوگا وہ ٹھاتی ہین ستم — آپ کی یہ بھی عنایت نہو اب ہمپہ کرم

۳۹ ہم وہ کرپڑ کی ملاقات نہین کرنی سے
بات پر آئی تو پھر بات نہین کرنی سے

فائدہ کیا جو کرین آپ کو ناحق بدنام — بات اچھی نہین بد بات کا ہی بد انجام
مفت کیعی جان دین گہٹ گئی ہون الفتین تمام — بندگی ایسی محبت کو اس الفت کو سلام

۴۰ حال دل کیا کہین فرقت مین جو کچھ غم کہایا
شکر اللہ کا جیتی رہے سب بہر پایا

نشۂ حسن جوانی ہی تمہاری سر مین — حال ان دل کا بگڑ جاتا ہی اک دم بھر مین
اسقدر کس لیے بل ڈالتی ہو تیور مین — ہو خفا ہمسی چلو خوش رہو اپنی گھر مین

۴۱ آپ سے آپ کی قابل جو ہو وہ بات کری
ایسی او جڑی ہوی دشمن نہ ملاقات کری

کہدیا اب ہی جہنم سے سوا آپ کا گھر — بخدا یاون نہ کہین سکے کبھی چھوٹ پھر
ہی برا بول زبان پر اسی لائین کیونکر — توبہ توبہ نکرین سجدہ جو کعبہ ہو اودہر

۴۲ جان جاتی رہی پہ تم سے سروکار نہو
حشر ہو جای مگر آنکہ کبہی چار نہو

یہ تو کیونکر کہین ہم بات کی ہین اپنی دہنی — ہان مگر پھر نہین ٹلتی ہی جو کچھ دل مین ٹھنی
بات اتنی ہی کہ اک بات بنی یا نہ بنی — آپ کی خوبیان یاد آتی ہین اللہ غنی

۶۳
سختیاں ہجر میں جھیلیں نہیں کیسے کیسے
ہای رے ہای تری وقت کی ایسے ویسے

بخدا ہم وہ جلی تن ہیں اگر بات پڑے ہیں
پاؤں پر سر بھی جھکاؤ تو کبھی منہ نہ لگائیں

جو رہنگ بھی اگر آؤ تو خاطر میں نہ لائیں
بیٹھی دیا کرو دیکھیں نہ کبھی آنکھ اوٹھائیں

۶۴
وہ طبیعت ہی جس انداز پہ آئے آئے
پھر نہیں جاتی جہاں دل میں سمائی آئے

وہ زبان گنگ کبھی ذکر تمہارا جو کرے
دل وہ پامال ہو یہ رنج گوارا جو کرے

کور وہ چشم کبھی تم سی اشارا جو کرے
جای وہ جان تمہیں جان سے پیارا جو کرے

۶۵
شل ہو وہ ہاتھ جو گردن میں حمائل ہو کبھی
تھکی وہ پاؤن جو یان آنی کا مائل ہو کبھی

آج بھی ہی یہ گلی ہم کو جہنم سے سوا
معشوق جی ایک طرح پر نہیں رہتا ہی سدا

اب جگہ رنج او ٹھانی کی نہیں دل میں ذرا
کچھ بناوٹ کی نہیں بات ہی صاحب بخدا

۶۶
وہ زمانہ نہیں وہ دل نہیں وہ بات نہیں
آگیا رنج تو پھر لطف ملاقات نہیں

خیر لعشق کر ایسا ن یا تو نہ ہی کیا ای عاشق
بو محبت کی نہیں انہیں ذرا ای عاشق

کوئی معشوق نہیں اہل وفا ای عاشق
ہمنی اپنی سی بہت کی بخدا ای عاشق

انکی الفت میں او ٹھائی ہیں جو کچھ رنج و محن
دل ہمی داند و من دانم و داند دل من

تمام ہوا

عقیل

تخلص ہی شیخ محمد حسن کا خلف الصدق ہیں شیخ
شفیع علیخان کے پوتی ہیں خلیل الرحمن خان مرحوم کے جو عہد نواب
شجاع الدولہ بہادر مرحوم مین سالہ دار تہی شہزادہ ہاے
لکھنؤ سی ہین مع لدو مسکن انکا اور انکے بزرگونکا قدیم سی لکھنؤ ہے
صاحب دیوان ہین شاگرد ہین اسم اللہ شاعر کے والد انکی داستانگوئی
مین کوس لمن الملکی بجاتے ہین خود فن داستانمین صاحب تصانیف کثیرہ ہین
کئی نسخہ ضخیم تصنیف فرمائی ہین یہ واسوخت انہین کا
طبعزاد ہی جو شامل اس مجموعہ عمدہ کے کیا گیا ہے



واہ ای عشق عجب مفسدہ پرداز ہے تو
دل عاشق کو کبھی سوز کبھی ساز ہے تو
کبھی اغیار کے مونس و ہمراز ہے تو
کبھی معشوق کبھی عاشق جانباز ہے تو
ایک صورت پہ کبھی سے نہین رہتا ہے کبھی
ہو کے خون چشم گہربار سے بہتا ہے کبھی

کہین مجنون ہے کہین غیرت لیلا ہے تو
کہین وامق کہین شیرین کہین عذرا ہے تو
کہین فرہاد ہی تو اور کہین تیشا ہی تو
جان عشاق پہ اک آفت تازا ہی تو
تجھسے جو ملتا ہے وہ لخت جگر کہاتا ہے
آخر انجام یہ ہے جی سے گذر جاتا ہے

تیری الفت سے مرا حال یہ پہونچا اے عشق
ہر گلی کوچہ مین ہونے لگا چرچا اے عشق
ہونگا رسوای جہان گر یہ سمجھتا اے عشق
نہ جیتے جی تجھسے مین زنہار نہ ملتا اے عشق
سخت نادم ہون پشیمان ہون لاچار ہون مین
کیا کرون تازہ مصیبت مین گرفتار ہون مین

عقیل

وہی دن خوب تھی جب غم نہ کیا کرتا تھا
عیش و عشرت مین شب و روز رہا کرتا تھا
دور جام مے گلرنگ ہوا کرتا تھا
پھوٹ کر آبلۂ دل نہ بہا کرتا تھا

شربت وصل صنم نوش کیا کرتی تھی
قہقہے چھچے آپسمین رہا کرتے تھے

یار پہلو مین رہا کرتا تھا صحبت سے مدام
باغ و مینا و مے و جام سے رہتا تھا کام
کبھی بھولے سے نہ آتی تھی جدائی کی کلام
رات دن رہتے تھے باراحت و آرام تمام

دور دم بھر کو جو مین پاس سے ہو جاتا تھا
بیقلق ہوتا تھا دم سینہ مین گھبراتا تھا

زندگی کا تھا مزا یار سے یارانہ تھا
اوسپہ مین شیفتہ تھا وہ مرا دیوانہ تھا
شمع رخسار پہ اوس شوخ کے پروانہ تھا
غیرت لیلے و مجنون مرا افسانہ تھا

کبھی غیر و نکا جو محفل مین گذر ہوتا تھا
بیٹھنا اونکا نہ منظور نظر ہوتا تھا

کیا کہون چرخ نے جو تفرقہ پردازی کی
عیش و آرام نہ وہ دیکھ سکا میرا فذی
رنج وہ دینے لگا جو کہ نہ دیکھا تھا کبھی
اسکے آنکھون مین کھٹکنے لگی صحبت میری

محفل عیش و طرب ہای نہ بھائی اسکو
میری بربادی و تکلیف خوش آئی اسکو

دوستو کیا مین کہون اسکی جفا کا احوال
اسنے سبزے کی طرح مجکو کیا ہے پامال
اسکے ہاتھون مجھی پہونچی ہین بہت رنج و ملال
اسکے باعث سے ہا کرتا ہی دل غم سے نڈھال

چلوؤن خون دل زار پیا ہے اسنے
میرا محبوب جدا مجھسے کیا ہے اسنے

جس پری رو کا دل و جان سے مین دیوانہ تھا
ایکدن کوٹھے پر آیا جو وہ خورشید لقا
ہو گیا شیفتہ جسنے رخ انور دیکھا
بوالہوس عشق جتانے لگے اپنا اپنا

اور پیغام ملاقات کے بھجواتے تھے
گھر میں چھپ چھپ کے وہ غیروں کی صدا جاتے تھے

رفتہ رفتہ جو یہ انداز نکالا اوس نے
مجھسے در پردہ لگے غیر کے گھر میں جانے
منع اوسکو جو کیا میں نے تو کہنے یہ لگے
کسکا مقدور ہے ایسا جو ہمیں اب روکے

دل لگی ہوگے جہاں شام سحر جائیں گے
اب تو ہم ضد سے ترے غیر کے گھر جائیں گے

یہ سخن سنتے ہی بس تاب نہ آئے مجھکو
اور ہٹھ گیا پاس سے اوس شوخ کی آزردہ ہو
ہو گئے ترک ملاقات بس اوس سے یارو
نہ وہ الفت رہے مجھکو نہ محبت اوسکو

وہ تو اغیار کے گھر شام و سحر رہنے لگا
غم فرقت سے یہاں درد جگر رہنے لگا

کیونکر اب آئی دل زار کو آرام بھلا
بس ہے جینے کی حلاوت ہی وہ اب تھا
شغل گل کیوں نہ کروں چاک گریباں اپنا
کیسے صورت سے دکھاتا نہیں وہ ماہ لقا

لالہ ساں داغ جگر دل میں نہاں رکھتا ہوں
رات دن مشغلۂ آہ و فغاں رکھتا ہوں

نہ تو کھاتا ہوں نہ پیتا ہوں نہ آتا ہی خواب
تاب و طاقت بدن زار سے دیتے ہی جواب
نالی کرتا ہے شب و روز دل خانہ خراب
صورت ماہی بے آب ہے ہر دم بیتاب

کسطرح چین ہو وہ باعث آرام نہیں
دل طلبگار ہے جسکا وہ گل اندام نہیں

کبھی صحرا کو نکل جاتا ہوں بحالت غیر
کبھی بستے کبھی ویرانی کی کرتا ہوں سیر
گاہ بیہوشی سی کرتا ہوں تماشائی دیر
دلیہ یہ زور جنوں کا ہے کہ ہو جان کی خیر

پاس عزت ہی نہ کچھ وحشت رسوائی ہے
مبتلا دام بلا میں دل سودائی ہے

عقیل

کبہی دریا پہ جو مین روتا ہون گرکرنالی
ہجر مین کرتا ہے ایسا دل مضطر نالے

بہنے لگتے ہین مری آنکھون سی دو پرنالی
مردم آبی کے دل سے بلتے ہین سنگ نالے

گوش زد نالون کی آواز جو ہو جاتی ہے
الامان کے بخدا وہان سے صدا آتی ہے

اوس پری رو کی محبت مین ہین دیوانہ بنی
گریہ عشق کے شدت ہی خدا خیر کری

آ بنے جان پہ اسطرح اوٹھا ہی صدمے
پڑ گئے ہین ہمین اب جان کی اپنی لالے

گر اسیطور سی غم دلپہ اوٹھا ئین گے ہم
ایکدن جان سی واللہ گذر جائین گے ہم

گریہی زور جنون ہے دل وحشی پہ مرے
بیطرح دل مین سمائی ہے مری جان آپنے

دیکھنا جیب گریبان کے اڑینگے پرزے
دشت پر خار ہے کیا ملک عدم دیکھین گے

وحشیو لیے دل وحشی کو مین بہلاؤنگا
پہوڑ کر سر در و دیوار سے مرجاؤن گا

یاد مین گیسو و رخسار کے ہر شام و سحر
دیکہا نین گوہر دندان صنم کے شب بہر

شکل سنبل یہ کیا کرتا ہون حسرت تعطر
چشم سے اشک بہا کرتے ہین مثل گوہر

جب تصور لب لعلین کا مجہے آتا ہے
خون دل دیدہ پر آب سے بہ جاتا ہے

اوس مسیحا کی محبت مین ہوا ہون بیمار
پہر اوسی طرح سے پہلو مین رہے آکی جو یار

ہجر مین وصل جو ہو جاتی تو جاتی آزار
کبہی بیتاب نہ رہتی ہو دل سینہ فگار

رخ گلگو نگا جو بوسہ ہمین اعدا و کرے
بلبل دل نہ کبہی نالہ و فریاد کرے

یہ تو امید نہین یار سے مجہکو اصلا
کسطرح ہیہ دل مغموم سے ہو پیچ جدا

آ لیے آپکی گا شبکو مری گہر یاہ لقا
دیکھون کیونکر شب فرقت مین ہوگا زندا

اوسکے دوری مین دل زار یہ دکھہ پاتا ہے
طائر جان قفس جسم مین گھبراتا ہے

۷۲۱ دیکھتا ہے جو مرے شکل یہ کہتا ہے
جاکے صحرا مین جو مجنونکی طرح رہتا ہے
کیسے لیلے کے محبت مین یہ دکھہ سہتا ہے
ایک دریا ہے کہ اشکونکا پڑا بہتا ہے

ہمنے رونا توکسیکا نہین ایسا دیکھا
غیر احوال جو الفت مین ہے اسکا دیکھا

۷۲۲ بیکلی فرقت گل رومین جو ہے دلکو کمال
حیف صد حیف ہے لیجلے دنیا سے ملال
ایکدن جوشش وحشت سے بس آیا یہ خیال
اوسکا تا زیست نہ ممکن کبھے آموے گا وصال

جان پہر دیجیو اکبار تو دیکھہ آو اوسے
کسے صورت سے تو دروازے پہ بلوا آو اوسے

۷۲۳ دل مین یہ سوچ کے لی کوچۂ جانانکی جو راہ
آیا دروازے پہ جسوقت وہ عزت دہ ماہ
اور بلوایا اوسے جاکے بحال جانکاہ
ہنسکے بولا کدہر آنا ہوا اللہ اللہ

اتنے ہم سنتے ہین تم چین کیا کرتے ہو
رات دن بزم حسینان مین رہا کرتے ہو

۷۲۴ خوش رہو جیتے رہو چین سے دنیا مین رہو
ہم سہو گی مری فرقت کا بہلا کا ہسکو
ہم سے کترو تو ہزارون مین کوئی اور کرو
کیا غرض کیون مرے گہرآے ہو کچہ تو بولو

دیکھو پچتاؤگے گر بار دگر آؤگے
مین سے کہے دیتا ہون اللہ سزا پاؤگے

۷۲۵ سنکے یہ بات نہ پہر تاب مری دلکو رہے
ترسے دوری مین سے یہ شکل تباہی آئے
روکی مین کہتے لگا دیکھہ تو صورت میری
تونے آسیر ستم ہے مری جان زار قدر نکے

یہ نہ سمجہے کہ یہ ہے جینے والا اسیر
جان فرقت مین بدی عاشق شیدا اسیرا

عقیل ۲۳

بیوفا آپ ہین بس اب مجھے معلوم ہوا — کونسا ہے یہ محبت کا تباؤ رستا
چھوڑ کر عاشق جانباز کو گھر مین بیٹھا — بیٹھے خانۂ اغیار مین یون جا رہنا

بیوفائی ہے دیا اسکو وفا کہتے ہین
آپ ارشاد کرین مجھسے کہ کیا کہتے ہین

۲۴
اب یہ ہے قصد کہ پیدا وہ پریزاد کرون — تم نے ہے ہو حسن خداداد یہ جسکے مفتون
جگھری چھوڑے چھری یہ وہ زلف سکون — تم ہو کیا دیکھکے لیلے کو ہے ہو جائے جنون

سنیے باتین جو کرے قند مکرر سمجھو
تم اوسے اپنے دل وجان سی بہتر سمجھو

۲۵
نرگسے دیکھہ لو اوس کلکی جو آنکھین یارے — تم ہے نرگس کی طرح ہو ہمہ تن زار و نزار
گل ہو پژمردہ جو دیکھے گل عارض کے بہار — بلبلین جان کرین اوس گل خوبی پہ نثار

قد موزون اگر اوس گل کا نظر آ جاوے
سرو گلزار مین پیاری اپنے شرما جاوے

۲۶
وہ جبین صاف کہ آئینہ ہو جس سے حیران — جلوۂ حسن یہ ہو تیر تابان کا گمان
ہون وہ ابرو کہ خجل جس سے ہو تیغ صفہان — ہیبت ابرو کو ہلالے کا نہ ہو یہ بیچی دیوان

اوس پریزاد سی پھر تم ہے کنارا نہ کرو
مہربان ہجر سے کبھے اوسکا گوارا نہ کرو

۲۷
گل رخسار پہ گلہای چمن صدقے ہون — لب پان خوردہ پہ یاقوت یمن صدقے ہون
وہ چمک دانتو مین ہو در عدن صدقے ہون — دیکھکر حور و پری ہے ہمہ تن صدقے ہون

سر سے تا ناخن پا مثل نہ وہ رکھتا ہو
تجنے اس حسن کا انسان نہ کوئی دیکھا ہو

۲۸
ایسے معشوق سے دل اپنا لگاؤن پیارے — زندگانی کا مزا اوس سے اوٹھاؤن پیارے
روز پھولوں مین اوس گلکو بساؤن پیارے — آپ کا نام زبان پہ نہ لاؤن پیارے

غیض

جسقدر تنے ستایا ہے ستاؤن تمکو
جسقدر تنے رولایا ہے رولاؤن تمکو

سنکے یہ دیر تلک سر بگریبان وہ رہے
صورت آئینہ آگے مری حیران وہ رہے
چپکی رو یا بیٹے اور لیں تیشان وہ رہے
منہ کو دامن سی چہپای ہوئے گریان وہ رہے

سنکے پہر کہنے لگے ہو نہین آؤ صاحب
ایسے باتین مری آگے نہ بناؤ صاحب

خیر جو کچہ کہ گذرنا تہا سو گذرا وہ تو
اب نہ اعتبار سے گہر جائین سے یاد رکہو
آؤ ملجاؤ گلے دور کرو جانی دو
گر نہو اسکا یقین ہم سے نوشتہ لیلو

نام غیر و نکا زبان پر نہ کبہی لاؤن گا
زندگی پہر کبہی اس گہر سی مین جاؤنگا

اپنی جانب کو جو اغیار سے پایا مین نے
دل پہ گذرا تہا جو کچہ رنج سنایا مین نے
دوڑ کر اتنے گلے اوسکو لگایا مین نے
صورت ابر گہربار رولایا مین نے

آخرکار سے وصل سے مدہوش ہوئے
ہجر کے غم جو اوٹہائی تہے فراموش ہوئے

پہر وہی مین ہون وہی یار وہی صحبت ہے
نام سے غیر کے اوس گلکو سدا نفرت ہے
پہر وہی ہم طرب اور وہی عشرت ہے
پہر اوسی طرح سے اگلی سی مری صورت ہے

رات دن وصل کی رہ کا مزا لیتے ہین
دل پہ سہتے ہین اور غیر کی جی جہوٹی ہین

ان کو فرصت مجہے از نہ زمین کرتے بجا
مذہ بہات مین اوستے مین ذرا کرنگا
کیا کرون عیش کی خاطر تہی مجہی حد سے سوا
ایک سینہ ز زمین تصنیف یہ اسوخت لیا

سرط رجست جو مہلت مین کبہی پاؤن گا
اپنی ڈہنگ مین بہکر سے و کہلاؤنگا

عقیل

بیشتر ازین اور بھی واسوخت تھی تصنیف مری | سب کے سب غدر کی ایام مین ہین کھو گئی
بند دو چار جو یاد آئی تو اسمین لکھے | بس عقیل جگر افگار کہے کیا آگے

یار سے وصل ہے فرصت نہین ملتی مجھکو
کوئی دم لینے کی مہلت نہین ملنے مجھکو

تمام ہوا

علیشی

تخلص ہے طالب علی خان مرحوم ابن
علی بخش خان باشندۂ لکھنو کا دیوان
فارسی مع قصائد اور دیوان ہندی اور
مثنوی سرو چراغان ان سے یادگار ہے
نظم اور نثر مین دستگاہ کامل رکھتے تھے
شاگرد رشید تھے جناب مرزا محمد حسن
قتیل مغفور کے عین شباب مین وفات پائی
قتیل مغفور اکثر انکی ابتداے شاگردی مین
فرماتے تھے کہ پارہ خواہد شد ازین دست گریبانی چند



واسوخت عیشی

عشق کا پھر سر و سامان ہے خدا خیر کرے — پھر جنون سلسلہ جنبان ہے خدا خیر کرے
گریہ آمادۂ طوفان ہے خدا خیر کرے — صحبت دست و گریبان ہے خدا خیر کرے

قرعۂ غم زدہ ام تا کہ کند دلشادم
باز ویران شدہ ام تا کہ کند آبادم

۵۲

پردۂ چشم سے ہے پھر غیرت دامان سحاب — آستین اشک سی ہے رشک جیب گرداب
تبکو ہم چشم ہی سیارہ سے چشم بیخواب — دیکھو پہلو مین ہی دل فرط قلق سی بیتاب

باز از ہر سخنم بوے جنون مے آید
باز آہ از جگرم غرقہ بخون مے آید

۵۳

پھر دل آشفتہ ہی کس زلف کا سودائی ہی — چشم حیرت زدہ ہے کسکی تماشائی ہے
پھر جو یون چاک گریبان شکیبائی ہے — اپنی منظور نظر کسکی خود آرائی ہے

سبب نالۂ شبگیر ندانم چیست
دیدہ ام خوابی و تعبیر ندانم چیست

۵۴

مرحبا عشق جفا پیشۂ دشمن پرور — بارک اللہ قدم تیری مری آنکھون پر
عمر گذری کہ مرا داغسے خالی ہی جگر — رنگ خون اشک مین باقی ہی نہ نالہ مین اثر

آخر این ہوش کہ از سر نکند رم چکنم
نفس سرد چہ سازم دل بیغم چکنم

۵۵ ہی کیا شعلہ سے خلاق نی پیدا مجکو — رابطہ ہی تف دل سی شرر آسا مجکو
برق خاطف سی ہی ہچشمی کا دعوی مجکو — آتش طور ہون افسردگی سی کیا مجکو

لالہ ام جلوۂ داغ جگرم مے باید
شمع سوزندہ ام آتش بسرم مے باید
۵۶

ہنیچو میکدہ بستی زمین آباد ان دیر — بخشتا ساغر لبریز کوئی خم کی خیر
عالم نشہ کی منظور رہے آنکھو نکو سیر — بھر چکا عمر کا پیمانہ مرا بادہ بغیر

دور بین عقل کہ سرمایۂ غوغائی ہست
آزمودیم کہ دردسر بیجائی ہست
۵۷

مغتنم ہی چمن و صوت ہزاران ساقی — چند روزہ ہی گل و باد بہاران ساقی
پھر کہان بزم می و صحبت یاران ساقی — چشمک برق و گہرباری باران ساقی

درد صافست گر امروز مہیا آید
بعد امروز ندانیم چہ فردا آید
۵۸

نامۂ کہنہ کیا گردش افلاک نی سطے — نہ سکندر ہی نہ دارا ہی نہ جمشید نہ کے
فرصت وقت غنیمت ہی یہی جو دم ہے — دم مین پھر ہم ہین نہ محفل ہے نہ ساغر ہی نہ مے

صحبت ہمنفسان طرب آمادہ کجا
بعد ازین بزم کجا شیشہ کجا بادہ کجا
۵۹

تن ہی تعمیر سر رہ گذر سیل فنا — دم کی ہی آمد و شد سینہ مین نیرنگ ہوا
نقش بر آب ہون ہستی کا مری وقفہ کیا — موج بیتاب ہون ہی مختلف احوال مرا

گہ تف برق و گہی ابر ترم ساختہ اند
ہر زمانی بصفاتی دگرم ساختہ اند
۶۰

گر کرون سر بسر آشفتہ سری اپنی بیان — مو بمو ہو سبب درد سر زلف بتان
حال سوز غم دل لاؤن اگر تا بزبان — ہو شرر ریز نفس موج ہوا شعلہ فشان

توبتوہر نفسم داغ کہن میسوزد
آتشش از گرمی ہنگامۂ من میسوزد
س ۱۱

حال سوز غم پنہان کو کرون گر تحریر
اک خموشی ہے مری لاکھہ زبان کی تقریر

دی انا البرق کی آواز قلم جا ہے صریر
بزم حیرت نے بنایا ہے مجھے گویا تصویر

پاس ناموس جنون در سکوتم داد است
گوش کن گوش کہ خاموشی من فریاد است
س ۱۲

کب چھپائی سے چھپے حال دل غم پرورد
کوئی مونس عزلت ہے کوئی ہمدرد

ترجمہ راز نہان کا ہے مرا چہرہ زرد
روبرو بیٹھہ کی جسکے کوئی دم بادم سرد

نقش غم بندم بر حسرت دیدن گریم
حال دل گویم و بر حال شنیدن گریم
س ۱۳

نہ وہ طاقت ہے کہ رو سکے مژہ کی خونباری
سنزلون دور بہا مرحلۂ خود داری

نہ وہ دل ہے کہ کرے ضبط فغان و زاری
الغرض بیخودی از بسکہ ہوئی ہے طاری

منیزنم خویش بجگر خنجر و آزاری نیست
میتوان یافت کہ با خویشتنم کاری نیست
س ۱۴

رنج ناکامی طالع سے ہے مرا کام روا
کیا کہون جیسی مخالف ہے زمانہ کی ہوا

درد مندی جسے کہتے ہین وہ ہے میری دوا
چشم بینا نظر آتی ہے نہ گوش شنوا

درد دم افسانہ شد و تا بشنیدن نرسید
حیرتم آئینہ گر دید و بدیدن نرسید
س ۱۵

آئینہ سی ہی طبیعت ہے مری نازک تر
مثل نکہت مجھے برباد کرے باد سحر

کم دماغی مین مقابل مری گل ہی پتھر
سنگ ہے میری جبین پر اثر صندل سر

خون کند گرمی صحبت دل ناکام مرا
مے سازد رنگین موج صفا نام مرا

۲

ہے مجھے ماتم میں ہر چند بلا تا کوکب
شکوۂ بخت سہی لیکن نہ کرونگا تا لب
روز روشن ہے مرا غیرت تاریکی شب
شکر ہی شکر ہی درگاہ میں تیری یارب

دل ناکامی دل شاد کہ ناشادم کرد
خانۂ رنج و غم آباد کہ بربادم کرد
س۱۷ھ

میں وہ ہوں سوختہ قسمت کہ کرے چرخ کہن
داغ گر آتش سوزان ہے تو سینہ گلخن
مشعل برق مری دود جگر سے روشن
کامش جلکر کہیں برباد ہو خاکستر تن

چند سوزم ز غم و چند گدازم یارب
بخت ناساز و بدل سوز چہ سازم یارب
س۱۸ھ

سوزش غم نے کیا بسکہ عناصر میں فتور
مجھسے پروانہ کرے ہمنفسی کیا مقدور
جا ہی خون شعلۂ سرکش ہر رگون میں مستور
گرم ہنگامہ سمندر کا ہو میرے حضور

جانم آتش تنم آتش دل جاکم آتش
آب من آتش و باد آتش و خاکم آتش
س۱۹ھ

یاد ایام کہ تھا یہہ دل ویران آباد
اب نہ دل ہے کہ غم و درد کی سہہی بیداد
مایۂ صبر و تحمل نہ ہوا تھا برباد
لذت رنج اوٹھا وہ وہ کہان خاطر شاد

برق کو جلوہ فروشد من مخزون چہ کنم
خرمنی بود مرا سوختم اکنون چہ کنم
س۲۰ھ

تنگ کرتا ہی نفس کو میری سینہ کا غبار
اور ہی کچھہ طپش دل سے عیان ہین آثار
روح کا ہو نہیں سکتا متحمل تن زار
سینۂ تنگ سے رک رک کی غرض سو سو بار

جان سختم ز غم امروز بہ لب می آید
سخت تر مشکلم اینست کہ شب می آید
س۲۱ھ

دل نہ حسرت کش ساقی ہی نہ لب تشنہ جام
داغ حسرت ہون مرا سینۂ سوزان ہے تمام
راحتیں روح کو درکار نہ جی کو آرام
محفل عیش و طرب سے مجھے عیشی کیا کام

از بیم خون جگر من باده بجام است مرا
صحبت با غم دل عیش مدام است مرا

تمام ہوا

فراق

تخلص ہے خواجہ بہادر حسین خلف
خواجہ مرزا جان انکی باشندۂ لکھنؤ کا صاحب
دیوان و شاگرد شیخ ناسخ مرحوم کے
ہین کلام انکا بہت اچھا ہے شاعر
خوش فکر ہین روزمرہ خوب زبان
صاف ہے سوا اِس و اسوخت
کے جو مجموعہ ہذا مین
درج ہے کچھ کلام انکا نہین سنا فقط



واسوخت فراق

۱
وہ بھی کیا دن تھے کہ جب ورد زباں ہم تم تھے
مدعی غیر تھے اس بزم کے محرم ہم تھے
یار جانی تھے تری مونس و ہمدم ہم تھے
خواب میں بھی نہ کبھی دست بہ ماتم ہم تھے
راز دل ہم سے مری جان چھپاتے تھے کبھی
بن ہمارے نہ کہیں دم بھر کو جاتے تھے کبھی

۲
وہ بھی تھی ہجر کی شب وصل کے حاصل دن تھے
سیر گلشن کی کبھی کرتے نہ تم مجھ بن تھے
گلے لگ جانے سے تھے باز [illegible] تھے
غم ہمارے تمہیں منظور نہ ناممکن تھے
غیر اس بزم میں ناشاد رہا کرتے تھے
شب فراموش تھے ہم یاد رہا کرتے تھے

۳
روز و شب بیٹھے تھے ہم آپکی خدمت میں مدام
اپنے ہاتھوں سے پلاتے تھے ہمیں آپ ہی جام
بوسہ ہر بار ہمیں کرتے تھے صاحب انعام
رخ سے آغاز محبت کے نہ تھے یہ انجام
تم تو معشوق تھے اور عاشق ناداں ہم تھے
گو کہ لطف و عنایات کے شایاں ہم تھے

۴
کبھی ہم تم سے خفا ہو کے کہیں جاتے تھے
اقربا آپکے سب آپ کو سمجھاتے تھے
آپ بیتاب ہوا کرتے تھے گھبراتے تھے
ہر گھڑی ناز سے [illegible] رشتہ [illegible] فرماتے تھے
شاد در غم عشق تو چہ [illegible] نسیم
تا بلی در غم تو نالہ [illegible] نسیم

۵
آہ [illegible] اس [illegible] تو تمہارے حجاب
[illegible] کیا کرتے تھے [illegible] خواب
رخ پر لو یہ سہرا آن نہ رہتا تھا نقاب
ہاتھ سے اپنے پلاتے تھے ہمیں جام شراب

لپٹے ہم لب شیرین سے کہ دیا کرتے تھے
لطف کیا کیا تری صحبت کے ملا کرتے تھے ٹ

ایک دو دن کے لیے ہم جو کہین جاتے تھے
چلتے مسجد مین مرے آنیکے بند ہوتے تھے
آپ بے چین بہت ہوتے تھے گھبراتے تھے
دو ڈولے شیرینی کے درگاہ مین بھجواتے تھے

رخ گلگون پہ ترے اشک روان رہتے تھے
شکل نرگس طرف در نگران رہتے تھے ٹ

باغ کی سیر کو جب آپ کہین جاتے تھے
خفقان ہوتا تھا گلزار مین گھبراتے تھے
چشم سے نرگس بیمار کے شرماتے تھے
ہر روش پر کہین ہم ہاتھ نہین ہلاتے تھے

ہاتھ مین ہاتھ لیے پھرتے مری جان سے تھے تم
قمری اس قد کے تھے ہم سرو خرامان تھے تم ھ

تم نہ جس بات کو لیتے وہ فقط تھے جتایا ہمنے
تمکو معشوقون مین معشوق بنایا ہمنے
غمزہ و عشوہ و انداز سکھایا ہمنے
جو نہ کانون سے سنا یا تھا وہ کہایا ہمنے

زلف خمدار تھی کب چین جبین مین کب تھی
ہان نکلتی ہوئی صاحب کی نہین مین کب تھی ۹

زلف پیچان کا بنانا نہ تمہین آتا تھا
مہندی ہاتھون مین لگانا نہ تمہین آتا تھا
لب پہ مسی کا جمانا نہ تمہین آتا تھا
اپنے عاشق کو جلانا نہ تمہین آتا تھا

کھڑکیون مین سر بازار نہ آتے تھے تم
عطر ہم ملتے تھے جب غسل نہاتے تھے تم ھ

ہم لگا غیر سے رہتے ہو جو تم ہو سو ہس
دور جو رہتے تھے وہ رہتے ہین اب آپکے پاس
الفت تازہ مری جان نہین آتی راس
تھے جو نا قدر وہ سب آپکے ہین قدر شناس

غیر لوگون کی رسائی ہے تری محفل مین
اک نہ اک کی اجل آئی ہے تری محفل مین

۱۱ه ہمسے جو وعدے سے تھے غیر نے فالر کیے
خاطر غیر سے تم ہم پہ جفا کرتے ہو

محفل غیر میں دن رات رہا کرتے ہو
یہ نہیں خوب مری جان برا کرتے ہو

یار اغیار کبھی یار نہیں ہوتے ہیں
چشم بیمار کے بیمار نہیں ہوتے ہیں ۱۲ه

ہم نہ سمجھتے تھے ستمگار نہوئنگے صاحب
غیر کے طالب دیدار نہوئنگے صاحب

جز مرے اور کے دلدار نہوئنگے صاحب
خود نمائی سے گرفتار نہوئنگے صاحب

سب غلط فہمی تھی اور سارا گمان بیجا تھا
سنگدل اتنا نہ سمجھے تھے تجھے ماہ لقا ۱۳ه

تجھسے ہر چند سے ہرگز نہ لگانا تھا دل
کرکے ہمکو نگہ ناز سے تو نے بسمل

دوست سمجھے تھے تجھے حیف تو نکلا قاتل
ہمسے کی ترک وفا غیر سے کے ہو کر مائل

ہم نہ سمجھتے تھے کہ اسقدر جلاؤ گے ہمیں
خاطر غیر سے اے یار ستاؤ گے ہمیں ۱۴ه

ابتو دو دو پہر آرام رہا کرتا ہے
وصل کا غیر سے پیغام رہا کرتا ہے

فتنہ برپا سحر و شام رہا کرتا ہے
ہم پہ ہر بات کا الزام رہا کرتا ہے

تمنے ٹھہرایا ہے دل میں یہی اب بات کرین
خود بخود آپ جو ہم ترک ملاقات کرین ۱۵ه

صاف کہیے ہی صاحب کو اگر ہے منظور
بیوفائی کو ترے دیکھ کے ہو کر مجبور

ہم کرینگے نہ کبھی ترک وفا تا مقدور
ڈھونڈھ لیوینگے کوئی ماہ لقا غیرت حور

دل بیتاب سے خواہان ہین بہت یاور ہے
کوچۂ ماہ وشان حشر تک آباد رہے ۱۶ه

اک پریزاد سا معشوق بناوینگے ہم
عشق اپنا اوسے ہر بار جتاوینگے ہم

دلبری کے اوسے انداز سکھاوینگے ہم
تجھکو جون شمع لگن غم سے جلاوینگے ہم

۱۷ اوسکو آغوش تمنا مین سلاؤن ہر شب
شمع محفل کی طرح تجکو جلاؤن ہر شب

شب مہتاب مین چھاتی پہ لٹاؤن اوسکو
اپنے سینے سے مین ہر بار لگاؤن اوسکو
آپ بیدار رہون اور سلاؤن اوسکو
اور گھر سے تجھے بلوا کے دکھاؤن اوسکو

۱۸ دیکھ کر شکل کو اوسکے نہ ترا ہوش رہے
اپنی خوبی سے تو اے یار فراموش رہے

رخ پر نور وہ اپنا جو دکھاوے تجکو
کبھی چشمک کرے یا تو منہ چڑاوے تجکو
مثل آئینہ کے حیران بناوے تجکو
آگے اوس لب کے نہ کچھ بات بن آوے تجکو

۱۹ زلف پیچان کو جو دیکھے تو پریشان تو رہے
دہن تنگ سے اوس گل کے پشیمان تو رہے

سرخی پان کی عیان اوسکے گلے سے چمکے تو
دل مین تیرے رہی اوس کاوش مژگان کی کھٹک
جسطرح ساغر بلور مین ہو مے کی جھلک
ہاتھ وہ ہاتھ نہ آوے جو اگر دے جان تک

۲۰ دل خستہ تو سدا اوس در دندان سے رہے
منفعل آٹھ پہر چاہ زنخدان سے رہے

شکم اوس گل کا ہو مخمل سے ملائم شفاف
اوسکی چوٹی کا اگر دیکھ لے تو سرخ مصاف
اوس پہ سو دام بلا آوے نظر حلقۂ ناف
پڑھنے صلوات لگے کھول کے چشم انصاف

۲۱ عوض اشک تری چشم مین خوناب رہے
صورت ماہی سے آب تو بیتاب رہے

اوس پری رو کی رگ گل سے بھی نازک ہو کمر
ہے آئینہ زانو سے تو حیران اکثر
سامنے تیرے رہے اور نہ تجھے آوے نظر
پاؤن وہ دیکھے تو تو خاک اوڑاوے سر پر

آگے اوس قد کے تجھے سخت ندامت ہووے
اوسکی ٹھوکر سے خجل شور قیامت ہووے

ص ۲۲

دوستی غیر سے ہرگز ہمین نہی منظور
دل لگا دین نہ کبھی اوس سے جو ہو رشک حور

دل جلانیکو تمہارے ہے فقط بہانا کور
عشق بازی نکرینگے رہی خاطر سے یہ دور

ص ۲۳

تیرے کوچہ مین سدا اسلئے آرام ہمین
غیر کے سایۂ دیوار سے کیا کام ہمین

صحبت بد کا مریجان برا ہے انجام
کوچہ گرد ہیے ہوا نام تمہارا بدنام

آپ مختار ہین اس بات سے ہمکو کیا کام
اتنا تو ہے ہر کس و ناکس کی زبان پر یہ کلام

ص ۲۴

دین و دنیا ہمہ برباد شد از دیدن تو
ہیچ کافر نکند میل پرستیدن تو

ہم پہ اے یار رکھو اپنی نگاہ اشفاق
سے گلے لگ جاؤ لڑائی رکھو بالائے طاق

ایک دم غم مین تمہارے ہمین جینا ہے شاق
وہی معشوق ہو تم اور وہی عاشق ہے فراق

پھر اوسیطرح سے اوس چشم کے بیمار ہین ہم
پھر اوسی زلف پریشان کے گرفتار ہین ہم

تمام ہوا

فایض

تخلص ہے حافظ محمد عمر دراز کا ساکن قدیم جالندہر کے ہین
تہوڑی عرصہ سے وارد لاہور ہین منشی محمد عظیم مالک مطبع
پنجابی لاہور کے پاس کتابت اخبار پر مامور ہین شاگرد رشید
ہین مولوی محمد رکن الدین اکمل کے مولوی صاحب موصوف
ساکن قصبہ نور محل من مضافات جالندہر ہین اب
سررشتہ داری بندوبست گوجرانوالہ پر مامور ہین
حافظ صاحب صاحب طبع رسا ہین سوا اس واسوخت کے
جو درج مجموعہ ہذا ہی اور کوئی کلام انکا نظر سے نہین گذرا فقط



واسوخت فائض

در غم هجر تو ای ماه رخ مهر لقا — چه ستمها که ندیدیم بکام اعدا
برده ام بر جگر خویش فرو دند اشرا — داده ام از زین دندان لبم ای یار غذا

هر کجا گریه نمودیم چنان طوفان خاست
کاسمان نیز حبابیست کزان طوفان خاست

دست من رشتهٔ الفت بگریبان دارد — دیده دریا شدن از دست تو سامان دارد
سینهٔ من گل زخم تو بدامان دارد — دل ز داغ تو بر گلشن خندان دارد

بر سر از دست جنون منت طفلان دارم
بند بر پاے دل از الفت زندان دارم

لخت لخت جگر از چشم برون میریزد — دیده تر گرده همیشه گریه و خون میریزد
خون که خوردم همه از دیده کنون میریزد — اینک از هر رگ چشم طرز جنون میریزد

قطرهٔ اشک بهر جنبش عمان دارد
بحر شل فلک از دست من افغان دارد

هر چه هست درست مرا گرمم از تار حریر — آب خضر است مرا تلخ تر از آب زریر
تو عیش چون عیش مرا هر چه گردی تاثیر — ره نمی یافت چنین گر بمزاجم تغییر

اینهمه هر چه بگفتیم شکایت از تست
همه در دفتر من حرف و حکایت از تست

سخت تنگ آمده ام در غم و غمخواری نیست
گر کنی رحم به از بنده سزاواری نیست
سینه خون گشت و برون از الم آثاری نیست
دل گرفتار بلا باشد و دلداری نیست

وای گر مرگ نیاید بمسیحائی ما
آه تا کی کند این حوصله فرسائی ما

در غمت طعنهٔ اغیار شنیدن تا چند
دیده بر کشتهٔ مژگان تو دیدن تا چند
بتقاضای جنون سینه دریدن تا چند
همچو مجنون به تپ هجر تپیدن تا چند

نظر لطف گهی سوی غریبان باید
جور را هم حد و اندازه و پایان باید

با تو از شکوهٔ اغیار بتنگ آمده ام
هر زه در کوی تو صد بار بسنگ آمده ام
سنگ تو با بخت بد خویش بجنگ آمده ام
از شب هجر تو در کام نهنگ آمده ام

رحم از بهر خدا بر من مضطر رحمی
رحم ای رهزن و بیدین و ستمگر رحمی

نیش هم خوردم و در سینه خلیدم خاری
هرگز از دست تو در مهر نیامد کاری
صبر هم کردم و جان دادم و مردم باری
تو چه دانی که غم و درد چه باشد آری

درد دلسوخته را سوخته نیکو داند
لذت تیغ دو دم کشتهٔ ابرو داند

گرچه در حسن خداداد کم از ماه نه
با من اندر تب و تاب اینهمه همراه نه
لیک صد حیف که جانکاهی و غم کاه نه
سوختم سوختم از سوز من آگاه نه

هر که بر حسن خداداد تو مائل باشد
خستهٔ تیغ ستم باشد و بسمل باشد

سیل اشکم چو دامان و گریبان گذرد
سگ کی ماند که کس از کوی تو آسان گذرد
قطره زن گرد دو از کوه و بیابان گذرد
گرچه از دین و دل و صبر و هم از جان گذرد

تیغ یارست آنکه بسکه سلامت نتوان رفت
نے غم وملوسه در صحن قیامت نتوان رفت

حاشا لله که فغانم اثری داشته باشد
چون ندانم که بمن چشم تری داشته باشد
شب هجران تو ور بے سحری داشته باشد
کاش از وی دل من خبری داشته باشد

یارب اینها همه کس خیره وبد نام مباد
گرچه بدنام شود چون من ناکام مباد

حسن وعشق آنکه برآورد بدنیا توام
سود فرمود نهان آنکه بسرمایهٔ غم
شادی وغم بجهان آنکه نمود ست بهم
آفرید آنکه اثر در تپش دیدهٔ نم

خواهم از تو سے که تو هم دور ز آرام شوی
بندهٔ همچو خودی گردی و بدنام شوی

آینه بینی و حیران و پریشان باشی
بینی آن جبههٔ نورانی و حیران باشی
دل زکف دادهٔ آن روی درخشان باشی
نقش تقدیر کتبی یاد و پشیمان باشی

پیچ تابی خوری چون مار ازان چین جبین
غرقهٔ بحر الم آئی ازان موجهٔ چین

چون فتد بر سر آن ابروی خمدار نگاه
زان جبین داغ به پیشانیت آید چون ماه
نگرز و تیغ ستم از دل سنگین ناگاه
غم کشد زان قد و بر جان عزیز تو سپاه

بینی آن بینی و فی الحال بتشمیر دودم
بکنی بر دل خود بسم الف رسته رقم

چشم فتان وی آن فتنه بکار تو کند
چاه بابل نه چو هاروت مدار تو کند
که بیک عشوهٔ بیباک شکار تو کند
نه بصحرای جنون هرزه گزار تو کند

آن کند با تو خدایا که تو با من کردے
آن کند بر تو ستمها که تو با من کردے

ه۱۵
آتشی در دل افروزان رخ پر نور زند — شعله در جان تو همچون شجر طور زند
خال هاشی بفسون بر دل رنجور زند — سیل آن سرِ بخشت همه سنا طور زند

چون بدام خم آن زلف گره دار آئی
دست و پای زنی و سخت گرفتار آئی

ه۱۶
دهن چشمهٔ کوثر چو به بینی سیراب — جام زهر آب شود بهر تو جام می ناب
لخت لخت جگرت خنده لبسوزد چو کباب — ز هر خنده اند و در گریه در آرد چو سحاب

در نظر جاده آن گوهر نایاب شوی
منفعل گردی و آئینه صفت آب شوی

ه۱۷
چون در آری بنظر غبغب آن چاه ذقن — بسر افتی تو در آن چاه برنگ بیژن
چون در آید بنظر صبح بیاض گردن — سینهٔ خویش کنی چاک برنگ دامن

آن بر و دوش به بینی و شیون سازی
سینه کوبی گل رخسار چو سوسن سازی

ه۱۸
منعفل دل بینی ازان سیب و نار پستان — خار اندوه نشنید بدل تنگ ازان
شکم و ناف چو بینی تو بمانی حیران — غرق گرداب بلا گردی و جوئی درمان

خسته دل گردی ازان خنجر تیران کمر
همچو موی کمر از غم شوی آخر لاغر

ه۱۹
چون بآئینهٔ زانو شود ت چشم دوچار — گردی از فرط تحیر همه نقش دیوار
باشد از ساق بلورینهٔ او سینه فگار — دوست بر دست بمالی تو زحسرت چو چنار

پا که رو بتو بان پای مقابل نشود
بوسه اش در عوض جان بتو حاصل نشود

ه۲۰
چون چنین آفت جان آفت جان تو بود — کوی آن ناهجود لا آرام مکان تو بود
تا فریز سگی تیر فغان تو بود — گرچه از خاره و فولاد کمان تو بود

۲۱

درد وم ان لطف شناسی که جان میباشد
عشق دانی که بهین دادن جان میباشد

باشد ان لحظه ترا نیز تلاشم در پیش
جستجوئے من از اندازه کنی صد ره بیش

در تلاش من گم گشته برآئی از خویش
غم آن لحظه بجان تو طلاند صد نیش

هر کجا گردم در دنباله کش من گردی
بهر من هرزه بهر دشت و نشیمن گردی

شمع رخسار یکف سوی من آئی پویان
در تلاشم گئے سے صرفه بصحرا جولان

نقش پائی من گم گشته بهر سو جویان
ناگهان از من دلسوخته یابی چو نشان

عذر تقصیر کنی تائب و گریان باشی
زان جفاها که نمودی تو پشیمان باشی

عجز بلسئے تو ز اندازه چو آید بیرون
در بر اثر دانع شود این دل سنگین پر خون

وز ندامت شود ت دیده گریان جیحون
من چه محزونم از ان بیش تو باشی محزون

پس دلت غذر قدم رنجه سامی دارم
زانچه بودی تو از ان بیش گرامی دارم

دل فدائی تو کنم شاد بروسئے تو شوم
تا سیع از آرزو ب بسوئی تو شوم

دل ز رکعت و اده آن روی بکوی تو شوم
وا بجا سا کنی آن جنت کوی تو شوم

آن حسب حیم تو نبود قبله جان فائض
سجده سوی تو کند روح روان فائض

تمام ہوا

قلق

تخلص ہے آفتاب الدولہ خواجہ اسد بہادر کا
خلف الرشید ہین خواجہ بہادر حسین فراق
بن خواجہ مرزا جان انکی کے عہد شاہی مین مصاحب
تھے حضرت سلطانعالم واجد علی شاہ بادشاہ اعاد اللہ
ملکہ کے باشندہ لکھنؤ ہین صاحب دیوان ہین
شاگرد رشید اور ہمشیرہ زادہ خواجہ
وزیر وزیر تخلص کے ہین یہ واسوخت اور ایک آئینہ
اور رسہ نثر اور طلسم الفت مثنوی ان سے یادگار ہے



واسوخت قلق

بند ۱

آج وہ غیروں سے ملنے کی قسم کھاتے ہیں — خود بخود منفعل جور ہیں شرماتے ہیں
ہاتھ ملتی ہیں ستم اونکو جو یاد آتے ہیں — پاؤں یاں صبر و تحمل کے اوٹھی جاتی ہیں

قتل بلبل جو اونہیں نالہ کناں پاتا ہوں
پھول کی طرح خوشی سے میں کھلا جاتا ہوں

بند ۲

بھولی اگلی وہ شکر رنجی گیا دل کا غبار — ہو گئی قند مکرر جو ہوئی آ کے تکرار
یاں ہوا جوش محبت اونہیں کچھ آگیا پیار — گلے مل مل کے ہم رونے لگے آخر کار

ہچکیاں دونو طرف لگ گئیں روتی روتی
بخت خوابیدہ مری جاگ اوٹھی سوتے سوتے

بند ۳

اونکے رونے نے لگائی جو ادھر منہ کی جھڑی — بیقراری نے ادھر میری گرائے بجلی
یوں تو سو مرتبہ رقت ہوئے اور بیتابی — وہ جو تھی اونکی ندامت نہ گئی پر نہ گئی

قتل کرتا ہی وہ گردن کا جھکانا اون کا
تیغ ابرو کے طرح سر نہیں اوٹھتا اون کا

بند ۴

سر بزانو ہیں کبھی سر بگریباں ہیں کبھی — ہونٹھ دانتوں سے دبا لیتی ہیں حیراں ہیں کبھی
نیچی آنکھیں ہیں کبھی دل میں پشیماں ہیں کبھی — عذر گہ کرتی ہیں گاہ انگشت بدنداں ہیں کبھی

ستم و جور و جفا بھول گئے لیکن بالکل
سرو سے قمری ہوئی گل کے سینے میں بلبل

تعلق

ہونٹھ تسی ہونٹھ پہ رکھتی ہین کبھی گال پہ گال	کس لگاوٹ سی کس انداز سی کرتی ہین سوال
سچ کہو زیست مری جان نہین اسکو وبال	دام گیسو تو نہین جان کا اب ہے جنجال

چلو بس آؤ لپٹ جاؤ مری سینے سے
صاف ہو جاؤ ذرا سیکھ لو آئینے سے

ع

تو ہمین کو رہین گاری جو نہ بولی ہم سے	ہمکو ہی ہی کری جواب نہ گلے لپٹا لے
آنکھین ہوئین جو نظر ہر کی کسیکو دیکھے	ہمسے درگاہ مین جو چاہو قسم لو جلکے

اپنی جان پہ موقوف زیارت ہو جای
اب جو ہو قول سہی قول تو عادت ہو جاے

ث

گو تسخیر نہ ہو گی کسے یہ مسلسل تقدیر	گردن غیر کی زلفین نہ بنین گی زنجیر
کسی جانب چلین گے نگہ تیز کی تیر	کبھی ابرو کی کھینچو گی تنگ کسے پہ شمشیر

آنکھ ہوتی کری غیر جو قامت پہ نظر
کھینچ دے قد سی مرا او سی سولی پر

ش

چلیے لیں بخش نہ اب کیا ہی تقصیر ہوی	بخشتے جرم سے چلے آتے تقصیر ہوتے
دل عمدیدہ کو بھلا ہے تقصیر ہوی	منتین کرتی ہین ملجاتے تقصیر ہوتے

رطب یابس سے زبانی کی نہ آگاہ تھے ہم
حق بجانب ہی کہ نادان بھی واللہ تھی ہم

و

چوسے چلیے ہوے حکے لینہ بس اب جانے دو	اتنا پریون سے بگڑتی نہین انسان سنو
یہ نہی عمدہی نہ دا کے اپنے منہ سی بولو	بات کرنا ہی مراز ہر ہے یا گوستے نگے ہو

پھری کہنے کا نہ باور ہو تو نوشتہ لے لو
ضامن انسانکی عوض چاہو فرشتہ لے لو

ہ

کہین شامت نہ پھر آجای ہمارے دیکھو	تستجی راہ تکی پھر خاک مین ہمارے دیکھو
کسقدر تھمتی کیا ہے ہمین مارے دیکھو	قسمین کھاتی ہین بس اب تو ہمارے دیکھو

١١ اپنی کچھ دل کی ابھی تمسی کہو اور سنو
بات بھی میری نہیں سنتی ہو لو اور سنو

کہیے تو ہم بھی سنیں آپکو کیا ہے منظور + جو ہمیں چاہیے تہا عذر کیا معذور
ہان میں اب سمجھا اطاعت یہ ہوا اپنی حضور + خوبی گرمی کی ذرا دل سے یہ سکیے گا دور

١٢ یہ گھمنڈ آپ کو ہے شان خدا کی کیا خوب
بات کرنا بھی سمجھتا ہوں میں تمسی معیوب

یہ بھی اک اپنی لگاوٹ تھی ولی ہون بیزار + آپ بھی اتنی ہوتی میری بلا کرتی ہی پیار
دم او لہتا ہی مری چڑھ ہے بس اتنا انکار + زور گرمی سنو اک یہ ہے تو ہیں غیر نثار

١٣ نہ اوٹھایا ہے نہ اوٹھیگا یہ بیجا غمزا
منہ لگانی ہی کی خوبی ہی وہ سود انکا کیا

اتنا اخلاص نہیں بہاتا ہے نفرت نفرت + ایسی غمزون سی دم او کتا ہی نفرت نفرت
کوئی اتنا نہیں اتراتا ہے نفرت نفرت + پاؤن اپنی کوئی پہیلاتا ہے نفرت نفرت

١٤ خوب سوچی چلو اچھی رہی سستے چھوٹی
ہم ہی دو بھر نہ کسیکو ہیں نہ تم ہو سے منگے

ہم سنائیں تمہیں نہ تم بھی ہوسے اس قابل + منتون یہ نہ منو تم بھی ہوسے اس قابل
او لٹی اغماض کر و تم بھی ہوسے اس قابل + ابھی کچھ ہو بتی نہیں تم بھی ہوسے اس قابل

١٥ سچ ہی اب کاہکو پوچھے گا کوئی بات مری
کی تمہیں سے نے جو نہ منظور ملاقات مری

اک تمہیں نی تو زمانی میں الو کہا چاہا + سچ ہے کاہکو کسینے کبھی ایسا چاہا
کیا اطاعت کی مری آپ نے اور کیا چاہا + سکڑوں لیتی تہی اک تمنی ہی چاہا چاہا

قہقہہ مار کے کہتی ہیں سے کہیے لو کیا خوب
قدردان ایک ہماری ہیں ابھی لو کیا خوب

بس ابہی منہ سی مری عشق کا دم بہرتی تہی
یہی الفت تہی یہی پیار ہمین کرتے تہے
یہی ہم پر تہے فدا ہم سے یہی ڈرتے تہے
یہی جانبازی کا دعوی تہا یہی مرتے تہے

حوصلہ پست ہوا اب محبت نہ اوٹہا
چار دن سے کہنے کو بہی صدمہ فرقت نہ اوٹہا

بس یہی تہی مری خونریز نگہ سے گہائل
بس ملاقات سی اب سیر ہوئی بہر گیا دل
بس یہی تہی مرے شمشیر ادا کے بسمل
کیسی چاہت تہی یہ کیسی تہی طبیعت مائل

جیمین کیا سمجہے تہے آسان لگانا دل کا
جان لیتا ہے مرے جان لگانا دل کا

یہی نہ غیر سے کی ہمنے محبت نہین کیا
جو کیا خوب کیا پہر مری رغبت تمہین کیا
جاو بیجا ہے اگر خلق و مروت تمہین کیا
اپنا دل اپنی خوشی اپنی طبیعت تمہین کیا

کیا زلیخا کی طرح عشق کیا تہا تمنے
مثل یوسف سبہی مجہے کیا مول لیا تہا تمنے

چلو اب جین سے آرام کرو جان بچی
اور پیدا کوئی گلفام کرو جان بچی
اب کسی اور سے پیغام کرو جان بچی
اوسی کے عشق مین اب نام کرو جان بچی

تم کرو مجہسے گریز اور مین کرون تمسی نباہ
اسکے لاحول ولاقوۃ الا با [illegible]

ہم توجہ نہین کرتی تہے ذرا تم ہو وہی
ہاتہ کیا باندہ دیا وہ بہول گیا تم ہو وہی
چوم سکتے نہ تہے نقش کف پا تم ہو وہی
ناک رگڑا کیے پاؤن پہ سدا تم ہو وہی

ایک بوسے کے لیے کرتے تہے منت میری
لاکہون سے لیتے تہے بلائین یہ سماجت میری

ناز بیجا سے ستاتے تہے وہ دن بہول گئے
ہم تمہین شوخیئین اٹہاتی تہے وہ دن بہول گئے
آپ مین آپ نہ آتے تہے وہ دن بہول گئے
بوسہ کیا منہ نہ لگاتے تہے وہ دن بہول گئے

ناز معشوقون سی عاشق کو نہین بیا ہے
یہ غرور آپ اب خاک نہین پھبتا ہے

٢٢

یاد ہی ایک ما نے کبھی اسنے ضد کی
جی ہی کچھ جانتا ہوگا جو گذرتی ہوسگے

رنج پر رنج دیے اسنے جب جا ہی تھی
چین سی ایک گھڑی بھی نہ کٹی ہوگی کبھی

پاون پھیلا کے نہ آرام سی سوتی ہوگی
پھر ون سر زانو پہ رکھکے کبھی روتے ہوگی

٢٣

گر نہین ہمکو ہماری نہ ہوا چاہا خواہش
تم ہو کیا چیز کروگے مری تم کیا خواہش

نزہی ہمکو ہے آب آپکی اصلا خواہش
اب بھی رکھتا ہی مری یک زمانا خواہش

اسے اچھونکی تمنا ہے کہ یہ بات کریں
سیکڑون چاہتے ہین ہمسے ملاقات کریں

٢٤

آگی بھی یکا اس طرح کوئی خواہان تھا
کوئی آگے نہ ملا ہمسا مطیع فرمان

آگے بھی قدر یہ کرتے تھی حسینان جہان
آگے بھی آپکو دعوی تھا کہ ہون سحر بیان

دلمین شرمندہ نہین ہوتے ہو کتنی ہو ذلیل
کوئی سوجھا نہ جواب ایک وٹھائی نہ دلیل

٢٥

ہنسکے پہر کہنے لگے خوب یہ رنجش ہی تھی
اوسنے آزردہ ہوئی اولٹی جتائی خفگی

واہ وا واہ مری آپنے کچھ قدر نہ کی
منصفی اوٹھہ گئی دنیا سے یہی ہے ہمے

عیش سب ترک کئی آپ کی پابند ہوئی
حیف کی جا ہے کہ اس پر نہ خورسند ہوئے

٢٦

دل لگی ہم ہی جو اپنی کہین پیدا کرتے
غیرون کی ساتھ و یا سیر و تماشا کرتے

آپ کی طرح اگر جلسون مین جا یا کرتے
کیون جی کیون بولو تو اوسوقت کہو کیا کرتے

اور تو کیا کہون بس جان پہ بنجاتی پھر
اتنی صورت بھی کسیکو نہ نظر آتی پھر

لو بس اب وہ ہچکی آ تو گلی لگ جاؤ
خفگی سے ہو چکے لتہ نہ اب بگواؤ
تو اسی طرح کلیجے سے ہمیں لپٹاؤ
دیدۂ تر سے تو رومال ذرا سرکاؤ

ابھی یہ قصۂ رنجش کہیں مشہور نہیں
ابھی غیروں کی زبان پر بھی یہ مذکور نہیں
۲۸ه

پھر جھٹ کو مری خو و بلبلیں بلائیں چٹ چٹ
مچھیاں لیکے گلے کہتے کلیجے سے لپٹ
ابھی آواز بھی کسے ملگئے ابھی جھٹ پٹ
میں نے انکار کیا ہنسکے تو بولے چل ہٹ

روٹھنا ہو چکا ملجاؤ نہ تکرار کرو +
پیار ہم کرتے ہیں تو تم بھی ہمیں پیار کرو
۲۹ه

ہنس دیا میں نے جو یہ سنکے تو خود بھی ٹھٹھے
اوٹھ گئے پھر تو حجاب اونکے ہماری لگے
اپنے دامن ہی میں سے آپ خود آنسو پوچھے
پھر تتے ہیں سے وہ گذری ہوئی قصے چھیڑے

شکوے ہونے لگے آپس میں گلے ہونے لگے
ہم ادہر رونے لگے اور وہ ادہر رونے لگے
۳۰ه

ضبط ہر چند کیا ضبط مگر ہو نہ سکا +
اس اطاعت کا مری جان سے یہی تہا بدلا
ہچکی موقوف ہوئی میری تو میں نے پوچھا
خیر اچھا کیا جو تم نے کیا خوب کیا

سجدا اب مجھے کچھ ایسے سروکار نہیں
نقد دل دیکے خریدوں وہ خریدار نہیں
۳۱ه

نہ ملوں گا نہ ملوں گا بجدا تم ہو وہ ہے
خود غرض رنج رسا اہل دغا تم ہو وہ ہے
بخطا مجھ پہ سے کیے جور و جفا تم ہو وہی
قول و اقرار کے برعکس کیا تم ہو وہی

پاس غیروں کا کیا پاس بٹھایا نہ ہمیں
دور ہی سے صدمی دلی کیا کیا نہیں
۳۲ه

یہی اقرار یہی قول یہی وعدے تہے
غیر سے ملنے کے لکھے تہے مچلکے کیسے
عہد پر عہد کیے تہے یہی قسمیں کہا کر
یہی ہوتی ہیں غرض اہل وفا کی شیوے

وہ محبت وہ عنایت وہ اطاعت کیا تھے
وہ خوشامد وہ لجاجت وہ سماجت کیا تھے ۳۳

سوچ رہ رہ کے یہی آتا ہے مین کیا سمجھا
اب جو سمجھا تو یہ سمجھا کہ نہ کچھ تھا سمجھا
ابتدا مین تمھین افسوس نہ ایسا سمجھا
ہاے اس دل کا برا ہو تمھین اچھا سمجھا

اب جو پچھتاتی ہین پچھتانی سے کیا ہوتا ہے
سیکھتا ہے وہی ایجان جو کچھ کھوتا ہے ۳۴

اس خوشامد کا معما نہین مجھپر کھلتا
مین جو ہی ہون کہ سمجھے جاسنتے تھے آپ بڑا
آپ کو میرے ملاقات سہی فائدہ کیا
کچھ نہ کچھ گون ہے نہ ہاتو نگانہ کبھی پڑا

آشنا سے غرض ایجان سے کیسے کہ ہو
تم وہ عیار وہ دمساز وہ خود مطلب ہو ۳۵

بس سخن ساز ہو باتین نہ بناؤ صاحب
بندہ ہوشیار ہے اب ہو تمہین آؤ صاحب
دشمن جان ہو محبت نہ جتاؤ صاحب
کسی نادان کو اب دم پہ چڑھاؤ صاحب

اب سے مجھے اس لب جان بخش کا بوسہ ہم ہے
یہ بلائین ہین بلا پیار تمھارا دم ہے ۳۶

صدمے بھولی نہین اصاحب شب تنہائی کے
دلو لے یاد ہین اپنے دل سودائی کے
دن بھی ہین بیش نظر ذلت و رسوائی کے
غم رہتے تھے سدا باد یہ پیمائی کے

آشنا دیکھ کے صورت مری رو دیتی ہے
طعنون سے بچ خیالات مین ڈبو دیتی ہے ۳۷

ایک دل جسپہ مری جان جفائین لاکھون
خوش ہون اک گڑگڑی رنج اوٹھائین لاکھون
ستم و جور کی تنہا یہ بلائین لاکھون
شکوے کیونکر نہ زبان پہ مرے آئین لاکھون

اپنی جان باز کی تب قدر کرو گے صاحب
کسی بدرد پہ جس دم سے مروگے صاحب

واہ کیا خوب مر یجان وفا داری کے
دلبری ایک طرف اور لٹی دل آزاری کے
قدر ہوتی ہے زمانے مین بھی یاری کے
مشق کے تمنے غرض مجھ پہ جفا کاری کے

۳۹ ہنسکے بوسے کہ سرا سر ہے یہ مجھ پہ تہمت
تم تو سچے ہو مگر جھوٹے کے اوپر لعنت

کیا ڈھٹائی ہے مقر ہوکے مکرنا دیکھو
واہ مہر چہرہ کی لگاوٹ پہ اوترنا دیکھو
دفعتہً بات بنانے مین نہ ڈرنا دیکھو
تمہین غمزہ و انداز پہ وہ ناز دیکھو

۴۰ زیب دیتا نہین بیجا یہ بہانا تم پر
سن مجھے کیا تو کہتا ہے سارا زمانا تم پر

اب ہمین کچھ تری خواہش نہین اے ماہ منیر
ہمکو خالق نے بنایا ہے وہ جادو تقریر
عشقبازی مین نہین اپنا زمانے مین نظیر
آدمی کیا ہے پری زاد کو کرلین تسخیر

۴۱ ڈھونڈہ لینگے کوئی ہم اور جو دم مین ہے دم
اوہ جی لکھنو آباد رہے کیا غم ہے

وہ بھی دن تھے دہن اے بلبل گلشن مشتاق سخن
جنگ جو چشم سخن گو تہی نہ جادو تیون
جس زمانے مین پر اعجاز نہ تہا طرز سخن
طرفۃ العین مین یا ہوگئین آنکھین بیزار

۴۲ زندگی مرنے سے لگی تری گانگی صف آرائی پر
مردی صدقے ہوتی تھو ہونٹھو نکی مسیحائی پر

پیش ازین کسکو اجی آپ سے بچ ہوتی تھی
چھیڑتا تہا جو کوئی ہنستے تھے کہسیانی ہنسی
لی قزا بات تہی صاحب کی خشک تہی گفتگو
رونی صورت تہی سدا آنکھین بھیگی شوخی

۴۳ خود نمائی سے نہ واقف تھی نہ خود بینی سے
وضع سادی ہے نہ آگاہ ہے رنگینی سے

مہربانی تہی بہی اور بہی جامہ زیبی
کہ دم رحال ہمر او راست کھو کسکی تہی
آنکھ سے نیچی کرو ہر کسکے تہے اونچے لبے
کون غیبت سے بیٹھا تہا میری ملیحی

بدمعاشوں سی سدا ربط تہا اور صحبت تہی
پہنو آپکی سے تہے شہر میں یہ شہرت تہی ۴۴

اپنی الفت کے سبب شہرۂ آفاق ہوئی
اک مری چاہنے سے سیکڑوں مشتاق ہوئے

نے محل بات سے آگاہ ہوئی طاق ہوئے
بدمعاشونکی بہی اطوار تمہیں شاق ہوئی

ہم خریداری نکرتے تو یہ شہرت پاتے
عرض بازار سے یوسف کیطرح بک جاتی ۴۵

لکہنؤ میں یہ مرے عشق کا شہرا تہا صنم
اونگلیاں اوٹہتی تہیں ہم تم جو نکلتی تہی ہم

عشقبازی سے کے مری کہاتے تہی عشاق قسم
جان دیتا تہا وفا پر تیرے سارا عالم

بند سب لستے ہوجاتے تہی بازار دکے
ہوش اوڑ جاتی تہے یوسف کی خریدار ونکے ۴۶

رشک لیلی تم اگر تہے تو میں رشک مجنون
تم جو تہے غیرت عذرا تو میں امق فرزون

بارہا کہتا تہا وحشت میں بچشم پرخون
بگر و شیرین کیطرح تم تو میں فرہاد بنون

بلبل شیفتہ میں تو گل خندان تو تہا
میں تہا پروانہ صفت شمع شبستان تو تہا ۴۷

فخر خوبان تم اگر تہے تو میں فخر عشاق
حور کا تم پہ یقین مجہپہ ملک کا اطلاق

کتنے شائق تہے مری کتنے تمہاری مشتاق
اس پہ بس متفق اللفظ تہا سارا آفاق

ایسے جانباز کہیں سے نہ محبوب ایسے
ایسی طالب نہ کہیں سے نہ مطلوب ایسے ۴۸

یک بیک کیا بہڑکانی سے یا یہ بدظن
غیر کا دوست ہوا اور مرا جانی دشمن

وہ کیا ساتہ مری سادہ سخن ای عہد شکن
دل بمن داند و من دانم و داند دل من

توڑی وہ ظلم پہ ظلم ای بت خود کام کیا
نام محبوبی و رعنائی کا بدنام کیا

اب عبث کرتے ہو بند یہی صفائی کا سوال | خط نکل آیا تو ہے رفع کدورت کا خیال
دیکھیے پڑ گئے آئینہ رخسار مین بال | جب صفائی نہ رہی پھر تو صفائی ہی محال

شه
حسن جاتا رہا اک بات فقط باقی ہے
حسن تک حسن ملاقات فقط باقی ہے

اب تلک حسن پہ مغرور بدستور ہین آپ | بل بی اغماض ابھی رشک رخ حور ہین آپ
سچ ہی خواہان ہین بہت آپکی مشہور ہین آپ | بندہ موسی نہین گر صاعقہ طور ہین آپ

لشه
گو ہر یجان زمانہ ہے ہمارا گاہک
کوئی ملجائے گا ہمکو بھی ہمارا گاہک

اسقدر کس لیے کی آپنی اپنی تعریف | آپ تو فضل الٰہی سے ہین اک ذات لطیف
ضبط دشوار ہی از بسکہ طبیعت ہی لطیف | ایک مطلع مین پڑھون آپ اگر ہون نہ خفیف

تشه
طوطی خط پہ نگہ کیجیے بیجا ہے غرور
اپنے منہ سے میان مٹھو ہو نہ مثل مشہور

بس قلق اتنی نہ کہائی سی شکایت نکرو | سنتین کرتے ہین وہ قطع محبت نکرو
ہو نہین آو کے دیتے ہین غفلت نکرو | لو ہے وقت سے ملجاو حماقت نکرو

ہاتھ بھی باندھ چکے پانون پہ سر دہر چکے ہین
جو تمہین چاہیے تہا چاہ سو وہ کر چکے ہین

تمام ہوا

قیصر

انکا حال کچھ دریافت نہین واللہ اعلم یہ کون بزرگ ہین مگر تذکرہ
سراپا سخن سے اسقدر واضح ہوتا ہی کہ یہ تخلص ہی شہزادہ
مرزا محمد خورشید بخت بہادر کا خلف اکبر مرزا
محمد آسمان قدر بہادر مغفور کے ہین پوتی ہین مرزا محمد
خرم بخت بہادر بن مرزا جہاندار شاہ بہادر کے
شیخ گدا علی شمشیر شاگرد رشید مرزا دبیر صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ سے انکو شوق
ہی بسبب سیر اور تصنیف کتب تاریخ فکر شعر کمتر فرماتی ہین
بہر حال یہ واسوخت جن بزرگ کا ہی خوب تصنیف فرمایا ہے



۱
کل کا ہے ذکر نہ واقف تھا دل آزار سے ... تھا خبر دار نہ مطلق تو ستمگاری سے
کام تھا آٹھ پہر کب تجھے خود داری سے ... کب تھا کل تک تو خبر شیوۂ عیاری سے

نام سے عشق و محبت کی خفا ہوتا تھا
ہنستا تھا تو جو کوئی آن کی دکھ رو تا تھا

۲
جب تجھی ہوش نتھا دن تھے وہی کچھ اچھے ... اگلی حسن سے مطلق نتھے تجکو اسنے
نام الفت کا اگر تذکرہ سن لیتے تھے ... ہمسے تم پوچھتے تھے چاہنا کہتے ہیں کسنے

عرض ہم کرتے تھے ای احت جان کا کام
نام معشوق تمہارا ہے مرا عاشق نام

۳
کل تلک وہ تھا تھا دن رات محبت کا مزا ... کبھی دم بھی نہ تم ہوتی تھے پہلو سے جدا
دسکے دونو کی مرادین دیا کرتا تھا خدا ... شکر خالق کا کیا کرتے تھے دنرات ادا

جب تلک سینہ پہ تھا سر پہ مری خالق میرا
کیا کہوں عشق و محبت کا جو اوٹھتا تھا مزا

۴
صبح کا میرے صنم آئینہ تیرا رو تھا ... شب سے کے بالین تھی تری میرا سدا بازو تھا
تکیہ زانو کا ترے روز مرا پہلو تھا ... بیٹھ کروٹ مین جو ہوتی تھی تو رو تا تو تھا

دیکھا کرتا تھا صنم جسگھڑی تو خواب برا
میری چھاتی سے لپٹ جاتا تھا مجکو چونکا

۵
ہو نہیں حیران الٰہی کہ ہوا آج یہ کیا
سبب ہے جز اسکے یہ ٹہا تفرقہ پیدا نہ ہوا
مجکو کچھ اور نظر آتا ہے اولٹا نقشا
آج دشمن سے ہے جو محبوب تہا کل تک میرا

کون آیا خلل انداز مرے صحبت میں
فرق آیا جو مری عیش میں اور عشرت میں
۶

بندہ پرور مجھے بتلاؤ تو باعث اسکا
ایسا کیا کان میں صاحب کی کسینے پہونکا
کونسی بات سی میری ہوئی تم مجہسے خفا
ٹہری جب ترک ملاقات تو پہر جہگڑا کیا

کردی یون ترک ملاقات خطر کسکا ہی
مجہہ کیون دہری تجہدا تمہین ڈر کسکا ہی
۷

تا دم مرگ بین سمجہا تہا نہو ویگا جدا
اوسکے برعکس ہوا دلمین جو کچھ سوچا تہا
چاہیگا وہ بہی مجہی جسکو کہ مین چاہونگا
سب غلط فہمی تہی اور سارا گمان تہا بیجا

بیوفا سے کوئی دنیا مین محبت نکرے
مری انسان اوسی پر کہ جو اپنی پہ مرے
۸

گر کسی اور سی اسدرجہ مین الفت کرتا
میری تلوونکی ستلے آنکہین وہ اپنی دہرتا
قدر کرتا وہ مرے اوسپہ مین مرتا پہرتا
ہوتا شیدا وہ مرا اوسپہ سدا مین مرتا

جبیلے سب جانتے ہین تو کہہ سیر ہو جاکو ڈالے
لیکن اللہ نہ سبے قدر سے کہ ڈالی پالے
۹

کوئی بہی جانتا تہا پہلے بہلا تو سے ہے کیا
آئینہ تجکو دکہایا تہ سے اسنے کہویا
میرے باعث سی جہان مین ہوا تیرا شہرا
اپنی جب قدر ہوی تجکو تو منہ دیرا

ناز و انداز تجہے مین سنے بتایا ناحق
تجہسے ناقدر کو مین راہ پہ لایا ناحق +
۱۰

پوچہتے ہو تم کہ نکرتا تہا کوئی تمسے بات
کون جی آپ کا بہلاتا تہا کہیے وہ ذات
کتنی تنہائی مین برسون تہی تمہاری اوقات
کون پہرتا تہا ملازم سا بنا پہر دم سات

نازنیحا تیرے پر روز اوٹہاتا تہا کون
سر تہ تیغ تیرے روز جہکاتا تہا کون

تیری چاہت مین بہلا کسکو ہوا تہا سودا
کون وقت مین تری جینی سے اپنے تہا خفا
کسکا یوسف تہا تو اور کون زلیخا تہا ترا
کسکا لیلے تہا تو اور کون ترا مجنون تہا

سچ کہو اون روزون کسی پہ جو تو ہوتا تہا خفا
کون قدمون پہ تری سر کو جہکا دیتا تہا

سیر گلزار کو کب آپ چلا کرتے تہے
مہندی کب ہاتہو مین دنرات ملا کرتے تہے
وضع دارون سے کب اسد رجہ ملا کرتے تہے
کب دل غمزدگان تمپہ جلا کرتے تہے

گلبدن کون سمجہتا تہا تمہین ماہلقا
تمپہ ہاتہو نکا بناکر تاتہا کب گلدستا ہو

عطر کب بالونمین دنرات لگا کرتا تہا
شانہ اون پر بارونکا کب ڈہیر جہڑا کرتا تہا
خاصدان آسکے کب ساتہ پہرا کرتا تہا
سرمہ اور آئینہ کب پاس رہا کرتا تہا

کب لیے بانکی بہلا آپ پہرا کرتے تہے
ساتہ کب لکہنؤ کے شہد سے رہا کرتی تہے

زیب تن ہوتا تہا کس دن انگرکہا بہاری
کب کمر پاس رہا کرتے تہے سکی جو لیے
کب گند ہی رہتی تہے ٹپی سو تمہاری جو لیے
سنبلے زلف پہ کب آتی تہے بو عنبر کے

اب جو یہ بات ہے یہ بات کہان تہی آگے
یہ خوش اوقاتی کے اوقات کہان تہی آگے

شیشہ و جام پہ کب رہتے تہے آگے پیام
نرگسی چشم مین کب رہتا تہا اسد رجہ خمار
چہلے کب رہتے تہے پور ونمین آگے گند ہوار
ایسی کس روز تہے آگے تری جوبن پہ بہار

ہاتہ مین کب تیرہ گدستے کی چہڑی رہتی تہے
مدہی کب پہولونکی شانونپہ پڑی رہتی تہے

۱۶ کہہ آنکھوں میں لگا کرتا تھا کسدن کاجل
کب خجل کرتے تھے یاقوت خاہاتہ مین ل
رہتا کس روز تھا سنبل کیطرح زلفین بل
طبع اوباشی پہ کسدن تھے تمہارے مائل

مستی کس روز کیا کرتے تھے ہولونپہ بحل
کب شفق کرتے تھے تم پان کی سرخی تحمل
۱۷

تجکو آراستہ جب کر چکا حسب دلخواہ
راہ پر لایا یہان تک کہ ہوی تم گمراہ
آرسی تجکو دکہانے لگا ہر شام و پگاہ
راس آئی نہ مجھے تجھے بھی ہوے لیکے جاہ

تجکو کر حسن سے اگاہ پشیمان ہوا
آئینہ تجکو دکہا خوب مین حیران ہوا
۱۸

ہوی چاہت کے جب ای ماہ لقا تم قابل
تمسے بہلا ئینگی جس روز کہ گہبرا یگا دل
سمجھے جانا کہ امیدین ہوئین اپنی حاصل
ہوگا آغوش مین لینی سی تری دکہہ زائل

جبکہ افکار زمانہ سی مین گہبراونگا
تجکو آغوش مین لونگا تو سنبہل جاونگا
۱۹

سمجھا تھا چاہونگا جسکو وہ مجھے چاہی گا
عاقبت ہوگا نہ ہرگز تو کبھے یار مرا
ایسی باتونکا گمان بھی نہتا دل مین اصلا
ملگئی خاک مین محنت مری جو تجپہ کیا

پہلی گر جانتا محنت مری ضائع ہوسکے
تجپہ قربان کبھے اپنا نہ مین کرتا جے
۲۰

رشک کیونکر نہو ای یار ذرا انصف ہے
بات ہمسے نکرو غیر سے ہنسکر بولو
اپنے کو غیر صنم غیر کو اپنا سمجھو
ہم جلین روز صنم راتون کو تم عیش کرو

رشک سی کیون نہ جلی عیش کا خرمن اپنے
محفل غیر ہو جب شمع سے روشن اپنے
۲۱

تمسے بہتر ہے لبس اب ہمکو کنارا صاحب
ہیگا ہر شخص کو جی اپنا پیارا صاحب
اپنا ہوتا ہے کسی رنج گوارا صاحب
لی اجل اسنے تبین سکنے ہی مارا صاحب

اپناہی صفت مین کیون آپ سے ہم کہو دینگے
حسب خواہش جبی چاہینگے بنالیوینگے

۲۲
اور اک رشک پری ضد سے تری لاؤنگا
ناز و انداز سب اوسکے تجھی تبلاؤنگا
راہبریا جو بنیگی ہر اک اوسکو مین سکہلاؤنگا
بعد چندی کے مین اوسکو تجھے دکہلاؤنگا

تجھ حسن اوس پریرو کا جو کبھی جوش کرے
حسن اپنا تو غرض آپ فراموش کرے

۲۳
مجلس آرا جو ہو محفل مین وہ خورشید لقا
اوسکے ہو روبرو معلوم تو گویا ذرا
شمع محفل وہ بنے جل سکے تو ہو انگارا
حسن مین چاند وہ ہو تو ہو ستارا اوسکا

وہ مہ نو رسے ہے اور تو مہ کامل ہوجاے
دن بدن اوسکو ترقی ہو تو نہ اتل ہوجاے

۲۴
اوس صنم کے جو نظر آیئن کبھی سر کے بال
زیست اپنی ہو تجھے دیکھ کے غیرت سے وبال
دیکھ کر اوسکے جبین مہ کا ہو سینہ غربال
اوسکے ابرو کے تصور سے خجل ہووے ہلال

زلفین وہ ہووین کہ قربان ہو جسپر سنبل
مار غیرت سے مری دیکھکے اوسکی کاکل

۲۵
ہون وہ رخسار کہ رخ ساری جہانسے پہرجاے
دیکھکر اوس در دندان کو گہر منہ نہ دکھاے
وصف سے لیکے زبان سے گلگے بھی تا مر رہ جاے
چشم نرگس بہی ون انکھون سے اگر انکھ چراے

اوس رگ گوش کی خوبی کو جو تو گوش کرے
ساری خوبی کو اپنی تو فراموش کرے

۲۶
جب نظر تیری پڑی چاہ ذقن پر اوسکے
جینے سے ڈوب کر مرنا تو غنیمت سمجھے
اوسکی گردن جو صراحی سے نظر تجکو پڑے
رشک سے اپنا گلا ہاتھو نسے اپنے کاٹے

ساعد و بازو کی ہاتھو نسے تو و نزاکت جلے
کف افسوس تو اوس دست حنائی پہ ملے

تجکو وہ حور لقا سینہ جو اپنا وکہلاوے
دیکہکر ناف کو تو لجۂ گرداب مین آوے
سر سے تا پا تجہے غیرت سے پسینا آجاوے
ساری سج دہج یہ قمری ایک گہڑی مین وہ بہلاوے

شاخ بلور بہی شرما ہی یہ ہوا وسکے ران
شکل آئینہ جو تو دیکہہ لے ہووے حیران

۲۸ ساق پاکو تو کبہی اوسکے اگر غور کرے
کرکف پاکو تو اوس گل کے حنائی دیکہے
شاخ مرجان کی خوبی تری نظرون سے گرے
آگ تلو ونسی لگے مغز مین جاکر کے تیکے

رشک شمشاد اگر باغ مین بہی سیر کو جاوے
سرو استادہ ہر اک اپنی جگہہ پر رہ جاوے

۲۹ جانیکا غیر کے گہر جب نہ تمہین پاس رہا
جلکے مین بہی جو مری جی مین تہا سو گزرا
کیا کہون دلکو جو اوسدم مری صدمہ پہونچا
چلو بس جانے دو بہتر ہوا جو کچہہ کہ ہوا

ہم گنہگار ہین پر آپ کو لازم ہے عطا
ہے صنم ہر گہڑی انسان مرکب بخطا ۳۰

ایسا غصہ نہین معشوقون کو لازم بخدا
آتو ملجا تو لبالب طول سخن تا بہ کجا
عفو تقصیر کرو مجہسے ہوتے ہو جو خطا
تجہسے آزردہ ہون اے یار یہ کیا منہ ہے بہلا

جلکے پروانہ رخ شمع پہ جی کہوتا ہے
دیکہو معشوق سے عاشق بہی خفا ہوتا ہے ۳۱

اب بہی اون باتونسی تم اپنی اگر ہاتہہ اوٹہاؤ
بہوسکے کبہی دروازہ پہ تم اونکی نجاؤ
نام اغیار حقیقت مین اگر دل سے بہلاؤ
دل سے تم عہد کرو ہاتہونسے قرآن اوٹہاؤ

تب تو قیصر سے صنم ویسی ہی پہر الفت ہے
پہر وہی عشق و محبت ہو وہی صحبت ہے

تمام ہوا

لادری

انکا نام اور تخلص کچہ دریافت نہین ہے
واللہ اعلم یہ کون بزرگ ہین اور کس کے
شاگرد ہین اور کہان کے رہنے والے
ہین یہ واسوخت جسقدر بہم پہونچا مندرج
مجموعۂ ہذا کیا گیا اور بخیال لفظ لادری
ردیف لام مین شامل کر دیا جیسا کہ بعض تذکرون
مین لااعلم لادری کو ردیف لام مین شامل کیا ہے
طرز کلام سے ظاہر ہوتا ہی کہ شاعر خوش فکر ہین فقط



واسوخت لالاوری

ب
ابتو کچھ نام خدا طرز نیا سیکھے ہو — جانجان کس سی یہ انداز و ادا سیکھے ہو
ہمسے یون ترک وفا کر کی جفا سیکھے ہو — دو جواب اسکا ہمین بات یہ کیا سیکھے ہو

چار دن صحبتِ اغیار مین کیا بیٹھے تم
آشنائی سی مری ہاتھ اوٹھا بیٹھے تم

ب۲
ہمسی تھا الفت و یا غیر سی الفت ہی تمھین — بغض ہے ہمسے رقیبون سی محبت ہی تمھین
صحبت غیر سی اکدم نہین فرصت ہے تمھین — ابتو از بسکہ مری نام سی نفرت ہے تمھین

کسلئے بڑکائی سے بہڑکے ہو بتاؤ ہمکو
شمع کیطرح نہ ہر لحظہ رلاؤ ہمکو

ب۳
بندہ پرور نہ اگر تمھین عاشق کا خیال — کسلئے دل ہکو کیا سبزہ روش یون پامال
دولت حسن سی غیرونکو کیا مالا مال — کسطرح ہو نہ بھلا اپنی طبیعت کو ملال

کل کی ہے بات ترے عشق مین رسوا ہم تھے
تم تو معشوق نہی اور عاشق شیدا ہم تھے

ب۴
ہم سوا کون تری زلف کا دیوانہ تھا — کون اس شمع رخ صاف کا پروانہ تھا
کس زبان پر تری حسن کا افسانہ تھا — کسکا روشن تری اس شمع سی کاشانہ تھا

انجمن مین تری مشتاق نہی مائل ہم تھی
شمع محفل نہی تم اور رونق محفل ہم تھے

غیر آگے تری محفل مین کہان رہتے تھے
مثل گل ہم بہی سدا خندہ زبان رہتے تھے

یون رخِ گل کیطرف کب نگران رہتے تھے
کاہیکو تم مری آنکھون سے نہان رہتے تھے

یا تمہین صحبتِ اغیار سے فرصت ہی نہین
الفتِ غیر ہی اب ہم سے محبت ہی نہین

دیکھو دکھلاؤ نہ صدمہ غمِ فرقت کا ہمین
نہ سزاوار کرو رنج و مصیبت کا ہمین

دو نہ پیغام کبہی ترکِ محبت کا ہمین
منہ نہ دکھلاؤ شبِ ہجر کی ظلمت کا ہمین

صحبتِ غیر سے ہاتہ اپنا اوٹھا بیٹھو تم
اب بہی صاحب مری آغوش مین آ بیٹھو تم

یاد وہ دن بہی تو کچہ جی مین کرو اپنے ذرا
دردِ سر کا جو بہانا مین کبہی کرتا تہا

تم پہ عاشق تہے ہم اور تم تہے ہماری شیدا
دم بدم پہونکتے تہے پڑہ پڑہ کے دعائین کیا کیا

سر مرا دستِ بلورین سے دباتے تم تہے
لا کے صندل مرے ماتہے پہ لگاتے تم تہے

پاس اک لحظہ تمہارے جو نہ ہم آتے تہے
پہر جو تم آتے تو ہم سے یہی فرماتے تہے

روتے پہرتے تہے مرے واسطے غم کہاتے تہے
ہم تمہارے لیے بیٹہے ہوئے گہبراتے تہے

بخدا مجہسے فدا اسکے رخِ گلگون مین تہا
رشکِ لیلی تہے تم اور غیرتِ مجنون مین تہا

سیر زادی کی سب انداز سکہاتے ہم تہے
نرگسی چشم مین سرمہ بہی لگاتے ہم تہے

اور بکہری ہوئی زلفونکو بناتے ہم تہے
اپنے ہاتہو سے تمہین پان کہلاتے ہم تہے

غیر کا دخل نہ تہا طالبِ دیدار تہے ہم
ساری باتو نمین غرض آپکے مختار تہے ہم

آگے بتلاؤ تو یہ طرزِ سزا لاکب تہا
[illegible]

بانکپن کا کہو انداز نکالا کب تہا
ادا [illegible] صاحب تو [illegible] تہا

حلقہ زن غیر یون گرد رہا کرتے تھے
نالی بالی ہمین آگی نہ دیا کرتے تھے ۱۱ھ

ابتو پیدا کیی کچھ تمنی خریدار نئے
نظر آتی ہین تری چشم کی بیمار نئے

چاہنی والی نئی طالب دیدار نئے
ساتھ دنرات لیی پہرتی ہو غمخوار نئے

کیا نہین تمکو حیا مانع رسوائی ہے
ایک عالم تری عالم کا تماشائی ہے ۱۲ھ

حال کہلتا نہین کچھ آپ کی روپوشی کا
کبھی کس سی بیان امر ہے خاموشی کا

یاد کچھ جرم نہین ہمکو فراموشی کا
غیرون نی ذوق دلایا نہین مے نوشی کا

ساغر چشم بہرین اشکون سی ہم ای غضب
مے ہو غیرون سے تم ہو کی بہم ای غضب ۱۳ھ

منہ بنائی تھے جو لیتا تہا کوئی نام شراب
سوچو آغاز ہی مین خوب ہی انجام شراب

پانو اب ہاتھ سے چھٹتا ہی نہین جام شراب
مدعی کا ہمکو کرتی تھی سرانجام شراب

رشک سی غیر کی دل مین تری ناسور نہ تہا
سنگ غمسی یہ مرا شیشۂ دل چور نہ تہا ۱۴ھ

شعلہ رو تھے مگر اسطرح بھڑکتی کب تھے
جام مے بزم مین دنرات چھلکتی کب تھے

مثل آتش کہو رخسار دمکتی کب تھے
سر محفل کہو مے پی کی بہکتی کب تھے

غیر سی اور بہی دینا کہو کب سکتے تھے
مدعی یون ہمین لینا کہو کب سکتے تھے ۱۵ھ

میرا زانو یہ سدا آپ کا تہا بالش سر
خواب راحت سی جو اوٹھتی تھی تم ای شکر

سینہ تم میرا سمجھتی تھی ہمیشہ بستر
آنکھین کھلتے ہی مین تہا نام ہمارا لب پر

صبح کو تم کسی جانب جو ذرا دیکھتی تھے
جا کی آئینہ مری منہ کو سدا دیکھتی تھے

لاادری

آ کی اپنا گل عارض نہ دکھایا ہمکو
یاد یہ جی مین رکھو دل سی بھلایا ہمکو
کی ہنسی غیر سے ہر لحظہ رولایا ہمکو
پر یہی اب دل نالان نی سمجھایا ہمکو
کیا نہین باغ جہان مین کوئی گلرو پیدا
تو بھی اب ڈھونڈھ کی کر لی کوئی مہرو پیدا

۱۷

سو یہ مطلب ہی سیر آپسی مطلب ہین کیا
اب ملو غیر سے تم یا نہ ملو جا کی سدا
مین تمہاری ہی بھلائیکی سے لیے کہتا تہا
مانع اس امر کا نہ تمہارا نہ بندہ ہوگا
اب تمہین صحبت اغیار مبارک ہووی
اور ہمین صحبت دلدار مبارک ہووی

۱۸

ابتو اک شوخ پہ جی اپنا فدا رہتا ہی
اوسکی باتونمین یہ دل اپنا لگا رہتا ہی
اپنی پہلو مین وہ گل صبح و مسا رہتا ہی
آپکی نام سی جی اپنا خفا رہتا ہے
کام کیا ہمکو تمہاری گلرخسار سے ہے
تمکو اغیار سی صحبت ہمین دلدار سی ہے

۱۹

اور وہ دلدار کہ ہو سکتی نہین جسکی ثنا
غیرت حور اگر کہیے اوسی تو ہے بجا
ہی یقین دو نو جہانمین نہین ثانی اوسکا
اوسکی ہر بات مین ہی عشوہ و انداز و ادا
اب اوسی غیرت خورشید پہ قربان ہوئین
تمسی کیون ملکی عبث مضطر و حیران ہوئین

۲۰

دیکھو محفل مین تمہاری اوسی ہم لاوینگی
باتین جلنی کی تمہاری اوسی سکھلاوینگی
صورت اوس غیرت مہ کی تمہین دکھلاوینگی
دو گھڑی جیکو اوسی شغل مین بہلاوینگی
چھیڑ کر تمسی ہنسی اور وہ رولائی تمکو
آتش رشک سی ہر دم وہ جلائے تمکو

۲۱

تمسی ہنسکر جو کری بات وہ خورشید لقا
پھر یہ حالت ہو تمہاری کہ بجا وسے بولا
[illegible]

سرخ ہنسنے مین جو اوسکا وہ رخ گل ہووے
کام نالی سی نہین صورت بلبل ہووے ۲۲

دیکہو وہ چہرۂ گلگون تو بڑی حالت ہو — عالم غش ہو نہ ہنسنے کی ذرا طاقت ہو
کرکی نظارۂ حسن اوسکا عجب صورت ہو — کیا عجب صورت تصویر نہین حیرت ہو
دیکہو وہ زلف تو کرتے رہو فریاد بہت
پیچ و تاب اوس سی یہ کہاؤ کہ کرو یاد بہت ۲۳

دیکہو وہ پارۂ مہتاب جو ماتہا اوسکا — بس غم رشک سی اک سودہ ہو سر مین پیدا
اوسکی بینی کی صفت کا نہین مقدور ذرا — گر کہو نین الف اللہ تو ہی اوسکو بجا
دیکہکر اوسکو یقین ہے کہ جگر چاک رہو
اپنی نادانی پہ ہر لحظہ غضبناک رہو ۲۴

کان وہ کان کہ امکان نہین ہے بخدا — پہر گل سرخ کی تم منہ سی کرو اپنی ثنا
اوس پریزاد کا رخسار ہر اک ہی گل سا — گر نظر اوسپہ رہو صورت بلبل شیدا
دیکہکر چاہ ذقن بس تمہین سودا ہو جای
غرق ہو بحر خجالت مین یہ نقشا ہو جاے ۲۵

اوسکی ابرو پہ نگہ گرچہ کرو تم اکبار — صاف بس شک سی پڑجای جگر پہ تلوار
تیر مژگانکو جو دیکہو تو ہون دلمین دوسار — نرگسی چشم کی نظارے سی گذری نہین خار
آنکہہ اوٹہا دیکہے جو وہ تمکو تو جی کہو دو تم
ہی یقین منہ سے مجہسے جلو شمع نظر دو دو تم ۲۶

لب ہین اوس غیرت خورشید کہ رشک جان — چپ سی لگجای تمہین گرچہ کرو اونپہ بیان
غیرت گوہر نایاب ہین ایسی دندان — دیکہو اونہین مثل صدف چاک کرو دل ہر آن
اوسکی وہ غنچہ لبی دہیان مین گر لاؤ تم

مجھسے کیا اوسکی سراپا کی بیان ہووی ثنا — جلوۂ نور سے ہے لی سر سے وتا ناخن پا
جی پیسا جاتا ہی ہر بات پر اوسکی اپنا — کر کی نظارہ اوسی کہتا ہی دل مثل علی
اس شباہت پہ وفادار وہ رشک گل ہے
جی فدا اوس پہ ہمارا صفت بلبل ہے

۲۸ یک بیک کیا ہوئی الفت وہ بتاؤ صاحب — آنکھین چار ہمسی کرو سر نہ جھکاؤ صاحب
کیا خطا ہمسی ہوئی وہ تو بتاؤ صاحب — ہر گھڑی ہی یہ کلام آپکا جاؤ صاحب
مجھپہ اب آپ کا ناحق یہ عتاب اولٹا ہے
بات جب کرتا ہون سیدہی تو جواب اولٹا ہے

۲۹ یہ کہو کسنی تمہین ہین یہ سکھائین باتین — جو کبھی آتی نہ تہین تمکو بتائین باتین
ان سیت کی تو نہ ظاہر ہین کچھ آئین باتین — ہان مگر تمنی بہت ہمکو سنائین باتین
نا زیبجا سی دل آزردہ کیا واہ بےجے واہ
اپنی غم سی مجھی افسردہ کیا واہ بےجے واہ

۳۰ لیکن اب مجھسے نہ خاموش رہا جاویگا — ظلم یہ آپ کا ہرگز نہ سہا جاویگا
اب سرِ درد کا افسانہ کہا جاویگا — دفترِ غم مرا محفل مین پڑھا جاویگا
یہ تو اب ہوویگا غم مین تری فریاد کرون
تم مجھے بھول گئے اور مین تمہین یاد کرون

۳۱ تمنی در در کی سدا خاک ہمین چھنوائی — ابتو ہر دم کی سہی جاتی نہین رسوائی
غم کی بدلی ہے مری کشورِ دل پر چھائی — لی خبر تمنے ہماری نہ دمِ تنہائی
گھر چھٹا صورتِ مجنون ہوئے ویران ہوئے
سخت جان ہمتو بہت تھی کہ نہ بیجان ہوئے

۳۲ تو جو آزردہ ہوئی مجھسے تو جاتا ہون مین — دشت ویران کو ئی جا کی بساتا ہون مین
آتشِ عشق کو اشکون سے بجھاتا ہون مین — تجھسے اب اس دلِ وحشی کو چھڑاتا ہون مین

اب نہین آنی کا ہون بات کا سنجا من بہی
تم ہو معشوق تو ہون عاشق شیدا مین بہی

۵۲۳

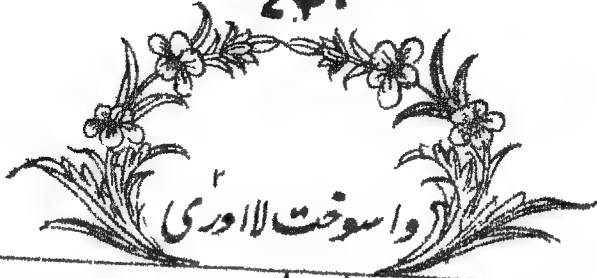
دلبر اس غنچہ سی پری آن بنی سہے ابتو بخدا بات بہی دلمین ٹہنی سہے ابتو		غیر سی آپ کی شیرین سخنی سہے ابتو کرتا برپا پہ مجھے چرخ دنی سہے ابتو

میروم از در تو باز بتو رو نہ کنم
گر درت قبلہ شود سجدہ بآن سو نہ کنم

تمام ہوا

لاادری

انکا نام اور تخلص کچھ دریافت نہین ہے
واللہ اعلم یہ کون بزرگ ہین اور کس کے
شاگرد ہین اور کہان کے رہنے والے
ہین یہ واسوخت جسقدر بہم پہونچا
مندرج مجموعہ ہذا کیا گیا اور بخیال لفظ لاادری
ردیف لام مین شامل کردیا جیساکہ بعض تذکرون
مین لااعلم و لاادری کو ردیف لام مین شامل کیا ہے
طرز کلام سے ظاہر ہوتا ہے شاعر خوش فکر ہین فقط



واسوخت لاادری

۵۱
عشق بی طرح ستاتا ہی خدا خیر کری — بحر الفت مین ڈوبا تا ہی خدا خیر کری
غیر عالم نظر آتا ہی خدا خیر کری — دل بہت رنج اوٹھاتا ہی خدا خیر کری
گھیری ہی حسرت و غم دیکھیے کیا ہوتا ہی
نزع مین ابتو ہین ہم دیکھیے کیا ہوتا ہی

۵۲
دل پر رنج و غم و اندوہ و الم کا ہی وفور — ناتوانی کی سبب آہ بھی کرتی ہی قصور
روتی روتی نہ رہا مردمک چشم مین نور — حسرت و یاس ہی دل پر عوض عشق و سرور
رشتۂ تاب و توان رنج و الم توڑ گئے
کیسی کیسی مری دمساز مجہی چہوڑ گئے

۵۳
دل تو کہتا ہی کہ چل کوچۂ جانان کیطرف — جان کہتی ہی کوئی دم مین مین ہوتی ہون تلف
سینہ تیر نگہ یار کا ہوتا ہے ہدف — سخت مشکل ہے بچا لے مجھے یا شاہ نجف
بیطرح حال پریشان نظر آتا ہے
ابتو کچھ اور ہی سامان نظر آتا ہے

۵۴
ہجر جانان نی بہت حال کیا ہی ابتر — خشک لب ہین مری تر چشم ہی زردی منہ پر
کبھی آنکھونسی بہی اشک کبھی خون جگر — یہی حالت ہی تو پھر جان بچیگی کیونکر
صدمۂ ہجر فلک گر یہ نہین دکھلاوی گا
ایک دن دم مرا گھبرا کی نکل جاوی گا

۵۵ سو بچانا ہے اگر منظور تو آؤ پیارے
ہجر کی مار نہ مجھکو اتنا نہ ستاؤ پیارے
جان بلب ہوں مجھے دیدار دکھاؤ پیارے
کشتۂ تیغ تغافل کو جلاؤ پیارے

درد فرقت سے لبوں پہ مری جان آئی ہے
او مسیحای جہان وقت مسیحائی ہے

۵۶ کیا سبب ہے کہ جو صورت نہیں دکھلاتی ہو
لعنت کیوں غمزدگان پر نہیں فرماتی ہو
کیا خطا مجھسے ہوئی ہے کہ جو ترساتی ہو
حشر کی روز کا بھی دھیان نہیں لاتی ہو

میرا جینا تمہیں منظور نظر ہے کہ نہیں
دل میں کچھ روز قیامت کا بھی ڈر ہے کہ نہیں

۵۷ فرط وحشت سے کسی دن جو میں گھبراتا ہوں
سو بیاں سے بھی افزوں رنج وہاں پاتا ہوں
بہر تسکین کسی گلشن میں چلا جاتا ہوں
گل جو ہنستے ہیں میں اشک آنکھوں سے برساتا ہوں

شکل گل سے تری آنکھوں تلے پھر جاتی ہے
یاد مجکو تری غنچہ دہنی آتی ہے +

۵۸ دیکھا نرگس کو تو آیا تری آنکھوں کا خیال
برگ گل دیکھے سے رونا مجھے ہوتا ہے لال
دھیان سنبل پہ گیا جب تری یاد آگئی بال
لب نازک تری یاد آتی ہیں خورشید جمال

سرو صدمے لب جو پر مجھے دکھلاتا ہے
قد موزوں ترا پیارے مجھے یاد آتا ہے

۵۹ ایک غم ہو تو پیارے تو سے بہلائے کوئی
تجھ سوا داغ یہ جا کر کسے دکھلائے کوئی
دل پہ یہ رنج و الم لیکے کہاں جائے کوئی
بلکہ رونے مجھے وحشت ہو جو سمجھائے کوئی

دل وارفتہ بھی اے جان کہیں رکتا ہے
رو کتے سے بھی یہ طوفان کہیں رکتا ہے

۶۰ بارہا اس دل ناداں سے میں نے یہ کہا
ہیو فا ہیں یہ غزالہ انسے تو امید وفا
دیکھ مائل نہو پھر جھوں پہ از بہر خدا
مار ڈالیں گے یہ دیدار کو ترسا ترسا

شمع ہستی مل کہ بجز سیج یہ کیا دیتی ہین
نقش ہستی کو یہی لوگ مٹا دیتی ہین
سنہ ۱۱

مین نے کیا کیا اسی سمجہایا نہ مانا اسنے
خاک مین سیر املا دیا ہی ٹہانا اسنے

دشمنی اس مری سمجہا نیکو جانا اسنے
ناوک غم کا کیا مجکو نشانا اسنے

بعد مدت جو کیا کام تو یہ کام کیا
آپ برباد ہوا اور مجہی بدنام کیا
سنہ ۱۲

تیری غم نی یہ کیا حال ہمارا افسوس
تمنی اک لحظ کیا ہمسی کنارا افسوس

اب نہین زیست کا کچہ اپنی سہارا افسوس
خاک مین ملگیا ارمان ہمارا افسوس

دور سی بہی رخ پر نور دکہایا نہ کبہی
نقش لیلی دل مجنون سی مٹایا نہ کبہی
سنہ ۱۳

بہولکی بہی کبہی اسطرف نہین آتی ہو
نتو آپ آتی ہو اور نہ ہمین بلواتی ہو

کیا مشتاق تو تمکو دیدار سی ترساتی ہو
رحم مجہ حال شکستہ پہ نہین کہاتی ہو

لی لیا دل تو کیا ہمسے کنارا تمنے
بی اجل حیف ہمین جان سی مارا تمنے
سنہ ۱۴

یہی مرضی ہی جو پیاری مجہی انکا ہی کیا
وہی کرنا مجہی پیاری کہ جو ہو تیری رضا

دم نہ مارونگا اگر جان بہی ہو تنسی جدا
شکوہ کرتا یہ تقاضا بشریت کا تہا

تمنے جو کچہ کیا بہتر مری محبوب کیا
اور جو چاہو کرو جو کہ کیا خوب کیا

تمام ہوا

مظہر

تخلص ہے تارک دنیا مقبول بارگاہ خالق اکبر مرزا
جان جانان شہید مرحوم کا خلف الصدق تھے
مرزا جان منصبدار باشندہ دہلی کی صاحب دیوان
فارسی و اردو تھے خود بھی اپنے زمانہ مین منصبدار
بادشاہی تھے اکثر لوگ انکو درویش کامل خدا آگاہ
جانتے ہین معلوم نہین کہ یہ اپنے عصر مین
کس شاعر سے مشورہ رکھتے تھے
تبرکاً انکا واسوخت درج مجموعہ ہذا کیا گیا فقط



واسوخت مرزا مظهر جانجانان

روزی بقاصدی سر راهی شدم دوچار / پرسیدمش ز مظهر دیوانگی شعار
آهی کشید و گفت که از دست روزگار / آن بلبلی که بی رخ گل بود بیقرار
اکنون می طرب بایاغش نمیرسد
گل میرسد بباغ و دماغش نمیرسد

گاهی چو سیل سوی بیابان نمیرود / چون ابر تر بجانب مستان نمیرود
بلبل صفت بسیر گلستان نمیرود / پروانه وار سوی چراغان نمیرود
از بیدلی بکنج غمی عهد بسته است
وز بیکسی بماتم خود خود نشسته است

کو محرمی که داد رسان را خبر کند / در کوی دوستان و عزیزان گذر کند
بی اختیار گریه و فریاد سر کند / پرسند اگر ز حال سخن مختصر کند
یعنی چه جای حرف و مقام تکلم است
مظهر ز چند روز محل ترحم است

تا چرخ [illegible] پی بیداد کرده است / دلهای دشمنان بغمش شاد کرده است
وحشت [illegible] شهر دورتر آباد کرده است / خوش مردنی بزیستن ایجاد کرده است
رحمی بغربت دل دیوانه اش کنید
[illegible] مگر [illegible] بهانه اشر کنید

جالش بلب ز رنج و تعبها رسیده بود | تا وحشی بدام محبت کشیده بود
عمری بخاک و خون ز تمنا طپیده بود | تا با مراد دل نفسی آرمیده بود

گرد این فلک بتیر ملامت نشانه اش
افتاد سنگ حادثه بر شیشه خانه اش

ش

روزی مرا جنون ره ویرانه اش نمود | دیدم چو گشته بر سر خاک او فتاده بود
گاهی اگر ز تار نفس عقده میگشود | این بیت خود بمرثیهٔ خویش می سرود

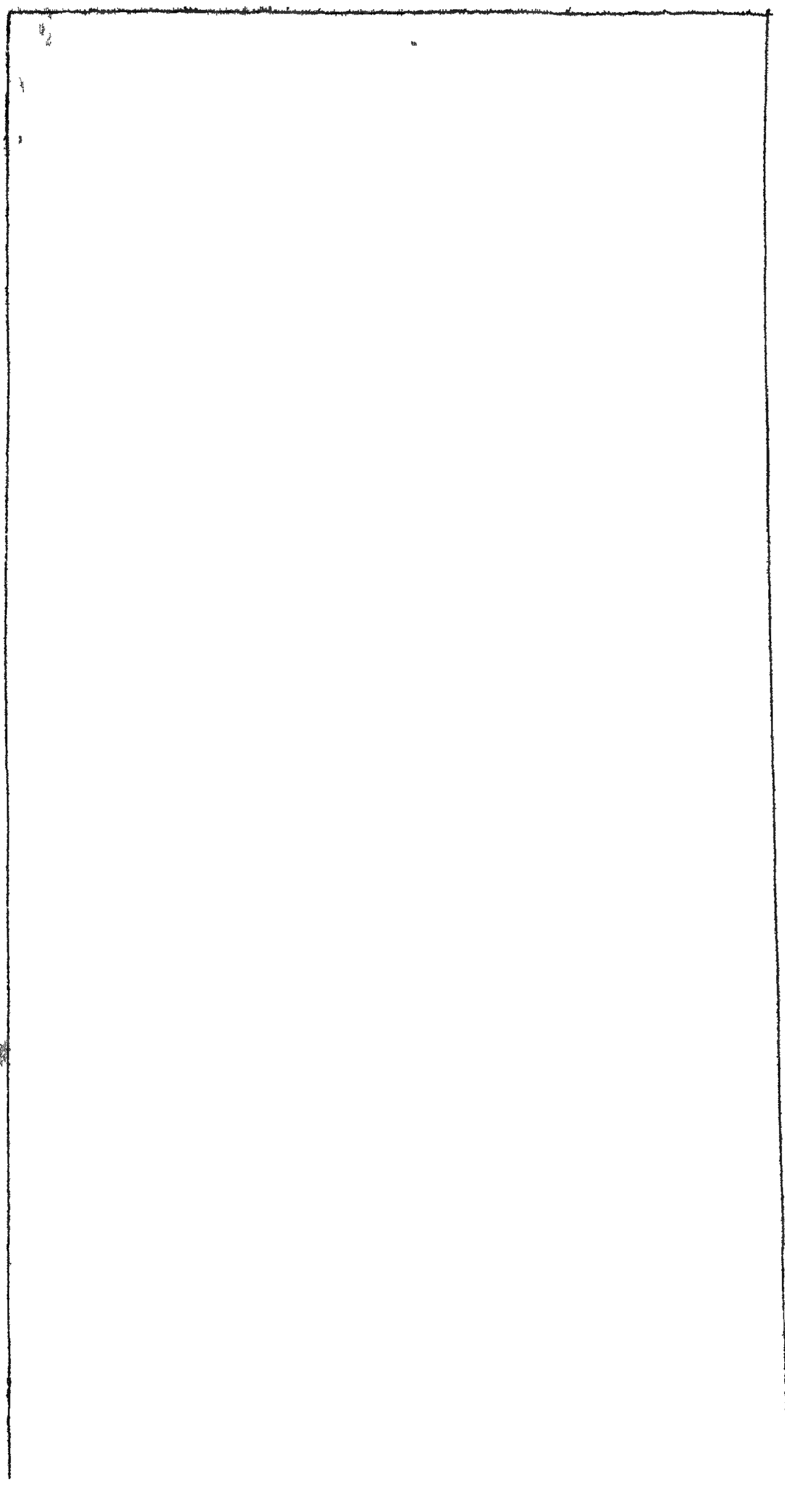
در خاک و خون کشید سیاهی پسر مرا
پیش از اجل رسید قیامت بسر مرا

ش

هر دو ستم بدشمنی آهنگ میکند | با هر که آشتی بکنم جنگ میکند
مینا بمن معامله سنگ میکند | داغم که مرگ نیز بمن تنگ میکند

ای چرخ بر سر چو من بیکسی غریب
الله اکبر این همه بیداد یا نصیب

تمام ہوا



میر

تخلص ہے بلبل ہند ملک الشعرا میر محمد تقی میر کا
خلف الرشید تھے میر عبداللہ کے اور ہمشیرہ زادہ
اور شاگرد رشید تھے سراج الدین علیخان آرزو کے
مولد انکا دہلی ہے اور مسکن لکھنو ہیں وفات
پائی سات دیوان اردو مع قصائد اور
مثنویات وغیرہ اور ایک دیوان فارسی اور ایک
تذکرہ اور ایک رسالہ فیض المیر یادگار ہے



۱
طرز اے رشک چمن اب تو ہی کچھ تازی ہے — ساتھ غیروں کے مری حق میں سخن سازی ہے
داغ رکھنے کو مری ہنسی سے گلبازی ہی ہے — ہمدمی انسے تجھی بد سے ہم آوازی ہے

گوش کر میری بھی شکوی کی طرف گل کی رنگ
رکتی رکتی روش غنچہ ہوا ہوں دل تنگ

۲
ایک مدت ہوئی بدنامی ورسوائی سے — بیکسی بیدلی دردلیشی وتنہائی سے
صبح جب دی ہی دعا گالی ترے کہائی ہے — ابتدا سے میری ذلت تجھی خوش آئی ہے

خلق کیا کیا تری بیطوریوں سے کہتی نہیں
میں بھی ناچار ہوں اب منہہ میں زباں رہتی نہیں

۳
ملتفت حال یہ ہتا ہے مری اب موقوف — بات گردن کو کوئی ہو گئی تو سب موقوف
اے زہے فہمیدہ سخن رابطے کی سب موقوف — مہر والطاف وعنایات وکرم سب موقوف

مہربانی سے کبھوں کوئی جو ادھر کے نگاہ
سو بھی اس طور کہ کیا جانیے کیا ہر کی نگاہ

۴
میں جو صحبت میں اٹھ بیٹھا تو رنگی بولو ہو — آنکھیں ادھر سے جو موندو ہو سو کم کھولو ہو
نام لیتے ہو کراہت سے مرا جو لو ہو — لگ چلی غیر تو تاج اسی کے ہو لو ہو

بوے حرف آنکی طرف چشم حمایت ادھر
ابرو ادھر کو جھکی لطف وعنایت ادھر

۵
پیار تجھکو نہ کیا گر نہ کیا اگر چاہتے ہم — کاہتے تیری روش بھلی ہی پہنچاتے ہم
جب یہی جو ہوتی تری یاد عدو کبھو پاتے ہم — ہم ابھی اب اٹھاتے ہو کیسے سو ہی اٹھاتے ہم

اس قدر تجہسی نہ لگ چلتی نہ ای اس راہ
تو پری ہوتا تو کرتی نہ تری اور نگاہ ✤

۵ یہ فریبندہ سخن گوش نہ کرتی ہرگز
بی شب وصل دن اسطور نہ بہرتی ہرگز
خواہش گنج دہن دل پہ نہ دہرتی ہرگز
لعل جان بخش پہ یون تیری نہ مرتی ہرگز

اتفاقات سے ہوجاتی ملاقات تو خیر
دل تجہپر وپہ رکھا جب نہ کوئی یار نہ غیر

۶ عشوہ و ناز و ادا سے کبہو گو گیا کام
ہوگیا یون تو کبہو ہوگیا آپسمین کلام
جی نہ بیچین رہا کرتا نہ دل بے آرام
بی رخ و زلف ہین کا ہیکو ہر صبح و شام

جنس اچہی تری پر گرمی بازار کہان
سر گران تو تو بہت ہو یہ خریدار کہان

۸ تجہسے بیمہر و وفا دل کا لگانا تہا غلط
خط دی قاصد کو تری اور چلانا تہا غلط
آپ کو حرف غلط رنگ مٹانا تہا غلط
آتش غم سے میری سجے کا جلانا تہا غلط

اپنی نادانی سمجہیے کہ تو کیا نسخہ ہے
آدمی بہی کسو دانا کا لکہا نسخہ ہے

۹ غم نہین تجکو مری یاری و وفاداری کا
طور چہوڑا نہ تنک تو نے ستمگاری کا
نہ خیال آوے ہی بندی کی گرفتاری کا
وہی عشوہ ہے شب و روز دل آزاری کا

پرسش حال کا بہی تجکو نہ ممنون کیا
یہی خاطر کو حزین دل کی تئین خون کیا

۱۰ ترک اخلاص کیا سب سے تجہی پیار کیا
جاہ سے اپنی عبث تجکو خبردار کیا
رحم دل پر نکیا جان کو آزار کیا ✤
کیا کیا تہی کہ اس معنی کا اظہار کیا ✤

جو کہ الفاظ نہ شایان تہی سو تو کہنی لگا
وجہ بیوجہ تو ترپوش ہی اب رہنے لگا

آرسی کی کبھی صورت نہ دکھائی تجھکو
دلربائی کے نہ انداز بتاتے تجھکو
ظلم و بیداد کشی کی نہ سجھائی تجھکو
کیون بگڑتا تو جو ایسے نہ بناتے تجھکو

مستی چشم سے ہوتی نہ اگر تجھکو خبر
ایسی ہوشیاری سے کرتا نہ تو ادہر کو نظر

۱۲
اور سہ پارہ بھی اس شہر مین مشہور ہے اب
دیکھنا کچھ ہو اُسی کا مجھے منظور ہے اب
اسکی محبوبی و خوبی کا مذکور ہے اب
صرف اس پر کرونگا اپنا جو مقدور ہے اب

اوس کنی ضد سے تری شام و سحر جاونگا
گھر سے جس دم اٹھونگا اُسکے ہی گھر جاونگا

۱۳
وہ بھی حسن شور وفا جیسے ملا چاہی ہے
کوئی دن انکو مجہہ پاس رہا چاہی ہے
مختلط لطف و عنایت سے ہوا چاہی ہے
کام دل یون ہون اُسی سی جو خدا چاہی ہے

پاؤ کا رنج تجھی تیلاؤن دم اس سے بھرون
خط تری بندگی کا غد باد اس کا کرون

۱۴
مین بھی نا چار ہون تا چند جفائین یہ سہون
یا اُسی ماہ کنی جا رہون گو اسمین ہنسون
قصد رکہتا ہون کہ اس شہر مین گم نہ رہون
خوبیان اور تری حسن سلوک اسکی کہون

کین ترا مہر مری دونون ہین اسپر معلوم
اسکی معلوم ہوئی روی دل اودہر معلوم

۱۵
پھر تو جھکو مین کرون کا اسی مہ پر قربان
بس بگولا سا ہوا تیری سبب سرگردان
راہ منزل مین پھرونگا اسکی دست افشان
اس قدر مجھکو دماغ اب ہی کہان دل ہی کہان

کہ رہون مجور و بیخواب شبون کو روتا
کاش مشتاق تری منہہ کا نہ اتنا ہوتا

۱۶
ابتو جو کچھ ہو دل اوس سے لگا بیٹھونگا
ہاتھ سے سوختہ ہو تجھسی اٹھا بیٹھونگا
اوسکے در اوپر ہو درویش سا ہو جا بیٹھونگا
آؤن گا بھی تو تری پاس نہ آ بیٹھونگا

دور سے ایک نظر کرکے چلا جاؤن گا
سد ہی گنتی دنون پھر کا ہیکو مین آؤنگا

۱۷ له
لاگ ہے جیسی دواؤن ستی کہون نیل و فال — دل نشین اسکے کرون خوب طرح گفتہ مقال
ساری مجلس کی تئین اوسکے کرون واقف حال — بعد ازان ترک کرون کہا کی قسم تیرا خیال

پہر کبہو وہم مین بہی گذری نہ ملنا تیرا
جیت تب در پہ اسیکی رہے ماتہا میرا

۱۸ له
لگ چلون اوس سے صبا کی سی طرح شام و سحر — اسکی پاؤن تلی سے کے خاک کرون کحل بصر
روی گلرنگ سی اسکی نہ اوٹہی میری نظر — چہکی اسکی لب شیرین سے رہین دیدہ تر

درہمی حال کی اوس گیسوئی برہم سی رہے
جی کو بیطاقتی اوس قد کی خم و چم سی رہے

۱۹ له
نار بیجا تیری دل پہر نہ اوٹہاوی ہرگز — بات یہ تیری فریبندہ نہ بہاوے ہرگز
طرز رفتار تری چمین نہ آوی ہرگز — آنکہ خوبی کی طرف تیری نجاوے ہرگز

وہ جو سادہ ہی تو پر کار ہی ہو جاوے گا
اب جو بیگانہ سا ہی یار ہی ہو جاوے گا

۲۰ له
فن معشوقی مین تیار کرون گا اسکو — شانہ و آئینی سے یار کرون گا اسکو
حسن سی اسکی خبردار کرون گا اسکو — ضد سی مین تیری بہت پیار کرونگا اسکو

فرش رہ دیدہ نمناک کرون گا وا سنکے
پلکون سے خار و خسک پاک کرون گا وانکی

۲۱ له
ہوگیا مجہسی جو مانوس تو مزا ہو گا — پوشش تنگ کا مصروف و مہیا ہوگا
گہیر جامی کا نہ سو گز سے کم اسکا ہوگا — لیٹی بندون کا بر و دوش پہ پہیا ہوگا

چلتے دامن کی تئین لگتی رہی گی ٹہوکر
ہوگا ہنگامہ ادہر نکلے کا جیدہر ہو کر

۵۲۲ کس و ناکس اوسی سے پاریگا مضمون ہوگا
رشک سی اوسکے ترا حال دگرگون ہوگا
ایسی سج سے تو اوسی دیکھ کی محزون ہوگا
دل نازک ترا دھڑکی گا جگر خون ہوگا

شرم سی ہوگا نہ ایک آنکھ اٹھانا مشکل
بلکہ ہو جاے گا اوس کوچے مین آنا مشکل

۵۲۳ طنز و تعریض و کنایہ سے تنگ آویگا
ربط و اخلاص مین ویسا نہ مجھی پاویگا
ناز کا طور فراموش ہی ہو جاوے گا
یہ سخن یاد رہی دل مین تو پچھتاوے گا

آشنا جتنی ہین بیگانہ نکل جاوین گے
سر جھکائی اوسیکی اور چلی آوین گے

۵۲۴ اب بہی تو بھی تو مجکو ہی وہی تجھسی پیار
وہی مخلص ہون قدیمی وہی مین تیرا یار
چھیڑ کا ننگ نہین تیری نہ گالی ہی کا عار
بندگی کیش و وفا شیوہ و اخلاص شعار

چوٹ مجکو یہی غیرونکی ملاقات کی ہے
چھوڑی یہ تو پھر آزردگی کس بات کی ہے

۵۲۵ جی نہ ٹلی کا مرا پھر مری چھاتی سے جلے
شکوہ ناکے سے زبان منہہ مین نہ زنہار ہلے
دل نہ سینہ مرے شام و سحر کوئی ملے
آئی جلنی کہین سی تو لیے لگ تیری گلے

زور سی بازو پہ اپنی تری سر کو رکھا
دست گستاخ پہ لی تیری کمر کو رکھا

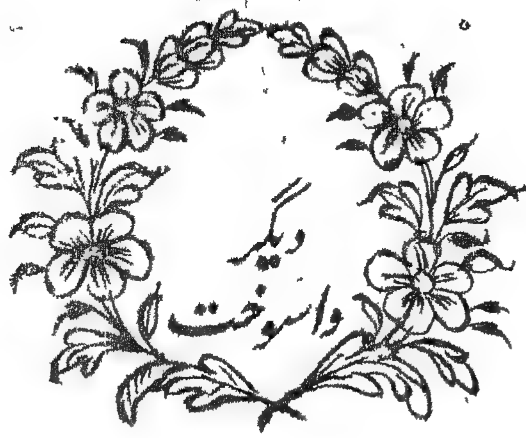
۵۲۶ بس ہوس گیسون سی مل مل کی تو بدنام
کاسہ لیسونکی ہی مرتکب جام ہوا
بسکہ راتون کو رہا شہرۂ ایام ہوا
شوخ و مشتاق و بدوضع ہی آشام ہوا

طور پر میری معیشت کوئی دن اچھی ہے
ایسی بدکار سے صحبت کوئی دن اچھی ہے

۵۲۷ آیا گر غیر کی ملنے کی قسم کھاتا ہے
ذرہ ذرہ وسواسہی ہی اوسکا اوسی بہاتا ہی
میر ہی حرف درشتانہ سی ٹھہراتا ہے
دلکو واسوز سے منہہ پر یہ سخن لاتا ہے

ورنہ مشتاق ہی سوختی سے جگر خستہ ترا
کشتہ و مردہ ترا رفتہ و دل بستہ ترا

تمام ہوا



دیگر
واسوخت

١
پہلے کہو شہر مین صحرا مین کہان رہتی ہو — یان بہت رہتی ہو خوش باش کہ وان رہتی ہو
ان دنون یارونکی آنکہون سے نہان رہتی ہو — خوش رہو سیر مزے جہان جہان رہتی ہو

اک طرف بیٹھی ہوئی ہم بہی لہو پیتی ہین
عشق کی جان کو دیتی ہین دعا جیتی ہین

٢
دل خوشی ہوتا نہین سبزہ ہی یا سنبل سی — یعنی اب عشق نہین مجکو خط و کاکل سی
ہمنشین داغ کہلی دل پہ مری سب گل سی — آ چمن زار مین گل بازی کرون بلبل سی

شاخ گل پر لو وہ ہو اور لب جو پر ہین
داغ کو دل پہ وہ لی گل کی تہین رو پر ہین

٣
ہی زمین خشک مری دیدۂ تر سی پایاب — شہر و کہسار و بیابان سبہی ہین سیراب
ہر طرف اشک کی پہیری ہین دوان سیلاب — کام کرتی ہی جہان تک کہ نظر آب ہی آب

ہی عبث چینی جبی پہ مری بجلی بارش کا خیال
مین تو یہ روتا ہون تری غم مین علی قدر حال

۴
ریزی الماس کی ہین مشت نمک شکل مین تو — کسکو پیاری ہم پہنچی ہین ایسی بل تو
لذت درد سے مقدور ہو جب تک کر تو — دیکہہ زنہار ندی مرہم بدرو کو رو

ننگ ناموس کو مجبور جنون کی رکھہ نہ نظر
منہہ پہ آئی ہین مری جان لبی ای زخم جگر

۵
مدتین گذرین کہ ای شوخ یہ خواری ہی مجھی
تجھسی بی رحم ستمگار سے یاری ہی مجھے
روز و شب ورد غم و نالہ و زاری ہی مجھے
بلکہ ہر روز کی شب ہجر مین بھاری ہی مجھے

اہل دل جانکی رکھتا ہی مجھی عشق پہ ننگ
کاشکے دلکی عوض کوئی ملا ہوتا سنگ

۶
عاقبت کا نظر آیا نہ اک آثار ہمین +
دلکی بیتابی نے ہر چند نہ کہا خوار ہمین
حیف صد حیف میسر نہوا یار ہمین +
تیری کوچے مین کہین سایۂ دیوار ہمین

تا کہ وان نالہ و فریاد کیا کرتے ہم
اک طرف بیٹہہ تجھے یاد کیا کرتے ہم

۷
کب تلک ہاتہ سی خوبان نہ جفا کاری دین
اس وفاداری کے بدلی یہ ہمین خواری دین
تم کہو کب تئین یہ داد وفاداری دین
عشق پیشہ ہم جو کچہہ ہو تو گنہگاری دین

قصد فریاد ہی کر یار تک انصاف کرین
پہر دی گو سنگی کدورت سی ہمین صاف کرین

۸
مت برس خاک پہ عشاق کی ہم کیا کم تہی
حرف دیروزہ ہی یہ دیدہ ہی ہماری نم تہی
موج سیلاب پہ آنسو کی گئی عالم سے تہے
یعنی ای ابر کسی عہد مین ہم ہی یم تہی

عزم کر جو نکا آبادی سے کر اوٹہی تہے
بیٹہہ کر دشت مین طوفان ہی کر اوٹہی تہے

۹
کون تہا یان کہ مجہی دیکہ ندامت رکہی
یا مری سر پہ نصیحت سے قیامت رکہی
میر صد سال خدا تجکو سلامت رکہی
تو نہو وے نہ مجھی کر سکے ملامت رکہے

ورنہ اتبک تو مری خاک بہی ہو جاتی ہوا
لیگئی ہوتی تبرک کی طرح باد صبا



دیگر واسوخت میر

۵۱
یاد ایام کہ خوبی سے خبر تجھکو نہ تہے
فکر آراستگی شام و سحر تجھکو نہ تہی
سرمہ و آئینی کی اور نظر تجھکو نہ تہے
زلف آشفتہ کی سدہ دو دوپہر تجھکو نہ تہی
شانہ تہا نا بلد کوچۂ گیسو تیرا
آئینہ کا ہیکو تہا حیرتی رو تیرا

۵۲
آگہی حسن سی اپنی تجہی زنہار نہ تہی
پانون بیچ دل نہ پڑتا تہا یہ رفتار نہ تہی
اتنی مستی سی تری آنکہہ خبردار نہ تہی
ہر دم اس طور کمر مین ترے تلوار نہ تہی
خون کا ہیکو یون کوچی مین تری ہوتی تہی
دل زدی کب تری دیوار تلے روتی تہی

۵۳
خواہش دلکی ملا کرتی تہی ہر ساعت داد
سطلقاً تجہسی نہ مربوط تہی ارباب عناد
طبع مین تیری تصرف تہا ہمین جلد سی یاد
کاہیکو رہتی تہی کوچے مین تیری شور و فساد
طور پر اپنی تیری پاس ہم آجاتے تہے
حسب خواہش تجہی ہر شام و سحر پاتی تہی

۵۴
بند جامی کا جو وا ہوتا تہا وا رہتا تہا
تہوڑی رنجش مین گلی ہی سی لگا رہتا تہا
بی تکلف مری گہر آنکو آ رہتا تہا
اک جدا رہتی تو دیر آنکہہ ملا رہتا تہا
اسقدر قدر نہ تہی اپنی تری آنکہون مین
لعب و بازی مین بہی رہتا تہا میری آنکہون مین

بند ۵

آستینون مین نہ تھی چاک نہ رہ دامن مین
یہ طرح کب تھی دوپٹی کی تلی چنیون مین
ٹکمی کا ہیکلے تمین لگتی تھے پیراہن مین
پھرتی کس روز تھی یون کپٹری پہن آنگنے مین
بند ملتی ہوئی ہر دم نہ گھڑی رہتی تھی
پیچ پگڑی کی گلی مین نہ پڑی رہتی تھی

بند ۶

کس دن اتنا تھا پراگندہ گئی مو کا خیال
لعل جان بخش نہ رہتی تھی کبھو اتنی لال
دو دو دن چیری پہ بکھری ہی رہا کرتی تھی بال
خوبی خندہ نہ لوگون کی جیبون کی تھی بال
پان سے شوق نہ تھا کیا مسی کا مذکور
غصے ہو جاتی تھی سن ایسی کسیکا مذکور

بند ۷

تنگ پوشی سی نہ محظوظ تمہین باقی تھی
مسکی چوبی سے کبھو دربہ نہ تم آتی تھے
تنگ جامی جو سی جاتی تو گھبراتی تھی
لیٹی دامن سے الٹ گھری مین پہر جاتی تھے
یا تو اب کہنی بیٹھی مونڈھی چھپے رتی ہین
باہر اندر ہو کہین بند کسی رہتے ہین

بند ۸

شوق زینت سی تمہا ربط نہ رعنائی سی
اتنو سو بار کمر بند ہتی ہی اکلائی سے
دل نہ اتنا تمہا لگا خوبی و مرزائی سے
دیکھتی رہتی ہو ترکیب ہی خود رائی سے
رو سیہ آئینی سے تمکو فراغت ہی نہین
سرمہ تیرہ درون سی کبھی فرصت ہی نہین

بند ۹

شانہ اب ہاتھ مین ہے زلف بنا کرتی ہو
پاس سرمی کی سلائی ہی رہا کرتی ہے
مسی دانتو نمین کئی بار لگا کرتی ہے
آنکھہ رعنائی پر اپنی ہی پڑا کرتی ہے
جان آنکھون مین کسیکی ہو نظر تمکو نہین
غش کرے کوئی ستم دیدہ خبر تمکو نہین

بند ۱۰

کب گلی کوچہ مین پھرتی ہے تم بلوا را
ساتھہ نہ خونخوار نہ پھرتی تھی نہ تم تھی خونخوا
پہر تلا کا ہیکو رہتا تھا گلی کا یون [illegible]
دم مین ناحق کسی یون جان نہ کہتی تھی [illegible]

مایۂ فتنہ و پرخاش ہوئے ہو اتنو
شوخ و شلتاق و اوباش ہوئی ہو اتنو

١١ پیشتر ہمسے کوئی تیرا طلب گار نتھا
جنس اچھی تھی تری لیک خریدار نتھا
ایک بھی نرگس بیمار کا بیمار نہ تھا
ہم سوا کوئی ترا رونق بازار نہ تھا

کتنی سودائی جو تھے دل نہ لگا سکتی تھے
آنکھیں یون موند کے دی جی نہ جلا سکتی تھے

١٢ یا تو ہم ہی تھی کہ اب ہمسی نہیں کچھ یاری
یاد خاطر رہی اب ہمکو بھی ہے بیزاری
مفت برباد گئی عزت و حرمت ساری
یعنی اس شہر سے اُٹھہ جانیکی ہی تیاری

رتبۂ غیر نہیں آنکھوں سے دیکھا جاتا +
طاقت اب یہہ دل بیتاب نہیں ٹک لاتا

١٣ کوئی نادیدہ محب سادہ لگا لینگی ہم
ہوس آغوش کا آمادہ لگا لینگی ہم
سادہ نا محرم تکب بادہ لگا لینگے ہم
تند خود رائی سے آزادہ لگا لینگی ہم

اوسکو آغوش تمنا میں اب اپنی سے لینگے
اوس سے داد دل ناکام سب اپنی لینگے

١٤ اسکی کھینچیں گے علی الرغم تری مرزائی
مجلسوں میں اوسی لاوینگی بصد زیبائی
اوسکو سکھلا ینگی طرز و روش رعنائی
صحبت ای دشمن جان اوس سے اگر بر آئی

تو بھی دیکھیو کس طور رلاتے ہیں ہم
چھیڑیں کیا رکھتی ہیں کیٹں سب سو ستاتی ہیں ہم

١٥ چہرہ کو اوسکی کر آراستہ دلخواہ کرین
راہ خوبی کی بتا کر اوسے گمراہ کرین
آرسی اوسکو دکھا حسن سے آگاہ کرین
تو سمی ضد سے تری ایسا ہی خوشنما کرین

آج جو سو تری خوبی و رعنائی سے
دیکھ ان کی تری اس جامہ زیبائی سے

دست افشان ہو تو عزت تیری سب ہاتھ سے جاے
مار ٹھوکر چلی دامن کو تو تو سر نہ ہلاسے

چشم مکحول کو د کھلای تو تو آنکھ چھپای
جس طرف اوسکا گذر ہوی تو ادہر کو نجاے

چھیڑی گالی دی اشارت کری چشمک مارے
عشوہ و غمزہ و انداز بہلا دی سارے

زندگانی ہو تجھی ہاتھ سے اوسکی دشوار
پیچ پیچین ہر آن مین اونسی تجھی سو سو آزار

کوئی دن تو بھی پھری جان سی اپنی بیزار
طنز و تعریض و کنایہ کی رہی اک بوچھار

جالی ٹک سامنی اسکے تو بہت تر آوے
عرق شرم مین ڈوبا ہوا سب گھر آوے

دل وا سوختہ کو اپنی سیے جاتے ہین
اپنی جا غیر و نکو نا چار رولی جاتی ہین

غصے سے خون جگر اپنا ہی جاتی ہین
ابکی یون جاتی نہین عہد کیے جاتی ہین

آویگا تو بھی منانے کو نہ اوسنیگے ہم
جانسی جاوینگے پیمان سے نجاونیگی ہم

باز گشت ابکی کسوطرح نہین ہے منظور
جانا ٹھانا تو پہر آنی کا یہان کیا مذکور

گو کہ درپیش ہمین آوے رہ دور دراز
جی سے اپنی بھی گذر جائیے پرتا مقدور

منہہ ادہر کریی نہ جس جاسی بنی اٹھہ جانا
قدر کھو دیوی ہی ہر بار کا آنا جانا

میرا اعراض بھی لوگون نی کیا ہی آگے
خلق عالم سے کنارا بھی کیا ہی آگے

دل کی وا سوزی بھی لوہو بھی پیا ہی آگے
عزت و قر بھی برباد دیا ہے آگے

پر کسھون نی نہین اس ڈہب سی زبان بازی کے
یہ بھی ظالم ہی کو تی طرز سخن سازی کے

تمام ہوا



۵۱ ایک دن وہ بہی تہی کہ تمکو نہ فریب آتی تہی — اوسی بولی بہی مری آگی اٹہا جاتی تہی
مدعی کا ہیکو مجلس مین جگہ پاتی تہی — چہوتی تہی پانون تو پہر سر مین وہ پٹ کہاتی تہی

پانو اب شام و سحر پاس لگی رہتے ہین
کرکے سرگوشی جو کچہ چاہتے ہین کہتے ہین

۵۲ تمکو ہی اٹہہ پہر حرف و حکایت اونسی — بازو جاتو ہوا او نہین خشم حمایت اونسی
تشکر انکا ہی جو ہی بہی تو شکایت اونسی — ہر طرح کوئی چلی جاہی رعایت اونسی

ہاتہہ کاندہی پہ کبہو رکہکی کہڑے ہوتی ہو
کبہو منت کرو ہو تاک جو کڑے ہوتی ہو

۵۳ پاس انکا ہی تمہین خاطر انہین کی منظور — انسی ملتی ہین نہین کرتی کسی طور قصور
اونسی ایک دن ہین کہی بار ملاقات ضرور — اونسی لگ بیٹہتی ہو پہاگتی ہو ہمسی دور

جنکا شیوہ ہی حرم زدگی اونہین سی محبت
بندگی کیتیئون سی پرخاش خدا کی قدرت

۵۴ وہی جو آزردہ ہون ٹک بہی تو منانی جاؤ — تمکت کرسیہہ رہین گہر تو بلانی جاؤ
الغرض کرکی او دہر سو سو بہانی جاؤ — انکو دریا پہ جو سن پاؤ نہانی جاؤ

ہم اگر خاک ملین منہہ پہ نہ بولو چالو
ہم اگر رو لگین رونی تو ہنس کر ٹالو

۵۵ اوسی آرزو ہی کی مری گنگالیش ہے — ہردم اوسی بری خونریزی کی فرمایش ہے
اونکی دلجوئی ہی یا چہرہ کی آرایش ہے — فارغ اون دونون سی ہوتی ہو تو آسایش ہے

دو دو دن مست مئی ناب پڑی سوتی ہو
ہتی ہو ہمزہ بیدار اگر ہوتے ہو

۵۶ خودی رعنائی سے کم تجکو بہت فرصت ہے — اپنی ترکیب بنانی سے کہان مہلت ہے
چہرہ آرائی شب و روز ہی یہ صورت ہے — شانہ و زلف کنگھی رہتی ہین صحبت ہے

سرمی سی آنکھہ اٹھا دی تو مرا رو دیکھے
آرسی چھوڑی تجھی ٹاٹ تو ادہر تو دیکھے

۵۷ محو کس روز تجھی باقی نہی رعنائی کا — ذوق رہتا تہا تجھی کا ہیکو خود رائی کا
کب کب آنچل رہی تہا ہاتہہ مین اکلائی کا — اتنا دل بستہ تہا جامۂ زیبائی کا

سہنی سنجاف نہ لگتی تہی نہ ہوتی تہی چاک
خون سی عشق کی مارونکی یہ دامن تہا پاک

۵۸ ایسی اوباشونکی تقلید مین کب تہی تک و دو — تنگ چولی کی نہ رہتا تہا کبھو آتنا گرو
پاٹ دامن کی نہوتی تہی تری ساٹھہ کے سو — اتنو ہی تہر تھو ڈہیلی ہو مگر ایک ہی جو

درزی کا نپاہی کری ٹہیک جب تک سیتے
کاڑہی ناکی مین سوئی سے کری ٹانکی ڈہیلی

۵۹ خط بھی ایا پہ مری تیری صفائی نہوے — کس گھڑی انگی ہیٹھی کہ لڑائی نہوے
اپنی سج دیکھنی سے تجکو رہائی نہوی — ایک بلا جی کی ہوئی تنگ قبائی نہوی

رک گئی دیکھتی دس جا سی تیری مونڈہی تک
چولی مسکی ہوئی سب مہروں مین پہنچی ہیسی

۶۰ بند لیتی نہ کبھو اسکے سینے جاتی تہی — آتنا ئی پردائی ہوسکے لیتی سی کس آتی تہی
زہ سرا سر تہ گریبا نہین لگوائی سے — گہیر دامن کا بہت ہے [illegible]

اتنو پوشاک ہی کچہ تازہی نکالی سے تمنے
طرحداری کی طرح اور ہی ڈالی سے تمنے

۱۱
کن دنون ساتہہ گئی یار رکہا کرتی تہی
کسگہڑی ہاتہہ مین تلوار رکہا کرتی تہی
کن شیون غیر سی یہ پیار رکہا کرتی تہے
کسکو یون میری طرح مار رکہا کرتی تہی

میان سے اتنو لیے آٹہہ پہر رہتے ہو
گہری جب نکلو ہو تب خون ہی کر رہتے ہو

۱۲
بال وان سنورین تری یان مجہی جی ہی جنجال
ہو جگر داغ مرا منہہ پہ بہی تیری خال
مین ملعون خاکمین منظور تہی اپنی چال
مہندی پانون سی لگی گہل کی ہو مین پامال

سرمہ انکہون مین جگہہ تیری کری شام و سحر
مطلق احوال مرا تجکو نہو مد نظر

۱۳
نہین قریب انگلی لگا ہین وہی تمہاری پیارے
شوق کی ہاتہہ شب و روز سر دامن مارے
دامن و جیب پہٹی یاد مین انکی ساری
چہاتیان کوٹتی ہی کوٹتی آخر ہارے

روئی اتنا کہ جگر مین نرہے لوہو کے بوند
اب سمان وہ ہی کہ دیکہو گی میان آنکہین موند

۱۴
تنگ اب حد سی زیادہ ہوی ہین یاد رہی
کبتلک اس طرح کوئی ای ستم ایجاد رہے
بس بہت ہی تری اطوار سی ناشاد رہے
دن کو بیداد رہی رات کو فریاد رہے

ہی قریب اب کہ تری کوچی سے اٹھہ کر جاوین
بی حمیت ہی جین کبہو اگر پہر آوین

۱۵
اک طرف مرثیہ لکی جا کے بہلا کیا کر لیے
سر گریبان مین یون ڈال رہا کیا کر لیے
ہر زمان ہر کسدی حال کہا کیا کر لیے
میر کی طور ترا شکوہ لکہا کیا کر لیے

جی نہ لگا اگر اتمین تو کڑہا کر لیے گا
مرثیہ اپنا کہین بیٹہے کہا کر لیے گا

مومن

تخلص ہے حکیم مومن خان کا مشاہیر شعرائے
دہلی سے تھے دیوان فارسی اور ریختہ اور کئی مثنویان
قصۂ غم اور شکایت ستم اور قول غمین اور تف
آتشین انسی یادگار ہین انکے کلام سے واضح ہوتا ہی
کہ بہت شاعر شوخ طبع نازک خیال تھے
اور استاد عدیم المثال معاصر تھے
ملک الشعرا محمد ابراہیم ذوق سے کے
دہلی مین شاگرد انکے بہت ہین فقط



۱
واسوخت مومن خان

ای ستمگر کہان تلک بیداد | سر پامال عاشق ناشاد
قول دینا عدو کو حسب مراد | مرگیا تیرے ہاتھ سے فرہاد

فکر جور و ستم جفا کب تک
بیوفا غیر سے وفا کب تک

اب بھی آجانے دے دل آزاری | چھوڑ دے خودسری و خونخواری
دیکھ اچھی نہین ستمگاری | نہ پڑے صبر نالہ و زاری

کہین تو بھی نہ دل کو کھو بیٹھے
کہین آنکھون کو یون نہ رو بیٹھے

کچھ زمانے کا اعتبار نہین | دور گردون پر اختیار نہین
عشرت دہر پائدار نہین | چرخ کو ایک دم قرار نہین

ہو نہ جائے ہمارے بات بڑے
کبھی دن سے کبھی ہے رات بڑے

حسن آخر ہے بیوفا نہ رہے | چہرہ گلرنگ باصفا نہ رہے
شوخی ناز و ادا نہ رہے | لب شیرین مین کچھ مزا نہ رہے

شور اوٹھے نہ خوش خرامی سے
بے حلاوت ہو تلخکامی سے

۵۵ طرۂ یار سپید سا ہو جاے | تا کا یک جان کی بلا ہو جاے
زلف سے کے بدلی قد دوتا ہو جای | خوشنما چہرہ بدنما ہو جاے

آپ ہو کی عوض پریشان ہو +
روے آئینہ وار حیران ہو +

۵۶ تیغ ابرو سے دل فگار نہو + | تیر مژگان جگر کے پار نہو
خنجر غمزہ زخم بار نہو | کوئی دنیا مین جان نثار نہو

ایک قلق طبع ناز نین پہ ہے
بے ارادہ شکن جبین پہ ہے

۵۷ کلف آجائے ماہ کامل مین + | داغ رخ لالہ کے مقابل مین
غنچہ ہو گلرخون کی محفل مین | شل سنبل شکن پڑین دل مین

جلوۂ بی بدل بدل جائے
زلف خوش خم کا بل نکل جائے

۵۸ پھر سری طرح ناز اوٹھائی کون | پاس اپنی تجھی بٹھا سئے کون
ہی فسون لیک دم مین آئی کون | لب شیرین کو منہ لگائے کون +

طعنہ زن ہو اور انگبین لب پر
نمکیان مہنگین شکرین لب پر

۵۹ ہو عرق جبکہ آبرو شر ہے | تندی فناز کی کی خونریز ہے +
دلربایانہ گفتگو نز ہے + | یہ قیامت کہ اب ہی تو نز ہے

بوالہوس بات بات پر بگڑے
کچھ نہ بن آئے سعد رپگڑے

۶۰ چھوڑنے کی مرے ندامت ہو | آپ کو وسدم ملامت ہو
بیٹھتے اوٹھتے اک قیامت ہو | پھر لے تجھی کسکے شامت ہو

یون غضب مین رہے بلا میرے
۱۱ہ یہ مصیبت سے ہے بلا میرے

فکر انجام سے نہو انجان — مجہے سمجہا تو میرا کہنا مان
اوس نے مانے کو ظالم آیا جان — دل مین اپنے ذرا سمجہ نادان +

کب تلک کوئی نامراد رہے + +
۱۲ہ بہول جاؤنگا مین بہی یا در ہے +

کوئی بہی اسطرح جلاتا ہے — کوئی بہی اسقدر ستاتا ہے
کوئی بہی اتنا بہول جاتا ہے — یہی رہ رہ کے جی مین آتا ہے

مین بہی پروا تیرے ذرا نکرون
۱۳ہ ہون تو عاشق شِ وفا نکرون

وہ جو ہمدم ہے تیری مہ پارہ — شوخ جیسی نجوم سیارہ +
وہ بہی ہوتی چلی ہے آوارہ — تازہ تازہ ہے شوق نظارہ

مژہ سے شوخیان ٹپکتے ہین +
۱۴ہ انکہین زہرہ نمط جہپکتے ہین +

پردہ کو دمبدم اوٹہا دینا — روے تابندہ کو دکہا دینا
گاہ آواز خوش سنا دینا — جون سحر گاہ مسکرا دینا

جلوے خورشید کے سی ہوتی ہین
۱۵ہ نغمے ناہید کے سے ہوتے ہین

بسکہ ہے ولولہ جوانے کا — لطف ڈہونڈہی ہی زندگانے کا
قصہ سن میری جانفشانی کا — شیوہ سیکہا ہی مہربانی کا

گم شدہ دل کی جستجو ہے بہت
مجہے عاشق کی آرزو ہے بہت

[illegible]

۱۶ دیب بر اپنے اوسے لگا لونگا — حسرت و آرزو نکالونگا
تجہے بیباک تر بنالونگا — ناز و انداز سب سکہا لونگا
چاہیے آفت زمانہ بنے
غیر نا آشنا یگانہ بنے

۱۷ بزم مین جب وہ جلوہ فرما ہو — گو وہ تمکین سے نالہ پیدا ہو
تیرے وا ماندگی تماشا ہو — بر شک پر بہی قیامت اوٹہنا ہو
تجہے شکل زمین ملا کب جاے
اوسکی شان و شکوہ مین دب جاے

۱۸ سر پہ مانند گل بٹہاؤن اوسے — تیرے آگے گلے لگاؤن اوسے
ہاتہ وہ گل سے جب ملاؤن اوسی — گلی کا ہار بس بناؤن اوسے
دست رنگین جو یون حمائل ہو
تو گلا کاٹنے پہ مائل ہو

۱۹ اوسکی جانب رہی نظر ہر دم — تہام لو بس دل و جگر ہر دم
کہینچون مین آہ پر شرر ہر دم — بزم مین اوسکو دیکہہ کر ہر دم
سکراؤن تیرے رولانے کو
داغ کہاؤن تیرے جلانے کو

۲۰ سب یہ پاس و لحاظ اوٹہا دی وہ — رشک سے جی ترا اوٹہا دی وہ
جور و بیداد کی سزا دی وہ — کیا تماشا غرض دکہا دی وہ
کیسے کیسے ہم نظارے ہون
تیرے دکہلانے کو اشارے ہون

۲۱ لعل لب سی جو در فشانی ہو — جلوہ جون مہر آسمانی ہو
شکل شبنم تو پیستے پانی ہو — زرد رو رنگ ارغوانی ہو

تیرے گلبرگ خندہ زن پہ ہنسے
مثل گل غنچہ دہن پہ ہنسے
۲۱ھ

کہے وہ ہین یہ کیا بلا زلفین … خم سی کتنی ہین کج ادا زلفین
دور کر ایسی بدنماز زلفین + … روسیاہی سے ہے چھوڑ نازلفین

یون جو وہ پیش کرے چوٹین
تیرے چھاتی پہ سانپ سے لوٹین
۲۲ھ

بس جلایا کرے شرارت سے … پانی پانی ہو تو حرارت سے
دیکھے تو دیدہ حقارت سے … جی ہلاوے ترا اشارت سے

طعنے ہر دم ہون تیغ ابرو پر ++
خشمگین تیرے چشم جادو پر ++
۲۳ھ

دم ترا شوخیون سے ناک مین لائے … سونگ کر بو کو تیری ناک چڑھائے
دست گلگون سے اپنے عطر لگائے … بگڑی جبتا تو اور تجھکو بنائے

بس ترا اوسکے ہاتہ سے سچھکے
حسرتون سے تو اپنی ہاتہ ملے + +
۲۴ھ

خوی بدناز خوش ادا کو کہے … نقش پا چشم سرمہ سا کو کہے
پھر یارو ہے دلربا کو کہے … بند غم کاکل دوتا کو کہے ++

طعن و تشنیع ہی سے کام رکھے
جا بجا کو تیرے نام رکھے
۲۵ھ

شوخیون سے سدا ستائے تجھے … گرمجوشی مین بھی جلائے تجھے
حال اپنا مرا دکھائے تجھے … قصہ درد و غم سنائے تجھے

کہ اب بھی یہ تسکو چاہتے ہین
ایسی صورت پہ یون نباہتے ہین

مت برا مان عرض بیجا کا + + کیا گلہ حرف اہل سودا کا + +
کر علاج آہ تاب فرسا کا | اب تلک وقت ہے مدرا کا

کر مکافات ہجر دل جو ہو + +
۲۷ پھر وہی مین ہون اور وہے تو ہو

جوشش اندوہ کی سبب آیا + جب گلہ دل سے تا بلب آیا
ورنہ بن تیرے چین کب آیا + مین گیا یہان سے تو غضب آیا

گور دروازے پر بناؤن مین + +
۲۸ موے پر بھی نہ یہان سے جاؤن مین

پر کرون کیا کہ اختیار نہین | دل بیتاب کو قرار نہین
کچھ محبت کا اعتبار نہین | یعنے اچھا مآل کار نہین

تمکو خو ہو گئی تغافل کے
۲۹ یہان نہین حد رہی تحمل کی

کب تلک یہ جفا سہونگا مین | اس ستم پر نہ کچھ کہونگا مین
یہ نہین ہے تو بس نہونگا مین | جو کہا ہی سو کر رہونگا مین + +

سب جلے کیون مومن آتش غم مین
جائے ایسی وفا جہنم مین

تمام ہوا



دیگر
واسوخت مومن خان

۱
دوستو عشق نهفته نی ستایا ہی مجھے — آتش شوق نہانی نی جلایا ہی مجھے
کیا کہون کیا غم پنہان نی دکھایا ہی مجھے — ضبط وحشت نی یہ دیوانہ بنایا ہی مجھے
چہرۂ راز سی پردہ نہ اوٹھاؤن کب تک
گو کہ غم پردہ نشین ہی پہ چھپاؤن کب تک

۲
تاب پرخاش ستمہای نہان کی حد ہے — قوت کشمکش آہ و فغان کی حد ہے
کچھ فریب دل بیتاب و توان کی حد ہے — ضبط سوزان نفس شعلہ فشان کی حد ہے
کیونکہ خالی نکرون جی کہ بہرا آتا ہے
پیش چلتی جو نہین غصہ چلا آتا ہے

۳
کب تلک کوئی نہ سرگرم حکایت ہووے — کب تلک لب نہ شرر ریز شکایت ہووے
ہو تحمل جو تحمل کی نہایت ہووے — کیجیے صبر اگر صبر کی غایت ہووے
کچھ زبان بھی تو نہین زور کہ چل ہی نکلے
غم کچھ ارمان نہین ہی کہ نکل ہی نہ سکے

۴
جب سے عاشق ہوی ہم رنج نپائی کیا کیا — لب پر آئی نہ گلے جی مین گر آئی کیا کیا
کیا کہین آہ کہ خاطر مین نہ لائی کیا کیا — جب تلک تاب ہی ناز اوٹھائی کیا کیا
پر نہین حوصلۂ ہجر ستم بھی اب تو
بیوفا تابی ہوی جاتی ہین ہم بھی اب تو

۵۵

دل میری کہنی مین ہی تو کہان ابہی کہون
پر بگڑ ہی گئی جب بات تو کیونکر بات سہون
اسکو بہی چاہیی طاقت کہ مین چپ بیٹہ رہون
کچہ بن آتی ہی نہین ہای عجب رنج مین ہون

دلپہ کیا ہاتہ دہرون ہاتہ ہی قابو مین نہین
سر ہی کسپہ کہ حالت میری زانو مین نہین

۵۶

دل ہی یا دشمن جانی کہ ستاتا ہی مجہے
داغ ہی یا تپ غیرت کہ جلاتا ہی مجہے
جوش ہی یا شب وعدہ کہ پہراتا ہی مجہے
شکوہ ہی یا خبر وصل کہ بہاتا ہی مجہے

غش مگر اوسکا تصور ہی کہ آجاتا ہے
جی بہی معشوق ہی گویا کہ چلا جاتا ہے

۵۷

ہم پہ جو گذری قلق اوسکی بلا سی گذری
جان ہی جائینگی وہ نہ جفا سی گذری
ہی وفا سی ہی حاصل تو وفا سی گذری
کبتلک کچہ نہ کہین ایسی حیا سی گذری

پاس ناموس ہمین کیون ہو جب اونکو ہی نہین
جس نظر سی کہ لحاظ آئی تہا اب وہ ہی نہین

۵۸

ملک الموت بہی آتا نہین ہان کیا کیجیی
کچہ توقع نہین دلجوئی جانان کیا کیجیی
نہین کہنے مین زبان منع زبان کیا کیجیی
دم ہی باقی نہ رہا ضبط فغان کیا کیجیی

نالۂ گرم و دم سرد کی طغیانی ہے
کوئی دن اور جو دنیا کی ہوا کہانی ہے

۵۹

دلکو اوس دشمن جانی سی لگانا ہی نہ تہا
باتون پر اوس لب سباز کی آنا ہی نہ تہا
دم مین اوس چشم سخن ساز کی آنا ہی نہ تہا
جور کہ سہنی تہی یہ قصہ بڑہانا ہی نہ تہا

اب بہی ای کاش کچہ ایسا ہو کہ جہگڑا جائی
رحم آجای اوسی یا مجہی صبر آجائے

۶۰

خوب کرتی ہین کہ وہ ظلم کیے جاتی ہین
رنج دینے کو دل اور دکے لیے جاتی ہین
داد بیرحمی بیداد دیی جاتے ہین
ہم بہی ایک اتنی توقع پہ جیے جاتی ہین

کہ جو ہوا اُنکی ملاقات تو بدلے لین
جاتی ہی وہ خوب سے لیے جائین وہ طعنہ دیکی لین

۱۱۱
چشم دزدان نگہ شوخ وہ شرما جائی
جی پہ کچھ ایسی بنی جا رخ پہ تغیر آجائے
عرق شرم کے طوفان مین ڈوبا جائی
بگڑی ہی یہ چہرہ کہ مجھسی بھی نہ دیکھا جائی
ہو وے یہ رنگ کہ پھر منہ وہ دکھا ہی نسکے
سر کو زانو سی مرے طرح اوٹھا ہی نسکے

۱۱۲
ابکی ہو گرمی صحبت تو جلاؤن واللہ
روٹھے تو اور بھی ہنس ہنس کے رولاؤن واللہ
کیا ستایا ہی مجھی جو مین ستاؤن واللہ
رنگ اوڑ جای پر آئینہ دکھاؤن واللہ
بس وہ حیران ہی رہجای یہ حیران کرون
اوسکی تصویر نکال اپنی یہ قربان کرون

۱۱۳
چھیڑنے کو کہو ہی ہی وہ زمانہ کیا تہا
دیکھتا میری ہی صورت کا کوئی شیدا تہا
کہ شب روز کوئی آپکی گھر رہتا تہا
نام مومن ہی کسی چاہنی والی کا تہا
یاں کہین سبکو قسمون کے سوا بہول گئے
مجکو پہچانتی ہو کون ہون یا بہول گئے

۱۱۴
اب بہی کچھ یاد ہین وہ روز مہر ہجران تمکو
آئینہ دیکھنے دیتے نہ نگہبان ہمکو
جن دنون مین تہی شب وصل کی ارمان تمکو
اقربا کیسا کیا کرتی تہی حیران تمکو
گھر مین بہی پہر نہین سکتی تہی رہا قید مین کیا
آپ یوسف تہی غرض حسن مین کیا قید مین کیا

۱۱۵
بیٹھنے پاس کبہی ذرا سے نہ اوٹھانی دیتے
[illegible] نہ آنی دیتے
سر دیوار بہی جلوہ نہ دکھانی دیتے
کہین شادی ہو وے تمکو نہ جانی دیتے
اوس سے پیدا کیے یون چاہنی والی تمنے
گہر بیٹھی ہوئی یہ پاؤن نکالے تمنے

اتنی ہی حال مین تھی زلف گرفتار سدا — کھاتی پر پیچ سی غم نرگس بیمار سدا
غمزہ کو نوک مژہ سی خلش خار سدا — تازہ آزار مین ہر عشوہ بیکار سدا
آرزو چشم کو وحشی نظری کی سے تھے
دست مژگان کو ہوس پردہ دری کی تھی

۱۷
قیدی سلسلۂ زلف دوتا ایک نہ تھا — بی سبب کشتۂ شمشیر جفا ایک نہ تھا
پائمال روش فتنہ فزا ایک نہ تھا — نام رسوا کن انداز حیا ایک نہ تھا
حیرت حسن کے چرچی سی خجل ہوتی تھے
کیسی افسوس سے دیکھ آئینہ کو روتی تھے

۱۸
شوخی وحشی پس از حال کہان تھی ایسی — خلق رفتار سی پامال کہان تھے ایسی
بانگ شور افگن خلخال کہان تھی ایسی — یہ چلن کاہی کو تھا چال کہان تھے ایسی
آنچلون سی کہو تفتیش کہان جھڑتا تھا
کب دوپٹہ یہ ہر اک طرح گرا پڑتا تھا

۱۹
گرم تھا یون ملک الموت کا بازار کہان — زندگانی سی تھی کم حوصلہ بیزار کہان
کوبکو تھی یہ فغانہای عزا بار کہان — ہر اشارہ یہ چلا کرتی تھی تلوار کہان
نہر یون خون کی کس روز یہ بہا کرتی تھے
یہ وہی کوی جہان خاک وڑا کرتی تھی

۲۰
تمکو یہ طور یہ انداز کہان آتی تھے — ستم حادثہ پرداز کہان آتی تھی
ایسی دم ہای فسون ساز کہان آتی تھے — اسقدر مہر فزا ناز کہان آتی تھے
یون الگ ہنی مین عاشق سی لگاوٹ کب تھی
روز جو صحبت بگڑ نہین بناوٹ کب سے تھے

۲۱
زلف تھی ہم اثر شام غریبان کسدن — صبح محشر تھا بھلا چاک گریبان کسدن
برق خرمن تھا کہو خندۂ پنہان کسدن — سرمہ تھا رشک بلاہای شب ہجران کسدن

خوبی طرز تغافل کی خبر کاہیکو تھے
شوخی جنبش مژگان یہ نظر کاہیکو تھے

بند ۲۲
حلقۂ دام نہ تھا حلقۂ گیسو ہرگز
در پی قتل نہ تھی طبع جفا جو ہرگز
موج شمشیر نہ تھی جنبش ابرو ہرگز
فتنہ پردازیون کی کچھ بھی نہ تھی خو ہرگز

چشم فتان کو خیال نگہ ناز نہ تھا
غمزہ مانند میری اشک کے غماز نہ تھا

بند ۲۳
مجھسے جب آنکھ لڑی بر سر پیکار نہ تھے
مجھکو جب کام پڑا ہی تو جفا کار نہ تھے
لیگئی جب میرے دلکو تو دل آزار نہ تھے
ایسے بیدرد و ستم پیشہ و خونخوار نہ تھے

طرز عشاق کشی آپ کو معلوم نہ تھے
شہر مین الحذر و ولولہ کی دہوم نہ تھے

بند ۲۴
جان سی آگئی تھی طبع کی آجانی سے
شوخی روز فزون تھی میرے گھبرانی سے
کیا ہی خوش ہوتی تھی ادمین میرے غم کہانی سے
ہاتہ سی جاتی تھی دل کی میرے ہاتہ آنی سے

یہی دم بھرتی تھی جو دم مرا بھرتا ہی کوئی
ایسے مرتی تھی کہ اب ایسے ہی مرتا ہی کوئی

بند ۲۵
دمبدم کیا مری دلجوئی و دلداری تھی
وصل مین صبح تلک شام سی بیداری تھی
دوستی تازہ نیا شوق نئی یاری تھی
ہمکناری و ہمبستی و میخواری تھی

غش مری بیخودی نشہ سی ہونے لگے
دیکھکر گریہ مستی کو بھی رونے لگے

بند ۲۶
بمروت تھی اون آنکھونمین مروت کتنی
بدگمان تھی نگہ چشم محبت کتنی
رات دن مد نظر تھی مری الفت کتنی
دوربین تھی نظر لطف و عنایت کتنی

بیمروت نظر آئی ہو کہا کرتے تھے
دیکھتی تھا مری جیتون کو رہا کرتے تھے

بیت

اتنی بےرحمی و بیدردی و بیباکی ہے — بی سبب رنجش و بیوجہ غضبناکی ہے
لطف میں سستی و آزار میں چالاکی ہے — کہو دیا آپکو کیا وضع یہ پیدا کی ہے

جان سی جاتی ہیں ہم اور نہیں پرواہی نہیں
ہو گئی ایسی کہ گویا کبھی کچھ تھا ہی نہیں

۲۸

ایک مصیبت ہی کہاتا ہوں نہ میں سوتا ہوں — ہی غذا خون جگر ضعف سے غش ہوتا ہوں
یاد ایام ملاقات میں جی کہوتا ہوں — رات دن کلبۂ احزان میں پڑا روتا ہوں

خندہ زن چشم جگر دیکھ کی ہر دم اپنے
یاد آتی ہیں وہ گلخندۂ بیسم اپنے

۲۹

گو سوا شربت دیدار مرا چارہ نہیں — جز نظر تار رفوی دل صد پارہ نہیں
پہر وہاں آن پہر وں ایسا بہی آوارہ نہیں — کیا کروں صبر نہیں طاقت نظارہ نہیں

کیونکہ بدلی ہوئی تیوریہ تمہاری دیکھوں
کیونکہ ان آنکھوں سی غیروں کی اشاری دیکھوں

۳۰

چہوڑ دینا تہا تمہیں جہوٹ قسم کو نہ مجھے — دل ہی کہونا تہا انہیں نازستم کو نہ مجھے
بہول جانا تہا جفائی ستم کو نہ مجھے — نیست کر دینا تہا اندوہ و الم کو نہ مجھے

قابل ترک تہی خوی ستم آرا نہ کہ میں
لائق سہو تہی یہ رنجش بیجا نہ کہ میں

۳۱

غیر ہیں ہمرہ تو وصل گوارا کیوں ہو — دو جواب انکو تو پہر عرض کا یارا کیوں ہو
ہے گذری تو کیسا ہی گذارا کیوں ہو — گر پڑی چشم سی جو اونسی اشارا کیوں ہو

کہلی شعلہ نظربازی بیباک سی ہے
پردہ کیوں سر گریبان کیطرح چاک سی ہے

۳۲

ہای یکبار وہ لطف ہی ہمہ چہوڑ دیا — انس و اخلاص دلاسا و کرم چہوڑ دیا
چارہ رنجش و درمان الم چہوڑ دیا — جینی ہی آپکو اس سرکی قسم چہوڑ دیا

اب اگر دو بہی تو داد دل ناکام نہ لون
گو کہ بدنام ہوا ہون پہ کبہی نام نہ لون +

۳۳ جب شمع چاہ تو کسو واسطے چاہا ہون مین بہی … بیوفا نکلے تو کاہیکو نباہا ہون مین بہی
تم ہو گر فتنۂ دوران تو بلا ہون مین بہی … خوب ہی جان رکہو یہ کہ برا ہون مین بہی

پہر او دہر منہ نکرون شکل دکہانا تو کہان +
اوسطرف سی نچلون کوچہ مین آنا تو کہان

۳۴ دل سی ہی عہد کہ ملنی کی قسم کہاؤن گا … آن بیٹہوگی کہین پاس تو اوٹہہ جاؤن گا
گہر مین ہی آئی تو صحرا کو نکل جاؤن گا … کیونکہ کہو دون کہ مین پہر جان کہان پاؤنگا

دم ہی نکہو نہین یہ صدمہ مری دل پر گذرا
گذری دنیا سی بلا تم ہی سی مین در گذرا +

۳۵ دیکہہ لونگا مین بس اب مہر لقا اور کوئی … برق وش شعلہ روش گرم ادا اور کوئی
آتش خرمن آزار و جفا اور کوئی … شمع کاشانہ فروزان وفا اور کوئی

تو سہی آتش غیرت سی جلاؤن تمسکو
تم تو کہتی ہو مین سچ آگ لگاؤن تمسکو

۳۶ وہ پری زاد کہ دیوانہ ہو عالم اوسکا … طاق محراب بلا طرۂ خوش خم اوسکا
چشم جادو و فسون عشوہ بہم اوسکا … تیز تیز ایسی نظر دشنہ بہری دم اوسکا

تیغ ابرو کی یہ جنبش ہو کہ بس لوٹ جائے
دست مژگان کے اشاری سی کلیجہ ہٹ جائے

۳۷ نکلی ہر بار نئی طرز ملاقات مین بات … بذلہ آمیز بیان حرف حکایات مین بات
کس ادا سی کری ایما و اشارات مین بات … ہر سخن مین سخن نغز ہو ہر بات مین بات

چپ ہی لگجای کبہی جب وہ فسونگر بولے
ہر جگہ بند کرے بستہ زبان کو کہولے

۳۸ رات دن نغمہ سراز مزمہ پرداز ہے — اپنے شوریدۂ ناکام سی دمساز ہے
طعن و تشنیع مین بہی چاشنی ناز ہے — سخن تلخ نہی لذت دہ انداز ہے
گالیان جب لب شیرین سی سنائی تجکو
دانت کہٹی ہون تری بات نہ آئی تجکو

۳۹ دعوی نیکوئی اوس سے تری شامت ہووے — جون ترے سامنی ہو تجکو ندامت ہووے
روشن ایک فتنۂ محشر کی علامت ہووے — جب ترے پاس سے نکلی تو قیامت ہووے
لگ چلے ہی تو اگر اوس بت مغرور کے ساتھ
پونہچی مرنی کی قریب ایک ہی چل دور کی ساتھ

۴۰ ہای جی بیٹھ گیا اسکہ و تمہاری ہین ستم — دل کہنچی کیونکہ بہت کہینچ چکا رنج و الم
صدمۂ عشق نی بیطور کیا ایک ہی دم — ایسا بیزار ہوا ہون کہ خدا ہی کی قسم
اوس سے ہی کام نہ رکہا تو نہ رکہونگا کام
پہر یہ سمجہونگا کہ مومن کو تہون ہی کیا کام

تمام ہوا



۱
اى چارہ گر اچک کہ دم چارہ گری ہے
کیون پہلے ہو درمان سے یقین ہٹ گئے اٹہ بی ہے
ہو جاؤن مین جان بر تو تری ناموری ہے
مین جان سے مرتا ہون تجھے بیخبری ہے
اپنی سی تو کر دیکھ عبث نسخہ دری ہے
یون دعوی بیصرفہ تو بیہودہ سری ہے
گر ہے مریضونکی دوا ہو وے تو جانین
بیمار محبت کو شفا ہو وے تو جانین

۲
ہر چند کہ درمان سے ہے نہین عشق بتانکا
مرنا قلق ہجر مین بچنا ہے یہان کا
وہ حال نہین ہے دل بیتاب و توان کا
زخم دل مجروح پہ لگتا نہین ٹانکا
پر شکر ہوا سہل علاج اپنی تو جان کا
نہتا نظر آتا ہے لہو زخم نہان کا
تاثیر دوا اب تری کر جاوے تو کر جاے
ہر چند کہ ناسور ہے بھر جاوے تو بھر جاے

۳
یعنی کہ دل اوس دشمن جانی سے پھرا اب
[illegible] جان نہین آزار [illegible] اب
و عشق سے خاطر ہے نہ وہ اس [illegible] اب
گو تہا مرض الموت یہ ممکن ہے شفا اب
بیٹھے سے مرے ہاتھ جدا ہونے لگا اب
وہ فتنہ [illegible] آفت ہے نہ وہ شوق بلا اب
[illegible] نہین [illegible] زخم [illegible]
[illegible]

[illegible]
سر رشتہ غم وقف صد آزار رہا مین

معشوق کے پرہیز سے بیمار رہا مین
کیا کیا نہ مصیبت مین گرفتار رہا مین

یہ جرم جفاؤن کے سزاوار رہا مین
افسردہ دل گرمی اغیار رہا مین

۵۵
آخر تپش اس آتش خاموش مین آئی
جان گرمی غیرت سے غضب جوش مین آئی

کل گھر مین وہ بیٹھے تھے سراسیمہ حیران
غصے کے سبب چھپ نہ سکی رنجش پنہان
انصاف کرو صبر کرے کب تلک انسان

اس حال کے دیکھے سے ہوا حال پریشان
سمجھا یہ تو کہ یون بھی تو ہی مایوسی و حرمان
نا چار یہ کہا طعن سے بیٹھے کہ مری جان

۵۶
کس سوچ مین بیٹھے ہو ذرا سر تو اوٹھا لو
گو دل نہین ملتا ہے پر آنکھین تو ملا لو

دیکھو تو ادھر کو کہ کبھی یار تھے ہم بھی
سرمستئ حیرت دیدار تھے ہم بھی
منظور نظر صورت اغیار تھے ہم بھی

غیرونکی طرح محرم اسرار تھے ہم بھی
آئینہ نمط پشت بدیوار تھے ہم بھی
اس چشم عنایت کی سزاوار تھے ہم بھی

۵۷
یون شربت دیدار سے ہم سیر نہین تھا
کچھ نرگس بیمار کو پرہیز نہین تھا

کہیے تو یہ کیا بات ہے قربان تمہاری
ہے ناز نہ ایما نہ ادائین نہ اشارے
آئے کبھی بر سو نہین تو کتنے ہی سدھارے

کچھ طور نظر آتے ہین بدلے ہوئے سارے
اب کسلیے رہتے نہین تم گھر مین ہمارے
بیٹھے بھی اگر پاس تو چپ شرم کے مارے

۵۸
پھر کسلیے گھونگھٹ رخ روشن پہ لیا ہے
پھر کیون نئے سر سے وہی پہلی سی حیا ہے

وہی تو ہو نہین ہمدم و دمساز تمہارا
وہ جسکی ہوا صرف سب انداز تمہارا
وہ محرم ہر عشوہ و غماز تمہارا

ہر نظر چشم فتنہ باز تمہارا
اک ... جسپہ رہا ناز تمہارا
پوشیدہ ... نا جس سے کوئی راز تمہارا

حسن آئینۂ دیدۂ دیدار طلب تھا ۹
ہر حلقۂ عشاق وفادار لقب تھا

وہ مہر وہ الفت وہ محبت ہی نہیں ہے | یا طبع میں الطاف تھی یا بر سر کین ہے
پیہم وہ سدا ابرو خمدار میں چین ہے | بے وجہ شب و روز شکن زیب جبین ہے
آتی ہی یہاں بس یہ چلے جانیکے کین ہے | اب ہوش کہیں آپ کہیں دھیان کہیں ہے

فرق آ پڑا طرز ملاقات میں کیسا ۱۰
غصہ ہی چلا آتا ہے ہر بات میں کیسا

وہ پیچ و خم طرۂ طرار کہاں ہے | وہ گلکشت کاکل خمدار کہاں ہے
وہ تازگی نرگس بیمار کہاں ہے | وہ تازگی و رونق رخسار کہاں ہے
وہ بوئے تن رشک سمن زار کہاں ہے | وہ رنگ رخ غیرت گلنار کہاں ہے

گلگونہ سے چہرے پہ کدورت ہی نہیں اب ۱۱
بدلی گئی کچھ تم تو وہ صورت ہی نہیں اب

ہے طبع میں ہر روز فزوں تیز مزاجی | اپنے میں سماتے نہیں کیا دل میں سمائی
یہ تندیٔ خو تو نہیں کچھ گرم ادائی | اس شعلہ مزاجی سے مری جان جلائی
ہر ایک سے ہر بات پہ ہوتی ہے لڑائی | کیوں خصلت مذموم پسند آپکو آئی

کس واسطے بے وجہ غضبناک ہوئے ہو ۱۲
کچھ شرم میں تھا عیب کہ بیباک ہوئے ہو

تم گھر میں کہاں آئی کہ گویا غضب آیا | کوئی ہو جہاں سامنے آیا غضب آیا
کچھ جی پہ ہے ایسا کہاں کا غضب آیا | پھر لڑکے چلے جاتے ہو یہ کیا غضب آیا
سمجھو تو ذرا بات کہ بیجا غضب آیا | گھر والے کہاں جائیں یہ کیسا غضب آیا

بے وجہ [illegible] کا سزاوار تو میں ہوں
اور [illegible]

حدت سے بگڑ کر مرے دم پر نہ بناؤ
کیون ہاتھ سے جاتے ہو تم اتنا بھی نہ آؤ
دل سرد ہوا تمسے مرا جی نہ جلاؤ
ہو نزاکت جہان رہتے ہو اب بھی وہین جاؤ
جو تمکو ستایا کرین تم انکو ستاؤ
اس گرمی الفت کو بس اب آگ لگاؤ

کب تک جلے کوئی یہ تپش خاکمین ملجاے
ٹھنڈا ہو کلیجا جو کہین سوزش دل جاے

افسوس مرے غم نے نہ کی تجھمین سرایت
آئی وہی در پیش جو تھی عشق کی نہایت
بھولے سے جو ملجاتے ہو یہ بھی ہی عنایت
بیفائدہ ہے آئی نظر حرف و حکایت
بیجا ہین گلے سب مرے بیہودہ شکایت
یعنی ہون سبب پوچھ کی شرمندہ نہایت

ہے سچ بجا بات یہ بھائی ہے جنکو
ہیچ کہتے ہو دل سینے دیا اور کسیکو

مین ہی تو رہا ہون کہین شب کو خوش و خرم
میری ہی نظر سے ہے عیان نیند کا عالم
انگڑائیان لیتا ہون یہ مین ہی تو پیہم
مینے ہی تو کی بادہ کشی غیر سے باہم
آتی ہے جمائی یہ جمائی مجھے ہر دم
میری ہی تو گردن مین پڑا جاے ہے کچھ خم

میری ہی تو آنکھو مین غضب نیند بھری ہے
میری ہی جبین ہے یہ جو گھٹنے پہ دھری ہے

مین ہی تو کہین رات کو بیدار رہا ہون
مین ہی تو مئے وصل سے سرشار رہا ہون
ملک ہوس تازہ خریدار رہا ہون
مین ہی تو ہم آغوش طلبگار رہا ہون
مین ہی تو کف غیر سے میخوار رہا ہون
لذت دہ اوباش ہوسکار رہا ہون

بدمستیان میری ہی تو آنکھو سے عیان ہین
میری ہی تو ہونٹون پہ یہ دانتون کے نشان ہین

کوئی نہ کہے یہ کہ سکھایا ہے کسینے
بیجرم یہ طوفان اوٹھایا ہے کسینے
تجھکو مری جانب سے لگایا ہے کسینے
الیب یوانہ بنایا ہے کسینے

یہ جھوٹ نہیں سچ ہی جتایا ہو کسی نے — کیا لیا تمہیں آنکھوں سے دکھایا ہو کسی نے

یون مان لے ایسا کوئی نادان نہیں ہی
تم غیر سے ملتے ہو یہ طوفان نہیں ہی ۱۸

کیون لوگ لگے آپ یہ بہتان لگانے
سینے تمہیں جانا کوئی جانے کہ نجانے
کچھ خیر ہے مجھسے ہی لگے باتیں بنانے

یہ بات تم اوس سے کہو جو بات کو مانے
سب عذر ہیں بیفائدہ بیہودہ بہانے
معلوم ہیں سارے مجھے چھپنے میں ٹھکانے

گر کہیے تو اک ایک کا میں نام بتادون
یہ پردہ ناموس کہ سب صاف اوٹھادون ۱۹

یہ بات تو ہے آپکے گفتار سے ظاہر
اقرار ہے صاف آپکے انکار سے ظاہر
عالم ہے خزانکا گل رخسار سے ظاہر

یہ چال ہوئی آپکے رفتار سے ظاہر
ہے مستی شب نرگس مخمور سے ظاہر
بد طوری و خفیہ ہے اطوار سے ظاہر

کیا شکل بگاڑی ہے بس اب منہہ نہ بناؤ
آئینہ دکھا دیجے تو صورت نہ دکھاؤ ۲۰

کیا قہر ہے کیونکر نہ اوسے ڈھونڈے در و جگر میں
اک آن بھی تجھسے نہ ملوں آٹھ پہر میں
سنتا ہون شب و روز تمہیں بزم دگر میں

میری تو بغل خالی اور آپ اور کی بر میں
گھر چھوڑ کے اپنا رہو یون اور کے گھر میں
کیونکر نہ ہو تاریک جہان میری نظر میں

ہر روز تو ای مہر درخشان ہی کہین اور
ہر رات تو ای شمع شبستان ہے کہین اور ۲۱

ہے وقت اگر دل میں سمجھ جاؤ تو بہتر
بیباکی بیصرفہ سے شرماؤ تو بہتر
اغیار سے ملنے کی قسم کھاؤ تو بہتر

اندیشہ انجام سے پچھتاؤ تو بہتر
جو دل میں ٹھہرتی نہیں ٹھہراؤ تو بہتر
اب بھی جو ان اطوار سے باز آؤ تو بہتر

پہنچے ۔ ۔ ۔ طرح سے پچھتاؤ گے دیکھو

۵۲۲		اسپہ ہے کیسی کی تم ہی سزا پاؤ گے دیکھو	
کچھ تم ہی تو دلبر نہیں اہی یار جہا نین		تمسے بہی زیادہ ہین طرحدار جہانین	
باقی ہین ابہی دل کے طلبگار جہانین		اس جنس کی ہے گرمی بازار جہانین	
نکلین گے بہت آپ کے اغیار جہانین		میرے بہی ہزارون ہین خریدار جہانین	
۵۲۳	معشوق مجہے گر نہین عشاق بہت ہین		
	یہ یاد رہے میرے بہی مشتاق بہت ہین		
کیا ایسی بنی مجہپہ کہ پامال جفا ہون		تم آنہی بگڑ جاؤ مین اوسپر ہی بنا ہون	
تم چہوڑ دو یون اور مین پابند وفا ہون		تمسے نہون آزردہ مین جیسے خفا ہون	
یہ چاہیے مجکو بہی کہ اب اور کو چاہون		ایسے کسی معشوقۂ دلجو پہ فدا ہون	
۵۲۴	ہر دم جو سوئی عاشق مضطر نگران ہو		
	بکار ستم اوسکی دل نازک پہ گران ہو		
یون دل شکن عاشق جانباز نہووے		ان بوالہوسونسے کبہی دمساز نہووے	
ہر ناکس و کس محرم و ہمراز نہووے		جون دور زمان حادثہ پرداز نہووے	
بار فلک تفرقہ انداز نہووے		بیصرفہ ادا اوس سے کوئی ناز نہووے	
۵۲۵	کیا ذکر ہنسے بولے وہ بے طور کسی سے		
	کچھ بات سہے وہ بات کرے اور کہی سے		
لازم ہے کہ ضد سے تری ہر بزم مین جاؤن		دیکھے کہ نہ دیکھے کوئی احوال دکہاؤن	
ہر ایک کو افسانۂ دلچسپ سناؤن		یہ تیری جفا اوسکی وفا سکو جتاؤن	
اس شعلہ زبانی سے مین کیا کیا نہ جلاؤن		نشاء ہے تو مون شکر و شکایت پہ جلاؤن	
۵۲۶	مشہور اوسے اور تجہے بدنام کرون مین		
	ناکام تجہے اور اوسے خودکام کرون مین		
غیرونکو ملاقات سے تیری حذر لائے		ہر کو	لینے سے مرا قصہ سنا سکئے

یون غیر کی بن آئے تو کیا کیا نہ بنا ہے
تو بیٹھا ہے شرم سے اور وہ شہ بالا ہوئے
لطف سے تجھے دیکھے جو دم ناگمین لائے
پروانہ کہاں سے کچھ بھی تو جائے کہ نہ جائے

شعر
ہرگز سبب ترک ملاقات نہ پوچھے
گھبرائے تجھے چپ پہ کوئی بات نہ پوچھے

یہ نالہ ہو لب پہ کہ خداوند دو عالم
کس جرم کی تعزیر مین یون خوار ہوئے ہم
وہ عیش جو یاد آئین تو کیا کیا ہو ماتم
ہم بھی کبھی رہتی تھی جہانین خوش و خرم
قطعے کہ ہوئے تھے خوشی اوتنا ہی ہوا غم
دلمین کہے سو حسرت و افسوس سے ہر دم

شعر
جلتا ہو نہین تو انجمن افروز کہان ہے
دل داغ ہے تو ای مری دلسوز کہان ہے

ہوا ان حرکاتون سے ندامت مجھے کیا کیا
قسمت ہی بری ہو تو کرے کوئی بھلا کیا
ہر وقت ہو افسوس کہ ہے ہے یہ ہوا کیا
رہ رہ کے خیال آئے کہ یہ مینے کیا کیا
الزام دون کیونکر اوسے میری ہی خطا کیا
عاشق نہ رہا کوئی تو معشوق رہا کیا

شعر
ہر اک سے کہے کچھ مجھے تدبیر بتا دو
اوس وحشی رم خوردہ کی تسخیر سکھا دو

ہر ایک بہانے سے مجھے جلوہ دکھا جائے
ہر لحظہ مرے سامنے سے ہنس کر چلا جائے
ہر شوخ اشارت سے مرے دل کو لٹا جائے
ہر آن نئی آن سے بن ٹھن کے ادا جائے
ہر وقت شرارت سے نئی آگ لگا جائے
یہ شعر سدا ایسے ہی سنانے کو پڑا جائے

شعر
کیا کیجیے ہمین ناز اوٹھانا نہین آتا
روٹھے کو منانا تھے یہ منانا نہین آتا

پھر دل نہ ٹلے بات سے گو بات کو ٹالون
ناچار ہو پھر آپ ہی مین تجکو منالون
پھر دیکھ کے نئے سر سے
پھر جان بغیر سنبھلے مری ہر چند سنبھالون
بیتاب ہو بس دوڑ کے چھاتی سے لگالون
تجکو بھی مین اپنا سا وفادار بنالون

سب ہے تمام جو پہر تابع فرمان کروں نہیں
مومن ہوں تمہیں تجکو بہی مسلمان کروں نہیں

تمام ہوا

مہر

تخلص ہے محمد کامیاب خان عرف عبداللہ خان کا
خلف الرشید ہین محمد مصطفے خان مرحوم صاحب
مطبع مصطفائی کے باشندۂ لکھنؤ ہین صاحب
دیوان ہین فارسی مین شاگرد ہین میر ناصر علیصاحب
مرحوم متخلص بہ نصیر مصنف گلستان مسرت کے
اور اردو مین شاگرد رشید ہین مرزا اصغر علیخان
نسیم دہلوی مرحوم کے شاعر خوش فکر نازک خیال
ہین اپنے طرز مین عدیم المثال ہین +



واسوخت مہر

۱

لو سنبھالو بھی درد جگر کی بڑھتا ہی — روکنا دل طرف نوحہ گری بڑھتا ہی
شب بہت کم ہی چراغ سحری بڑھتا ہی — پہلی منزل کو تمہارا سفری بڑھتا ہی
جان شیرین فتن و شور نہی اب سے نکلے گی
حسرت بوسہ لب گور سے اب نکلے گی

۲

صدمہ دل نفس چند بیان کرتے ہین — ضبط ممکن نہین لب میل فغان کرتی ہین
کیا کرین راز نہان آج عیان کرتی ہین — اپنے شکوی رقم ای آفت جان کرتی ہین
آتش عشق جگر سوز مین سب جلیے کب تک
کف افسوس کو بیٹھی ہوی سب ملیے کب تک

۳

یاد ایام کہ بی رنج و تعب کٹتی تھے — لطف سی روز خوشی سی سحر شب کٹتی تھی
سالہا سال سی با عیش و طرب کٹتی تھی — جیسی بی لطف کہ اب کٹتی ہی کب کٹتی تھی
شور و فریاد سی واقف لب خاموش نہ تھی
بادہ خون جگر مین یہ کبھی جوش نہ تھے

۴

باغ عالم مین خزان دیدہ تھا گلشن دل — نالہ بلبل گلزار نہ تھا شیون دل
ایمچیان خار حوادث سی تھا دامن دل — مسکن عشق تھا دل زلف نہ تھی مسکن دل
اب جو ہین شور و فریاد کہان تھے آگے
[illegible] جو گر فریاد کہان تھے آگے

زاہد غیر سی پہلی تو نہ تھا کچہ تمسکو
اور سی اب تو سمائی ہی ہوا کچہ تمسکو

نظر آتا ہی نہ تہا میری سوا کچہ تمسکو
پاس عاشق کا مری جان نہ رہا کچہ تمکو

ہم کہی دیتی ہین راضی ہو کہ تم ناخوش ہو
بیمروت ہو دغا باز ہو محسن کش ہو

جانتی ہین کہ رہا کرتی ہو بیزار بہت
بادۂ حسن گلو سوز کی سرشار بہت

کہتی ہو لکہنؤ مین مجسی طرحدار بہت
دل لگی کو تمہین ملجائین گی عیار بہت

واقعی آپ یہ آوازی جو کچہ کستی ہین
قدرت اللہ کی ہی ہنستی ہی گہر بستی ہین

قصد یہ تہا کہ اب ہین نہ بہرونگا ہرگز
خیر اچہا ہوا ایسا نکرونگا ہرگز

زندگی ہی تو کسی پر نہ مرونگا ہرگز
ملنی سی اور حسینون کی نہ ڈرونگا ہرگز

راہ پر آہی نہ تہی تم کہ وہ رستا چہوٹا
مجکو سودا نہ ہوا تہا ابہی رستا چہوٹا

ہان بہ بیزار تو دیکہا ہی دکہاؤنگا تمہین
خواب خرگوش سی اک روز جگاؤنگا تمہین

ابتو ہنستی ہو مگر خوب رلاؤنگا تمہین
اپنی جلسی مین بٹہا کر اوسی لاؤنگا تمہین

آنکہین اوسوقت چہپالون جو ملاؤ آنکہین
ایسا نظرون سی گرادون کہ بہپاؤ آنکہین

بال دیکہو اگر اوسکی تو پریشانی ہو
وہ جبین دیکہو تو پیش آہی جو پیش آنی ہو

نور آئینۂ رخسار سی حیرانی ہو
بینی دم ناک مین لانی کی لیی بانی ہو

تنگی چنوائی خیال خط نوخیز تمہین
ہونٹہ چٹوائی غم لعل شکر ریز تمہین

سرمگین آنکہ کو کیا نہ برابر مانع دیکہو
سر جہکاؤ خم ابرو جو مری جان دیکہو

پست اسوصف مژگان کا جو سامان دیکہو
شہر خموشان دیکہو

گر زبان دیکھو لبو تہو کتی جاؤ صاحب
دانت چمکائی تو ہیرا ابہی کہاؤ صاحب

۱۱
سرخی پان سی روان خون جگر دیکھو تم — اوسکی مسی سی ہوا اندہیر جو پہر دیکھو تم
کانون پہ ہاتھ دہرو کان اگر دیکھو تم — بجلیان بجلی گرائین جو نذر دیکھو تم

بالیان دیکھو اگر اوسکی تو پتا ستے پہرو
بالی وہ بالا بتائین تمہین گہبرا ستے پہرو

۱۲
جب وہ جہنکوائی کنوئین چاہ ذقن کہلا کر — چلو بہر پانی مین تم ڈوب مرو شرما کر
غم گلو گیر ہو گردن کو صفا پا کر — شان کہو دی کبہی شانون کو ذرا پہڑکا کر

مچہلی سی تڑپو جو بازو کی گلائی دیکہو ✣
کل نہ آئی کبہی دم بہر جو کلائی دیکہو ✣

۱۳
وہ کف دست کف دست بیابان دکہلائی — چہاتی بپتا کرو تن تن کی جو پستان دکہلائی
پیٹ پکڑی پہرو ایسا شکم ای جان دکہلائی — ناف گرداب الم ہو یہم حرمان دکہلائی

جب کمر جادۂ راہ عدم آباد سبنے ✣
دفتر ازیہ سبکی خطا یراد سبنے ✣

۱۴
[illegible] سرم کی جاپہ جو کبہی دیکھو تم — پیاری دیکہی نہو وہ چیز نئی دیکھو تم
لوح [illegible] ماس مین ایک ذرۂ پڑی دیکھو تم — چہالا آئینی مین سمجہو حسد کی دیکھو تم

سر جہکا لو کبہی صورت نہ دکہاؤ اپنی
مفت جان حسرت ارمان مین گنواؤ اپنی

۱۵
گود [illegible] بہر دیکھو تو سر پہوڑو تم — رانین مخمل سی وہ ہین خواب خورش چہوڑو تم
[illegible] جو آئینۂ زانو کی طرف موڑو تم — آئینی اپنی خیالات کی سب توڑو تم ✣

شمع فانوس مین بہی پانچی مین ساق نہین
کون معشوق [illegible] وہ حسین شاق نہین

۱۶

پشت پا آپ کی گالون سی صفا کہتی ہین — اپنا منہ دیکہلو کہتی ہین یا تلوی ہین
ٹہمکو ٹہکراتی چلین چال وہ یہ چلتی ہین — ایسی معشوق زمانی مین کہان پائی ہین

روزمرّی مین زبان صاف سخنگوئی مثل
شہر کا شہری دیوانہ پری رو بے مثل

۱۷

اسطرح کا کوئی انسان نہوا اور نہ ہی — اپنی صورت پہ وہ نازان نہوا اور نہ ہی
اوسکے غم مین کوئی گریان نہوا اور نہ ہی — اوسکو اندیشۂ دوران نہوا اور نہ ہی

خوبرو عربدہ جو سحر بیان ملتا ہے
ایسا دنیا مین طرحدار کہان ملتا ہے

۱۸

خوبی و حسن بہی ہی خلق و مروت بہی ہی — ناز و انداز بہی ہی مہر و محبت بہی ہی
شان و شوکت بہی ہی کچہ ہمت و جرأت بہی ہی — شرمگین آنکہہ بہی ہی عفت و عصمت بہی ہی

کونسی بات ہی اوسمین جو نہین خوبی کے
ایک پڑیا ہی جو سچ پوچہو تو محبوبی کے

۱۹

اس زمانی مین تو بیشک وہ حسین یکتا ہی — بہولی صورت پہ ہر ایک جی رو پری شیدا ہی
اور وہ نکی چاہ سی مطلب نہین لی پروا ہی — ابتدا اپنی اوسی یاد ہی سب بہولا ہے

عرض عاشق کا بہت پاس رہا کرتا ہے
غیر کے ملنی سی وسواس رہا کرتا ہے

۲۰

حق یہ ہی خاطر غمگین وہین مصروف ہی اب — دل لگی اپنی اوسی گہری پہ موقوف ہی اب
ساری دلجوئی کی باتون مین وہ معروف ہی اب — اوس سی الفت ہی مجہی مجہسے وہ مالوف ہی اب

اپنی دن یاد کرو اب بہی تو کچہ بات نہین
ہم کہین تم کہین یون لطف ملاقات نہین

۲۱

اپنی آغاز کو سوچو تو کہ یہ ڈہنگ تہی کب — مائل رقت تہہ رکب مستعد جنگ تہی کب
ڈہیلی کپڑون کی بہتی سی اچی تنگ تہی کب — سم — درنگی کی بہلا رنگ تہی کب

آیینہ دیکھہ کی حیران ہُوا کرتے تہے
اور بھی بالون سی پریشان ہُوا کرتی تہے

۲۲ ہم خفا ہو کی نہ آتی تہی وہ دن بہول گئے ... پانون پڑ پڑ کی مناتی تہی وہ دن بہول گئے
وہ وہ دن گہر کو نہ جاتی تہی وہ دن بہول گئے ... ہنسکے ہم تمکو رلاتی تہی وہ دن بہول گئے
شغل تہا نالہ پیہم سے وہ دن یاد نہین
رویا کرتی تہی مہری غم سی وہ دن یاد نہین

۲۳ تمکو سودائی محبت تہا بتاؤ کہ مجہے ... تمکو رنج و غم و صلت تہا بتاؤ کہ مجہے
تمکو اندیشۂ فرقت تہا بتاؤ کہ مجہے ... تمکو دن روز قیامت تہا بتاؤ کہ مجہے
کسکو دنیا سے نہ کچہ کام رہا کرتا تہا
کہیں مین منتظر شام رہا کرتا تہا

۲۴ یہ لگاوٹ جو نظر آتی تو شیدا ہوی ہم ... کثرت شوق مین کچہ کسی زیادہ ہوئی ہم
تا زیبا سی شب و روز کی رسوا ہوی ہم ... تمنی آنکہون پہ رکہا جسکی جو سرا ہوی ہم
آپ نازان تہی کبہی اپنی محبت کے سبب
فخر تہا ہمکو کبہی آپ کی صحبت کے سبب

۲۵ اب نہین تمکو اگر ہمسی محبت نہ سہی ... اب نہین تمکو اگر ہمپہ عنایت نہ سہی
اب نہین تمکو اگر خلق و مروت نہ سہی ... اب نہین تمکو اگر وصل کی حسرت نہ سہی
ایک سی ایک حسین ڈہونڈہیی تو ملتا ہے
لکہنؤ شہر ہی غدار کسی پہ وا ہے

۲۶ پہر کہی دیتے ہین پچتاؤگی مانو آؤ ... باوفا تم نہ کوئی پاؤگی مانو آؤ
بیوفا لوگون مین کہلاؤگی مانو آؤ ... سب کی نظرون سی اوتر جاؤگی مانو آؤ
اونسی آزردہ ہو سب بات کی جو محرم ہین
خود [illegible] کن مین چاہنی والی کم ہین

۲۷
جتنے عاشق ہیں یہ عیار ہیں کیا سمجھے ہو … جتنے دلسوز ہیں اشرار ہیں کیا سمجھے ہو
یہاں تسے ہیں جو گرفتار ہیں کیا سمجھے ہو … جتنے پر بند ہیں طیار ہیں کیا سمجھے ہو
جب اوڑا لینگے تمہیں ہوش اوڑا دینگے یہی
مرض کبر بڑہیگا تو دوا دینگے سے ہے

۲۸
جتنے اب ربط و محبت ہے وہ بیگانی ہیں … دعوی عشق جو اونکے ہیں سب افسانی ہیں
مرغ دل یہاں تسے کو اشک شہیں جانی ہیں … شمع سان تمکو جلائینگے جو پروانی ہیں
اپنی خدمت سے جو آزاد کروگے ہمکو
یاد رکھو کہ بہت یاد کروگے ہمکو

۲۹
دیکھو ایسا نہو بر عکس طبیعت ہوجائے … نازیبا سبب دوری صحبت ہوجائے
تمسے کد ہو کسی مہر و سے محبت ہوجائے … جیسی الفت ہے مجھے ویسی ہی نفرت ہوجائے
غیر سے شاد رہوں تمسے مجھے رنج سے ہے
تمکو بھی ترک محبت سے کشش و پیچ سے ہے

۳۰
گر یہی طور ہیں آخر تو یہی ہونا ہے … ہمیہ یہ جور ہیں آخر تو یہی ہونا ہے
یہی کچھ دور ہیں آخر تو یہی ہونا ہے … جو ضلی اور ہیں آخر تو یہی ہونا ہے
رنج گر ہمکو دیا تمنے چلو شاد رہو
جو کیا خوب کیا خوش رہو آباد رہو

۳۱
صحبت غیر مبارک ہے آرام کرو … عیش سے صبح کرو چین سے تم شام کرو
سیر ہر روز کہڑے ہوگی لب بام کرو … حسن کا اپنے حسینوں میں ذرا نام کرو
دیکھنے آینگے گلیوں میں جو خود کام تمہیں
ہم بھی کہ جائینگے خورشید لب بام تمہیں

۳۲
جسطرح اپنی بسر ہوگی بسر کر لینگے … شام سحر ہوگی سحر کر لینگے
جو نظر آئیگا مہ پارہ نظر کر لینگے … جہان پائینگے گھر کر لینگے

جسکا ذکر آپ سی کرتی ہین ہمین گی اوس سی
جس مسیحا یہ کہ مرتی ہین ہمین گے اوس سی

دیکہنی آئی نہ اب حرف شکایت لب تک
خود غرض تم تہے مری ساتہ رہے مطلب تک
سچ ہی سودا اوٹہا یا کہی اوٹہی جب تک
سچ ہے بیفائدہ یہ ناز اوٹہانے کب تک

ہمکو ہی تازہ ملین ہمکو مکان ہے پیاری
یہ مثل سچ ہے کہ جی ہی تو جہان ہی پیاری

لیکن افسوس ابہی دلمین تہی ارمان کیا کیا
دیکہنی آتی یہان گبرو مسلمان کیا کیا
آپ کی واسطی منظور تہے سامان کیا کیا
خار کہاتی گل رخ پر گل خندان کیا کیا

جور سکہلاتے رقیبون کی ستانی کی تمہین
طور بتلاتی حبیبون کے جلانے کی تمہین

ناز و انداز مین ہمیشہ تمہین کر دیتے
عشوہ و غمزہ مین عشاق جہان سر دیتے
سحر و اعجاز لب و چشم مین ہم بہر دیتے
ساری معشوق بہی سر زیر قدم دہر دیتے

جو تمہین ایک نظر دیکہتا مائل ہوتا
یوسف اس شہر مین بک جانی کی قابل ہوتا

جامہ زیبی تمہین اسطرح سکہاتی پیاری
وہ روش چال کی چالون مین بتاتی پیاری
سب حسین جامی سی باہر نظر آتی پیاری
جس سے دل خلق کا تم روندتی جاتی پیاری

وہ ادائین کہ زمانے سے نرالے ہوتین
وہ کرشمی کہ بہت جانین نکالے ہوتین

دلبری مین کوئی محبوب نہ تمسا ہوتا
کاہری زلفون کا ہر ایک شخص کو سودا ہوتا
ہر جگہ تذکرہ حسن تمہارا ہوتا
لب جان بخش کو جو دیکہتا مرتا ہوتا

آرزو وصل کی لیجاتی ہزارون دلمین
شمع [illegible] کی طرح محفل مین

مہر ۳۸

ہای رہ رہ کی یہ افسوس مجھی آتا ہے — کیا سمائی ہی سمجھ مین اجی آئی کیا ہے

یہ تو ثابت ہی کہ اب غیرون مین دل بہلاتے — خیر کچھ اپنا بگڑنی کا نہین اچھا ہے

اب تو خوش ہو جو کبھی داؤن یہ چڑہ جاؤگی

یہ کہی دیتی ہین پچھتاؤگی پچھتاؤگے

۳۹

مہر بس ہرزہ درائی سی نہین کچھ حاصل — مہر بس ایسی صفائی سی نہین کچھ حاصل

مہر بیہودہ لڑائی سی نہین کچھ حاصل — مہر اتنی بہی رکھائی سی نہین کچھ حاصل

چند ساعت مین جو واسوخت لکہا خوب لکہا

پر غلط اتنا کیا شکوۂ محبوب لکہا

تمام ہوا

مجرم

ان کا حال معلوم نہین مگر
انکے اس واسوخت سے جو درج
مجموعہ ھذا ہے معلوم ہوتا
ہے کہ شعراے متقدمین سے
ہین سواے اس واسوخت کے
اور کوئی تصنیف انکی نظر سے نہین
گذری کہ جس کا ذکر اس مجموعہ
کے عنوان مین کیا جاتا



واسوخت میان مجرم

دوستو سنیو یہ قصہ مری نادانی کا — خوار پھرنیکا مرے بے سر و سامانیکا
سب بیان کرتا ہون احوال پریشانیکا — کیا کیا مجھ پہ ہوا جور و ستم جانیکا

ہای یہ قصہ جیا لشنو ہین کب تک کہون
شمع سان تا بہ کجا بزم مین خاموش رہون

پیشتر اسکی سمجھے عشق سے کچہ کام نہتا — عشق بازیکا مری دلمین کہین نام نہتا
خوش پہرا کرتا تہا کچہ فکر مے و جام نہتا — اپنے آنکھونمین کہبا کوئی گل اندام نہتا

اتفاقات کہ مین ایک دن ادہر ہو جاتا تہا
کج کلہ شوخ کہین سے وہ چلا آتا تہا

اوس ستمگار سے افسوس ملا یا نگاہ — [illegible] ہو گیا ایکدم مین تباہ
قاہرا باتین تو اوسنے کرین ایسی واہ — [illegible] جانا کہ [illegible] دلدار بلا ہے دلخواہ

[illegible] کو دعا دیوے گا
[illegible] ہمکو اوڑا دیوے گا

پہر تو مین یار و سے عشق مین سرشار ہوا — دام گیسو مین پر یروسکے گرفتار ہوا
یہ دغا باز ہے ظاہر مین مرا یار ہوا — سو دل و جان سے مین اوسکا خریدار ہوا

یہ نہ سمجھا تھا کہ ظالم جو کرے ہے یارے
دل کی لی جانی سکے ہوتے ہی یہ عیارے

ہم سوا اوس نگہ مست کا بیمار نہ تھا — کو نے اوس کاکل مشکین کا گرفتار تھا
حسن کا اوسکے تو کچہ گرمے بازار تھا — تھا وہ یوسف یہ کسے لئے اوسکا خریدار تھا

سیلے سو جان سے میںنے ہے خریدارے کے
اوسکو مشہور کیا گرمے بازارے کے

عجز کر کی مین اوسکے تئین مغرور کیا — دار رسوا کے یہ مین آپ کو منصور کیا
عشق نے میرے یہانتک اوسی مشہور کیا — ساری عالم کے نگہ مین اوسے منظور کیا

سیکڑون عاشق زر دار وہ سب رکہتا ہی
ہمسے مفلس کے وہ پروا سے کب رکہتا ہی

رات دن پہرتا ہے وہ ساتہ رقیبون کی بہم — منتظر ایک نگہ دیکہنے کے رہتی ہین ہم
یار گذری ہی مری دل کے تری غم کا الم — کر حذر آہ سی ای جان نکر مجہ پہ ستم

ورنہ میر آہ کا ظالم پلٹ ہوتا ہے برا
پاس کر اپنے سے کلیجے کا مرا ہات کہا

اک زمانہ تہا کہ ہم تم سے بہم رہتی تہی — کالیان جہڑکیان اور ناز سبہی سہتی تہے
غیر اس شکل سی جون آب رکی بہتی تہی — وہ ہے منظور تہا خاطر مین جو ہم کہتے تہے

ایک دن یہ ہین کہ ہم خوار پہرین ہین پیارے
غیر تو خوش ہین بلا دیکہے ہین ہم ہے پیارے

اب کوئے اور کرین تجہسی تو خوش رو دلبر — نہ کیے ہم دیکہہ کے تجہسے بہتر
اپنا دلدار بنا دینگے اوسے دل دیکر — ن کرین کی ابسہ ہم تہ دقا

آپ اس حرکت بیجا سے پشیمان ہونگے
دیکھکر شاد ہمین خوب سا حیران ہونگے

باز آ جور سے اور ظلم سے اب ہاتھ اوٹھا — جان اتنے بے جفا خوب نہین مان کہا
غور کر مجھسے تو کیا کیا نہ ترا ناز اوٹھا — مجھسے تو عاشق جانباز کو ہرگز نہ ستا
ورنہ کر یاد مجھے رو رو کے پچتاوے گا
مجھسا عاشق نہ میان اور کوئے پاوی گا

کس سے سیکھا ہی تو عاشق کا جلانا کافر — کہنے میری کے تئین تو نے نہ مانا کافر
قدر مجرم کی کہا جان نہ جانا کافر — اپنے عاشق کے تئین اتنا ستانا کافر
کہہ چکا آگے پر اب کہتا ہون اے چھوڑ دے جور
ورنہ دلدار کرون تجھسا کوئے ڈھونڈھ کے اور

تمام ہوا

معجز

تخلص ہے مرزا محمد رضا ولد مرزا علی اکبر باشندہ
لکھنؤ کا صاحب دیوان ہین شاگرد رشید
ہین حکیم محمد علی خان مسیحا تخلص اور خواجہ
وزیر تخلص کے یہ واسوخت جو مجموعہ
ہذا مین شامل ہے اس سے انکی تصنیف کا
حال واضح ہوتا ہے کہ طبیعت مضمون خیز
ہے کلام مین متانت اور بیان
مین صفائی خوب پائی جاتی ہے



واسوخت معجز

کون سی باغ میں گل سبزۂ بیگانہ ہے
دشمن خواب طرب کونسا افسانہ ہے
شمع کس شعلے پہ سو جان سے پروانہ ہے
کیسا وہ دام ہے ہم جسمیں ہر اک دانہ ہے
غول کس دشت میں آتے ہوے تھراتے ہیں
پاؤں بیساختہ کس جا سے اوسٹے جاتے ہیں

کس ستم پیشہ کا طالب ہے ہر اک پیر و جوان
رنج وہ کونسا ہے جسمیں ہے دل شادان
کیا وہ ایذا ہے کہ راحت میں ہیں جسکے نشان
کونسا غم ہے کہ ہے غیرت نعمای جہان
نبض ملتے نہیں عیسی کو کس آزار کے
شربت غم ہے دوا کون سے بیمار کے

وہ شجر کونسا ہے جسکا ہے پھل حنظل غم
کس سے تنہا کا ہی دنیا میں ہر د غیرت سم
کونسا ظلم ہے وہ ڈرتی ہیں جس سے ظالم
وہ صدا کون سی [illegible] میں کہ ہی شور ماتم
ہوش کس چیز سے اوڑتے ہیں پریزادوں کے
کس گ[illegible] [illegible] دیتی آزادوں کے

معمہ

طبل خنگی کی صدا دیتا ہی کس ساز کا غل
کس گلستان کی ہے آشفتگی رشک سنبل

سلسلہ رکھتے ہی کس شئے سی ہوا ہی کا کل
شور انگیز ہے کیا چیز پئے ساغر مل

آئینہ دار دل پیر وجوان کسکا ہے
بیچ و خم نام ہے جسکا وہ نشان کسکا ہے

شعر
کون لوتا ہے آنکھوں کو لہو کے آنسو
کون ہے وہ جو محبت مین کرے کا عدو

کیا وہ آفت ہے کہ چلتا نہین جس سے قابو
کون سے گل مین ہے بربادی راحت کے بو

کون سے جنس کے ہر ایک کو خریداری ہی
کون صحت ہے کہ مشہور وہ بیمار ہی

شعر
برق کہتے ہین کسی خرمن ہستی کی لیے
قصر تن کون سی سیلاب نے برباد کیے

وہ دوا کون ہے ایسی لے اوسی تو بہتر جیسے
کہے بے خوف و خطر رنج ہزارون کو دیے

کون سنتا نہین فریاد دل آزار ہے کون
کون ہے مائل بیداد جفا کار ہے کون

شعر
کسکے آمد سبب ذلت و رسوائی ہے
سنہ کے فرہاد کو کس چیز نے کہلوائی ہے

کون سی شئی سر مجنون پہ بلا لائی ہے
کون سے در پہ دلا فخر جبین سائی ہے

چمن رنج و الم کس سے ترو تازہ ہے
رنگ کسکا رخ وحشت کے لیے غازہ ہے

شعر
کسلیے خلقت و جمہور کا غل ہے ہر سو
نیک آتی مین نظر کسکے بدولت بد خو

کسکے خاطر ہے ہین مضطرب جہان کے مہرو
کون ہی جسکے کہے سی ہو مسلمان ہندو

جادۂ وادی غم کون بتا دیتا ہے
کون گمراہون کو رستے پہ لگا دیتا ہے

شعر
کیا وہ فردہ ہے کہ پیغام اجل ہے مشہور
بیچ وہ کونسا ہے جس سے رہے دل مسرور

ہے جلتے ہین بشر تا مقدور
ہے انسان کو کس شئی کا ظہور

رنگ بیرنگ کرے کون وہ رنگینی ہے
کیا وہ خاموشی ہے جو رشک سخن چینی ہے

دفعتہً ہوتے ہیں کس سے سخن ناز و نیاز
دل کو ٹھنڈک ہو یہ کس داغ کا ہے سوز و گداز
ذکر کس سے کا زبانہ پیشہ لاتی غماز
کون بیگانہ ہر اک شخص کا بھی محرم راز

کون ہے لجۂ غم میں جو ڈبو دیتا ہے
کون یاد آکے مزے زیست سے کھو دیتا ہے

کس ہائے میں ہے تکلیف گرفتاری کی
لاعلاجی ہے دوا کو لئے بیماری کی
[illegible] لئے جستجو کا لقب گور کی تاریکی
نہیں قسمت میں شفا کون ہے آزاری کی

گل گلزار غم و رنج سے کیسے ہیں
شکل تصویر سدا اسکے [illegible] رہے

ٹھوکریں کھاتی ہیں کس سے [illegible] میں [illegible] لا لا کھون
وہ بدی کیا ہے جسے کہتے ہیں اچھالا کھون
[illegible] میں کو [illegible] آفت میں اچھالا کھون
کو [illegible] سنگ [illegible] [illegible] بالا کھون

شکل سیماب ہیں کس [illegible] میں [illegible]
صحرا میں کس [illegible] جان کا [illegible]

[illegible] ہے جا نہیں ہوتی ہیں وہ آفت کیا ہے
کس گلستان کی ہوا میں اثر سودا ہے
[illegible] لقب کسکا ہے
[illegible] اسید [illegible] گلشن کہتا ہے

پردۂ شرم کو آنکھوں سے [illegible] کون
ہر سحر آئینہ حیرت کا [illegible] کون

کون نمازنگر سیاب فرخانہ کے سب
کسکے ہاتھوں سے ہر اک پیر و جوان [illegible]
[illegible] دل [illegible] ہے
کسکو [illegible] ہے

غم یہ غم کو [illegible] سا ونیا ہے
کون [illegible] کرا دیتا ہے

فرق کس جا ہے نہیں سلطان و گدا میں اصلا … کیا وہ گوہر ہی کہ ڈھونڈھی کبھی جسنے صدف
کس چمن میں نظر آتی نہیں سبزی کی نبا … کیا وہ دریا ہے کنارا نہیں جسکا پیدا

کس گلستان کا اثر روکش تبخالہ ہے
کون سے نخل کا گل شعلۂ جوالہ ہے

مبتدا کون ہے وہ جسکی ہی معقود خبر … کونسا درد ہے وہ جس سے ہیں بیچین اکثر
موج کس بحر میں ہے روکش شمشیر دو سر … وہ دوا کون سی ہے جسکا مخالف ہے اثر

لخت دل خون جگر کس کے غذا ہوتا ہے
کون کاٹے حق انسان میں سدا ہوتا ہے

آبرو ہاتھ سے کس حال میں کھوتے ہیں بشر … کس لیے رہتے ہیں آئینے کی صورت ششدر
کسلیے جان پہ کیوں رہتا ہے بد نظر … ہیش کیا آتا ہے ہو جاتے ہیں جو زیر و زبر

نام زینت جو کوئی لے تو بگڑ جاتی ہیں
شعر سودا کے ہر اک شخص سے پڑھوانے ہیں

دل کے بیتابی سے لیجاتی ہیں ستیا یہ وقت … کل سلاسل کیسے کرتے ہی اتو ستے ہیں بشوق
وحشت آبادی سے ہوتی ہی تو ویرانی بذوق … خود ہیں لیتے ہیں قمری کیطرح شوق سے طوق

ہوش بلبل کے جو نالوں سے اڑا دیتے ہیں
ظلم کا کون سے ظالم کا پتا دیتے ہیں

جام و مینا کیطرح ہنستے ہیں او روتے ہیں … صورت شمع سدا اشک سے منہ دھوتے ہیں
مشورہ دل سے بگلانی کے بیج آتی ہیں … مزرع عیش میں کیون تخم الم بوتی ہیں

وہیان راحت کا نہ رہتا ہے نہ آسایش کا
نام ہونی سے ہے لیتے نہیں زیبایش کا

پاس آ میں سخن لب پہ کیسے لاتی ہیں … تی سے کیسے جتاتی ہیں
لالہ سان سوز نہان سے کیسے کھلاتے ہیں … الفون سے سہاتے ہیں

مخمس

مشکل غم سامنے ہر وقت کھڑی رہتی ہی
آنکھہ ناسور کے مانند سدا بہتی ہے

۲۱
پند ناصح سے کبھی کرتا ہے تو ہوتے ہو خفا — کہتے ہیں مرشد پر ایک نہ بہت خوش ہیں آپ
بخدا قند نصیحت ہے ہمیں سم سے سوا — تیری باتوں پہ عمل ہم کریں لاحول و لا

جان کیا مال ہے ایمان سے اب تنگی ہم
جو مقدر میں لکھا ہے وہ بھگت لینگے ہم

۲۲
تیکنا ہے ہی جو بدنام ہوں اس راہ میں ہم — رہ گذر منعم تیرا عشق سے او بچنے لگا دم
ہے گوارا ہمیں ہو پہنچیں سگے جو کچھ رنج و الم — گر نہ باور ہو تو لی سے سر مجنون کی قسم

یہ مہوسے ہے بہوسگے تو کیا کرنا صح
ننگ سے کہتے ہیں سے اپنے وواکر ناصح

۲۳
سنکے یہ قصۂ جانسوز جو ہینا گھبرایا — با تعجب یہ مرا کی شخص سے ہیں نے پوچھا
وہ بلا کون سے ہے جسمیں نہیں پاس حیا — بولے وہ شہرا تے سے نہ کہلائی خدا

جس سے اس راہ میں .. سے ہمہ قدم رکہا ہے
جان سے سر کو تہ تیغ .. رد .. رکہا ہے

۲۴
پھر مجا طلب بہکے سب مجھسے مرے ہمدم غمخوار — کر بھلا پیار .. تے ہیں آپ نہ کیجے اصرار
اسکے آگاہی ہی کس کس کہ .. یہ ہچکی .. نز .. — یہ وہ آفت ہے کہ سمجھاتے ہیں دانا ہشیار

دل سے جاتا نہیں .. زلیت یہ .. دہ ماتم ہے
دشمن جان سب .. زر .. سینہ آدم سے

۲۵
جبکہ پایا یہ جواب او سنے تو ہو کر غمگین — گر .. سے .. نے خدیج میں ہا جان حزین
دل محزون کو ہو سے سیر .. بہ .. — جبتہ آ .. ا .. احسان کے کئے تا یقین

چھوٹ .. لو .. ا ورنگا یارو
رنگ .. نہ .. پہچھوٹا یارو

۲۲
ایک مدت مری دل کو بہی تشویش رہی — دیکہنا چاہیے کیا شے ہے وہ آفت کیسی
نام سے جسکے ہر اک شخص کو ہے بیتابی — کس مرض کے ہین مداوا اسی لرزتے عیسی

نقد دل دیتی ہین کس جنس کے بیعانے مین
کیا وہی ہے جو سماتے نہین پیمانے مین

۲۳
جان دیدینی مین کسوقت یہ کرتے نہین دیر — منتظر موت کی کب رہتے ہین اوس زیست سے سیر
کیا وہ صحبت ہے جہان بیٹہ کی یہ دیتی ہین دلیر — کونسی جا یہ زبردست سے ہوجاتے ہین زیر

کسکے سایے کو سب آسیب فنا کہتے ہین
وہ بدی کون سی ہے جسکو بہلا کہتے ہین

۲۴
الغرض ایک طرف کو جو گذر میرا ہوا — نور افشان نظر آیا مجہے اک کمرہ نیا
شکل تصویر مین حیرت سی تماشائی تہا — ناگہان اک ستم ایجاد کا دیکہا جلوا

چشم بد دور عجب شکل عجب صورت تہی
سر سے پا تک وہ کنہیا کے غرض مورت تہی

۲۵
دیکہکر حسن سراپا کو ہوا دل مضطر — اڑ گیا سرو نظر سے جو پڑے قد پہ نظر
تہا ایسا ان اہن آہ کشیدہ یکسر — نالہ کش صورت قمری ہوا مین تفتہ جگر

فتنۂ حشر تہا وہ سایۂ طوبا تہا وہ
نام کو قد تہا قیامت کا نمونا تہا وہ

۲۶
چمن حسن کا تہا سرو وہ رشک شمشاد — راست تہا تیر کے مانند کچہ سی آزاد
طبع طوبی اوسی کہتی ہے تو دل نخل مراد — بیگمان فتنہ گرے مین تہا فلک کا استاد

تہا عجب مصرع برجستہ وہ یکتائی مین
فرد تہا دفتر رعنائی و زیبائی مین

۲۷
صفت قامت موزون مین نہین تاب رقم — رشک نخل گل باغ ارم
رشک شاخ شجر طور ہے سر تا بقدم — بستہ صد جادہ چشم

مخمس

تازہ مضمون مجھے سوجھا ہے قد بالا کا
دم اعجاز نما سے ہے عصا موسے کا

زلف کا وصف مین کرتا ہون مسلسل تحریر
خوف ہے مجھکو نہو جائے پریشان تقریر
گو ہر اک سطر بنے پای قلم کو زنجیر
کالے آندہی سیہ ہے اوس کاکل پیچان کی نظیر

باعث برہمی صحبت احباب ہے وہ
زلف کا ہے کو ہے زنجیر سیہ تاب ہے وہ

فکر اب سیہ ہے نہین فرق امین ذرا
مشک و عنبر سے کہین اوسکی ہی بو باس ہوا
شب ہجران ہے درازی مین سیاہی مین بلا
دیکھتا مین تو لیلے کو تصدق کرتا

شام غم ہے سحر عیش و طرب کی خاطر
مجھ پہ موقوف نہین ظلم ہے سب کے خاطر

موجہ بحر فنا ہے وہ سیہ جان نزار
ناگ جوڑے مین گرفتار بسان شب تار
خضر دیکھے تو کرے داد ظلمت کو نثار
پر لطیف ایسے کہ ہی حسن مین لیلے کا عذار

سایہ بخت سیہ سی ہی سوداکالی ہے
دود آہ دل محزون سے وہ کالی ہے

شل سنبل گل رخسار پہ لہرا تے ہے
دیکھنے والونکے سر پر وہ بلا لاتی ہے
[illegible] گئے نا کی مین حسرت سے ملی جاتی ہے
تیرے گیسو شب تار اوسکی قسم کھاتی ہے

طول شب طول امل کفر مین نایاب ہے وہ
رشتہ دام مین لا [illegible] کرتا ہے وہ

حصر کے [illegible] مین ہے [illegible]
دوسرے فرق کا مضمون مین لکھتا ہون نیا
سر الفت قد ناز ہے سر نام خدا
سرو کے نخل مین آیا ہے یہ پہل جوبن کا

ششہ [illegible] تو پہ سرپوش ہے سر
بادہ [illegible] جوش ہے سر

مانگ کا وصف مین کرتا ہون وہ دلکش تحریر
جو ہی شیدا اوسکو جو دیکھے تو ہو غم کی تصویر

کہکشان سبکی نظر مین ابھی ہو جاے حقیر
مانگ وہ تسمۂ فتراک ہے گیسو نخچیر

کیچلے اسفعے کا کل سے نے نکر ڈالے ہے
مانگ سیتا ہے تو وہ زلف سیہ کالی ہے

ہے زبان اسفعے گیسو کے وہ یا سلک گہر
جادہ وادی ظلمت اوسی کہتے ہین بشر

مد آہ دل حسرت زدہ یا تار نظر
پیر مقرر ہے وہ شام شب گیسو کی سحر

موجۂ قلزم حسن خط پیشانی سے ہے
تیغ خورشید سے وہ چند وہ نورانی ہے

سیحر جبہہ کی توصیف مین کہتی ہی زبان
لوح الماس ہی ہی صاف ہی وہ آفت جان

چشمۂ مہر درخشان ہے وہ ماہ تابان
ہی لطافت مین برنگ گل گلزار جنان

مطلع نور بیاض خط پیشانی ہے
صاف ایسی ہے کہ آئینے کو حیرانی ہے

جبین پیشانی پر نور کا مضمون یہ ملا
تاب شمشیر ہلالی کی ہے وہ مہ سیما

یال آئینہ خورشید مین ہے سرتا پا
یا کہ ہے آئینے مین عکس نگن زلف رسا

چشمہ افلاک فقط اوس سی نہ شرماتی تھی
دیکھکر برق کی بہی آنکھ جہپک جاتی تھی

صفت ابرو دلکش ہین کہون کیا تحریر
سپر ہلال شب اول کی ہین بیشک تصویر

کوئی خنجر اونہین کہتا ہی کوئی تیغ نظیر
گر کمان اونکو مین لکھون تو نہین کچھ تقصیر

شکل محراب عبادت ہین خمیدہ دونون
صاف ظاہر ہی کسی سے ہین کشیدہ دونون

صاف شاخ شجر طور ہین خمدار ابرو
اسپنے جانبازون کو ہین خنجر خونخوار ابرو

ہ وہ جفا کا رابرو
لاریب ہین شاہد ابرو

جور و صفائی و چالاکی مین مشاق ہین وہ
جفت مین خوبی و زیبائی کی یکتا ہین وہ

راہی شمشیر مین لازم نہین ہرگز تکرار
آبدار ایسے کہ تلوار جو دیکھے اکبار
نوک مین حسن کا دشنہ ہین یہ جان زار
مانگ کیطرح سے ہو جائے وہین سینہ فگار

اونکی پیوستگی سے لطف بڑا ملتا ہے
جفت عقرب سے کے لڑنے کا مزا ملتا ہے

آنکھین وہ ترک جفا جو ہین اگر ظلم پہ آئین
صید کیا چیز ہے صیاد کو وہ دام مین لائین
اک نظر جسپہ کرین تیر ہزارون چل جائین
شوخیان اونکے اگر دیکھین تو آہو شرمائین

مثل پیمانہ جو گردش او نہین بھاتی ہے
بزم عالم سے خرابات نظر آتی ہے

جام سے کو کرون اون آنکھون کی خوبی پہ فدا
چشم زاہد سے جو دیکھے تو کرے حمل علے
ساغر بادہ عرفان او نہین کہنا ہی روا
جو وہ چاہ [illegible] ہے [illegible]

چشم بد دور عجب حسن سے وہ جیتون ہے
[illegible] کا جل ہے مگر جوبن ہے

[illegible] نظر خواب مین [illegible]
دست وپا اونکی [illegible]
آنکھ ہی ساحر کی جادو [illegible]
موہنے بن کے دل [illegible]

فکر کر دل کے تشبیہ جو پایے اونکے
آنکھین نا ہین تو ہی مشک سیاہی اونکی

روکش خط شعاعی ہی مژہ کا ہر بال
گرچہ ناوک ہین یہ خونریز ہین شمشیر مثال
رشک سی جنکی ہے افلاک کا سینہ غربال
نشتر ہین رگ جان کی سے لیے وہ ظلم [illegible]

ناخن [illegible] نظر ہین مژگان
[illegible] لیے پر ہین مژگان

دستۂ خنجر و سوہان ہین پی جان حزین — غیر ممکن ہی کہ دیکھے اونہین اور ہو تمکین
ہین وہ چشم یہ چلمن کے جگہ زیب گزین — دستۂ تیر کا ہے دیکھنے والونکو یقین

مثل سوزن جو ہراک دل مین وہ چبہہ جاتی ہین
خون چشم دل عمدیدہ کو رلواتے ہین

کان وہ کان جواہر ہین کہ سبحان اللہ — مہ و خورشید فدا اونپہ رہین شام و پگاہ
جام الماس ہین وہ حسن سے ہاس سے اگاہ — یہ صفا ہے کہ ٹہرتا ہی نہین پای نگاہ

ہین عجب طرح کے وہ چاند کہ جو دہالے ہین
حق تو یہ ہے چمن حسن کے وہ تہالی ہین

گل نسرین کا ہے اون کانون پہ ہوتا ہے گمان — راست تو یہ ہے کہ دو جام بلورین ہین عیان
خجل گل ناز لطافت جو کہون ہے امکان — یا کہ ہین کفۂ میزان عدالت سامان

نور کے حوض ہین وہ گوش پر از در دونون
صاف ہین بحر لطافت کے تختے دونون

صدف گوہر دریای لطافت ہین وہ — رستے ہین گوہر اخلاق نفاست ہین وہ
گوشۂ شمسۂ ایوان جلالت ہین وہ — پرچۂ تختۂ الماس صباحت ہین وہ

شانۂ گیسوی پر تاب اونہین کہتا ہون مین
برگ نخل گل مہتاب اونہین کہتا ہون نیز

گوش دل سی صفت بینی پر نور سنو — کہتے ہین غنچۂ گلزار فرح ہم اوسکو
شعلہ ہے وہ رگ گلبرگ نزاکت مین گو — شمع کا نور ہے دیکھے جو اوسی ٹہنڈی ہو

طبع خود رفتہ ہو یہ نہین حاشا ممکن
دل اوسی دیکھہ کے قابو مین رہی کیا ممکن

راستی مین ہی الف شک نہین اسمین اصلا — موجۂ قاذ خزانے ہے وہ بینی گویا
جام آئینہ ہین تو وہ گردن مینا صفا — تہ شعلہ سر تا پا

رخ پرنور پہ کب زیب کتان سے بینی
آہو چشم سخن گو کی زبان سے بینی

گل زنبق کا بھی غنچہ ہے پشیمان اوس سے
بات اولٹی ہے جو قشقہ کہون ماتھے کے تلے
دیکھ لے جسکو یقین آ ی نہ کہنے کا مرے
مصحف رخ مین نشانی کا ہو شک جو دیکھے

ناک مین آ گیا دم واسطے کیا وہ بینی
چشم بیمار کا گویا ہے عصا وہ بینی

غیرت آئینہ ماہ رخ زیبا سے ہے
شہرہ ہے حسن کا تن شاہ رخ زیبا سے ہے
جلوہ قدرت اللہ رخ زیبا سے ہے
رو کش یوسف صد چاہ رخ زیبا سے ہے

چمن روضہ رضوان مین وہ دونون عارض
نو ر مین مہر سے دوچندان مین وہ دونو عارض

پھول خوشبو مین ہین تنویر مین رشک مہتاب
وقت آرایش اگر دیکھیے تو ہو کربیتاب
شعلہ حسن جہان سوز سے جلتی ہی نقاب
سیخ پر نظر شعاعی سے کے ہو خورشید کباب

کیا فقط غیرت گل حسن مین رخسار سے
گلشن خوبی و زیبائی ود رخسار سے

حاصل گلشن خوبی ہے گل رخ کی بہار
مشتری [illegible] پہ گر پہلے اونکو اکیا
رشک افزای گل [illegible] ہین وہ دونو عذار
[illegible] عجب شمع مین کہ پروانے [illegible] دل زار

صاف [illegible] سے افزون ہے صفائی اونکی
جنہ [illegible] مین جو دیتی ہے دکھائی اونکی

غیرت وادی ایمن ہے تمنا سے رخسار
رشک سے شق کتان چاند کا سینہ بھی فگار
آیا صباحت سے ہے کیسے صبح بہار آئینہ دار
نغمہ زن خامہ بھی توصیف مین ہے مثل ہزار

لالہ سا [illegible] ہو جاتا ہے
[illegible] نظر آتا ہے

۵۹
خالِ رخسارہ رنگین کا ستا اون مضمون | جس سے حاصل ہو ہر اک شخص کو کیفِ افیون
ہے سویدای دل جو سے خوبی مین فزون | نقطۂ نونِ نزاکت مین اوسے کہتا ہون

قرصِ کافور جو ہین گال تو وہ غلفل ہے
داغ ہے لالۂ رخسار کا کب وہ تل ہے

۶۰
ساکن شہر حلب آ کے ہوا ہے زنگی | یا ہے مشاطۂ شب گیسو کا عیان دانۂ کوفی
چھائین آتی ہے نظر آئینۂ عارض کی | یا ہوئی عکس فگن چشم سیہ کی پتلی

خرمنِ حسن سے ہے رخ خال سیہ دانہ ہے
تل نہین شمع لطافت کا وہ پروانہ ہے

۶۱
غیرتِ عیسیٰ مریم ہین وہ لب نام خدا | مردہ دل دیکھ کے ہو جاتے ہین اونکو زندا
اون سے مل جاتا ہے کامل کو مہ نو کا پتا | اونگلیان اوٹھتی ہین جب ہوتے ہین وہ جلوہ نما

نازکی مین رگ یاقوت سے بھی افضل ہین
اونکی آگے لب گلبرگ تو دی ہیکل ہین

۶۲
لب جام می خوبی بھی یا نہین سکتے ہین ہم | رگ گل فرط نزاکت سے ہین وہ عیسیٰ دم
گو ہین شیرینی گفتار سے چسپیدہ بہم | پستے ہین دیکھکے پستے بھی اسیا و نکا عالم

جلوہ حسن جانان ہین عاشق کو وہ دکھلاتے ہین
دو ہلال ایک مہینے مین نظر آتے ہین

۶۳
خونِ سودا سے ہے عقیق یمنی اونکے حضور | ماہ ہے سر رخ سے تشبیہ دیون پر عقل سے دور
ہے جنبانۂ گلگون ہین وہ لب پر سرور | ہین وہی شاخ نبات اہل جہان ہین مشہور

نئی تشبیہ ہی فکر سے نے پیدا کی ہے
لب رنگین نہین گلشن ہیت شنی پہول ہے

۶۴
غنچۂ گلشن موہوم سے ہے وہ تنگ دہن | امیں [illegible] چاہیے تکرار
غیب دانی کا بھی نشۂ بیان ہو تو لے سخن | خفا کر سے بھو سے اسکو

مجھے کیون مضمون یہ چسپیدہ ہے
اب کہلا مجھہ کو وہ حقہ لب سیہ ہے

یون ثنای دو دندان مین ہے خونریز زبان
آب دندان ایسی ہی اون مین کہ یہ ہوتا ہی گمان

[illegible] مین وہ [illegible] کی مین [illegible]
[illegible] یاقوت سی ہین [illegible] الماس [illegible]

صورت انجم فلک صاف وہ دندان ہین
آگے اون دانتون کی دنیا نے کہربائی [illegible]

ہے لطافت مین جو ہر چشمۂ آب حیوان
موج آب دو دندان کا بہے ہوتا ہے گمان

[illegible]
[illegible] ہے تشبیہ [illegible] جلوہ [illegible]

نئے مضمون کیطرف طبع رسا رہبر ہے
شعلۂ آتش یاقوت لب انور ہے

اوس زنخدان کی صفت بیان تم کرتا ہون
کوی میدان طرب کہتے ہوی دیتا ہون

[illegible] مین [illegible] ہوتا ہون
[illegible] ہے [illegible] تشبیہ مین [illegible]

طرفہ مضمون مری خاطر مین سمایا ہے
ہے بہی باغ لطافت کے زنخدان کہ سیب ہے

شیشۂ گردن نازک کا کرون کیا مذکور
شام ہو جاے اگر دیکھے اوسی صبح [illegible]

[illegible]
[illegible] حسن [illegible] لارب [illegible]

شمع فانوس طرب گردن انور اے ہے
مثل قندیل فلک حسن مین لاثانی ہے

[illegible] وہ بدر ہے ہو [illegible]
یون ہے اون [illegible]

[illegible]

صورت ساق بلورین ہین وہ نازنین صاف کیا مجال اونکی صفت مین جو کہون لاف گزاف	جوئے شیر ایسے ہو تو کہے کب تقصیر معاف شعلۂ طور سے بہی بڑہ کی ہین انکی اوصاف

نور کی سانچی مین صانع نے اونھین ڈہالا ہے
ایڑیان وہ شعلون سی تن نور کا پیدا کالا ہے

ہوئے ساعد سیمین کا کرون وصف بیان کیا صباحت ہی کہ ہوتا ہے یہ صاف گمان	گر ساعد سے تقدیر ہوا پیر جوان چمن حسن مین ہے گل نسرین مین عیان

نور مین ایسے نہ ہے چاند نہ غالب ہوگا
صبح صادق کا ہے دعوے یہین کاذب ہوگا

دست رنگین کا وہ مضمون ہے اب پیش نظر پنجۂ مہر وہ پنجہ ہے ہتیلی ہے قمر	زرد ہو شاخ حنا دیکھ کے جسکو یکسر خط کف دست کا ہے کاہکشان سے بہتر

برق سان نور مجسم ہے بہبوکا ہے وہ
آتش رنگ حنا بہڑکے ہی شعلا ہے وہ

ناخن حنا ان کی ہے انگشت حنائی مین بہار انگلیان صفا سے ہی کرون کیا اظہار	لو اسی شمع کے رکہتا ہی ہر اک عاشق زار برگ گل جان کی یان شیفتہ ہوئے ناہر بار

انگلیان صاف وہ مفتاح در جنت ہین
شاخ گل ہین رگ گل ہین الف الفت ہین

ناخن دست نگارین کا کہون کیا احوال پشت ناخن ہی اک اور نئی اونکی مثال	صاف ہیری کی نگینے ہین وہ فرخندہ خصال برگ نسرین صباحت ہین وہ یوسف تمثال

شعر حسن مین ایسے بجا ہین ناخن
صورت ماہ نو انگشت نما ہین ناخن

مجمع حسن مین وہ سینہ ہے پر تو نور کا آئینہ ہے	دیکھا گر اوسکی صفائی تو کدلی کینہ ہے اون کا گنجینہ ہے

کثرت حسن سے اب گرم ہے بازار اوسکا
طرفہ یوسف ہے کہ عالم ہے خریدار اوسکا

نار پستان کی سبب سخت ہے ای دل تم
سیب جنت سی بھی لین انوکی ایسی ہین لطیف
بوی خوبی اونمین کتنی ہی مری طبع ظریف
بس کرای فکر رسا کون اوٹھائے تکلیف

تھیئہ بادہ نخوت ہین یہ پستان
قبۂ قصر لطافت ہین یہ پستان

شکم صاف سے ہی آئینۂ ماہ مین نور
ضو مین خورشید سے وہ پیٹ تو نرمی مین سمور
تیرہ آئی ہے نظر صبح طلب اوسکے حضور
پای نظارہ کیا وان تک ہو گذ کیا مقدور

یہ صفائی ہے کہ منہ صاف نظر آتا ہے
آئینہ سامنے آتے ہوئے شرماتا ہے

سیلی وہ اوسپہ دہوان دہار ہے سبحان اللہ
پہ تو زلف عنبر ہے کہ ہے مد نگاہ
چوٹی حورون کی کبھی ایسی نہوگی جانکاہ
کیون نہو دیکھکے حال دل عشاق تباہ

یہان میرا نئی تشبیہ یہ جب جاتا ہے
کہتا ہون آئینے مین بال نظر آتا ہے

ناف کی مدح مین کہتا ہی یہی ذہن رسا
ماہ کامل ہے اگر پیٹ تو یہ ہے ہالا
حلقۂ موی میان ہے نہین بل آئینہ فزا
یا کہ ہے جلوہ نما عکس چہ غبغب کا

جبکہ کوئی حسن پہ اوسکے نگران ہوتا ہے
چشم عنقای کمر کا بہی گمان ہوتا ہے

کس کلبرک سے نازیب ہے پتلی وہ کمر
گم جو نظر و سے ہی ملتی نہین کچہ اوسکی خبر
جادۂ ملک عدم ہی اوسے کہتی ہین بشر
رشک عنقا ہے نظر آئی بہلا وہ کیونکر

وسے کہنے والے ہی کہ یہان شوق کی طغیانی ہے
رستے فراوانی ہے

بہر مخفی ہے کہو عیان اب نہین کر سکتے ہم
نکلے کچھ بات مزے کے جو اگر باب رقم
یہ جگہ وہ ہے کہ سر دیتا ہی حجاب یہ قلم
غیبت این جای تکلم لب بدو افہم

راز پنہان ہے مناسب نہین افشا اسکا
یہ وہ عقدہ ہے کہ دشوار ہے کہنا جسکا

[illegible] نور مین قبۂ ایوان لطافت ہین سرین
بدر ہین یہ فلک حسن کے تنگ اسمین نہین
جلوہ افگن ہین مقابل مین دو کوہ سیمین
بیٹھ سے لیتے ہین انہین دیکھکے سر ماہ جبین

یون تو ہر طرح کی تشبیہ انہین سبنے دی ہے
ایک ہان طبلۂ عطار فقط باقی ہے

[illegible] کہون مرغگیان زانون کو تو نا زیبا ہے
مشعل ماہ لی یہ حسن کہان پایا ہے
جو ہین اعلی اونہین ادنی سی تناسب کیا ہے
کہتے ہین برق تجلے جسے نام انکا ہے

نور مین صبح قیامت سی فزون ہین رانین
صاف قصر تن انور کے ستون ہین رانین

[illegible] زانو صاف نہین نور کے آئینے ہین
دولت حسن خداداد کے گنجینے ہین
حسن مین اونسے سوا پریون کے کپ سینے ہین
سقف افلاک صباحت کی یہ زینے ہین

ساغر بادۂ خوبی ہین بلاشک زانو
ایسے حورون نے بھی پای نہین ابتک زانو

[illegible] ساق با گردن حوران جنان سی بہتر
شمع کافور ہے دیکھے تو جلے تا بسر
ماہ ہے کوثر و تسنیم ہے ہا بسکہ گہر
نور مین کاہکشان ہے تو ضیا مین ہی قمر

وصف اوسکا کرین اتنے نہین طاقت ہم مین
صبح کا چاک گریبان ہے اوسی کی غم مین

[illegible] وصف مین پای نگارین کے بھی لائی زبان
ہاتھ سے اتھے جین پا اونہین دیکھکے خوبان جہان
پای خامہ کو ہے لغزش کہو کیونکر یہ بیان
تا الیسی کہہ ہی شعلہ کا گمان

موقلم کے لیے گر بال سمندر ہاتھ آئے
صفحہ پیچ پراون شعلونکا نقشہ کھینچ جائے

جبکہ اس شان سی اوس حور کا جلوا دیکھا
دیر تک آئینہ سان حسن سراپا دیکھا

سینے قابو مین طبیعت کو نہ اصلا دیکھا
ناز و انداز کا سے طور نرالا دیکھا

بھا گئین اس دل وحشی کو ادائین اوسکی
زلف کی طرح سے لین بڑھ کے بلائین اوسکی

دیکھتے ہی سبھی شرما کے وہ روپوش ہوا
کر کے اک نالہ جانکاہ مین بیہوش ہوا

شربت دید سے کیف ہی سرجوش ہوا
نیش غم خاطر محزون کی یہی نوش ہوا

گھٹ گئے تاب و توان ہلنے کی طاقت نرہے
جان پر بن گئے قابو مین طبیعت نرہے

آسمان ٹوٹ پڑا رنج و الم کا نعوذ
کام حسرت نے کیا تیغ دو دم کا نعوذ

مہر اندوہ و غم و یاس کا چمکا نعوذ
مل گیا مجکو پتا دشت عدم کا نعوذ

تن بدن پھکنے لگا سوز درون سے میرا
طبع نے چھیڑ دیا ذکر جنون سے میرا

بحر حسرت مین ہوئی کشتی دل طوفانے
چھٹ گیا طائر دل سی مرے دانا پانی

سیل خون کی مری آنکھون سے ہوئی طغیانی
دو ہے زن مین مرے صوت لگے بھچانے

چمن عیش و طرب باد خزان سے لوٹا
دشمنون نے سبے مرے حال پہ سینہ کوٹا

کام کرنے لگے صرصر کا ہوای گلشن
ہو گئے کنج قفس مجکو فضای گلشن

نالہ آموز ہوئے نغمہ سرای گلشن
سیر کرنے لگا جنگل کے بجای گلشن

بزم غم ... ... سے افزا ... ...
... ... پروانے ...

۹۳ خلوت رنج و الم سے ہوئی رغبت پہ مجھے | محفل عیش مین جانا مجھے بھولی سی
دفعۃً جاتے رہے سب چلبلے طبیعت کے مری | اپنے بیگانون مین ہوئی لگے باہم چرچے

کوئی وحشی مجھی دیوانہ کوئی کہنے لگا
بستر غم پہ ہمین دن رات پڑا رہنے لگا

۹۴ حال پر اپنے تاسف مجھے خود ہوتا تھا | کہتا تھا ہای غضب جان کو کیا روگ لگا
بیٹھے بٹھلائی عبث دام مصیبت مین پھنسا | مجھپہ جو گذری وہ دشمن کو نہ دکھلائی خدا

تار غم کو جو ہوا آہ کے بھڑکانے لگے
دل کے جلنے کے مرے ناک مین لو آنی لگی

۹۵ ہمکو بوی گل امید سی تھے یاس آئے | گلشن عیش و طرب خار تھا نظرون مین مرے
جان شیرین گرو صد تلخی صد آفت تھے | نعمت زیست سے تھی سیر طبیعت دل کے

وقت مجھپر مرے قسمت نے عجب ڈالا تھا
بخت منحوس حجب تھا چاند تو مین ہالہ تھا

۹۶ حق تو یہ ہے کہ عجب طور سے کرتا تھا بسر | رہتے تھے ذلت و رسوائی سدا مد نظر
پاؤن کا ہوش تھا مطلق نہ مجھے سر کی خبر | کیا کہون رہتا تھا کس سوچ مین مین آٹھ پہر

کام تھا اپنے سے کبھی تھا مجھے آہون سے
پیش وہ آئین مین واقف تھا نہ جن راہون سے

۹۷ ناگہان آ کے ہر اک دوست نے یا جان عزیز | مجھسے فرمایا کہ کیا حال ہے کیون ہی غمگین
ہین ہویدا ترے چہرے سے جنون کے آثار | ننگ و ناموس کا اصلا تجھے اب پاس نہین

کس پریزاد سے دل اپنا لگایا تو نے
تیر کے نگہ ناز کا کھایا تو نے

۹۸ مرض عشق سے تو زار نظر آتا ہے | دام الفت مین گرفتار نظر آتا ہے
مضطر و شیفتہ و ناچار نظر آتا ہے | [illegible] نظر آتا ہے

مخمس

ہے ہم طالب حسن ستم ایجاد ہے تو
کے گیسو کے ہوا خواہ ہے یعنی برباد ہے تو

گرمی آتش رخسار سے یہ ہو گا ہے مجھے
آہیں ہر وقت تو کب کرتا تھا کسدن نالے

میش از یں کا ہیکو اطوار ترا ایسی ہے
تو نے یہ آفتیں لین سر محبت کر کے

آفتیں لاتا ہے انسان پہ آنا دل کا
کم نہیں قہر الہی سے لگانا دل کا

کے زلفوں سے کیا جسکو گرفتار بلا
نہ ہے وہ رنگ طبیعت نہ وہ جلسوں کا مزا

سر بسر پاتے ہیں ہم حال پریشان ترا
نقد دل دے کی عبث تو نے یہ غم مول لیا

زردئی رخ تری الفت یہ قسم کھاتی ہے
گلشن دل سے ترے عشق کے بو آتی ہے

عشق جس دل میں نہو وہ نہیں ہوتا رنجور
ہم نہ مانیں کی کسے سی تجھے الفت ہے ضرور

یہ وہ نشہ ہے کہ ہوتے نہیں جیتا مسرور
ورنہ ہوتا ہے پریشان کوئی کب بامقدور

آپ سے صبر و تحمل نہیں ہوتا کوئے
جان فریاد و فغان سے نہیں کہوتا کوئے

عشق ہے دفتر کونین میں غم کا مضمون
عشق نے کر دیے لاریب ہزاروں دل خون

عشق عشاق کے خاطر ہے بلا سی افزون
عشق بے شبہہ ہے رونق دہ بازار جنون

عشق کو لوگ جو آسیب فنا کہتے ہیں
ذات حق کہتے ہیں واللہ بجا کہتے ہیں

عشق وہ بار ہے مشکل ہے اوٹھانا جسکا
عشق وہ راز ہے دشوار ہے جسکا چھپانا

عشق وہ تحمل ہے ہر پھول ہے جسکا کانٹا
عشق وہ آگ ہے جسکی ہے جنون صندلا

غم سے کر دیتا ہے آگاہ رکاوٹ اسکے
ذرا کا لگنا وٹ اسکے

آئے آفت جو برابر آئے صحت اس سے
سخت دل جمع ہوئی نوک مژہ پر آ کے

جیب و دامن کی طرف دست جنوں جانے لگی
تپ تپ مرگ کے پیدا ہوئی جینے میں مرے

حال ابتر ہوا جو عشق سے آگاہ ہوا
راہ پر اسکے چلا جو کوئی گمراہ ہوا

مثلہ
کم نہیں گردش افلاک سے اس عشق کی چال
ہے مناسب نہ کرے خواب میں بھی اسکا خیال

لا کے چکر میں یہ دل کرتا ہے لاکھوں پامال
یہ وہ کاکل ہے کہ ہر بال ہے جسکا جنجال

یہ وہ سم ہے کہ کوئی سم نہیں ثانی جسکا
طرفہ تر یہ ہے یہ زہر ہے پانی جسکا

مثلہ
عشق وہ باغ ہے صرصر ہے جہاں باد بہار
عشق وہ بحر ہے ہر موج ہے جسکی تلوار

عشق وہ چشمہ ہے پانی نہیں جسمیں بجز نار
عشق وہ نشہ ہے ممکن ہے نہیں جسکا اتار

عشق وہ بو ہے کہ دم جس سے فنا ہوتا ہے
عشق وہ شے ہے کہ دل جسکی غذا ہوتا ہے

مثلہ
عشق بیباک ہی سے خون جگر کے پیتا جام
طعن ہر بات میں اس عشق ستمگر کے اور طنز کلام

عشق سنتے ہی وہ کی راحت دل جسنے حرام
نیک ناموں کو یہ کرتا ہے یہ ظالم بدنام

اسکے نظروں میں کوئی شخص جو چڑھ جاتا ہے
ٹھوکریں پائی نگہ کے وہی کھاتا ہے

مثلہ
عشق ہے گلشن آفاق میں وہ نخل زبون
کردیئے ہیں اسی ظالم نے ہزاروں دل خون

اسکے سایے میں کوئی آئی تو ہو جائے جنون
تخم ہے سو جان سے اس آفت جان پر مفتون

چین اکدم سے نہ پایا نہیں مارا اسکا
جان دینے کے سوا کچھ نہیں چارا اسکا

مثلہ
الغرض سنتے ہی میں نے یہ کہا بے تاخیر
خاطر آشفتہ ہے اور حال ہے میرا تغییر

[illegible] ہے بلاشبہ [illegible] تقریر
وقت کے عیسیٰ بے نظیر

بتادو مجھے یہ تم اے آشنا یا رو
عشق ہے نام اسی حال زبون کا یارو

مثله
رہین اس راز سے اسوقت خبردار ہوا
جسکا ڈر تھا اوسی آفت مین گرفتار ہوا
مبتلا عشق کے پھندے مین دل زار ہوا
طرفہ غفلت ہے کہ اسوقت مین ہشیار ہوا

بے سبب تھا نہ تپ غم سے مرا حال تباہ
حضرت عشق نے کی مجہپہ عنایت کے نگاہ

مثله
پھر تو نادانی پہ اپنے مجھے اک طیش آیا
عرق شرم مین تر ہو گیا مین سرتا پا
سرنگون بر تلک فرط خجالت سے رہا
کہدیا حال پھر احباب سے جو گذرا تھا

سازِ الفت جو بیکایک ہوا افشا مجھسے
دل بھر آیا نہ رکا اشک کا دریا مجھسے

مثله
دیکھکر حال مرا تاب نہ لائے احباب
آتش عشق سے کیون تو نے کیا دل کو کباب
رو کے فرمانے لگے مجھسے کہ او خانہ خراب
مل گیا خاک مین افسوس ترا عہد شباب

تغیر حالت تری ہر آن ہوئے جاتی ہے
ہائے اگلی تیری صورت ہمین یاد آتی ہے

مثله
اب نہ وہ رنگ نہ وہ روپ نہ وہ صورت ہے
اشک آنکھون مین فغان لب پہ عجب حالت ہے
نہ وہ سج دھج ہے نہ وہ زیب نہ وہ زینت ہے
ہوش سر کا نہ خبر پاؤن کی کیا آفت ہے

دھیان ہر دم ہمین اسدرہ کی سے آتا ہے
شمع سوزان کیطرح کیون تو گھلا جاتا ہے

مثله
سنکے احباب کو رو رو کے مین اوسنے بولا
واقعے عشق نے مجھکو نہ کہین کا رکھا
مری قسمت مرے تقدیر مقدر میرا
پر مرض ایسا نہین کوئی نہو جسکی دوا

شہرت جیسا جسم یا نہ جو آجاے گا
زیست دکھا جائی گا

۱۲۱۳ھ

بخت یاور جو ہو میرا تو وہ آ سے دم مین
گرد غم ابر فرح خیز ہوا ہی دم مین

لب جان بخش کی بوسی سے جلا ہی دم مین
دولت وصل دل غمزدہ پا ہی دم مین

جذبۂ عشق جو اوس شوخ کو یان تک لی آئے
رنج سارا اب ہے راحت سے مبدل ہو جائے

۱۲۱۵ھ

حسرت آمیز یہ تقریر جو باہم مین لی کی
آخر کار جو مجہ زار کے تقدیر لڑے

کہا احباب نے لی آتی ہین ہم اوسکو ابہے
شاہد وصل لی نکے آکی حمایت میرے

سکتے مین صورت تصویر جو پایا مجہکو
آئینہ عارض جانان کا دکہایا مجہکو

۱۲۱۶ھ

دل گیا شربت دیدار تو سنبہلا دل زار
دفعتہً گرم ہوا عیش و طرب کا بازار

تب ہجران کو ٹہہرنا ہوا دم بہر دشوار
سحر عید ہوئے مجکو شب وصلت یار

ہر طرف عیش کا سامان جو نظر آتا تہا
غنچہ دل کا مرے فرحت سے کہلا جاتا تہا

۱۲۱۸ھ

ہمبغل ہو کی مزی وصل کی لوٹی کیا کیا
باتین ہونے لگین آپس مین تکلف نہ رہا

اوٹھ گیا تہا جو مخل شرم و حیا کا پردا
تہا اکیلا وہ پریزاد نہ کچہ جانتا تھا

بر سر لطف و عنایات جو پایا مین نے
راہ پر جار سے مفرون مین لگایا مین نے

۱۲۱۹ھ

دونو جانب سے ہوا پہر تو یہ الفت کا ظہور
نہ جدا ہوتا تہا اک آن ہے مین تا مقدور

ایک جان اور دو قالب تہے ہم ہو مشہور
رہتا تہا وہ بت خود مین مری نظرونکی حضور

کیا کہون مین جو مزے شام و سحر کرتا تہا
کچہ عجب لطف سے اوقات بسر کرتا تہا

۱۲۲۰ھ

وہ پریزاد مرے شکل کا دیوانہ تہا
جا بجا انگلی جو شب و روز وہ جانانہ تہا

جہ سے مشتہر رخ پیر نور کا پروانہ تہا
بس مزا اسکا شانہ تہا

چمن مین گرا تها اغیار جلا کرتے تہے
رشک سے دست تاسف کو ملا کرتے تہے

[illegible] رات دن شام و سحر عشق کیا کرتا تہا
روز آغوش تمنا مین لیا کرتا تہا
دم بدم جام سے وصل پیا کرتا تہا
بوسۂ رخ کے سہارے پہ جیا کرتا تہا

خلش رشک سے واقف یہ دل زار نہ تہا
مرے گلزار تمنا مین کوئے خار نہ تہا

[illegible] دن یہ دن مہر و محبت کے فراوانے تہے
قلزم عشق کا یہ جوش یہ طغیانے تہے
حاسدون کو صفت آینہ حیرانی تہے
جا بجا ہر عاشق و معشوق کی یہ ان باتی تہے

مین فدا اوسپہ تہا وہ حور مرے شیدا تہے
لیلے مجنون کی محبت کی حقیقت کیا تہے

[illegible] رنج ہوتا تہا اوسی مین جو کہین جاتا تہا
بے مری چین نہ اکدم سبے اوسکی آتا تہا
اشک بیساختہ آنکھون مین وہ بہر لاتا تہا
دل ہرا یار کے باتون سے نرا پاتا تہا

مین سمجھتا تہا رہے گی یون ہی الفت اوسکو
ہوگے ہرگز نہ گوارا مرے فرقت اوسکو

[illegible] دیکہنا چاہیے اب خوبئ قسمت کی مرے
بدگمان ہوگی وہ بت کہنے لگا یون مجہسے
اکیدن ایک پریرو کی صفت کی مین نے
سمجھے ہم تم وہین جا بجا کے رہا کرتے ہے

نام تہا صحبت احباب کا یہ بات نہ تہے
اب کہلا ہمیہ کہ یارون کی ملاقات نہ تہے

[illegible] سچ بتا کس سے نیا عشق کیا ہے پیدا
چار سے دن مین تو سب قول و قسم بہول گیا
کسے صحبت کا سمایا ہے تری دل مین مزا
سے بناوٹ کی محبت تری لاحول ولا

تجہ سے یارانہ یہ عہد نہوگا کوئے
زنہار بہر سودا کوئے

حاسدون کی سے لیے ناحق مجھے بدنام کیا
کیا خبر تھی کہ نہین پاس وفا تجکو ذرا
خیر جو کچھ کیا اچھا کیا اور یہ رنج رسا
تجھے شکوہ نہین ہے اپنے مقدر سے گلا
سینے جو چاہا وہ زنہار نہ چاہا تو نے
خوب یہ ہوا کیا دیکر مجھے دہوکا تو نے

۱۲۶ سنکے یہ یعنی کہا فصد کی حاجت ہے انہین
کچھ دوا اپنے کرو جلد کہ وحشت ہے انہین
ہو دن صفا پیشہ مین ناحق کی کدورت ہے انہین
بدگمانی سے یہ بیہودہ شکایت ہی انہین
ہوگیا قابل تعذیر مین ناکردہ گناہ
تم ہے کس مرتبہ مہمل ہو عیاذاً باللہ

۱۲۷ مینے اک بات کہے سے تھے بسبیل مذکور
اسپہ یہ غصہ یہ شکوی کہ ہوا دل رنجور
کچھ نہ کچھ پہلے ہی سے ہے تری طینت مین فتور
قسمین سب ہے کہائین مگر تو ہوا صاف آ کے حضور
حیلہ جو تیرے طبیعت ہی ہوا مجکو یقین
مین نمانونگا یہ غصہ تو بلا وجہ نہین

۱۲۸ تجکو بہکایا ہے لی شبہہ اندازون نے
کان غیبت سے بھری ہین ترے غمازون نے
فتنہ برپا کیا ہے مفسد پردازون نے
جوڑ مارا ہے مقرر یہ تیرے ہمرازون نے
گو یہ سب کچھ کہا پر دفع کدورت نہوئے
میرے باتون کی کسی طرح سماعت نہوئے

۱۲۹ عذر سے اور سے بگڑا وہ بت برق شعار
گرم ہو کر مری پہلو سے اٹھا آخر کار
جم گیا آئینۂ دل پہ کدورت کا غبار
مینے سے صبر کے سل چھاتی پہ رکھ لی ناچار
کیا کہون رنجش بیجا سے جو کچھ حال ہوا
ناوک غم سے جگر غیرت غربال ہوا

۱۳۰ تفرقہ چرخ ستم کیش سے نے باہم ڈالا
- - - آہ ان کا دگرگون نقشا
جب ہوا بند مرے آمد و شد کا رستا
وہان غیرون کا

بجنسہ

روز بد گردش گردون نے دکہایا مجھکو
ہوگیا دیوث عجب کا سایا مجھکو

۱۳۱
پہر مرے دلپہ ہوا حسرت و حرمان کا ہجوم
سنج موجود ہوا اسکے تو راحت معدوم
سوگوارون کیطرح رہنے لگا مین مغموم
اوڑ گئی نیند پہر صف ستم مجہکو نجوم

پہرتا تہا چہرۂ دلدار مرے آنکہون مین
اشک بہر آتے تہے ہر بار مری آنکہون مین

۱۳۲
یاد آتی تہے جو نظارۂ گل و سمن کی بہار
خار از بسکہ مری نظرون مین تہا یہ گلزار
ملے کرتا تہا مین حسرت زدہ مانند ہزار
ہوگیا تہا دل پر غم کا بہلنا دشوار

دہیان اوسکے رخ گلگون کا جو آجاتا تہا
بلبل جان قفس جسم مین گہبراتا تہا

۱۳۳
مضطرب تہا دل مایوس مثال سیماب
تہ و بالا تہا جگر سینے مین شکل دولاب
صورت ماہی بی آب سے تہے خاطر بیتاب
متاسف تہے مری حال پہ سب احباب

بات کرتا تہا کسے سے نہ مین کچہ کہتا تہا
منہ لپیٹے ہوے دن رات پڑا رہتا تہا

۱۳۴
فرقت زلف سے ایسا تہا مرا حال تباہ
جوش سودا سے جہان تہا مری نظرون مین سیاہ
دین و دنیا سے نہ مطلب تہا بجز نالۂ آہ
دیکہکر سوی فلک کہتا تہا مین شام و پگاہ

ساز آباد خدایا دل ویرانے را
یا دہ مہر بتان ہیچ مسلمانے را

۱۳۵
تیغ ابرو کے تصور کا کہون کیا احوال
بہولتا تہا نہ کبہی اوسکے سراپا کا خیال
کاٹتا عمر دو روزہ کا سبب تہا مجکو وبال
پیش چشم آٹہ پہر رہتا تہا وہ حور جمال

دل لگایا مین سے [illegible]
[illegible] گنوایا مین سے [illegible]

۱۳۱ تن میں آتش فرقت سی ہنکا کرتا تہا
داغ دل شمع کیصورت تہا سراپا شعلا
تہا ہر اک عضو بدن گرمی میں اخگر سے سوا
الحذر کہتا تہا جو دیکہتا تہا حال مرا

پاس جو ہوتی ہر اک کرتب آتے تہے
سنکے جلنے ستے ہوا مجہے تو جل جاتی تہے

۱۳۲ وحشتین تو رہتی تہین جوش جنون تہا کامل
رہتے ستے دشت نوردی پہ طبیعت مائل
روح مجنون سے جنون سے مری ہی تہی مجل
ہر بگولے تو سمجہتا تہا مین سیل منزل

کہتا تہا جو دل وحشتے مین عجب لاتا تہا
کبہے صحرا مین کبہے کوہ مین جاتا تہا

۱۳۳ کچہ نئے رنگ کی وحشت تہی نیا تہا سودا
کبہے اسجا کبہے اوسجا سے رہتا تہا سدا
نہ مجہے شہر سے رغبت تہی نہ صحرا کا مزا
دسکے بتیا سے نے دیوانہ بنا رکہا تہا

وحشت آباد جہان مین وہ جنون تہا میرا
قیس و فرہاد سبہی ہے نام فزون تہا میرا

۱۳۴ جیب و دامان سکے اوڑا کرتے تہے پرزی کثر
فوج طفلان کا جو ہوتا تہا مری سمت گذر
دلکو بہلاتا تہا وحشت مین سنگ کبہے رو رو کر
پڑتے تہے سیکڑون مجہہ از و خبر پر پتہر

جس گلی کوچے سے وحشت مین گذر جاتا تہا
پتہرون کا وہان انبار نظر آتا تہا

۱۳۵ اک چمن کیطرف اک روز جو مین جا نکلا
برگ گل نے لب رنگین کا دیا پہر دہوکا
سرو کو دیکہکے یاد آیا وہ قد بوٹا سا
شبہہ نرگس پہ بعینہ وہی آنکہون کا ہوا

روح کو خار غم ہجر سے بیکل پایا
سینے گلگشت گلستان سے بہی بیکل پایا

۱۳۶ ہو سکی تسکین کے ہوا رنج فراوان مجہکو
غنچے دکہلانے لگے تیر کے پیکان مجہکو
ا [illegible] آنے نظر مرغ خوش الحان مجہکو
قتل کا میدان مجہکو

ہر کے جھڑ سے فزون شاخ گل تر جسکو
موج نکہت ہوئے تلوار سے بدتر مجھکو

۱۲۴۲ ہر خیابان نظر آیا مجھے مقتل سے سوا
پتون مین غنچہ خونخوار کا بالکل نقشا
پھول تھے قطرۂ خون شاخ ہر اک تیغ قضا
صوت بلبل یہ گمان نالۂ مذبوح کا تھا

باغ سب گنج شہیدان تھا مری نظرون مین
موج زن خون کا طوفان تھا مری نظرون مین

۱۲۴۳ جب چمن سے دل محزون نے اوٹھائی ایذا
مثل سیلاب جو مین دوڑ کے اسجا پہونچا
سیر دریا کا اشارا مجھے رورو کے کیا
بڑھ گیا دیکھکے دریا کو کچھ ایسا سودا

موج نے یاد جو گیسو کے مجھے دلوائے
آنکھ سے دل کیطرح دیکھتے ہی بھر آئے

۱۲۴۴ دیکھکر بحر کو یون کہنے لگا مین غمگین
تھا کہ اسجا پہ شگفتہ ہو مری طبع حزین
ہین مرے دیدۂ پر آب کی اس مین آئین
بول اوٹھا پھر دل وحشی کہ چلو اور کہین

غم غلط جس سے ہو اب ایسی کوئی بات کرو
نفرے رندون کی سنو سیر خرابات کرو

۱۲۴۵ جب سو میکدہ چلنے پہ طبیعت آئے
اتنے مین مجھکو نظر رندونکی صحبت آئے
از سر نو سر شوریدہ پہ آفت آئے
دیکھتے ہی دل بیتاب کو رقت آئے

کیا کہوں مین کہ وہان جا کے عجب حال ہوا
اشک خونین سے مرا میکدہ سب لال ہوا

۱۲۴۶ چشم ساغر سے یکایک جو مرا آنکھ لڑی
شیشۂ مے نے جو بندوق کی پھیر چلائی
تان کر مجھ پہ مئی ناب نے ماری برچھی
ہر حباب نے گلون سے لگائی گولی

یم البیل [illegible] سے جانے سے لگے
[illegible] آنے لگے

١٤٧ گر یا پھٹتا ہوا تھا چار زبان سی سا گا — کے صحبت میں نہ زنہار لگا جی میرا
قافیہ تنگ کیا جوش جنون نی ہر جا — نظر آتی نہ کہیں صورت تسکین اصلا

کچھ نئے رنگ کے وحشت سے تھے نیا سودا تھا
اپنے احوال پہ افسوس سبھی ہوتا تھا

١٤٨ سارے عالم کا سمایا تھا مری سیر میں جنون — بحر مواج سے تھے رگ رگ میں مری قطرۂ خون
تھا مجھے قیس سے بھی جوش جنون کا افزون — الغرض قابل گریہ تھا مرا حال زبون

خار اندوہ و الم دل میں چبھا کرتے تھے
کاوشیں مثل مژہ مجھسے کیا کرتے تھے

١٤٩ دھجیاں وز گریبان کے اڑا کرتے تھیں — اسپہ سبھی دست جنونکو نہ ذرا تھی تسکین
جاتا تھا شور سلاسل کا بھی تا عرش بریں — تہ و بالا تھے مرے نالون سے جنگل کے زمین

وہ نکلتا تھا دھوان شمع زبان سے میرے
تیرہ ہوتا تھا جہان آہ و فغان سے میرے

١٥٠ داغ وحشت سر شوریدہ پہ تھا جا کلاہ — جوشش سودا تھا مری جسم کو پوشاک سیاہ
اہل ماتم کی طرح سے تھا مرا حال تباہ — آتے تھے تحت جگر لب پہ فغان کے ہمراہ

سینہ کوبی سے مجھے کام رہا کرتا تھا
نالہ کش میں سحر و شام رہا کرتا تھا

١٥١ دل جو در رفتہ سے آتا تھا مرا اک دم گم — رہتا تھا آٹھ پہر بیخبری کا عالم
تنگ و ناموس کا بھی کچھ نہ رہا تھا مجھی غم — ذلتیں روز ہوا کرتے تھیں مجھکو بہم

وحشت طبع سے جاتا تھا میں دیوانہ جدہر
پڑتے تھے چار طرف سنگ ملامت مجھپر

١٥٢ خوب اے گردش قسمت کا کرون کیا شکوا — گھر چھڑا کے مجھے صحرا سے بلا میں پھینکا
کوئی بھی پوچھتا تھا آکے نہ احوال مرا — ان میں بہت ساتھا

درد بیہودہ تو غمخوار غم جانان تھا
سو دروشب دیدہ تر رو کش صد طوفان تھا

۲۵۲ چور تھا سنگ حوادث سی مرا شیشۂ دل — درد پنہان سی تڑپتا تھا برنگ بسمل
آفت تازہ ہوا کرتے تھے مجہپر نازل — جان دینا تھا مجھے سہل تو جینا مشکل

دل مین سودا ی غم یار ہوا تھا پیدا
لا دوا مجھکو یہ آزار ہوا تھا پیدا

۲۵۳ اتنے مین جذب محبت نی دکھائی تاثیر — خود بخود مجھکو کیا یاد سے نامہ تحریر
آیا خط لیکے جو ہین قاصد جادو تقریر — دل مرا شاد ہوا پڑھتے ہی غدر تقصیر

اوڑ گئے پای جنون نام کو وحشت نرہے
ذرۂ ادس مہر درخشان سے کدورت نرہے

۲۵۴ رنج و غم دور ہوا موسم شادی آیا — گلشن دل مین لگی چلنے طرب خیز ہوا
سرِ ہا خار الم کا جو مجھے کھٹکا اصلا — لینے اوس شوخ کو خود شوق ملاقات ہوا

دی کی خط قاصد جانان کے جو لے اپنے راہ
پیچھے پیچھے مین چلا سایے کیصورت ہمراہ

۲۵۵ الغرض خانۂ محبوب مین پہونچا یکبار — دیکھتے ہی جب مجھے بیساختہ دوڑا وہ نگار
چار آنکھین ہوئین جسوقت بہت آیا پیار — پھر بناوٹ سے لگا کرنے محبت اظہار

سینے سے بے مصلحۂ ظرف کے نفرت سے چہپا ہے
خوب سے اپنے سب جلے دل کے پہپولی پھوڑے

۲۵۶ واقعے میری جدائی کا تمہین تھا صدما — دل مرا جانتا ہے تم نے جو کچہ رنج سہا
منفعل ہو گئے جانکاہ اوٹہانے ایذا — کل تلک شور تھا وحشت کا تمہارے ہر جا

خاک ... تھے موسے گلیون مین پہرا کرتے تھے
زہ ... حشر بپا کرتے تھے

کے جو تنبیہ تو اس مت ہو انیچ کمال
زرد ہو ضعف سی تم رنگ کی بیچ کا ہے لال
مین بہلا دیتا ہون ہے غیر تمہارا احوال
تکو مین بہول گیا تہا تمہین میرا تہا خیال
آشکارا ہے جو بات اوسکو نہان کیا کیجے
اب جو کچہ ہے عیان اوسکو بیان کیا کیجے

۱۵۹
کیا کہین تمسے سے ایجان ہمین تو بد ظن
راست باتون سی بہی کرنا ہمارا تہا چلن
ہمین لوگون کو بہلاتے سے دکہا کر جوبن
دوست کو اپنے سمجہتے تہے ہمین تو دشمن
مرتے ایجان اور آتے تہے ہمین غیرون مین
بے بلائی ہوئی جاتی تہے ہمین غیرون مین

۱۶۰
شوق تہا میلون مین جانی کا ہمین کو ایجان
تہا ہمین کو سنے لوگونکی ملاقات کا دہیان
صحبتین کرنی کا لاریب تہا ہمکو ارمان
چہلے غیرونکو ہمین دیتے تہے ہر دم ہر آن
سیر بازار ہمین صبح و مسا کرتے تہے
تم نمازین مری جان گہرمین پڑہا کرتے تہے

۱۶۱
خیر گذری کہ مجہے بہیج کے خط بلوایا
مینے سب ہے ڈہونڈہ نکالا تہا پیرایا
ورنہ تم دیکہتے اس اپنے تغافل کا مزا
دیکہتے اوسکو تو رہتے نہ تمہیں ہوش بجا
رنگ تقریر سے اب کہینچ کے اوسکی تصویر
اسے ہے دکہلاتا ہون آپ اپنے سفیر تزویر

۱۶۲
وہ بلا زلف ہے اوسکے جو کبہی آئی نظر
بل بنکلجا ہی ترا دیکہہ کے اوسکو یکسر
ہوش پاؤنگا نہو تجہکو نہو سکے خبر
ہے یقین مار اتار سے وہ تجہے لٹکا کر
دل ترا شانہ صفت اوسمین اولجہ کر رہجاے
لاکہہ تو پیچ کرے تو بہے ترے ہاتہ نہ آئے

۱۶۳
نکہت زلف مسلسل جو ہوا پر آئے
روز اک تازہ بلا وہ ترے سر پر لائے
مو تو دیوانہ وہ زنجیر ترے بنجائے
اگر تو کرے یہاں لئے پائے

نادک رنج و الم سے تو دل افگار رہے
شانہ کی طرح کشاکش میں گرفتار رہے

ایڑیوں تک نظر آجاویں جو اوس کے بال — پیچ وہ تجھ پہ پڑیں یار کہ جینا ہو وبال
بالش غم سے ترا سر نہ اوٹھے ہو نڈھال — گیسوئے مشکیں بنے جان کو تیرے جنجال

جیتے جی دام سے اوسکے نہ رہا تو ہووے
سدا اوٹھائے تو گرفتار بلا تو ہووے

موتیوں سی جو بھری مانگ وہ خورشید لقا — ڈوب جائے عرق شرم میں تو سر تا پا
خود بخود کاٹ رہے ہوش ترا دم ہوتا — تا کہ تیغ اجل سے کٹے اوسکا جلوا

جھوٹی موتی کی طرح فرق تری بات میں آئے
آبرو تیرے ابھی خاک میں ساری مل جائے

نظر آجاوے جو وہ چاند سا ماتھا تجھکو — عشق پہ عشق سے آلگیں غیر تری جا تا ہو
وہ پری زاد کہے طرفے سنبھلو سنبھلو — سنکے بن شاد ہوں تو غم سی جلی وجد

جان بلب جب غم جانکاہ سی پاؤں تجھکو
گریاں کرکے شب و روز جلاؤں تجھکو

تیغ ابرو کی پرش دیکھے او ظلم شعار — جان دینے پہ تو آمادہ رہے لیل و نہار
جوہر اپنے جو وہ سفاک دکھائے اکبار — لاکھ تو سینہ سپر ہو نہ ترے اوسکا وار

سخت جانی سے تجھے سل کے ہوا ایذا ای ترک
زخم کی طرح لہو تھوک کے ترکیا کیا اے ترک

ناوک شوخ مژہ توڑ دکھائیں ایسا — نظر آئے تجھے غربال ہر اک عضو اپنا
زیست کا لطف نہ باقی ہے تجھکو اصلا — سوکھ کر غم سے ترا گل سا بدن ہو کانٹا

چھوڑیں ہر کہ سے اگر وہ بت گمراہ تجھے
بھاگ زندہ ہر گز نہ ملے راہ تجھے

نظر آوے چشم خماریں پہ جو سہوا بے کرے
نشۂ بادۂ غم ہوش اوڑا دی تیرے

آنکھ لڑتے ہی پڑیں جان کے تجکو لالے
دل کباب ایسا ہو تیرا کہ گزک بنجاے

لال ڈورونکا جو گلدام وہ آنکھین دکھلائیں
بلبل دلکو ترے صید کے مانند پھنسائیں

[illegible]

شعبدی مژۂ چشم دکھائیں ایسے
کبھی وحشت کی نظر سے جو ادھر تو دیکھی

رشک سے چین نہ تیلے کیطرح آی تجھے
دفعۃً پنجۂ مژگان لگائیں ڈھیلے

چشم مردم کو ترا حال تماشا ہو جاے
تنکے چننے لگے ایسا تجھے سودا ہو جاے

[illegible]

دیکھکر جلوۂ گوش صنم خوش اطوار
دُر آویزہ کے تجکو نظر آے جو بہار

کان سیماب کے بنجای ترا دل ای یار
دل گرفتہ صدف دہر مین ہو گوہر وار

سب سے اور اوس مہ کامل سے جو سرگوشی ہو
فرط خجلت سے تو آمادۂ روپوشی ہو

[illegible]

شمع بینی کو جو تو دیکھے ہوا اور ہے لقا
شعلۂ آتش حسرت سی جلے تو ایسا

صورت اخگر افسردہ بجھے دل تیرا
زلف پرپیچ یہ تیرے ہو دہوین کا دہوکا

غم جانسوز سے تغییر یہ حالت ہو ترے
نہ بجھے اشکونکے چھینٹو لنے تری دلکی لگی

[illegible]

دیکھے وہ آئینۂ رخ تو یہ حیرانی ہو
سکتہ ہو جای تجھے رخ کی طغیانی ہو

زلف جوہر کیطرح تجکو پریشانی ہو
آبرو سب ترے اور اپنے شرمانے ہو

ہمہ تن غرق یم آب ندامت ہو جاے
وید دم ہیز سے تری واسطے آفت ہو جاے

[illegible]

مسکرا کر لب لعلین کو جو وہ شوخ دکھاے
مجھے کہل ملکے وہ باتین کرے جو

حسکے اگے اسی بات کہ تجکے بات نہ آے
ترے منہ پہ پہپا جاے

رنگ پھیکا ہو ترا دیکھے جلوا اوسکا
خون رہسون ہے رو است تجھے لا کہا اوسکا

دیکھلے تو اگر اوسکے مسے آلودہ زبان
جوہر تیغ تبسم ہے جو ہون تجھپہ عیان
گل سوسن کیطرح نکلے تری منہ سی دھوان
وہم ... کی جای تری قتل کا ہوئے سامان

ہر کلام اوسکا ترے واسطے تیین ہے
طنز آمیز تکلم ہے تجھے تلقین سے بنے

اشک جاری ہون جو دیکھے تو دندان اوسکے
ہون نہین ہے کی کیونہ لے جگر کے ٹکڑے
موتیا بند ہو آنکھونمین بعبارت زہے
دانت پیسا کرے تا زیست تو فرط غم سے

اوسکے دانتونکے چمک برق گرائے تجھ پر
خرمن تاب و توان خاک سیہ ہو جل کر

دہن تنگ سے کے خوبی پہ کرے تو جو نظر
دل گرفتہ صفت غنچہ رہے تو کیسر
مبتلاے غم جانکاہ رہے شام و سحر
گلشن دہر سے ہو جای روان تنگ اگر

نام کوئے نہ لے گمنام تو ایسا ہو جائے
بے نشان خلق مین تو صورت عنقا ہو جائے

دیتے ہو سیب ذقن کے تجھے پیغام اجل
چمن باغ جہان سے یہ لے تجھکو ہل
کے کروٹ کسے پہلو نکھرے آئی کل
دفعتہ راحت و آرام مین آجای خلل

چاہ مین چاہ ذقن کے ہو یہ نقشا تیرا
شکل دولاب رہے دل تہ و بالا تیرا

دیکھکر گردن نازک کے صراحی ای یار
اسقدر کیف سے رنج سے ہو تو سرشار
غنچۂ دل کے گلا لے تو کرے اوسپہ نثار
ہو تجھے فصل خزان گلشن ہستی کی بہار

یہ خمار المدد تو ترے سر پہ لائے
... ہو جائے

ثنا نے دیکھے تو نظر آتے سب تجھے شان خدا — رات دن تجھکو رہے شمس و قمر کا دہوکا
جوہر آپنے سے دکھلائے سب اونکی صفا — کچھ نہ بن آئی سب تجھے بگڑے یہ تیر القضا

شان و شوکت تری اون شانون کے آگے کٹ جائے
بسکہ زلف اونہین دیکھتے سب تو لٹ جائے
١٨١١

گول گول اوسکے وہ بازو جو نظر آجائین — دل کو ہی بت تری مچھلے کی طرح تڑپائین
نور تن اوسکے نیا رنگ سب تجھے دکھلائین — ہاتہ مل سکے تو رہ جائے نہ وہ ہاتہ آئین

بانکپن بہو بے سر دست وہ صد ما پہونچے
دسترس جب نہو دل کو ترے ایذا پہونچے
١٨١٢

دیکھ لے ساعد پر نور کا جوبن تو اگر — رنگ اور جاتے ترا صورت کا نور سحر
ہو جنون پنجہ رنگین جو سب تجھے آئین نظر — اور نکلے اک اک رگ جان کے لیے ہو نشتر

قتل کر ڈالے سر دست وہ دلبر تجھکو
ناخن اوس قاتل عالم کے ہون خنجر تجھکو
١٨١٣

داغ تازہ تجھے دے جاند سا سینہ اوسکا — صورت کبک دری ٹہانسے دل ہو تیرا
سینہ کو دل سے سروکار رہے تجکو سدا — ہاتہ کو زہی سے ہو نفرون سے گری تو لیا

سانپ لوٹین تری چہاتی پہ جو وہ یاد آئے
دل پہ بجین ہو لب پر ترے فریاد آئے
١٨١٤

نظر آجائین جو اوس گل کی ترنج پستان — پاسنے بہر آئی تری منہ مین سن کے غنچہ دہان
پہر ترش روئی سے تو بجسے نہ لی تا امکان — زندگی بہر رہے تو جو کرے پر اپنے نالان

جام اوس شربت انگیا کے جو تجکو نظر آئین
ترے دندان ہوس شرم سے کہٹے ہو جائین
١٨١٥

آفت جان شکم صاف کا نظارہ ہو — دل ترا صدمی سے آئینہ صد پارہ ہو
منہ چھپانے کے سوا کچھ نہ تجھے — لب عنّاب ترا پارہ ہو

	اوسکا جلوہ ترے باعث سبب غم ہو جاے مار کر بیٹھ تو مر جاے یہ عالم ہو جاے	
رشتۂ جان مین پڑی اک گرہ الجھن کے پڑے ہے یقین فرط خجالت سے زمین مین تو گڑے		دیدۂ ناز نے پل بھر جو تری کی نگہ آئی دل نازک کو ترے رشک کے صدمے ہین بڑے
	حرف آجای تکبر مین سخن چینے مین رخنے پڑ جائین ہزارون ترے خود بینی مین	
ہاتھ سر پر کبھی مارے تو کبھی زانو پر کچھ سبب آئے نہ بجز رشتۂ موہوم نظر		نازکی سی جو تری سامنے نکلے وہ کمر چشم حسرت سے جو دیکھے اوسی تو اچھی نظر
	رشک اوس جان نزاکت سے یہ پیدا ہو تجھے دوڑا دوڑا تو پھرے غم سی کرکٹے ہوے	
غم جانکاہ سے ہر دم رہے لب پر تیرے آہ دب مرے کوہ حسد کے تلے تو او گمراہ		کون پروا اوس بت کافر کی کرے گر تو نگاہ بار اندوہ سے ایسا ہو ترا حال تباہ
	غم کے تصویر تو بنجاے یہ نقشا ہو جاے دیکھکر روپ اون آئینون کا سکتا ہو جاے	
پھرے آنکھون مین ترے جلوۂ صبح بلور نہ اوٹھے سر زانو سے ہو ایسا تجھکو		نظر آجائین اگر تجھکو وہ رائین پر نور اب حیرانی یہ حیرت ہے تجھے ای مغرور
	سیر جینے سے اونہین دیکھی ہے تو ہو جاے تیغ ستم سے تجھے ہر کاسہ زانو ہو جاے	
دیکھ لے اونکو تو لرزہ ترے اعضا مین آ جو نقش پا سے سوا خوار وہ بھی تجھکو		پاون وہ پنجۂ خورشید سی پر نور مین جو فتنہ برپا ہو جو دو گام سے چلے وہ خوش خو
	میرے نظرون مین جچے جو وہ تو سراپا او رشک سامنے [illegible]	

191 پاس بہلا کے اوسے لطف و بہانون سے رات — آنکھہ اوٹھا کر نہ مجھے دیکھون نہ پوچھون کچھ بات
مثل دل بر مین رہا میرے جو وہ مشغلہ صفات — لوٹے انگار دنیہ تو سیر لطیح اور بد ذات

جان پر تیرے سبب اسکے ندامت ہوئے
جسقدر رنج تجھے ہو سبب مجھے راحت ہوئے

192 صحبتین لطف کی ہر روز ہون جیسے ہون — زندگے غم سے تری تلخ ہو من کچھ تو نہ سہے
جو سنا ہے سنو تو سے وہ نظر آئی سبھے — اپنے احوال یہ دن رات کرے تو نالے

ایسا تو کیفیت سے رنج سے مدہوش رہے
دین و دنیا کے سبھی یاد فراموش رہے

193 رنج ہو مجکو مری عیش سے مین ہون مسرور — دل لگی میرے ہو بیدل رہے تو ای مغرور
پاس سے اپنے کرون دور تجھی تا مقدور — کبھی موجود نہ سمجھون مین تجھے اوسکی حضور

پاس میری سحر و شام وہ گلفام رہے
مثل شبنم تجھے رونے سے سدا کام رہے

194 دم بدم رون اوسکی محبت کا نہون تجھی خبر — شکل آئینہ رہون محو جمال آٹھ پہر
سر سے سر رونا او تارون مین تجھی کہلا کر — پہیر لون منہ جو کرے تو مرے جانب کو نظر

ذلتون سو کے سناؤن مین ترا ہی ترسے
مزرع دل پہ ترے ابر ندامت برسے

195 رنج ہے اوس سے جو ہے چین تو مین راحت سمجھون — مجھے بگڑے جو وہ ہو نہ بگڑنا مین فراغت سمجھون
زندگی تلخ جو ہو جای حلاوت سمجھون — ہو نہ ذاتی شنیدہ و گفتہ سے حقیقت سمجھون

جہیل لون عشق مین جو آفتین آئین مجہپر
مین وفا سمجھون کرے گر وہ جفائین مجہپر

196 گرچہ ہو عشق سراپا سے سراپا ایذا — سب گوارا کرون پر لون نہ کبھی نام ترا
بن کی تلوار کرے قتل جو ہر عضو اوسکا — سلے مرے کا ہے بخدا

شاد ہون شکوہ جو رب آنظلم کر و ن
آنکھین ہے وہ جو گلو اسے کو مین عم کرون

سنبلین زلفونکا دیدار رہے مد نظر
صفت شانہ جو صد چاک سراپا ہو جگر

دل کو آشفتہ سری سے نہ ذرا ہے ہو جو خبر
تو ہے دل حلقۂ گیسو سے نہ نکلے باہر

گو ہے جان کا جنجال نظارا اوسکا
مثل مشاطہ ہو ہر پیچ گوارا اوسکا

گر جلا ی صفت مہر درخشان وہ جبین
تیغ ابرو جو کرے وار کہون مین تحسین

تہنہ کی آنکھون مین پڑے اف نکرون ہو تسکین
ہون ہدف ناوک مژگان کا تو ہون غرق خون مین

عشق مین کوشش دل ریز کے فریاد کرون
کبھی بھولی سے ہے اسی بت نہ تجھے یاد کرون

گل رخسار کا نظارہ کرون آنکھ بھر
نکرون شکوہ نباؤن کوئی بوسہ بھی اگر

غیرت دامن گلچین ہے دامان نظر
مانگے بھی جاؤن جو گالی بھی وہ دے جھنجلا کر

سامنے تیرے اوسے رونق آغوش کرون
نہ ہے یاد تو ایسا مین فراموش کرون

شمع بینے کے محبت سی ہو گو ناک مین دم
گو مری حق مین وہ لا لب شیرین ہو سم

رو دون گو عشق گل رخ ہی شال شبنم
گو زبان اوسکے بھی تیر سے لیے تیغ ستم

کون تجھے سے کہے یار تو ہرجائی ہے
تجھے سے ملنے کے قسم دل نے مری کھائی ہے

برق دندان ہے اگر خرمن دل جلجائے
الفت جاہ ذقن نوح کا طوفان لائے

بات کے بوسے ہین ہم اف نہ زبان پر آئے
دم بھرین جاہ کا ہم گو وہ کنوین جھنکوائے

صاف تو یہ ہے کہ ہے تجھ سے نکدر ہم کو
تو بڑ... سے تنفر ہم کو

دل سے جلے چنبر گردون یہ جو ای شعلہ جمال
خوش ہون وہ ہاتہ کرین جان کا مجسے جو سوال
مثل اخگر ہون فرحت سے سدا لالون کا
غم نہین جلو سی اون شانون کے دل ہو پامال

مر مٹون عشق مین اوسکی ترے پروا نکرون
کہوٹے داموں ہے مین اب ترا سودا نکرون

۵۲۰ شبنمین چہوٹین مری نظارۂ ساعد سی اگر
اونگلیان ناوک دلدوز بنین گر کیسہ
توبہ اوس پنجۂ انور کا رہون دست نگر
ناخن ایک ایک مرے قتل پہ کہینچے خنجر

لاکہ ایذا مین ہون پر جان حزین شاد رہے
تجسے نفرت نگراو ہانے بیداد رہے

۵۲۱ عشق مین سینۂ انور کے ہو گو حال تبون
غم نہین الفت پستان مین جو ہو جاے جنون
توبہ ای یار رہون قل سی مین اوسکا مقرون
سب گوارا ہے ولیکن نہ کبہے تجسے ملون

طالب وصل ہو تو مجسے مین انکار کرون
وہ مجے منہ نہ لگائے مین اوسے پیار کرون

۵۲۲ ہیٹ بہر کر وہ ستمگر مجہ پہ اگر ظلم کرے
ناف کی چاہ مین گو جان حزین ڈوب مرے
سمجہون راحت اوسے زنہار مرا جی نہ بہرے
نکبہے اوسکو ترا دل نہ کبہی نام دہرے

سب گوارا ہے ولیکن نہین رغبت تجسے
بخدا اب تو ہے بیزار طبیعت تجسے

۵۲۳ عشق اون بر انون کا تکیے مین اگر مجکو ستائے
خوش ہون وہ پای نگارین کوئی ٹہوکر جو لگائے
کبہے صدمہ ہو نہ اب بت مجے افسوس نہ آئے
جان پا جاؤن اگر جان ہے اوس کوچی مین جائے

تن بدن آتش حسرت سے جلے یار ترا
جل بجے تو ہون تو ہے مین خریدار ترا

۵۲۴ اسقدر مجکو جلاؤن کہ ہو جینا دشوار
ناوک رشک سے ہو جای ترا سینہ فگار
اوسے پیار کرون سو سو بار
تری منہ پہ ہو غم سے نزار

آ کے دیکھے جو ترا حال اوسے حیرت ہو
سنکے کیا کہا کے تو مر جائے اگر غیرت ہو

سچ اثیر سخن سنکے وہ غارتگر جان
بولا کچھ ہوش مین آ وکہ ہے تمکو خفقان
مین کہان تم کہان اور رسم ملاقات کہان
تمکو پروا نہین چاہے سراسر یہ گمان

عشق نوالنس نیا تمکو مبارک ہووے
نفت کے دیجیے اوسے جو آپ کا گاہک ہووے

سیکڑون پھرتے ہین یان ایسے مجنون عطرد
خواب مین بھی نہین مرتی ہی نہ ادنکی ہوس
مفت جھگڑے کو بڑہاتی ہو یہ باتین ہین فضول
کچھ نہ ہوگا بجز رنج تمہین اس سے حصول

چاہنے والون کا دنیا مین ابھی قحط نہین
ہم سلامت ہین تو عشاق کا بے قحط نہین

سر فدا کرنے پہ سر گرم ہین لاکھون جانباز
اپنے خدمت مین ہے عالم کو تمنا نیاز
جسکو اونسے بیان لیتے ہو وہ کرتا ہی ناز
تم نے اوس سے کر وجہ ہوئی تمہارا ہمراز

دل مین کیا سمجھے ہو پروا ہے تمہاری کسکو
ہوش مین آ و تمنا ہے تمہارے کسکو

یہ تو فرمائیے کس بات پہ اتنا ہے غرور
اک تمہین چاہنے والی ہو یہ دل سے ہی دور
صاف ہو جاؤ اگر ہے سے ملنا منظور
لگ لیے مجھ سی ہے نفرت یہ ہے اپنا دستور

یاد ہو گا کہ سدا عشق کا دم بھرتے تھے
بات سنتے نہ کسی طرح ہم نہ کبھی کرتے تھے

یہ تو ہم دل نہین ہے ہمسا نہین عاشق کہ سنا
قیس و فرہاد سے بڑھ کر ہین محبت کے دہنی
جیسے ہو ہے سے زیادہ نہ کم گنہگار ہے شیخ
عاشقون کی ہے دنیا نہین ایسی خفگی

… ے جو یہ کیا کرتے ہو
… یدا کرتے ہو

سچ کہو یاد ہے کچھ جب سے تمہیں اپنی حالت　　عشق میں زلف پریشاں کی بڑھی تھی وحشت
ضعف سے زرد رہا کرتی تھی رخ کی رنگت　　اپنے احوال پہ خود ہوتی تھی تمکو عبرت
مشغل ہجران دولت پہ پڑے رہتے تھے
سامنے میرے لٹکتے سے تھے گھبرے رہتے تھے

بند ۱۱۳
یاد ہے درد سر یاد جبین سے ایذا　　یاد ہے خنجر ابرو کے پرستش کا صدما
یاد ہے آنکھوں پہ سرمے کی طرح سے لینا　　یاد ہے نیش مژہ نوش سی تھی تمکو سوا
کیا تعلیم آج جو تم عہد وفا بھول گئے
تو پڑ تیر نگہ ناز کا کب بھول گئے

بند ۱۱۴
کون نظارۂ بینی کی ہوس رکھتا تھا　　سچ کہو الفت عارض کا کسی دعوی تھا
کون لا کے کیطرح لب پہ مرشید تھا　　کیوں جی کسکا دہن تنگ پہ دل آیا تھا
کسکے آہوں کا دھواں تا بفلک جاتا تھا
کسکو یاد مسے لب میں نہ چین آتا تھا

بند ۱۱۵
کسکے دانتوں پہ چبایا تھا تو ہونٹوں کا مسّی　　کس زبان سی تھا تجھے یاقوت کی سنے کا مزا
کون بے چاہ زنخدان میں ترا دل تھا گرا　　کسکا اس گردن پہ نور پہ کٹتا تھا گلا
کون تھا عشق گلو جسکے گلو گیر رہا
کون تھا کانوں کی الفت میں جو دلگیر رہا

بند ۱۱۶
کون کہتا تھا کہ شانو پہ عجب ہے جوبن　　کسکو تھے مد نظر ساعد بازو کی پھبن
کون تھا دست حنائی شہ ہمدل میں　　کسکے نظروں میں تھے [illegible]
کون کہتا تھا کہ وہ ہاتھ جو ہاتھ آئیں گے
دم میں چھڑ بوٹے کی طرح سے ہم لائینگے

بند ۱۱۷
کسکے سینے کی محبت نے ادھ مارا تھا تمھیں　　[illegible] پر تیر نظر مارا تھا تمھیں
ہجر کسکا تمکو کسطرح گوارا تھا　　ابھی مارا تو مارا تھا تمھیں

دسترس کون سی تھی ہم کو یہ نہو سکتا تھا
سینہ کو سب کا بتا دو تو کسے سوجھتا تھا

۲۱۹
سونگھتے رہتے تھے بو کسکے بغل کی اکثر
کسکے پہلو کا تصور تھا تمہین آٹھ پہر
آینہ کس شکم صاف کا تھا مد نظر
ناف نے کسکے ڈبویا تھا تمہین بہو

کیسے تو کسکے کمر عشق کرین خم سے تھے
الفت اس پشت کی کسکے لیے بار غم سے تھے

۲۲۰
گولون پہ پای نظر کسکا پھسل جاتا تھا
کسکا دم دیکھکے رانون کو نکل جاتا تھا
شمع ہر ساق پہ دل کسکا پگھل جاتا تھا
کون تلوون پہ مری آنکھون کو مل جاتا تھا

پاؤن پڑتے تھے سدا اپنے وہ دن بھول گئے
ہوش مین آؤ ذرا اپنے وہ دن بھول گئے

۲۲۱
ہمکو چاہا تو ہوئے آپ جہان مین مشہور
ورنہ کس کھیت کی مولی تھی تمہین حضور
پہلے بے جانتے تھے عشق کے کیا ہین دستور
ہوش مین آؤ ذرا جا کے کہین سیکھو شعور

اپنے باتون کا ہے انجام برا یاد رہے
ہم طرح دیتے ہین اتنک یہ ذرا یاد رہے

۲۲۲
عقل کی باتین کرو ہوش مین آؤ صاحب
کہین عشاق سے بھی بگڑتے ہین بتاؤ صاحب
ہم جو کہتے ہین اوسے دھیان مین لاؤ صاحب
شان مین عشق کے بٹا نہ لگاؤ صاحب

یہ سمجھ لو کہ جو ہم بگڑے تو آفت آ جائے
حشر برپا ہو ادھر ہم بھرین قیامت آئے

۲۲۳
دیکھو اچھے نہین یہ بات برا کرتے ہو
اپنے دل مین تو ذرا سوچو یہ کیا کرتے ہو
ہٹ دھرمی ہوا بے ناحق کا گلا کرتے ہو
اپنے کردار سے باز آؤ خطا کرتے ہو

اب تو [illegible] طرز نرالے تھے
[illegible] نکالے تھے

۲۲۴
جانگسل ہجر کی ایذائیں وہ دن بھول گئے — حسرت و یاس سراپا تھے وہ دن بھول گئے
آرزوئے وصل کیا کیا تھے وہ دن بھول گئے — بات کرنے کی تمنا تھے وہ دن بھول گئے

واہ واہ آپ ہی عشق کا دم بھرتے تھے
پھر اسی منہ پہ یہ کہیے گا کہ ہم مرتے تھے

۲۲۵
ملتفت ہم پہ جو ہوئی تم ہوئی ایسی منظور — بالکل بھول گئے مہر و وفا کا دستور
اتنے کج خلق ہوئے واللہ مروت سے بھی دور — یہ تو فرمایئے کیا ہم سے ہوا جرم و قصور

ہم منانے میں غضب سے تمہیں کچھ دھیان نہیں
تم سا بے دید جہاں میں کوئی انسان نہیں

۲۲۶
یاد ہے ہم اگر اک دن کو کہیں جاتے تھے — آدمی بھیج کے کس شوق سے بلواتی تھے
رنج جانکاہ تمہیں ہوتا تھا گھبراتی تھے — بے ہمارے نہ کبھی چین ذرا پاتے تھے

تھا نہ اک آن گوارا غم فرقت تم کو
کوئی اس سے زیادہ تھی مصیبت تمکو

۲۲۷
کام رہتا تھا خوشی سے مری دن رات تمہیں — تھے اطاعت کے سوا یاد نہ کچھ بات تمہیں
زندگی کا تھا مزہ لطف ملاقات تمہیں — عشق دکھلاتا تھا اعجاز و کرامات تمہیں

تابع حکم تھے ایسا مرا دم بھرتے تھے
جو مرے منہ سے نکلتا تھا وہی کرتے تھے

۲۲۸
میں شگفتہ جو ہوا تھا دم بوس و کنار — نالہ کش ہوتی تھے تم رنج سے مانند ہزار
کہتے تھے سچ ہی یہ ہو لوں کے ہی انظار و غبار — بے منائے مری تھمتے تھے نہ آنسو زنہار

میری دلجوئی سے ہر وقت تمہیں مطلب تھا
اب جو احوال تمہارا ہے وہ آگے کب تھا

۲۲۹
یہ جو میں جانتا کرنا نہ محبت سے تھے ملتے — کسی صورت سے ملتے
کیا برا دن تھا کہ جس دن ہوئی الفت سے ملتے — شکایت سے ملتے

آدمی آدھ جو ہوتا تھا ہوا دور کرو
عمر اسے بین سے کہ اب عشق کا مذکور کرو

رنج و محنت نے رہے بیچ جو زبان یاد نہیں لا ارمان
شمع سان سوز نہان سے ہمین سراپا جل جاؤن

خون ہو چشم دل غم دیدہ سی یان تک برساؤن
خلق کو نوح کے طوفان کا تماشا دکھلاؤن

زورق چرخ ہم اشک مین طوفانے ہو
کرۂ نار تلک آنسوؤن کا پانی ہو

الغرض رو رو بدل یار سے تا دیر رہے
گر گلہ نے کیا اوسی شکایت کبھی کے

رہ او دہر رویا ادہر بندھ گئی ہچکی سیرے
دیدۂ تر نے لگا دی مرے سارن کے جھڑے

دونون جانب سی بخار دل پر غم نکلا
اشکون سے کے ساتھ دہوان آہون کا پیہم نکلا

غیر سے ملنے کی لی یار نے پہلے تو قسم
بعد مدت ہوئی مسرور جو طبع پر غم

بادۂ وصل کے پھر جام پلائی پیہم
ہو گیا محو خماری فرقت کا الم

دل مین باقی نہ رہا ہجر کا کچھ بھی تجسنہ
عیش مین ہونے لگے عمر بسر ای بجسنہ

تمام ہوا

ملال

تخلص ہے شیخ محمد حسین صاحب کا صاحب دیوان
ہین شاعر خوش فکر رنگین طبع ہین شاگرد ہین
مرزا محمد اصغر علیخان نسیم دہلوی کے مولد او
مسکن انکا اور انکے بزرگونکا ہمیشہ سے
لکھنؤ ہے یہ واسوخت جو مندرج مجموعۂ
ہذا ہے انہین کا طبعزاد اور نتیجۂ فکر
آسمان پیما ہے ارباب ذوق ملاحظہ فرمائین
لطف کلام رنگین اوٹھائین فقط



ہاں جب وار کہ دل گرم فغاں ہوتا ہی
دیکہ داغ جگر ہی شعلہ فشاں ہوتا ہی
بیوفا سوز الم وقف زباں ہوتا ہی
شکوۂ آتش بیداد بیاں ہوتا ہی
ضبط کو آج خیال ستم ایجادی ہے
نالہ ہٹ پہ ہی خموشی مری فریادی ہے

کیا کریں صبر کہ اب صبر کی قابل نہ رہی
جنکو تھا پاس وفا وہ جگر و دل نہ رہی
وہ مزی لطف ملاقات کی حاصل نہ رہی
ہم وہ عاشق نہ رہی تم مہ کامل نہ رہی
ہٹ گیا جی سر گیسوی چلیپا کیسا
ہوش میں آؤ کسی عشق ہی سودا کیسا

انتہا بھی ہی مشق فغاں کی ظالم
حد بھی کوئی ستم ہوش ربا کی ظالم
ہاں کیا شرط وفا تو نے ادا کی ظالم
مجھسا خاموش ہوا ناز کشا کی ظالم
ضبط میں ہم [illegible] آہ و فغاں آ ہی گیا
[illegible] لب پہ [illegible] آ ہی گیا

اتنی سی بن ہین غم عشق بہلایا نہ گیا
ایسی خود رفتہ ہوی آپ مین آیا نہ گیا
خود چھپی ولولۂ شوق چھپایا نہ گیا
اسقدر بگڑی کہ پھر خاک بنایا نہ گیا

ہیو قاتھے ہوے عمر گریزان کی طرح
گھر کیا سینۂ اغیار مین ارمان کی طرح
۵۵

خیر غم زہر نہین ہی جسے کہا ہی تسکین
نقش دیوار نہین ہین کہین جا بیٹھی تسکین
صدمہ کچہ ناز نہین ہی کہ اوٹھا ہی تسکین
دل کوئی عیب نہین ہی ہوگا ہی تسکین

ڈھونڈھ لیتی ہین کوئی شوخ ادا اور نیا
جسکا انداز نیا عشوہ نیا طور نیا
۵۶

دیکھ لو خواب مین گر اوسکی ادا کا عالم
نظر آنے لگی حسرت سی قضا کا عالم
بھول جائے روش موج صبا کا عالم
داغ دی روز مری بخت رسا کا عالم

رشک سے کشمکش حسرت بیجا مین رہو
عمر بھر آپ سے ملنے کی تمنا مین رہو
۵۷

خندہ زن رہتی ہی ہنسے پہر گل کیطرح
ہر گھڑی ہار گلے کا رہی کاکل کیطرح
باتون مین تمکو اوڑایا کری بلبل کیطرح
پیچ کہایا کرو تم دیکھہ کی سنبل کیطرح

بگڑو بن بن کی سدا زلف پریشان ہوکر
بگڑی بگڑی ہی ہو جگر میں اک [illegible] ہوکر
۵۸

ہو جبین مطلع خورشید قیامت اوسکی
شکل آئینہ بنائی تھین حیرت اوسکی
داغ دی ماہ ہما تاب کو حسرت اوسکی
سر اوٹھانی نہ دی زانو سے ندامت اوسکی

تیغ ہر دم ستم جنبش ابرو سے چلے
دل کی [illegible] تیر ستم اپکی پہلو سے چلے
۵۹

خون دلا ہی جنبش ناوک مژگان کیا گیا
بیشک عشق مین ہوش کسب غم [illegible]
[illegible] ستم ناز کا سامان کیا گیا
[illegible] دل مین پشیمان کیا گیا

نظر آجائی جو عالم کبھی اوس سینے کا
نہ رہی خواب میں بھی حوصلہ خود بینے کا

شوخی چشم فسون خیز رولائی تمکو
نظر دیدہ عاشق سے گرائی تمکو
خاک میں اشک کی مانند ملائی تمکو
جو نہ دیکھا ہوا انکھوں سی کھائی تمکو

پانی پانی ہو ندامت سی پسینا آئی
اپنی صورت پہ تمہیں آپ ہی رونا آئی

گرمی حسن دل افروز جلائی ہردم
پاس بیٹھی مری اور تمکو اوٹھائی ہردم
گفتگو بلبل تصویر بنائے ہردم
سامنی غیر کی آنفس بنفس کی بولائی ہردم

داغ دی عارض پر نور سی بیٹھی بیٹھی
صفت شمع جلو دور سی بیٹھی بیٹھی

لب ہوں یاقوت میں درج ہو دندان گوہر
سیب فردوس سی ہو سیب زنخدان بڑھکر
ہو زلال شکر موجہ آب کوثر
سر نکالی جو پڑی حور کی گردن پہ نظر

حلقہ در گوش زمانی کو ذرا گوش کری
خانہ بر دوش مری طرح تمہین دوش کری

بھولی بازو کی نزاکت صفائی اوسکی
دلمیں ہر وقت رہی یاد سمائی اوسکی
موج بوی گل تازہ ہو کلائی اوسکی
شعلہ شمع ہو انگشت حنائی اوسکی

ناخنوں سی جو مقابل ہو ذرا عالم میں
ماہ نو ہو ابھی انگشت نما عالم میں

جب چلی ناز سی وہ سرو خرامان تنگی
دلو بانا ز کرین تنگی پیراہن کی
پر ملا کشمکش جوش ہو بستان تنگی
گدگدا ئون میں اراد و نکو ہیت پر فن کو

[illegible] دل چالاکی پہ
[illegible] کی [illegible]

وہ گہر جسکو صدف اہل بصر کہتے ہین
موج دود جگر شمع سحر کہتے ہین
رشتۂ عمر رگ تار نظر کہتے ہین
کچھ نہ کچھ سب اوسی اندھیر کہتے ہین

۱۶
عکس گیسو جو پڑی بار سی بل کہانی لگی
آپ سی آپ اکت کو حیا آنے لگے

ناف یا نافۂ آہوی بیابان کہیے
یا اوسی چشم گل نرگس حیران کہیے
یا سویدای دل کشتۂ حرمان کہیے
یا کہ چاہ ذقن ماہ جبینان کہیے

۱۷
چشم عشاق سی پنہان ہی تمنا کیطرح
روز سنبھلا یا کری جوش تمنا کیطرح

آگی سنے پردگی راز نہان ہوتی ہی
شوخی خاطر بیباک عیان ہوتی ہی
گفتگو ہی سبب عیش نہان ہوتی ہی
سمجھو کیا بات ہی کیا بات بیان ہوتی ہی

۱۸
وصل مین سیر دکہائی وہ سدا گلشن کی
دامن برگ سمن مین ہو کلی سوسن کی

ہر گھڑی تکیۂ زانو رہی زانو اوسکا
میرا غمخوار ہو وہ مین ہون بھجو اوسکا
میری پہلو سی نہ سرکے کبھی پہلو اوسکا
اوسکی قابو مین نہ دیکھون کبھی قابو اوسکا

۱۹
لی مری ہاتہ مین جام مے گلفام اوٹھا لے
جان دی جوش تمنا مین مگر نام اوٹھا لے

جسکی ہی ہاتہ مین وہ ساق بلورین آئی
دیکھو بگڑی ہوئی تقدیر جو کچھ کہلائی
اور دل کشمکش شوق کا موقع پائی
ضبط تم لاکھ کرو جان پہ بن جائی

۲۰
ایک طوفان الم دیدۂ تر سی اوٹھے
ایسی کچھ دل کو لگی شعلہ جگر سی اوٹھے

جلوہ فرما دم رفتار ہو گر نقش قدم
دیکھی گر صدمۂ تکلیف نظر نقش قدم
آفتاب کی ہر نقش قدم
مہ قمر نقش قدم

۲۱
ذوقِ نظارہ پہ وہ گل جو خراماں ہو جائے
رگِ اندیشہ رگِ نشترِ مژگاں ہو جائے

شان اللہ کی تم آپ کو دلبر سمجھو
اوجڑی صورت کو مہ و مہر سے بہتر سمجھو

نازنین شوخ ادا فتنۂ محشر سمجھو
پھیکے غمزوں کو سدا قند مکرر سمجھو

۲۲
تمکو دعوی ہو سخن سازی دلگویائی کا
جسے اظہار ہوا اعجاز مسیحائے کا

کل کی ہی بات کہ یہ ڈھنگ یہ انداز نہ تھا
فتنہ گر آپ نہ تھے عشوہ سخن ساز نہ تھا

یہ کرشمہ یہ ادا یہ ستم ناز نہ تھا
خانماں سوز جگر شعلۂ آواز نہ تھا

۲۳
اک طرح پر نہ رہے پہلو بسمل کی طرح
کچھ کی کچھ ہو گئی دو دن میں ہی دل کی طرح

پیشتر کب تھی یہ جلوہ گری کاہے کو تھی
پردہ گرتی تھی کبھی پردہ دری کاہے کو تھی

صفت روزن در منظری کاہے کو تھی
یوں رقیبوں سے ہی ہمسری بادہ دری کاہے کو تھی

۲۴
کون پامال تھا انداز قدم سے پہلے
کون وارفتۂ رفتار تھا ہمسے پہلے

بات کرنا بھی نہ آتا تھا اجی تم ہو وہی
چھیڑ کر پھر وہ لاتا تھا اجی تم ہو وہی

ایک بھی منہ نہ لگاتا تھا اجی تم ہو وہی
جب بگڑتی تھی بناتا تھا اجی تم ہو وہی

۲۵
آج کو تمہیں زمانے کی طرحداری ہو
اپنی نہ دیکھی ہی مردم بازاری ہو

دیکھی تھی عشق میں کسکو تمہیں حیرت ہوئی
ذکر کرتا جو کوئی چاہ کا نفرت ہوئی

ہر گھڑی کی پریشان طبیعت ہوئی
قصۂ عشق جو سن تیز تری وحشت ہوئی

ہیں افسانے ہیں
[illegible] ہوائی ہیں

ہی کیا جانی اعدا نی سکھایا کیا کیا
دل جلانی کو شرارت سی لگایا کیا کیا
میری قسمت کا لکھا تمکو پڑہایا کیا کیا
گرم فقرون سی تمہین اپنا بنایا کیا کیا

۲۷
لائی ایمان ہوا دخل دراندازون کا
کلمہ پڑہنی لگی تفرقہ پردازون کا

نکلے ارمان دلی خیر تمہارا ہی سہے
تلخی ترک ملاقات گوارا ہی سہے
غم نہین مدنظر ہمسے کنارا ہی سہے
آپ کی در پہ رقیبون کا اجارا ہی سہے

۲۸
وقت کی طرح سے لو جاتی ہین آتی کی نہین
صفت داغ جگر شکل دکہانی کی نہین

نہ رہا دل مین سر ذوق ستم ہے ابتو
داغ دیتا ہی جفا بن کی کرم ہے ابتو
زہر لگتی ہی ہر اک سچی قسم ہے ابتو
کیا کرین ہم کہ نہین آپ مین ہم ہے ابتو

۲۹
شام سی چوک مین ہر روز گذر کرتی ہین
ماہرویون مین شب وصل بسر کرتی ہین

چین حاصل ہی نصیبون سی دل و جان کی لیے
عید ہی سینہ و آغوش ہی ارمان کی لیے
عیش ہی غمزدہ حسرت حرمان کی لیے
شرط با ہم ہی وفاداری و احسان کی لیے

۳۰
روز ہی وصل میسر بت شیدائی کا
اب وہ دہڑکا نہین باقی شب تنہائی کا

سر خرو ہم ہین تمنا سے تمنا ہم سے
ہجر سی ہم ہین خفا ہجر کشیدا ہم سے
شوق سی کہتی ہین ہم شوق ہی گہبرا ہم سے
منہ چہپاتا ہی خیال شب یلدا ہم سے

۳۱
جی ترستا ہی فریب غم پنہان کی لیے
آنکھین گرتی ہین سدا خواب پریشان کی لیے

روز و شب شام و سحر رہتی ہین باہم قسمین
آ نا جانا ہی کہین قہر و ستم آپس مین
مدعی ہمدگر غافل رہین
[illegible]

ربط پیدا ہی محبت مین دل و جان کی طرح
وہ ہین پہلو مین تو ہم ساتھ ہین ارمان کی طرح

پائی فرصت دل بیتاب کی بہلائی سہی
قطع امید ہوئی غصہ و غم کہائی سہی

شرم آتی ہی تمنا مین کہین جاتی سہی
توبہ کی ناصح غمخوار نی سمجھائی سہی

اسقدر روز تمنا کی حیا کرتی ہے
شب غم حیب کی مری گہر سی ہاکرتی ہے

یاد بھی اب نہین وہ داغ جگر پر کہانا
ناامیدی کو لیی ساتھ وہ پہر کر آنا

شوق سی آپ کی کوچی مین ہر دم جانا
چپکے چپکے گلہ بخت زبان پر لانا

شام کو حسرت بیجا مین سحر کر دینا
صبح کو شام کی وعدی پہ بسر کر دینا

کبھی [illegible] کیون ورد رہا کرتا ہے
کیا مصیبت [illegible] رہا کرتا ہے

کس لیے لب پہ دم سرد رہا کرتا ہے
کیون نفس ہمنفس گرد رہا کرتا ہے

شعلہ اوٹھتا ہی کسی وقت دہوان اوٹھتا ہی
کچھ نہ کچھ دل سی دم آہ و فغان اوٹھتا ہی

سچ کہو وعدہ و اقرار کسی کہتی ہین
حسرت دولت دیدار کسی کہتے ہین

انتظار بت عیار کسے کہتے ہین
شکوۂ بخت گنہگار کسی کہتے ہین

کیون مسیحا شب بیمار سی گہبراتے ہین
کیا بلا ہی ملک الموت جو ڈر جاتے ہین

شام غم [illegible] لیتی ہی [illegible] نفرت
کیا سبب ہی جو ہوا کرتی [illegible] نفرت

صبر کو ہو گئی ہی کیون تنگی دل سی نفرت
کیون بشر ہجر مین کرتا ہی بشر سی نفرت

نہین آتا کوئے
[illegible] نہین لاتا کوئے

چھوٹ کر تم سی لیے سید کہاں تہی ہمکو
جانتی ہی تہی کہ محبت نہیں ایسی ہمکو
کاوش بخت زبون جلنی ہی دی گی ہمکو
جلتی جی یاد نہ آئی گی کسی کی ہمکو

۳۳۸
پر حسینوں میں خداوند نی وہ بات رکہی
منفعل تم بہی ہوا یسی سی ملاقات رکہی

شکر صد شکر کہ خالق نی دکہائی یہ دن
کیا دیا تہا کبہی ایسا کہ جو پائی یہ دن
خوبی بخت رسا سی نظر آئی یہ دن
آپ کو عذر جفا کی لیے لائی یہ دن

۳۳۹
کچھ نہ کچھ آئی حیا صحبت اغیار سی آج
سرنگوں سامنی بیٹھی ہو گنہگار سی آج

کیوں جو کہتی تہی ہی آنکہ سی دیکہا آخر
رنگ رہا بڑھ کی جوانی کا ارادا آخر
مل گیا خاک میں جوش دل شیدا آخر
منفعل خوب ہوئی شرم تمنا آخر

۳۴۰
ہای کیا عہد وفا تہا جو نباہا نہ گیا
خاک چاہا تہا جو دو روز بہی چاہا نہ گیا

کہی بگڑی ہوئی ہم بات بنائیں اب کیا
دل ہی یہ بیٹھ گیا ناز اوٹھائیں اب کیا
آپ سی جاتی رہی آپ میں آئیں اب کیا
چھپ چکی آپ تو پھر شکل دکہائیں اب کیا

۳۴۱
ملتی گر ملنی سے کچھ ای مہ کامل ملتا
آنکہ کیا تم سی ملائیں کہ نہیں دل ملتا

ہنس ہنس کہ ندامت سی پشیمان ہو تم
گہٹ کی غیرت سی ہلال مہ تابان ہو تم
شرم سی صورت تصویر ہو حیران ہو تم
لائق رحم ہو تم قابل احسان ہو تم

۳۴۲
ہم ہیں پابند وفا ترک وفا کیونکر ہو
ہی پیمان شکنی ہم سے بہلا کیونکر ہو

[illegible] اش اور کوئی عاشق جانباز کرو
[illegible] تم اپنا [illegible]
[illegible] مہرو ہمدم و دمساز کرو
[illegible] انداز کرو

عمر بھر ساتھ رہے داغ سویدا ہو کر
مری پامال ہو وہ نقش کف پا ہو کر

تختۂ مشق ستم روز بناؤ اوسکو
پاس غیروں کا کر دو ر بٹھاؤ اوسکو

نازبیجا نگہ قہر دکھاؤ اوسکو
آتش حسرت پیہم سے جلاؤ اوسکو

مثل پروانہ جلی شمع سے بھی آف نکری
سنے پر وبال قسمت پہ تاسف نکری

جاؤ درگاہ تو ہمراہ سواری ہیں رہے
کبھی خدمت میں ہی ہم کبھی بیماری ہیں رہے

انتظام روش باد بہاری ہیں رہے
عمر بھر کشمکش عزت و خواری ہیں رہے

کوئی بار دل میں شمع میں شمشت طرحدار نیا
اک نہ اک روز لگا لائی خریدار نیا

ہمتو اس کوچہ میں ناحق ہیں الفت ہی وہ ہے
گو کہ عاشق ہیں مگر دل کی نزاکت ہی وہ ہے

ہمسی بیجا ہوس شرط مروت ہی وہ ہے
دلنوازی ہی ہی شیوہ نخوت ہی وہ ہے

نام ہی باد صبا کی خفقان ہوتا ہے
خندۂ گل دل نازک پہ گران ہوتا ہے

تنگی دل کی رہا کہاں بیان کیا باقی
ہاں ناز شوق فنا کا ہی تقاضا باقی

شکوۂ غم ہی نہ ہی شکر تمنا باقی
صفت آبلہ ہی پھوٹ کی رونا باقی

تمکو کیا دلمیں جگہ دین کہ جگہ دلمیں نہیں
آج گنجایش لیلی بہاں محمل میں نہیں

اپنی قابو میں نہیں کوئی ارادا اپنا
یہی کرتا ہی اشارہ دل شیدا اپنا

اور سے کے ہاتھ ہی ہر نقش تمنا اپنا
اشک امد و کہ لب بھی ستا اپنا

اپنی گر [illegible] کیا کام ہی کر جو رہی ہو
[illegible] کی ہی جلوہ دیہو

کہین ایسا نہو وہ شوخ ستمگر آجاے — کافر گرم ادا فتنۂ محشر آجاے
بدگمانی کی سبب تک ادب بیا آجاے — طرف رسم شرارت نبت خود سر آجای

۵۴۹ بہیجا با سخن تلخ سنا دے تم کو
بیٹہکر سامنی محفل سے اوٹہا دی تم کو

واسطہ جب نرہا مہر و محبت سے کیسے — دوستی ترک ہوئی چشم مروت سے کیسے
جو کیا خوب کیا ہمسی ندامت سے کیسے — اگلی باتون کی بہلا آج شکایت کیسے

۵۵۰ جاو ڈہونڈہو کہین اپنا سا دلارام نیا
خود غرض ہو کوئی پیدا کرو خود کام نیا

اے ملال اب سر تقریر پریشان کبتک — یہ خیالات جنون خیز کی سامان کبتک
شکوۂ کثرت بے مہری جانان کبتک — شعلہ افشانی داغ تب پنہان کبتک

سن کے حال شب غم دلکو قلق ہوتا ہی
مثل خامہ جگر اندوہ سی شق ہوتا ہی

تمام ہوا

نور

تخلص ہے میر وزیر صاحب کا خلف الصدق میر بادشاہ صاحب باشندۂ لکھنؤ کے ہین صاحب دیوان اور شاگرد رشید ہین بخشی الملک فتح الدولہ بہادر مرزا محمد رضا خان برق مرحوم کے مشاہیر شعراے لکھنؤ سے ہین شاعر رنگین طبع ہین خوش فکران لکھنؤ مین بہت غنیمت ہین چند عرصے سے سرکار جناب مستطاب معلی القاب نواب زبیر مرزا صاحب بہادر مین ملازم ہین فقط



واسوخت

نور

۱
کوئی وارفتۂ زلف سیہ یار نہو — یہ بلا وہ ہی کہ تا زیست گرفتار نہو
مثل نرگس گل رخسار کا بیمار نہو — کسی دشمن کی بھی دشمن کو یہ آزار نہو
دوست کی فکر میں رہتی ہی یہ دشمن کیطرح
دل کو ڈس لیتی ہی یک آن میں ناگن کیطرح

۲
شعبدے مثل فلک روز یہ دکھلاتی ہے — اپنی عاشق کو بلا بنکی نگل جاتی ہی
ناگن کی شکل کبھی رخ پہ جو لہراتی ہی — دل کو بچھو کیطرح سینہ میں بٹھاتی ہی
پھر یہ فتنہ ہی آفت ہی بلا ہی جان سے
خوف لازم ہی کہ یہ افعی ہی دو دہان سے

۳
یہ وہ ناگن ہی نہیں بچتا ہی مارا اسکا — زہر چڑھتا ہی جو کرتا ہی نظارا اسکا
کسکو معلوم ہی دنیا میں اوتارا اسکا — سو دیوان کو بھی نہیں عشق گوارا اسکا
ہوشیاروں کی زبانوں پہ یہ افسانہ ہی
دام میں اسکی جو پھنستا ہی وہ دیوانہ ہی

۴
پیچ وہ ہی جال کہ جس تا ہی رہائی مشکل — آگیا اسکی فریبوں میں جہاں اہل دل
پھر پھیر آتا ہی شب و روز بہر نگ بسمل — کوئی یارب نہو گیسوئی صنم پہ مائل
نیک ... خبر ہوئی ہے
آفت ... ہوئی ہے

۵۵

پہلے تیار تحمل محبت نی دکہایا مجکو — سبب جوش جنون ہی نی راسایا مجکو
بیٹھی بٹھلای کس آفت مین پہنسایا مجکو — نکہت زلف کا سودای بتایا مجکو

الحذر عشق فسون ساز تری چالون سی
دم نکل جای تو چہٹ جاؤمین جنجالون سی ۵۶

اسطرف موسم گل مین جو صبا آتی ہی — مژدہ جوش جنون میری لئی لاتی ہی
میری وحشت کی جو شہر و نمین خبر جاتی ہی — جنگلی خوش ہو کی ہر یک سرہ ہمین گاتی ہی

ہاتھ سی دست جنون کی جو مین تنگ آتاہون
پہاڑ کر کپڑی مین صحرا کو نکل جاتاہون ۵۷

خاک صحرا کی اڑاتاہون کبھی مین سر پر — پاؤن پہیلا کی کبھی بیٹھتاہون زیر شجر
باتین کرتاہون دل زار سی گہ دو دو پہر — کبھی کہتاہون کہ ملجای جو وہ رشک قمر

تہام کر ہاتھ کہون اوس سی مین افسانہ عشق
پہر کہون دیکھ ذرا حالت دیوانہ عشق ۵۸

مجھسا عاشق جہان مین کوئی ہوگا واللہ — شکل کیا نام ملک سی بہی نہین مین آگاہ
بو سنگہا کر مجہی گیسو کی صبا نی ای آہ — تیرا دیوانہ بنایا مجہی ای غیرت ماہ

مین تو واقف بہی نتہا عشق کسی کہتی ہین
کسطرح دل پہ غم و رنج و تعب سہتی ہین ۵۹

اپنی تقدیر کی لکھی کی نتہی مجکو خبر — خاک صحرا کی اوڑاؤنگا پہرونگا دردر
زور کچھ اسمین نہین دلسی ہی مجبور بشر — دمبدم حال ہوا جاتا ہی کچھ نوع دگر

رسم کر مجھ پہ کہ وارفتہ و شیدا ہوئین
وحشی نکہت گیسوئی چلیپا ہون مین ۶۰

دل سی باتین یہ ابھی کرتا تہا با حسرت و آہ — [illegible] آواز کسیکی ناگاہ
رحم کر اپنی جوانی پہ نکر حال تباہ — ہر شی کا ہی مالک اللہ

امر مشکل کو اگر چاہی تو آسان کر دی
ایکدم مین ابھی راحت کا وہ سامان کر دی

۱۱ہ

دفعتہ صورت حسین نے یہ کیا دلپہ اثر — شہر کی سمت چلا دشت سے بادیدۂ تر
الغرض گھر مین جو پہنچا مین بحال مضطر — میری حالت پہ جو کی میری عزیزون نے نظر

کوئی سر پیٹتا تھا جان کوئی کھوتا تھا
کیا ہوا انکو یہ کہہ کہکے کوئی روتا تھا

۱۲ہ

ناگہان شور جو رونی کا مری گھر سے اوٹھا — دوڑکر گھر سے ہر اک اہل محلہ آیا
دیکھکر حال ردی روکی ہر اک کہنی لگا — اے خدا بہر مسیحا اسے کر دے اچھا

جلد صحت ہو جوانی کا مزا ملجائے
جسکا مشتاق ہے وہ ماہ لقا ملجائے

۱۳ہ

دل سے کی اہل محلہ نے جو خالق سے دعا — حق تعالیٰ نے کیا باب اجابت کو وا
جھانک کر روزن دیوار سے اوسنے دیکھا — نکہت زلف کا جس حور کی سودائی تھا

اوس مسیحا کی نظر آئی جو صورت مجکو
ہوگئی کچھ مرض عشق سے صحت مجکو

۱۴ہ

آنکھہ میری جو ہوئی اوس مہ خوبی سے دوچار — ہو گیا تیر نظر صاف کلیجے کے پار
دلکو تھامے ہوئی دیکھا کیا مین ہوکے نثار — برق کی شکل سے چمکی جو وہ گلسے رخسار

بند آنکھین ہوئین پرتو سے ہوا گھر روشن
صورت مہر درخشان تھا ہر اک در روشن

۱۵ہ

اونچی چوٹی وہ قیامت کی نہایت شفاف — مہر کی شکل درخشان تھا سنہری موباف
راست کہتا ہون نہین اسمین ذرا لاف و گزاف — خال کا دخل نہ تھا چہرۂ پرنور تھا صاف

برق کی ... ک جانی سی
کبھی ... نظر آتی تھی

۵۱۶

جبتی جبتی وہ بہوین اور غضب کی چتون — وہ بڑی آنکھ کہ شرمندہ ہوا ہوی ختن
بینی و رخ کا ہوا حال یہ ہمیر روشن — کہکشان نور کی خورشید پہ ہی سایہ فگن

لبِ خوش رنگ سی یاقوت کو نسبت کیا ہی
رو برو دانتونکی ہیرونکی حقیقت کیا ہی

۵۱۷

گورا گورا وہ گلا رشکِ بیاضِ سحری — جسکی تہی حسن کی خورشید صفت جلوہ گری
اس صراحی مین ازل سی ہی ئی نور بہرے — یا کہ اس شیشہ مین عامل نی دتاری ہی پری

یہ صفائی ہی گلوری وہ جہان کہاتا ہے
رنگ پان دیکھنی والونکو نظر آتا ہے

۵۱۸

کرتی سینہ مین ہینسی اور کچہ نکلا وہ ابہار — شجرِ طور مین دو نور کی گویا ہین انار
دانت شفاف لبو نپر وہ لکہوٹی کی بہار — کم سنی کا وہ زمانہ وہ قیامت کا نکہار

اور ہی لطف ابہی اور مزا ہو جاے
چہاتیون تک جو مرا ہاتہہ رسا ہو جاے

۵۱۹

مہندی ہاتونمین وہ پورونمین سنہری چہلی — جان لیس جای انہوتہو کی جو انسان بیکہی
ہمکو ان ہاتہونکا چہلہ جو کوئی ہاتہہ لگی — دلیہ گل کہائین ہم افراط خوشی سی کیسی

تختہ لالہ کا نئے رنگ کا دکہلائین اسنے
کثرتِ داغ سی طاؤس کو شرمائین اسنے

۵۲۰

نرم شفاف شکم اور رگِ گل سی کمر — ناف اس لطف کی دریا مین ہی جسطرح بہور
اس سی کیا ہوگی کوئی اور کمر نازک تر — وہم باطل کا یقین دلکو ہوا ہی اکثر

یہ بہری کولی ہین بس جان لیسی جاتی ہے
جان کیا روح بہی ہر آن لیسی جاتی ہے

۵۲۱

بالیان موتیونکی کانونمین لوین بجلی — لیل بہی تہی بیکہی
طوق بہی سونی کا گردن مین تہا ہیکل بہی تہی — ہاتہونمین بہار ہی بہاری

دلکو حلقی مین پھنسا تی تھی کڑی ہونٹون کے
زیب تھی پای مبارک مین چُھڑی ہونٹون کے ۵۲۲

جامدانی کی دوپٹہ پہ وہ گوٹ اطلس کے ۔۔ چُست کس لطف کی پہنی ہوی بھاری کرتی
خرمن دل کی لئی کہنہ رہی تھی بجلی ۔۔ پایجامہ کی شکن تھرکی ہوئی دیتی تھی

دور وہ پائچو نکا اپنی جو دکھلاتی تھی
اطلس چرخ کی بھی ہوش اڑی جاتی تھی ۵۲۳

ہنس کی کہنی لگی کیسا ہی مزاج عالی ۔۔ منہ سی کچھ بولو کہ اب تو ہی طبیعت اچھی
جبینی بھی ہنس کی کہا تم نکلتا ہی سبے ۔۔ ہو کی برہم لگی کہنی کہ اب اچھی ہوے

گلی بیہودہ کسی اور ہی کی ساتھ بہین
چہچلی ایسی اجی اور ہی کی ساتھ رہین ۵۲۴

دہ نہین ہم جو فقیری مین تمہاری ہین ۔۔ خود کو ہلکان کرین رنج سہین غم کہائین
تم چلی جاو تمہین اور تو ہم گھبرائین ۔۔ حرف پھر شکوہ شکایت کا زبان پر لائین

دلکو بیفائدہ ہم رنج و تعب مین ڈالین
رنج کیون مول لین کیون جان غضب مین ڈالین ۵۲۵

لیلکی زیب سینی بلائین کہا ای ماہ لقا ۔۔ تجکو کچھہ کام ہی دم بھر کی لیی آو ذرا
ہنسکے کہنی لگی ایسا تو نہین ہوینگا ۔۔ میری صاحب یہ کسی اور کو دیجی فقرا

تمہی جو گولیان کہیلا ہوا وسی دم دیجی
تمسی مطلب جو ہی اوسکی بلائین لیجی ۵۲۶

باندہ کر ہاتہ کہا سینی کہا ای مایہ ناز ۔۔ ساری عالم سی نرالا ہی تمہارا انداز
آپ ہی ساز کہا آپ ہی اپنی ہو باز ۔۔ چاہیی بندہ نوازی تمہین ای بندہ نواز

۔۔۔ ی بہر لی ۔۔۔ لیے
۔۔۔ ہاو گھڑی بہر کی لیے

۲۷ کیا غلا مونکو سرافراز نہین کرتی ہین
چاہنی والی کو و سیا نہین کرتی ہین
غیر ممتاز کو ممتاز نہین کرتی ہین
حد سی جو بڑھ کی ہو وہ ناز نہین کرتی ہین

ہٹ گو اب تجا لی دو پیاری مرا کہنا مانو
پاؤن پڑتا ہون تمہاری مرا کہنا مانو ۲۸

ہو چکی عمر ری ستانا نہین اتنا اچھا
ہنسکی کہنی لگی تم ہوش مین آؤ تو ذرا
مئی گل بدنک ہیولو تو جوانی کا مزا
تمکو اس حجت و تکرار سی حاصل ہی کیا

بات کی پوری ہین جو کہتی ہین وہ کرتی ہین
ایک تم پر تو نہین سیکڑون ہی مرتی ہین ۲۹

ہم اسی کی ہوی جو دیکیا ہمکو فقرا
سو تجکر ہمنی جو انجام کو انکار کیا
پانچی پگڑی ہوی دوڑی گئی پی سر پا
واہ ہی عقل سمجھتی ہوا وسی تم عمرا

کیون جی خالی جو کیا مغز بھری تہی کب کی
خوب ہم سمجھی کہ تم آدمی ہو مطلب کی ۳۰

سنکی اس بات کو گیسو کیطرح وہ الجھا
حسن سا حسن نہین ویسہ ہی اتنا غمزا
پہیر تو جو آگیا چین مری وہ بینی کہا
لیکی آئینہ کو دیکھو تو ذرا منہہ اپنا

برق وش مہر لقا ماہ جبین سمجھی ہو
کیا تماشا ہی کہ تم خود کو حسین سمجھی ہو ۳۱

غور تو دلمین کرو کیا ہی تمہاری صورت
نہ ملاحت ہی جو عاشق کی ہو دلکو رغبت
کوئی کیا صورت آئینہ ہو محو حیرت
چیربی کی پتلی کی صورت سی ہی گوری رنگت

اسپہ کہتی ہو کہ ہی سارا زمانا مشتاق
کون ہی میری سوا اور تمہارا مشتاق ۳۲

خیر منظور نہین تمکو جو آنا صاحب
برسون اس عشق کی کو چہ کو ہی چھانا صاحب
ہم اور تمکا نا صاحب
ہی زمانا صاحب

مرغ دل پہر کا تو بار بار دکہائین گی اسے
۵۳۳ اک پریزاد کا دیوانہ بنائین گی اسے

منتین کرتا ہون اب بہی مرا مانو کہنا | آؤ دم بہر کی لیی دل نہ کہٹاؤ میرا
دیکہو پچہتاؤ کی اتنا نہین غمزہ اچہا | چاہنی والا کوئی مجہسا نہین ملنی کا

رنج فرقت کا مری دل پہ سہو گی برسون
۵۳۴ ہای کیا آدمی تہا نور کہو گی برسون

جو مین کہتا ہون سنو غور و تامل ہی ا | لکہنؤ مین تو نہین قحط پریزادونکا
ایک سی ایک حسین حق نی کیا ہی پیدا | خوب دلچسپ ہی یہ شعر کسی شاعر کا

تم جو ہرجائی ہوا پنا بہی کچہ طور سہے
۵۳۵ تم نہین اور سہی اور نہین اور سہے

ایسا اب ڈہونڈ کی معشوق کرونگا پیدا | جسکا ہر عضو ہو اک نور کی سانچہ مین ڈہلا
حسن کا صورت یوسف ہو جہان مین شہرا | غیرت لعل بدخشان ہو ہر اک لب اوسکا

چمنستان جہان مین وہ گل چیدہ ہو
۵۳۶ ہین تو مین ساری حسینونکو پسندیدہ ہو

پان کہا کر جو وہ لاکہی کو جمائی لب پر | جوہری لعل بدخشان سی بہی سمجہی بڑہکر
چوٹی گوندہ ہوا ناچوا وس جوڑ کو تو لطیر | پنجۂ مہر تو شانہ بنی آئینہ قمر

رنگ رخسار سی نسرین و سمن کی اڑ جائین
۵۳۷ زلف مشکین سی دہوئین صاف ختن کی اڑ جائین

وہ یہ حسن کری عزم جو تو چندی کا | پیر تکلف اوسی پہناؤن مین بہاری جوڑا
کیچلی کا تو ہو تو چہین سنہری لچکا | چہلی پوروں مین ہون ہاتہو مین ہو خوشرنگ حنا

رشک [illegible] ین کو ملکہ رہ جاے
پہر تو [illegible] ہرہ جاے

۳۸
جای درگاہ مین جب وہ چہولی میرا — دیکھنی والی کہین صل علی صل علی
واہ ری حسن کہ یہ حسن نہ دیکھا نہ سنا — آدمی ہی کہ کوئی نور کا ہی یہ پیکا

یہ ملاحت نہ کسی مین نہ صباحت دیکھی
آج تو چندری مین کیا چاند سی صورت دیکھی

۳۹
قاف تک حسن کا اوس ہہ کی جو شہرہ پہنچی — آئین نظارہ کی خاطر ابہی پریان اوڑ کی
سر بازار وہ کمری مین جو دم بہر بیٹہی — پہیر تو یوسف کا زمانی مین کوئی نام نہ لی

دیکھکر حسن خداداد کو حیرت ہو جاے
تجھکو بہی میری طرح دلسی محبت ہو جاے

۴۰
خوب سینہ سی مین چمٹا کی اوسی پیار کرون — لب خوش رنگ کی کس لطف سی بوسی لون
لیکی منہہ مین مین زبان بہت عہد جو سون — تیری جانب کو نہ مین آنکہہ اوٹہا کر دیکھون

اوسکی ہر آن پہ مین جان کو قربان کرون
تو پری بنکی بہی آی تو نہ مین دہیان کرون

۴۱
بر مین ہوگا جو میری وہ صنم مہر جمال — یہ تو ممکن ہی نہین ہی کہ نہو تجکو ملال
وصل کا اوس سی جو ہنس ہنس کی کرونگا میں سوال — ملکی آنکہو نکو دیکہیگا وہ بیت نیک خصال

نیند آی ہی مجھی بہی اجی اچہا آو اوٹہو
شور ہو جائیگی شہری یہ خدارا اوٹہو

۴۲
گو محبت نہین ہی رنج مگر ہوگا ضرور — لاکہ یا تو نکو بنا یا کرین اسوقت حضور
دلمین انصاف کروگی کہ ہی اپنا ہی قصور — عذر بیجا کی سبب سی یہ ہوا سارا فتور

مانتی کہنا تو کیون رنج کی صورت ہوتی
صحبتین بڑہتین فزون دلکو محبت ہوتی

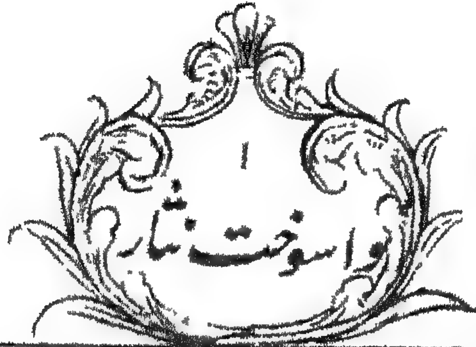
۴۳
خیر اب بہی جو چلی او تو جہگڑا نہ رہی — ... ہر روز کا قضیا نہ رہی
پہر کوئی غم نہ رہی حزن پہر اصلا نہ رہی — ...ت کا شکوا نہ رہی

حسرتیں دل کی مری جان نکل جائیں ابھی
ایک مدت کی سب ارمان نکل جائیں ابھی

تمام ہوا

نثار

تخلص ہے منشی سدا سکھ دہلوی خلف منشی سیتل چند
منصب دار بادشاہی کا شاگرد ہین مرزا رفیع سودا کے
مقیم حال الہ آباد ہین جد امجد ہین منشی کشوری لال صاحب
منصف قنوج ضلع فرخ آباد کے فی الحقیقت انکا کلام
نیا ہے اور سب کے رنگ سے انکی طبیعت کا رنگ جدا ہے
رنگین طبع ہین اور نازک خیال یہ واسوخت
ان کا بنظر سراپا تازہ مضمون ہونے
کے ضرورۃ شامل اس مجموعہ کی کیا گیا



۱۰
ہر چند کہ اے مشفق دل کو تیئن سمجھایا
اس عشق کے سودے مین کس سے نہ دغا کھایا
لیکن یہ جہالت سے خاطر مین نہین لایا
فرہاد یہ وہ گذرا مجنون نے وہ پہل پایا

اب ہاتھ کو مل مل کر دن رات پڑا رونا
نادان کی رفاقت مین ہونا تو یہی ہونا
برباد گئی حرمت حاصل ہوئی رسوائی
کوئی کہے دیوانہ کوئی کہے سودائی

۱۱
کانون نے سنا جو کچھ آنکھون سے کیا چرچا
اے ہرزہ ہوس یکدل ہم مفت ہوے رسوا
آنکھون نے جو کچھ دیکھا تو دلکو دیا بتلا
ناحق تمہین کیا کہیے تم اپنے کرم فرما

یہ سادہ دلی اپنی اور اونکی یہ مکاری
اور اپنی یہ مظلومی اور اونکی جفا کاری
کیطرف گلہ شکوہ کیطرف ملامت ہے
لوگون کی مذمت سے کیا سخت ندامت ہے

۱۲
جنگل کو جیا وحشت جاوین تو خار بیابان ہے
تنہا جو اگر بیٹھین تو نالہ و افغان ہے
بازار مین جو نکلین تو شورش طفلان ہے
بادیدۂ گریان ہے یا دست و گریبان ہے

ہستے ہین
تے ہین
ایام
جراب

تقصیر کہیں کسکی سب خوبی قسمت ہے
بولو جو اگر ہنسکر تو عین کرامت ہے

۵۴ گھر مین جو کبھی بیٹھین انبو طلب ہونگا
خدمت مین رہین انکے تو ڈر ہے قریب ہونگا
تسپر یہ خلش جان سے ہے تادیب ادب ہونگا
یہ چرخ کی گردش ہے یا پھیر نصیب ہونگا

بہتر ہے یہی ہمکو اس در پہ پڑے رہیے
سر پر جو چلے آرا تو بھی نہین کچہ کہیے
ہم فدوی صادق ہین جو چاہیے سو کیجیے
پر غیر جو کوئی بوسے تو جھڑک ذرا دیجیے

۵۵ جھڑکی لب شیرین کی ہی باعث ممتازی
اپنا تو یہ شیوہ ہے دلسوزی و جانبازی
گالی جو کبھی دیجیے تو عین سرفرازی
پر دل مین کھٹکتی ہے غیرونکی فسون سازی

کیا جانیے کیا باتین دن رات اوڑاتے ہین
آزردہ کریں تمکو اور ہمکو کڑھاتے ہین
ای صاحب من انکو کیون کان لگاتی ہو
سن سن کے یہ باتین تم کیون جی کو ستاتے ہو

۵۶ تقصیر مری کب تھی جو تمنے برا مانا
ایسی تو سعادت ہے اوس دوست سے غم کھانا
یون غصہ سے فرمایا چل ٹلے مجھے پہچانا
پر سخت اذیت سے مردودون کا بہکانا

جو یار تمہارے مین وہ بندہ بر جائی
ہمکو تو اسی در پر تا زیست جبین سائی
خط آیا لبون پر جب ای تمہیان اوڑجاوین
اس در کی او پر ہم بی اسوقت مین بچاوین

۵۷ بلبل کو بجز گل کے بندہ تیا بجیر الفت ہے
دلو سے سے پتنگے کو دیکھا ہے لیت
شمشاد سے قمری کو ایسی ہی محبت
ہے کرم فرما اپنی ہی یہ حالت ہے

افسوس کہ وے دردِ تم ہجر سے جل گئے
اب درد ہوئے جل گئے اور خار ہوا گل
ہے شکر کہ یاروں سے ہم ہی نہیں ہیں باہر
وہ کار ہم و بیکار ہم جوں مدِ حباب اندر

۸
طفلی میں پڑھا منطق کچھ ہندسہ کچھ ہیئت
اب خدمتِ عالی میں یہ آن سے ہی عزت
کچھ علم معانی کا کچھ طب کچھ سلوک حکمت
کٹی جو نہ ہیہ کا [illegible] بھی نہیں حسرت

افسوس کہ وہ طفلی گذری تھی لقاہت میں
اب خدمتِ عالی میں بیتی ہی سفاہت میں
علم و ادب آموزی استاد سے لئے تبلائے
برمست نے پڑھنے سے نہیں [illegible] لگائے

۹
شمشیر برہنہ کہ یہاں کسکو ڈرائے ہو
ہو سر کو جھکا دیجیے تو جنگی سے کہاتی ہو
اور جو بھی ہی نہ بھگی تو ہاتھ کو کہا تی ہو
اسکا نہیں کھٹکا کیوں منہ موڑتے آتے ہو

یہ اپنی تمنا ہے اس عہد کے [illegible] دن
جب تیغ کے پانی سے تر ہووے یہ گردن
گیند کے کیطرح یہ سر بیکان اوچھال دے
یا آکہہ سر کو چہ بازار میں ڈالدے گے

۱۰
اس چاند کے مکھڑے پر صدقے و بلا گردان
ابرو پہ فدا دل آنکھوں پہ نثار ایمان
اس سرو کے قامت پہ قربان کروں جان
اس زلف کو گذرا تو بندہ کی گذر [illegible]

کس کا فریدوں کو پابوس کی ہے قدرت
جو نقش قدم او بہ سکے اوکو ہیں جرأت
جو فدوی صادق ہیں سر ان کے تصدق ہیں
احسن [illegible]
[illegible]

دوم

واسوخت نثار

۱ ہجر میں عشق کی سوزش کا بیان کیا کیجے — شرح و تفصیل میں قاصر ہے زبان کیا کیجے

دل کو سمجھایا بہت آہ میاں کیا کیجے — آپکو معلوم ہے اب زیادہ عیان کیا کیجے

ہو گیا طول نہایت مرض دل افگاری کا

لا دوا درد ہوا عشق کی بیماری کا

عشق جانکاہ ترا من نہ چنین دانستم

این زمان قدر [illegible]

۲ ہمکو کیا کہنی نہایت اپنی ہی سب سے ہے تقصیر — [illegible] دام تمہارے ہوئے اسیر

اپنی نا چار کیا عشق سے طوق و زنجیر — [illegible] میں ہوا حق [illegible]

[illegible] جانا تھا [illegible]

یہ سمجھا نا تھا کہ یہ عشق [illegible]

بودہ ام از المِ عشق [illegible]

این بلا از سر تو بیرون [illegible]

۳ ایک دن وہ تھی جو آچھاتی سے لگاتے تھے — بھولی باتوں [illegible] دل کو تسکین بہاتے تھے

جب کبھی غصہ سے ہم چشم کو دکھلاتے تھے — [illegible] اور [illegible] کے قسم کھاتے تھے

اللہ [illegible]

ایسا محبت کا اثر [illegible]

شرم باشد ز تو این طرز برای تو نظر
اہل تمکین چنین وضع پسند د کمتر

ع

خط کی پھبتی سے تو کہیں دل پہ نہیں وہم خیال
کہ لگا دو نئی اب ابھی کی جان پہ زوال

لیکن ای صاحب حسن یہ تو بڑا ہی جنجال
بیٹھو سوچو نرالی سے تراشی ہو چال

کیوں عبث ہوتے ہو دنیا میں میاں تم ناشاد
کیا پڑا آ کے غریبوں سے تمہیں ایسا فساد
از خدا ترس کہ این پیشہ سفاکانست
البیت از چنین ظلم و ستم شایانست

ش

چشم انصاف سے ٹک غور کرو بہر خدا
دلربائی کا دیا ہم ہی نے سب ڈول بتا

پہلے پہلے تھے کہاں آپ نے یہ طرز و ادا
راست ہے اب کوئی تم سا نہیں ہندوستان کا

جان اور بوجھ کے جو تم ہی نہیں دیتے داد
آگے کسکے کریں جا کر کے یہ اپنی فریاد
بندگیہا مے مراحیف خدا سے جہات
زندگی تلخ تر از موت و حیات از حسرات

ح

ذبیحہ کا داک تمہارے کو کیا خوش اسلوب
بعد ازین دیر دے تبریدہ دوائی مرغوب

فصد و مسہل سے لہو کے تئیں دھویا خوب
پھر یہ زنش کو تیا جسم کی سب کھوئے عیوب

غسل و حمام سے تن جسم کے تئیں صاف کیا
عنبر و مشک سے تم ذبیحہ کی تئیں باس دیا
الکتن حسن تو زینت نہ مفود مرشاداب
اگرچہ از پیہ سعت ... سا کی نہ خراب

ع

بیچ بتانے کی طرح جمکے سکنہ ... ہمنسے
شرم سے ... ہی ...

سہمی ... ترکیب بتائی ہے ہمنے
... خدمت ... خوب ہی پائی ہمنے

نثار

جو رقیبو نسے ملا جاوے کہ ہین دشمن جان
ہے یہ کیا نہین اس بات کا تمسے ہر آن
اینقدر جور و جفا از تو نمے بایستے
این چنین ترک وفا از تو نمے بایستے

۵۸
عرض احوال تو خدمت مین نپٹ لاحاصل — فائدہ کچہ ہی نہین منفعت مین ہون تا ہی مخجل
لیکن اب آ کے پڑی ای مرا صاحب مشکل — کہ بنا بولے نہین رہتا ہی یہ کافر دل

بیجا کر دیا اس تل نے ہمین ہاے نپٹ
ایسے بیرحم کی الفت سے نہین رہتا ہٹ
غرض انیست کہ از لطف توجہ فرما
جانب کلبۂ احزان من ای ماہ دِرا

۵۹
ای نثار اب تو مناسب ہے یہی زیادہ نہ بک — داستان عشق کی ہی طول کہی گا کب تک
گرچہ وہ یار جفا کار جفا ہے بیشک — لیکن آیندہ کو رکہہ دلمین توقع ز فلک

کیا عجب ہے کہ کسی روز بالطاف کمال
آ ملے تجہکو رقیبون کے تئین کر پامال
دارم امید ز افضال کریم خلاق
کہ کند یار تو بر بیکسی تو اشفاق

تمام ہوا

نوائی

تخلص ہے پنڈت اجودہیا ناتہ صاحب

دہلوی متعمد عدالت فوجداری جودہپور کا

ابتدائے سن ششش سالگی سے

شاگرد مولوی امام بخش صاحب صہبائی

کے ہوئے بلکہ الف بے بہی خدمت

مولوی صاحب موصوف مین شروع

کی تہی اور مولوی صاحب نے بہی پہلے پہل

انہین سے ابتدا استادی کی فقط



۵۱

داد از شیفتگیهای دل سوخته گداز
داد از بیهده گیهای رقیب غماز
داد از [illegible] وحشی آن چشم همه فتنه و ناز
داد از جور و جفائی فلک شعبده باز

حال [illegible] دل خود بچه تحریر کنم
شکوه عیبان پیش که تقریر کنم

۵۲

یاد روزیست که فارغ ز هوسها بودم
بیخبر از مے و ساقی و عسس ها بودم
غافل از ناز مرغان قفس ها بودم
غافل از [illegible] دل و سوز نفس ها بودم

غم دل خوردن و [illegible] خبرم یاد نبود
هیچگه بر لب من ناله و فریاد نبود

۵۳

ناگهان وقت بهار آمد و شد موسم گل
هر طرف نغمه سرا شد بسر گل بلبل
[illegible]
[illegible]

روز با [illegible] گشت [illegible]
[illegible]

۵۴

مست از باده غفلت بگلستان رفتم
بفضائے چمنے چون گل خندان رفتم
[illegible] رفتم
[illegible] رفتم

[illegible] کرده بودیم
[illegible] کرده بودیم

کرد فرش صفحه از رمز معرفت یکی | سر بزانوی یکی داشته بفغفت یکی
حال رنج و غم دل پیش تیغ گفت یکی | اشک چون سلک گهر مژه سفت یکی

های کوبان طرقی نغمه سرایان سوی
موکشان برده دلی طره عنبر بوی

آن یکی والهٔ مفتون بت خوش انداز | آه سردی بلبی در سخنی بوسه نیاز
هر یکی باد گری گرم لب سرگوشی دراز | هر یکی را بیکی شعبده و عشوه و ناز

مست مرغان چمن هم بگمین عهد شباب
مطربان چار طرف زخمه زنان تار رباب

ناگهان حور وشی طرف کله بشکسته | عهد زیبائی خود با گل رعنا بسته
مو میان زلف چو سنبل دلکش چون پسته | سرو قد لاله رخی در چمنی بنشسته

از دو تاریخ دو تا سخن فزای دل و دین
یزد و ابروی قتل آخته شمشیر بکین

به نگاه یک سحر زی از جگرم پیدا شد | آه آمد بلب و اشک ترم پیدا شد
بجهان روی سیه در نظرم پیدا شد | در دل و سینه ز عشقش اثرم پیدا شد

عشق در سینه نهان بود نه دانستم
نشتری در رگ جان بود نه دانستم

عشق آن عشق که خاک همه کس داد بباد | قیس شد بیشه گزین تیشه بسر زد فرهاد
کاوشی در دل مرغ چمن از گل افتاد | بفغان قمری بیدل سر سرو آزاد

حضرت عشق نوائی که جگر خستهٔ تو
ناله و زاری عجم سخنی برجستهٔ تو

قدمی رفتم و از سینه دل آمد بیرون | [illegible] دیدم و گشتم مفتون
جان و تن گشت فدائی لب سرمو زده | [illegible] شد و گشتم از حد افزون

طاقت و تاب و توان در دل بیتاب نماند
یک نظر دیدم و در چشم ترم آب نماند

۹۸۵
عشقش گاهی همه انداز و ادا عشوه و ناز
برمن تفته جگر لطف کن از راه نیاز
چشم فتان تو هر طائر دل را شهباز
عاشق زار توام با دل پر سوز و گداز

راز دل گو که بسی نجه ز چه رو بشتسته
ای غزال ختن از دام کدامی رستسته

۹۸۶
نکسی یار تو و غیر تو دلدار کسی
نظر مرحمتی سیم بدل زار کسی
نه سپینه وصل بکس وعده و انکار کسی
برق حسنت نه نهاد دست در انبار کسی

با عشقم چیست که کس مونس غمخوار تو نیست
بوسه بگیر درین نافه تا تار تو نیست

۹۸۷
بمن از لطف نگه کرد که ای نام تو چیست
حاصلت چیست بمن انیمه پیغام تو چیست
چون درآمد ز جنون شته شده انجام تو چیست
ما که زنار و زلف عشقیم بگو کام تو چیست

عشق و عاشق چه بود این نه که آموخته
پچنین چاک جگر چشم بمن دوخته

۹۸۸
نظری کای شوخ تو دلان همه پنهانی کسی
باچنین کشته دیدار ز هم جوانی کسی
لذت دلبری و عشق ندانی تا کی
نکنی محرم اسرار نهانی تا کی

یار من باش که دل داده گفتار تو ام
جان فدائی تو دل یار وفادار تو ام

ره از نا خن شد به سر کشائی باری
از پی عهد و وفا شده تمائی باری
باست نگرین عهد ... ی
... تو ... باری

... داده
... بشادم
... بود
... گریه ...

در میان بود و تکلم کرد شب آمد بسر — شد روان جانب نهر آن صنم سیمین بر
دل ز پهلوی او و فرقت وز دم چاک جگر — چشم کرد ز یک حال بحالی دیگر

لی همین غمکده گر دید گلستان از من
روز ما تم بجهان شد شب هجران از من

گر گلی دیدم ز دل گفت رخ دلدار است — زین چمن سنبل تر همسر زلف یار است
عین چشمش بنظر نرگس جادوکار است — گل شفتالوی اینجا لب شکربار است

گر بشمشاد نظر کردم و گفتم قد اوست
شاخ نسرین بکفم آمد و گفتم ید اوست

سیب اینجا همه تا چی ذقن میدیدم — پسته گویا دهن او بسخن میدیدم
برگ بید ابروی آن نادره فن میدیدم — گوش جانانه ز گلنار چمن میدیدم

گاه بر تختهٔ گل و هم جبین میکردم
نسترن از سینه یقین میکردم

گر دلش ... بود — کاش پیوندی نارنج چو بینی بنمود
پی تشبیه شکم دل گل شغل فرمود — غنچهٔ یاسمن از ناف گره باز گشود

در رگ گل چو با معان نظر میدیدم
لاله را نقطهٔ شک بهر کمر میدیدم

از خر و ده شمارم که از آن را نشان — فاش گویم که چرا نیست نزدیده امان
از گل نیم شگفته ست بلب آید و فغان — بلبلان را که بگویند بنغمه سعد بان

همه آهوست خطا شد که همین گوی گل
شمع فانوس بگویا که بکف ساغر گل

سایهٔ چاه زنخ زیر گل افتاد ست — ... بر دو عین حیا استاده است
زخم ناسور دل زار و سر فرهاد است — ... شیده بکف بنهاد است

گاه دل گفت که پستان دو ترنج خطاست
عندلیبان شاخ دو پایش نزبانها ماست

۵۲۲

در چمن خفت دل شب چو بانجام رسید
بلبل آمد بنوا باد سحر گاه وزید
از بر یاسمن صبح گل مهر دمید
گوش وا کرد چو گل نالهٔ بلبل بشنید

نو گلی بر سر هر شاخ چمن زا شگفت
سوزن سبزه ز رشتهٔ [illegible] بسفت

۵۲۳

بهر تعظیم صبا قامت شمشاد خمید
قطره ریز آمدن باد سحر چون گل دید
لاله و گل بچمن ساغر گلگون طلبید
آب بر دیدهٔ خوابیدهٔ نرگس پاشید

نازنینان چمن عهد محبت بستند
عندلیبان جفاکش ز نشیمن جستند

۵۲۴

گفتم از دل بخیال چمن حور نژاد
وعدهٔ وصل رسیدست مکن ناله و داد
صبح باد شمالی غم دل برد ز یاد
جذبهٔ حسن ربا بنده قدم پیش نهاد

خضر راه دل من بوده براه افتادم
صبر دل [illegible] دل به هوا و دادم

۵۲۵

کوی او دیدم و گفتم که چه حالت اینجا
بیخودم طاقت رفتار کجا است اینجا
مرغ دل مضطرب و لب پر و بالست اینجا
بنشین یکدم این حور [illegible] است اینجا

خانه اش دیدم و شد هوش ز سر بپریدم
بر درش رفتم و [illegible] حسرت دل افزودم

۵۲۶

شوق دل چون قدمی چند در آنجا بنهاد
به طرف عبث چین داد نزاکت میداد
راس رحیم [illegible] دیدم و سرو آزاد
در صف ماه جبینان صدر نشین در نزاد

ز کف ساغر مل ... [illegible] ...
... بیش گل ... [illegible] ...

نظر م کرد و شد از شرم عرقناک جبین … پیش خود خواند بصد ناز و هزاران تمکین
دست بگرفت و بفرمود که اینجا بنشین … عقل تاراج شد و رفت بغارت دل و دین

گفت خوش آمدی و بلکه صفا آوردی
رنج بردی ز دل و وعده بجا آوردی

در خیال تو ببب خواب ز چشمم گم بود … ریزش اشک ز رخ همچو مه و انجم بود
بستر خار مگر پهلوی من قاقم بود … حیرت از وحشت من در نظر مردم بود

سحر کردی چه بمن بهر خدا راست بگو
چه رسیدی بسخن بهر خدا راست بگو

گفتم ای جان و تن از تو [illegible] باشد … از تو بر من ز خدا بر تو عنایت باشد
عاشقی چشم ترا [illegible] باشد … دل ز من برده و باز این چه حکایت باشد

در سر و پای خودم فرق سر و پایم نیست
از سر کوی تو پای کشم جایم نیست

عهد کردم که ز عهد تو نباشم بیرون … تکیه بر لفت شده دل چاره ندارم اکنون
[illegible] تو نباشد [illegible] … لب لعل تو بود شربت دلم را معجون

چشم بیمار ترا عین شفا پندارم
هر جفائی که کنی من ز وفا پندارم

بعد [illegible] سر خوبان [illegible] … گفت این عهد تو هم از من وارسته بدل
[illegible] … جام پر کرد و بگفتا که بنوش از ته دل

ساغر باده گرفتم بکف و نوشیدم
دیده جز ساقی خود از دو جهان پوشیدم

[illegible] شدم [illegible] … [illegible] فت سخن از هر باب
شرمم از چشم شده جوش زد ایام [illegible] … [illegible] و گریبان دل [illegible]

دست در حلقهٔ آن زلف دوتا آوردم
بر سر دل زکف خویش بلا آوردم

مدتی چند بدین وضع بسر شد ایام ساعتی هجر ندیدیم بجز وصل مدام
عشق جانانه و من گشته بجهان شهره تمام یار همبستر و می بر لب ایام بکام

دل ز سر پنجهٔ شاهین قضا غافل بود
چه توان کرد که سعی من و دل باطل بود

آخر آن عهد شکن شیوه فن کافر کیش دشمن جان حزینم شده بیگانه و خویش
باد های مخالف بستم آمد پیش تیر نو خنده هر کس بنگی بر دل ریش

خاک گردیدم و رسوا سر بازار شدم
زین گناهی که بعشق تو گرفتار شدم

آن همه ناز و نیازی که بمن بود ترا همه اعجاز مسیحی بسخن بود ترا
نظر مهر بمن شیوه و خوی بود ترا مهر تسکین دلم در یخ حسن بود ترا

اینک آن لطف و مدارات بمن هیچ چیست
بجز و بی ادی تو جانا سبب کینه چیست

لعل نوشین ترا مشرب مدام دگر است زلف مشکین تو ژولیده بدام دگر است
قند گفتار تو در ربکام دگر است از رخ چون گل تو پرتو شام دگر است

من چه کردم که چنین رنجه ز من گردیدی
تا چه دیدی که چنین عهد شکن گردیدی

در دل اندیشه ازان بود که کس یار نبود ساده بودی و چنین غازه برخسار نبود
هیچگه گرد گل روی تو جز خار نبود مایهٔ حسن ترا گرمی بازار نبود

آتش عشق [illegible] بدل افروخته ام
چه [illegible] سوخته ام

چون بعهد تو بسی رنج و تعب می بینم	از نگاه تو سوی خویش غضب می بینم
غیر را با تو بسر لهو و لعب می بینم	هر زمان کوی تو پر شور و شغب می بینم

کی توانم که به بند دگری روی ترا
من پریشان شوم او جمع کند موی ترا

جور های تو ز دل برد بس طاقت و تاب	از جفای تو کباب است دل و جان بعذاب
از ستمهای تو یک لحظه نمی آید خواب	نیک بد عهد تو این شعر نظیری جواب

عشق را کام بعهد دل خود کام تو نیست
صبح امید شب وصل در ایام تو نیست

این زنان گرچه بسی مائل دیدار تو اند	شانه زن در گره طرهٔ طرار تو اند
باعث شهرت و همگرمی بازار تو اند	در گمان تو بدل یار وفادار تو اند

گر خدا خواست خود از کرده پشیمان گردی
کو بکو در پی من خاک بدامان گردی

گر وفا زند گیم کرد چنین ست امید	یک گل تازه ز گلزار جهان خواهم چید
دیدی چشم کسی گوش کسی هم نه شنید	بینی از حسرت و گوئی که چنین گل دمید

آن کف پای نگارین برود رنگ از رو
وز دم خنجر ابرو فتد رعشه بمو

بعد از این دست من و پای دلارای دگر	از تو بستانم و دل را بهم جای دگر
بنده از خون دل زار حنا پای دگر	عهد کردم بدل و نیست جز این رای دگر

سجده گه قبلهٔ ابروی بتی دلبر به
تا بزنار زند موی دگر کافر به

گرچه تا این بفراق تو بسر می بردم	خون جگر می خوردم
خاک تعلیم ... بتر اکلا ...	... دست را سیم آوردم

لیکن اکنون بفراق تو نمیرم هرگز
آن ادائی تو که یادگیرم هرگز

ای جفاپیشه لبی نیست که نالان تو نیست
نیست خلقی که بخنجر هجران تو نیست
زنده نیست که چون مرده بزندان تو نیست
گر دلی نیست که خونش بدامان تو نیست

نه بدامان تو خونی که بشفق سے مالد
گل خورشید بود گو ز افق سے بالد

چند بر [illegible] بهجران دلم [illegible] چند کنی
سوی من [illegible] [illegible] کنی
[illegible] ز درویشی و دوری چند کنی
نیست خوش با تو مین ظلم تو تا چند کنی

[illegible] نفس [illegible] آید باز
[illegible] آید باز

آنکه [illegible] [illegible] [illegible] بخورد
سر فرازست [illegible] که سر بالی بخورد
[illegible] گلگون بصفائی بخورد
[illegible] که صفائی سے خورد

[illegible] و گر بند قبا سے بندد
تهمت ذلت ناموس بما سے بندد

برق غم [illegible] بدل اندوخت تمام
دل من [illegible] غم [illegible] سوخت تمام
آتش ظلم تو کاندر دل سوخت تمام
[illegible] اینهمه را سوخت تمام

بعد مردن ز جفاسے تو اگر یاد کنم
از کفن دست برون آرم و فریاد کنم

عاشق [illegible] نوائی [illegible] بود
از غبار [illegible] دولت داشت صفائی کو بود
حاجتش راز توامید روائی کے بود
زین همه دام بلا چشم رهائی کے بود

[illegible] تاریخ [illegible]
[illegible] تاریخ [illegible]

نوائی

حاشا لله که بدین حسن تو مفتون باشم ... تا به لیلی وشیت واله و مجنون باشم

نیل درکوی تو دلتشنهٔ جیحون باشم ... گر بیایم بدرت کافر ملعون باشم

ساختن با غم و تسکین دلم مطلب بود

ورنه عشقم بتو بوالهوسی منصب بود

زتو در حسن و جمال الله فزون بیت بگشت ... بخدا اگر نگلستم چشم بحوران بهشت

هست یکسان همه در چشم چه زیبا و چه زشت ... نخلبند ازل از عشق کسی تخمی کشت

گر چمن زار وصالش گل امید دمید

غم دوری الم هجر به یکبار رسید

از پی وصل مدام آن همه مسرور شدم ... مرشد پیر مغان گشتم و مشهور شدم

ناظر دلبر خود بودم و منظور شدم ... گو نوائی تکلم ثانی منصور شدم

در جهان هر چه بود از من و از بهر منست

از ازل تا به ابد کون و مکان بهر منست

تمام ہوا



وحشی یزدی

یہ شاعر نامی و سخنور گرامی شعراے متقدمین
عجم سے ہین صاحب دیوان اور اہل زبان
ہین فارسی مین واسوخت گوئی کے موجد ہی
ہوے اور فی الحقیقت ممتنع الجواب واسوخت
لکھا ہے جو لطف محاورہ اور زبان اور فصاحت
و بلاغت کا ان کے واسوخت مین ہے یہ لطف
کسی فارسی واسوخت مین نہین پایا الحق
؎ قبول خاطر و لطف سخن خدا داد است فقط



۱

واسوخت ملا وحشی

دوستان شرح پریشانی من گوش کنید قصهٔ بی سر و سامانی من گوش کنید
گفتگوی من و حیرانی من گوش کنید داستان غم پنهانی من گوش کنید

شرح این آتش جانسوز نگفتن تا کی
سوختم سوختم این سوز نهفتن تا کی

روزگاری من و دل ساکن کوئی بودیم تابع خوی بت عربده جوئی بودیم
عقل و دین باخته دیوانه روئی بودیم بستهٔ سلسلهٔ سلسله موئی بودیم

کس دران سلسله غیر از من و دلبند نبود
یک گرفتار ازین جمله که هستند نبود

این همه مشتری و گرمی بازار نداشت یوسفی بود ولی هیچ خریدار نداشت
نرگس غمزه زنش این همه بیمار نداشت سنبل پرشکنش هیچ گرفتار نداشت

اول آنکس که خریدار شدش من بودم
باعث گرمی بازار شدش من بودم

عشق من شد سبب خوبی و رعنائی او داد رسوائی من شهرهٔ زیبائی او
بسکه کردم همه جا شرح دل‌آرائی او شهر پر گشت ز غوغای تماشائی او

این ز[illegible]ا[illegible]ش[illegible]ته فراوان دارد
کی سر[illegible]امان دارد

چاره نیست ندانم به ازین رای دگر — که دهم جای دگر دل بدل آرای دگر
چشم خود فرش کنم زیر کف پای دگر — بر کف پای دگر بوسه زنم جای دگر
بعد ازین رای من این است چنین خواهد بود
من برین هستم والله همین خواهد بود

پیش تو یار نو و یار کهن هر دو یکی ست — حرمت مدعی و حرمت من هر دو یکی ست
قول زاغ و غزل مرغ چمن هر دو یکی ست — ناله بلبل و فریاد زغن هر دو یکی ست
این نه آیین ست که قدر همه یکسان نبود
زاغ را مرتبه مرغ خوش الحان نبود

چون چنین ست پی کار دگر باشم به — چند روزی پی دلدار دگر باشم به
مرغ خوش نغمه گلزار دگر باشم به — عندلیب گل رخسار دگر باشم به
نوگلی کو که شوم بلبل دستان سازش
سازم از تازه جوانان چمن ممتازش

آنکه در جانم ازو دمبدم آزاری هست — می توان یافت که از من بدلش باری هست
از من و بندگی من اگرش عاری هست — بفروشد که بهر گوشه خریداری هست
به وفاداری من نیست درین شهر کسی
بنده ای همچو مرا هست خریدار بسی

مدتی در ره عشق تو دویدیم بس ست — راه صد بادیه بیداد بریدیم بس ست
قدم از راه طلب باز کشیدیم بس ست — اول و آخر این مرحله دیدیم بس ست
بعد ازین ما و سر کوی دل آرائی دگر
نغمه ای و غزل خوانی و غوغائی دگر

ای پسر چند بکام دگرانت بینم — [illegible]ت ز جام دگرانت بینم
مایه عیش مدام دگرانت ب[illegible] — [illegible] جام دگرانت بینم

تو چه دانی که شدی یاره بهبیاکی چند
چه هوسها که ندارم به هوسناکی چند

تو چندار که مهر از دل پر خون نرود
این محبت بصد افسانه و افسون نرود
آتش عشق بجان افتد و بیرون نرود
چه گمان غلط است این نرود چون نرود

چندکس از تو و یاران تو آزرده نبود
دوزخ از سردی این طائفه افسرده نبود

یار این طائفه خانه بر انداز مباش
می شوی شهره بایشان قدم هم آواز مباش
از تو حیف است باین طائفه دمساز مباش
غافل از لعب حریفان دغاباز مباش

به که مشغول باین شغل نسازی خود را
این نه کاریست مبادا که ببازی خود را

در کمین تو بسے عیب شماران هستند
داغ بر سینه ز تو کینه گذاران هستند
سینه پر کینه ز تو سینه فگاران هستند
غرض این است که در قصد تو یاران هستند

باش مردانه که ناگاه قفائی نخورے
واقف کشتی خود باش که پائی نخورے

گرچه از خاطر وحشی هوس روی تو رفت
دل آزرده آزرده دل از کوی تو رفت
از دلش آرزوی قامت دلجوی تو رفت
با دل پر گله از ناخوشی خوی تو رفت

حاش لله که وفای تو فراموش کند
سخن مصلحت آمیز کسان گوش کند

تمام ہوا



۵۱
ای گل تازه که بوی وفا نیست ترا / خبر از سرزنش خار جفا نیست ترا
التفاتی باسیران بلا نیست ترا / ما اسیر تو و اصلا غم ما نیست ترا
رحم بر بلبل بی برگ و نوا نیست ترا / بر اسیر غم خود رحم چرا نیست ترا
فارغ از عاشق غمناک نمی باید بود
جان من این همه بیباک نمی باید بود

۵۲
همچو گل چند بروی همه خندان باشی / همره غیر بگلگشت گلستان باشی
آن زمان یاد گران دست و گریبان باشی / جمع تا جمع نباشند پریشان باشی
زان بیندیش که از کرده پشیمان باشی / یاد حیرانی ما آری و حیران باشی
ما نباشیم که باشد که جفای تو کشد
بجفا سازد و صد جور برای تو کشد

۵۳
شب بکاشانهٔ اغیار نمی باید بود / همه جا با همه کس یار نمی باید بود
همره غیر بگلزار نمی باید بود / غیر را شمع شب تار نمی باید بود
تشنهٔ خون من زار نمی باید بود / تا باین مرتبه خونخوار نمی باید بود
من اگر کشته شوم باعث بدنامی تست
موجب شهرت بیباکی و خودکامی تست

۵۴
دیگری جز تو مرا این همه آزار / [illegible] در نظر خلق مرا خوار نکرد

آنچه کردی با دل من هیچ ستمگار نکرد
این ستمها دگری با من بیمار نکرد
هیچکس این همه آزار من زار نکرد
هیچ سنگین دلی بی رحم چنین کار نکرد

گر ز آزردن من هست غرض مردن من
مردم آزار مکش از پی آزردن من

جان من سنگدلی دل بتو دادن غلط است
چشم امید بروی تو گشادن غلط است
بسر راه تو چون خاک فتادن غلط است
روی اشک کرده بروی تو نهادن غلط است
رفتن اولی است بکوی تو ستادن غلط است
جان شیرین بتمنای تو دادن غلط است

چون ندانی که غم عاشق زارت باشد
چون شود خاک بران خاک گذارت باشد

مدتی هست که می دانم و تدبیری نیست
همچو زلف تو پریشانم و تدبیری نیست
از غمت سر بگریبانم و تدبیری نیست
خون دل ریخته ز دامانم و تدبیری نیست
از برای تو پریشانم و تدبیری نیست
چه توان کرد که حیرانم و تدبیری نیست

شرح درماندگی خود بکه تقریر کنم
عاجزم چاره من نیست چه تدبیر کنم

نخل نوخیز گلستان جهان بسیار است
گل این باغ بسی سرو روان بسیار است
بالب همچو شکر تنگ دهان بسیار است
ترک زرین کمر موی میان بسیار است
جان من همچو تو غارتگر جان بسیار است
نه که غیر از تو جوان نیست جوان بسیار است

دیگری این همه آزار بعاشق نکند
قصد آزردن یاران موافق نکند

مدتی شد که در آزارم و میدانی تو
بکمند تو گرفتارم و میدانی تو
از غم عشق تو بیمارم و میدانی تو
خون دل از مژه می بارم و میدانی تو
از برای تو چنین
چه توان کرد در آزارم و میدانی تو

مخمسی

تا کی از ستم و جور تو دلخون باشم
از مژه خون جگر ریزم و محزون باشم

۹
کن آنطور که شرمنده شوم از خویت … لکنم بار دگر یاوز دل جویت
دیده پوشم ز تماشای رخ نیکویت … سخن نگویم و شرمنده شوم از رویت
دست بر دل نهم و پای کشم از کویت … گوشه گیرم و من بعد نیایم سویت

بشنو پند مکن قصد دل آزرده خویش
ورنه بسیار پشیمان شوی از کرده خویش

۱۰
چند صبح آیم و از خاک درت شام روم … از سر راه تو چون خاک بناکام روم
بسر راه تو آیم نشوی رام روم … صد دعا گویم و آزرده بدشنام روم
دور و دور از تو من تیره سرانجام روم … نبود زهره که همراه تو یک گام روم

کس چرا این همه سنگین دل و بدخو باشد
جان من این روشی نیست که نیکو باشد

۱۱
از چه با من نشوی یار چه می پرهیزی … یار شو با من بیا چه می پرهیزی
حرف زن ای بت خونخوار چه می پرهیزی … کیست مانع ز من زار چه می پرهیزی
نه حدیثی کنی اظهار چه می پرهیزی … بگشا لعل شکربار چه می پرهیزی

که ترا گفت که با من ز وفا حرف مزن
چین برابرو زن و یکبار بما حرف مزن

۱۲
درد من کشته شمشیر بلا می داند … سوز من سوخته داغ جفا می داند
ناکجا بازم همه کس طور مرا می داند … عاشقی هیچ منت نیست خدا می داند
مسکنم ساکن صحرای فنا می داند … همه کس حال من بی سر و پا می داند

چاره من کن و بگذار که …
سر خود گیرم و از گ

از سر کوی تو با دیده تر خواهم رفت
چهره آلوده بخوناب جگر خواهم رفت

تا منظر میکنی از پیش نظر خواهم رفت
نکه این بار چو سیر بار دگر خواهم رفت

گر نرفتم ز درت شام سحر خواهم رفت
روی باز آمدنم نیست اگر خواهم رفت

از جفای تو من زار برفتم رفتم
لطف کن لطف که این بار برفتم رفتم

تمام ہوا

ہلال

تخلص ہے مرزا محمد صاحب خلف مرزا حاجی
صاحب کا معلوم نہین کہ یہ شاگرد کس
استاد کے ہین اور مولد اور مسکن ان کا
کہان ہے سوا اس واسوخت کے
جو درج مجموعہ ہذا کیا گیا ہے کچہ کلام انکا
نہ دیکہا نہ سنا شاعر طباع اور خوش فکر
ہین کلام مین صفائی اور روزمرہ اور محاورہ
بہت ہے باقی العلم عند اللہ فقط

واسوخت جلال

شکل کی ہے بات صنم تیرا یہ انداز نہ تھا — دل ... تھا عجب ... پرواز نہ تھا
بزم سے غیر کے خالی کوئی ... — ... کی محفل کا کوئی راز نہ تھا
ہے ... ... باغیں ...
... آ ... سے ... صاف ...

کرتے نیاز ... آشفتہ ہے ... — ... دیکھتے ہی ... ہم
... باقی ہم

روندتی کاہے کو تیرے باغ کا سبزہ آن
اپنی بیگانہ کی آجانیکا رہتا تھا دھیان
شوخ چشمی کا تھا رہتا گل نرگس پہ گمان
اپنی سایہ سے بھی جھجکتے تھے زبس تھی نادان

ڈر کی راتون کو مری پہلو مین جا کرتے تھے
بھولی پن کی مری کیا کیا نہ اوٹھا کرتی تھے

کام تھا یون تمھین شیوہ نکوکامی سی
پختہ کاری پہ طبیعت نہ تھی خامی سے
نام کا پاس تھا کچھ ڈرتی تھی بدنامی سی
صحبت غیر سے ڈرتے تھی بد انجامی سی

چاندنی راتون مین میدان مین نہ جانا تھا
چشم سیارہ سے بھی تمکو حجاب آتا تھا

خوشی صدا تھی مگر اسطرح تھی نغمہ طراز
ساز کے نام سے تھی طبع تمہاری ناساز
گوش گل کو نہ سناتی تھی تم اپنی آواز
راہ کی چلنی مین صاحب کا یہ تھا انداز

دلکو لوٹت پاؤن کی رقص مین کب ملتی تھی
پیت جگر شعلۂ آواز سے کب جلتی تھے

مین بھی یاوس شعلۂ رخسار کا پروانہ تھا
[illegible] عاشق بیباز ترجانانہ تھا
مین بھی اور سلسلۂ زلف کا دیوانہ تھا
سوختی معنی نہ زبان پہ یہ افسانہ تھا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] بیدہ جو خود کامم

برنگاوٹ کوئی بات اب نہیں کہتا تم سے
میلا ٹھیلا کوئی خالی نہیں رہتا تم سے

۱۱۵
جا ہی انصاف بھی لیکن اس سے ستم ہوگا زیاد
رکھو نا شاد ہمیں اور رقیبونکو شاد
غیر دین داد کرو تازہ کوئی گر بیداد
نامرادی جو ہماری ہے وہی عین مراد

ہم جلین گرم یہ اغیار کا بازار رہے
شمع ہر بزم تیرا شعلۂ رخسار رہے

۱۱۵
گھیری رہتی ہیں جو مجلس کی نہ گرد آتی تھی
ہم سخن وہ ہیں جو باتو نمیں اڑی جاتی تھی
منہ وہ لگتی ہیں جو چھوتی نہ قدم پاتی تھی
زلفیں وہ چھوتی ہیں سودائی جو کہلاتی تھی

خود فراموش یہ تم ای ستم ایجاد تھی
یاد اب اونسی پڑی ہے جو کبھو یاد نتھا

۱۱۵
اونسی آپ ہیں شیشین ہیں نام سے تھا جنکی گریز
خار محفل تھی جو اے تازہ نہال نوخیز
صحبتیں اونسی ہیں تمہارا سایہ سے جنکی پرہیز
گل تیری ہاتھ کی چھلونکی کرین دست آویز

زلف ورخ کی تیری مشتاق وہ ہرجائی ہوں
جو کہیں صبح کہیں شام تماشائی ہوں

۱۲۵
عشق کسکا جو نہیں رسم ہوس سے آگاہ
در سے رہتی تھی جو دور اونسی ہوئی دلبری راہ
عاشقی کا تری دعوی کرین سبحان اللہ
ہمسے جو وعدے تھی غیر ونسی ہوا انکا نباہ

آپ پھر اپنے تئین اہل وفا کہتی ہیں
اپنے اطوار تو دیکھو اسے کیا کہتی ہیں

۱۳۵
کل ابھی باتیں کیا کرتے تھے جو بولی ٹھالی
ٹ سیدھی بھی کوئی تم سے نہ بن ... کی
طرح گفتار تھی جسکی اب ہی ڈالی
ہر قدم خلق کی منظور نظر پامالی

انداز سے
... ہو ... نہ ستے
رو تو

وله

بیت ابرو کا ہے اب فتنۂ محشر مضمون
یان کہانی سی یہ مطلب کہ کسیکا ہو خون
مطلع صبح قیامت ہی وہ فتنہ ہو ون
تیری اسواسطے مٹنا کہ کسیکو ہو جنون

منتظر چشم کہ ہو کشتۂ بیداد کوئے
دامن اس ڈھب سی جھٹکنا کہ ہو برباد کوئی

وله

کچھ تو انصاف کرو کچھ تو کرو دل مین غور
کسکو طاقت ہے جو ہر وقت سہی ایسی جور
یہ بھی ہی کوئی چلن یہ بھی بھلا ہی کوئی طور
جان دین درد جدائی سی تمہاری ہم اور

لب جان بخش مسیحائی اغیار کرین
ایسی جینی سی نہ کیون اپنی تئین مار مرین

وله

کیا کرینگے تمہین ہم جب نرہی اپنی جان
جان اور بوجھ کی ناحق کوئی کیون کھینچی انجان
ہی مریجان اگر جان ہی باقی تو جہان
ہی بری بات نہو اپنی بھلی کا گر دھیان

تم ہو مرجائی تو اپنا بھی یہی طور سہی
تم نہین اور سہی اور نہین اور سہی

وله

دل لگانی سی یہ حاصل ہی کہ جی شاد رہی
جو مری حق مین کیا تمنی بھلا یاد رہی
نہ کہ انسان سدا مورد بیداد رہی
جو بر و کچھ نہین کم لکھنؤ آباد رہی

اوسکو دل دینگی اب اپنا جو دل آزار نہو
یار ہو اور کبھی مائل اغیار نہو

وله

ہو وفادار کرے قدر وفاداری کی
یاد ہو چال نہ عاشق کی دل آزاری کی
شرطین جو جو ہین بجا لای وہ سب یاری کی
تاب لا دی نہ صدا اسکی مری زاری کی

آپ بیتاب رہی گر کبھی بیتاب ہو نہیں
اپنی طالع کیطرح جاگ سی خواب ہو نہین

وله

ہو جو مرغوب مری طبع کی وہ بات کری [illegible]
غیر سے میری لیی ترک ملاقات کری
[illegible] ین میری فقط اوقات کری
[illegible] ھامری سلہ ہ رسرہ ہو نرات کری

صورت آئینہ حیران رہے حیران مجھے دیکھ
زلف کی طرح ہو آشفتہ پریشان مجھے دیکھ

تازہ انداز و ادا اوس کے دکھاؤں تجھکو
اوس سے خلطہ یہ بڑھاؤں کہ گھٹاؤں تجھکو
گرم ربط اوس سے رہوں اور جلاؤں تجھکو
گفتگو اوس سے کروں باتیں سناؤں تجھکو

خار اوس گل سے تو یہ کہا ہے کہ فریاد کرے
راتیں وہ سامنے آویں کہ یہ دن یاد کرے

بزم آرا وہ اگر ہووے تو تو یار بنا ہے
ہر سر حرف و حکایت سے کہے گر تجھسے
نغمہ سنجی کرے تو تیکھو نہیں تجھکو آوے
باتیں بات وہ نکلے کہ تیرے بات جاوے

پہنے وہ جامہ چسپان تو تو تنگ آوے تو
کام دل پاؤں میں اور اسے سزا پاوے تو

آرزو اسپہ ہے سب سے کہ رہے جبتک دم
جب تمہاری ہے یہ مرضی ہے تو مجبور ہیں ہم
منہ نہ پھیریں گے کسیکا نہ پھیرینگے یہ قدم
اب تم غیر سے ملنے کے اگر کہاؤ قسم

پھر وہ بے تم ہو وے ہم ہیں وہی باتیں ہیں
ویسی ہی صحبتیں ویسی سب ملاقاتیں ہیں

خوب وفادار ہو رکھو وفادار سے کام
اس سخن پہ غرض عشق کا دفتر ہے تمام
سچ جو آغاز کے بات اوسکا نباہو انجام
قول پر اپنے اگر تمکو ہے منظور قیام

عمر بھر ملتے نباہے گا مرے یار ہلال
مغتنم جانو کہ ہے یار وفادار ہلال

تمام ہوا

ہمت

تخلص ہے لالہ بنسی دہر صاحب کا شاگرد
ہین منشی میڈولال صاحب راز تخلص کے
مولد اور مسکن انکا لکنؤ ہے شاعر
اچہے ہین بجز اس واسوخت کے
جو شامل مجموعہ ہذا ہے کچہ کلام ان کا
سنا نہین مگر اس قدر معلوم
ہوتا ہے کہ مضامین نئے نظم
فرماتے ہین باقی العلم عند اللہ



واسوخت ہمت

۱
نیم خوابی میں عجب خواب یہ ہمنے دیکھا — جسکی ہیبت سے ہوا اک دل میں وحشت پیدا
تذکرہ اوسکا ہی عاشق کی لیے دام بلا — کیا عجب ہے کہ جو معشوق کو بھی ہو سودا
دیکھئے کیسی نکلتی ہی اب اسکی تعبیر
میں اسی فکر میں رہتا ہوں نہایت دلگیر

۲
خواب کیا خواب کہ دل ہوتا ہی جس کا بیتاب — وہ ہندسہ میں نہیں پیدا کہ لکھی اسکا جواب
اور نجومی کو بیان کی نہ بلاغت کی تاب — سالک ایسا نہیں کھلا ہی جو وہ راہ صواب
اسکی تشخیص حکیموں کی نہیں حکمت میں
رازدانی کسی عارف کی نہیں قدرت میں

۳
جمہیں یہ بات سمجھ کر ہی کہ کہتا ہوں بیان — آشکارا گر ہی شاید کوئی راز پنہان
خواب کا حال سنا مناسب ہی کہ موجب ہی ... — باز دارد نہ بدل ہرچہ در آید بزبان
گو بیان کرتی ہی پہ کوئی نہیں پاتا ہی
پر غبار دل ناشاد نکل جاتا ہے

۴
آگئی اب جو خواب جو دیکھا تھا ہی اوسکا لکھا — گلستان ہی اک اوسمین ہی ہر طرف بہار
ہر روش پھول نئی رنگ کی پہولی ہیں ہزار — خس و خاشاک نہیں نام کو زیر اشجار
اک [illegible] کہو [illegible] صبا چلتی ہے
[illegible] ستم [illegible] ریلتی ہے

٥٦

گل شگفتہ ہین تو بلبل کی بہی افشانی ہین | سرو گر شمع ہین تو قمریان پروانی ہین
نخل سرسبز ہر اک طرف کی مستانی ہین | ساری مرغان چمن عشق مین دیوانی ہین
صحبتین گرم ہین ہر طرف ہم آغوشی کی
نرصدائین ہین مئی عشق مین مدہوشی کی

٥٧

نہرین شفاف ہین فوارونکی چلتی ہی قطار | آب جو عکس سی ہر گل کی ہی تازہ گلزار
آب و گل ال کی ہم رنگ دکہاتی ہین ہزار | سبز ہو جاتی ہین فیض اونکی سی سوکہی اشجار
اسطرح پڑتا ہی فواروں سی ہر شاخ پہ آب
غش مین جسطرح چہڑکتا ہی کوی منہہ پہ گلاب

٥٨

چاندنی رات ہی اور طرفہ سمان طرفہ ہی رنگ | صحن گلشن مین بچہا ایک جڑاوی پلنگ
مین ہون معشوق کو اپنی لئی آغوش مین تنگ | دونو مدہوشی مین ہین دلکی نکلتی ہی امنگ
اسقدر کیف مئی عشق مین مغرور ہوں مین
گاہ نزدیک ہون اوس بت کی کبہی دور ہون مین

٥٩

یک بیک ایسی چلی گلشن عشرت مین ہوا | نہ گلستان نہ وہ گل اور نہ کوئی نخل رہا
نہ وہ نہرین نہ وہ فواری نہ مرغونکی صدا | ہوگیا عاشق خود رفتہ سی معشوق جدا
ساری پژمردہ ہوی گل عجب آفت آئے
بلبلین رونی لگین آہ قیامت آئے

٦٠

کیون نہون محرم اسرار مین ہون صاف ضمیر | دل تو آئینہ ہی سوچی نہ سمجھی کیون تعبیر
نت نئی خواب وہ کہاتا ہی جو یہ چرخ پیر | دیکہو سرگشتہ ہوا چاہتی ہی اب تقدیر
باغ جو دیکہا ہی ہوگا وہی صحرا ای جنون
بدلی نہرون کی نظر آئیگا اب جیحون

٦١

وسعت دشت [illegible] ہین سینہ | [illegible] شگفتہ ہین کسی دلکی مین داغ
غنچہ بیبونکی عوض شاخ پہ ہیہم | آتا ہی آواز سی انکی دماغ

شجر استادہ جو ہین ہونگی وہ نخل ماتم
چند بلبل کی جگہہ نالی کریگی پپیہم

شب مہتاب دکھای گی شب ہجر کا رنگ
وہ پلنگ ہیگا انکھو نکی تلی ہیکی پلنگ
اور وہ معشوق جو ہی ہو گی خفا بادل تنگ
نام سی عاشق ناکام کی ہی رکہیگا ننگ

رات تاریک شب ہجر کی بہاری ہو گی
جو ی اشک انکہہ سی غمدیدہ کی جاری ہو گی

رخصت ای فصل بہاران کہ اب ائیگی خزان
ای گلو پہاڑو گریبان کہ اب ائیگی خزان
بلبلو چہوڑو گلستان کہ اب ائیگی خزان
بس نہو زمزمہ سنجان کہ اب ائیگی خزان

عوض مرغ چمن زاغ و زغن ہوینگی
جنکو کہتی ہین چمن خار سی بن ہوئیگی

ہمدم اپنا جو ہی ناشاد وہ ہو جائیگا
دوست جو اپنا ہی دشمن وہی کہلائیگا
ساغر رنگین آج جو ہی کل سی نہ شرمائیگا
رنگ کچھہ دور فلک اور ہی دکہلائیگا

گھر مین عاشق کی غم ہجر سی ماتم ہوگا
عید کی دن الم ماہ محرم ہوگا

زندگی کا جو مزہ ہی وہ اوٹھائیگی رقیب
گل نئی نت کی لی ہر روز کہلائیگی رقیب
آگ کیا کیا نہین پانی مین لگائیگی رقیب
جب جلیلتے تھی وہ دلپا ہی جلائیگی رقیب

جو مری جنکو نہین اغیار وہی لوٹین سے
[illegible]ست دیوانون کی وہ چاک گریبان [illegible]

[illegible] تھا ہی یہ رو مین کہ وہ مہ لقا
ہو گیا آہ میری باتونکو سنتی ہی خفا
[illegible] خواب کا بیداری مین آفت لا[illegible]
دیکھا جو مینی وہ دشمن کو نہ دکہلای خدا

ہو گیا [illegible]
[illegible]سی سیاہ
[illegible]سب تک لا
[illegible]گر آہ

۱۷ دوستو طرفہ مری غم کی حکایت ہی آہ — مجھکو وارونئ طالع کی شکایت ہی آہ
ایسی عیس کی پڑی دل مین عداوت ہی آہ — مجھپہ بیرحمی ہی غیر و نپہ عنایت ہی آہ

آج کل مجھسی ہی وہ شوخ خود ارا بگڑا
آہ بن بن کی بیرا کھیل ہی سارا بگڑا

۱۸ اوٹھہ کی نزدیک سے میرے وہ الگ بیٹھی جو — مجھسے رنجیدہ ہوئی غیر مین بیٹھی خوش ہو
دیکھتا ہی فلک پیر جہان بیٹھی وہ — آک اوٹھاتا ہی بلا بیٹھی بٹھای بدخو

وقت بگڑا ہوا رنگ اور ہی دکھلاتا ہے
بات کرنی ہی مین کچھہ تفرقہ پڑجاتا ہے

۱۹ جسنے کچھا زبے اندھیر مچایا کیسا — ہنستی ہنستی غم ہجران مین رلایا کیسا
شعبدہ آج نیا آہ دکھایا کیسا — بیگنہ دل کو مری ہای جلایا کیسا

یہ عبث شاد کو ناشاد کیا کرتا ہے
کیسی کیسی ستم ایجاد کیا کرتا ہے

۲۰ جبسی وہ بگڑی تہا چین نہ مطلق آرام — ہر مین رہجاتا تہا ہر وقت جگر اپنی کو تہام
بہیجنا اونکو تھا منظور نہ نامہ نہ پیام — ملگئی راہ مین جب وہ تو کیا ہینی کلام

نہ گرا یا تو نیہ اور رہا تہہ نہ ہرگز جوڑی
خوب دم اونکو دیے دل کی پہیولی پہوڑی

۲۱ جانتا ہون نہین کچھہ ایسا ہوا مجھسی قصور — جسکی رنجش کی سبب آپ ہوی مجھسی دور
ہو گئی غیر و نکی بہڑکا ہنسی شاید رنجور — ورنہ تہا پاس تو عاشق کا نہایت منظور

خیر اپنی تو دعا یہ ہی کہ تم شاد رہو
جس محلہ مین ہو خورشید آ[illegible]

۲۲ یاد آتی ہین وہ بہولی مجھی باتین افسوس — [illegible] سیکڑون کہاتین افسوس
[illegible] افسوس

۵۴۳
گردش چرخ سے اپنا وہ زمانہ نہ رہا
غیر بیگانے کی افسوس یگانہ نہ رہا

پھر آرایش رخ سے جو کہتی تھی کبھی | آپ منہہ پھیر کی کہتی تھی ارادہ جلگی
کھد و شانہ مری آگی نہ لای کنگھی | آئینہ سامنے آئی نہ مری چھوٹی

۵۴۴
تھی پریشانی جو پیش نظر اوس کاکل کی
حالت ابتر تھی گلستان مین سنبل کی

آگی تھی پان کی کمانیکی بھی شرم بڑی | دانت پاکیزہ تھی جیسی کہ ہو موتی لڑی
نہ کبھی رہتی تھی اس طرح سی مستی کی دھڑی | سنہ سی گر نہ نکلتی تھی تری بات گھڑی

۵۴۵
دہن تنگ ترا غنچہ سر بستہ تھا
بد زبانی پہ یہ بھلا کب یہ کھلا رہتا تھا

آگی چہرہ کی سدا شرم و حیا کا تھا نقاب | کسی شخص کو تم بات کا دیتی ہی جواب
آج کل آپ نے کردی ہی زبان اپنی خراب | نہ لحاظ اپکی بیگانہ حیا ہی نہ حجاب

۵۴۶
شہر مین آئی ہمین طلق کہ نیا جوبن ہی
اور ہر شخص سی اسطرح چہلان ہی

کہتی تھی اپ مجھی غیر و کسی نفرت ہی مدام | اک تجھی عاشق ناکام سی نسبت ہی مدام
ہی جو کچھ ہی سی اخلاق و محبت ہی مدام | اب جو دیکھا تو رقیبون ہی سی صحبت ہی مدام

۵۴۷
قول و اقرار کو کیا خوب نبایا تو نی
کیا آخر وہی تھا دل مین جو چھپایا تو نی

سامنے آنکھ نہ آتی تھی تصویر نہ تھی | تجدید ہوئی تھی اوس وقت مجھی عید خوشی
چشم اسپہ نہ اس بات کی تھی تجھکو | اندلوت نوٹی جو تجھ سی ہی لوٹا خوشی

تو خوشحال کیا
پامال کیا

۲۸
بی سبب آنا نہین چھاہنا — نہج ہر لحظہ بڑہانا نہین اچھا ہوتا
ہر گہری آنکہہ سین دکہانا نہین اچھا ہو — اپنی عاشق کا ستانا نہین اچھا ہوتا

۲۹
چھوڑنا اپنی کو اور غیر وںسی ملنا تیرا
کچھہ دنون بعد بہت تجہکو دکہائیگا مزا

ابہی طفلی ہی نہین حال جہانسی آگاہ — بات وہ کہجی سنجیدہ کہ ہو جسمین نباہ
خوب ہوتا نہین اوباش کا رکہنا ہمراہ — زک اوٹہاوگی کہی دیتا ہون قسمی واللہ

۳۰
اپنی ہمدم کو کبہی یاد نہین کرتی ہو
اٹہو بیٹھو اونہین دم بازونکا دم بہرتی ہو

مجہکو حیرانی یہی اب مین کیا خوبی ہی — طبع مین جملہ غلط زعم خوش اسلوبی ہی
نہ دل آرائی نہ دلجوئی نہ محبوبی ہی — ہر گلی کوچہ مین بیہودہ ہی یا کوبی ہی

۳۱
مجہکو بہی خوش نہین آتی ہی کوئی بات تری
جی مین آتاہی کرون ترک ملاقات تری

گر تکدر مری جانب سی ہی مجکو اب ہی — کیجیی شوق سی غیر ونپہ تلطف کی نگاہ
سن لی مین کہا کی قسم کہتا ہون تجہکو واللہ — نہ رہیگی مری ولین بہی تری مطلق چاہ

آفت وقت کسیطرحسی اب جہیلونگا
مین بہی آخر کو تری طرحسی کہل کہیلونگا

۳۲
تم مری طرحسی ہر ایک کی دمساز نہی — غیر سیری کبہی اغیار سی دمساز نہی
یہ نئی طرز نہی اور یہ انداز نتھے — چال چلنی مین یہ ٹہوکرتہ تہی او ر نا ز نتھے

بالیقین مین یہ نہین تیری بنائی باتین
صاف او نہین لوگونکی ہین سب سکہائی باتین

۳۳
ہر گہری ترچہی جو تم کرتی ہو اب مجہپہ نظر — [illegible] کی صحبت کا اثر
بس چلی آؤ مری پاس یہی ہی بہتر — [illegible] مین ہاتہو نسی تمہاری دلبر

دیکھو ایسا نہو شادی مین کہین غم ہوئے
عید کا چاند عبث ماہ محرم ہوئے

۴۴ جھسی گر آپکی ان روزون طبیعت ہی بہرے / ڈہونڈہا ہی یہی ہی کل چوک مین اک سنگ بہرے
دیکھی تو اوس تن نازک کی اگر جلوہ گری / سامنی اوسکی تری حسن کی ہو پردہ دری

رخ پر نور سی اپنی جو اوٹہادی وہ نقاب
آتش رشک مین ہو جای تو جل بہنکی کباب

۴۵ مہ روش چہرہ پہ بال اوسکی جو اوڑاتی ہین / ایک مشکی لئی دو سانپ سی لڑاتی ہین
پہنکی ہو بار ہی آپس مین لپٹ جاتی ہین / پیچ کیا کیا نئی انداز سی دکہلاتی ہین

زہر آلودہ یہ سیست ہین وہ یہ موذی
جنکی کاٹی کا نہین دہر مین منتر کوئی

۴۶ گر کری زہرہ جبین پہ جو کبہی یہ خیال / گہٹ کی وہ رشک سی دو ہفتہ مین ہو جای ہلال
سادہ لوحی کی بنا نہین ہی بانچ تی لال / جبین کو جوشش صفاسی نہین آنیکی مجال

ورق سیم کہان اوسکا بہلا ثانی ہے
ماہتاب فلک حسن وہ پیشانی ہے

۴۷ رشک گرداب ہی گرکان کا اوسکی بالا / گوشش پیچ سخن صفا مین کہین سیمی گی
کیا کرون وصف مین اون کانونکی ویزنکا / گوہر صاف ہون جیون بطن صدف سی پیدا

طور کی شمع سی افزون ہی ضیا کانون کی
ہی گریبان سحر صبح بنا گوش بنی

۴۸ اسمین کچہہ شک نہین ابرو ہین وہ تیغ بران / چہیدتی کو دل عاشق کی سنان ہین مژگان
مردم چشم ہین سرمست نشانہ کمان / لوٹ کرتی ہی کچہہ سینہ عاشق ہی نہان

آنکہہ ... / ... کل دکہلائی
بلبل ... / ... ہو جائی

خوشنویس خط اعجاز نی سہو قلم
ناک بہون اپنی سکوڑی جو وہ تجہیر ستم
مصحف رخ مین کیا ہی الف الف رقم
ایسا غمناک ہوا ہی ترا ناک مین دم

دو تو نتہنی ہی اک عینک ماچینی سے
پایا نا تتہنی کی پہڑکنی مین ہون خود بینی سے
۱۵۴۰

ہی زبان سیف دو دم اوسکی تو دندان خنجر
گر تبسم پہ وہ آجای گلوری کہا کر
بن گیا ہی دہن تنگ نیام خنجر
قتل کر ڈالی حسینان جہان کو یکسر

تیری اگی اگر اوس چاہ ذقن کا لون نام
چاہ مین ڈوبی تو ہوجای ترا کام تمام
۱۵۴۱

طوق منت کی مرصع ہین گلی مین اوسکی
گردن صاف پر اوسکی جو تو نظارہ کری
کہین الماس جڑی ہین کہین یاقوت جڑی
اپنی گردن کو ابہی آپ تہ تیغ دہری

سرخ گردن ہو اوٹہاتی ہین جو ہوجاتی ہی
مَی گلگون کی صراحی سی نظر آتی ہے
۱۵۴۲

کول اور راست ہین کیا ساعد بازو اوسکے
وہ کف دست حنائی جو تجہی دکہلادے
ہین مگر روز ازل حسن کی سانچی مین ڈہلے
پشت دست اپنی تو حیرت سی ہمیشہ کاٹے

لی ہی خورشید نی اوس پنجہ سی رنگینی وام
ماہ نو سمجہا ہی ناخن وہ سر اک ماہ تمام
۱۵۴۳

خوب ہی یا کہ پری ہی کہ وہ قوم آدم
سحر ماتی ہی گلی مین نئی کرتی ہر دم
جسکی محرم پہ سہی مین دست رسا محرم
دو حباب آب پہ دانگی ہین کٹوری باہم

گول ابہری ہوی کیا اوسکی ہین پستان دو تو
سست کر ... ہین ... دو تو
۱۵۴۴

نرم نرم اوسکا شکم تختہ سنجاب ...
... دیکہ نی حلقہ ناف
...

تام رانونکی جو لون نہ سیکا تو غش مین آ ہی
دیکھی جس پہلو کو اوس شوخ کی حیران ہو جائی

ابتک اوس لب پہ لکھو تا نہیں مشکی جھا
تن نازک نی نہین غیر کا سایہ دیکھا
صحبت وصل کی مانع ہی بس شرم و حیا
حرف مطلب کی ابہی کہنی مین نقصان ہی

ادہنی کو چل ہی اور اٹھا جوانی اوسکے
دن امید و نکی ہین راتین مین مرادونکی ہی

گدگدی وہ تو سرین نکیہ ہی مخمل سے
روئی کی گالو نسی ہی مین وہ بہت ملکے
پر صفا ساق مین وہ شاخ کی پاینہ لگی
زلف ... پا ... گرمی پہ بہا گل کی

ٹھوکرین کہا ... زندگی ہی جو وہ نکلی در سے
مردی جی اوٹھتی ہین اون پانوں کی اک ٹھوکر سے

نام حق پا وسی تا سرو وہ بت چابک چست
اک مرقع کی ہی تصویر ہی ایک ایک درست
نہ تو ہی سخت زبان اور نہ پیمان کا سست
... ولاین ... پہ نمودار ہی از فرق ...

جب کہ آنکھین وہ لڑکپن کی چرا پاتی ہی
شان اللہ کی اوس وقت نظر آتی ہی

ہی یہ ہمنی دلمین اوسی پا ... ون کچھ ...
ملاون جسی کلی اسکو لگاؤن کچھ دن
شمس ... سان اوسکو دکھا نیکا ... ؟
... دون بہمکو مین کچھ ہی اور اوڑون کچھ

ہوشی ... غمناک ہو وہ پر ... جو ہی شاد لے ...
بہول جانا مرا اوس وقت تجہی یاد آئے

یہ یقین جان کہ اب کچھ ہی نہیں کھینچیگا
... بانہ بہی اب ... انہیں ... کا
رد ... رنج و الم ایک نہیں ...
... ہوا جو محبت مین نہین ... کا

جب کو ہی ...
... ...
... ...

ہمت

۵۵۰
آپ گر حسن جہانگیری میں دولت مند ۔ مرتبہ عشق کا اپنی بھی ہی تا عرش بلند
مجھکو دلدار ہیں گر تمکو ہیں اغیار پسند ۔ ہیں خوشی اپنی سی ہون تم رہو اونسی خورسند

تجھکو یہ عاشق ناکام جو دلخواہ نہیں
مجھکو بھی اوبت کا فر تری کچھ چاہ نہیں

۵۵۱
تجھسی اب رشتہ اخلاص کو میں توڑونگا ۔ منہ کو واللہ تری سمت سی اب موڑونگا
تیری ملنی کی لیے ہاتھہ نہیں جوڑونگا ۔ جتنا کہتا ہون اوسی دیکھیو کر چھوڑونگا

غم نہیں بگڑو گی گر مجھسی زیادہ تم بس
میں بھی خوب اس دل نالان کی نکالونگا ہوس

۵۵۳
مجھکو کیا آپ ہیں مغرور تو مغرور سہی ۔ ہمکو کیا میں جو ہون رنجور تو رنجور سہی
آپ ہیں غیر سی مسرور تو مسرور سہی ۔ میں جو ہون آپ سی مہجور تو مہجور سہی

پر کہیں راست جو ہو جائیگی میری تقدیر
پھیر نہیں ایسی بن آئیگی کوئی تدبیر

۵۵۴
باغ میں ساتھہ مری وہ گل خندان ہوگا ۔ ہاتھہ سی چاک تری تیرا گریبان ہوگا
بال کھولی جو وہ چون سنبل پیچان ہوگا ۔ خاک مالیدہ ترا حال پریشان ہوگا

پیرہن میں دل ناشاد سمایا ہو لیگا
منہ نہیں رشک ندامت سی ترا ہو لیگا

۵۵۵
خار تو ہووینگا نظر وہ نہیں مری پھول و پھل ۔ جسدم کھلائیگا تو خلق میں او سے میں بیل
عشق بازیگا مری شہر میں ٹھہرائیگا کل ۔ تجھسی پھیر جائیگا یہ سارا زمانہ بالکل

تیرا وقت آج ہی کل اپنا زمانہ ہوگا
قصہ حسن ترا گنہ فسانہ ہوگا

۵۵۶
دیکھو ہووینگی جسدن تری گردش ایام ۔ [illegible] یاد جو میں مکر و فریب
[illegible]

ہر گھڑی لی کی بلاؤں کو قدم چومیگا
بالہ وار آ کی مرے گرد سدا گھومیگا

۵۵۷ تو یہیں بیٹھ بس بھول گیا تم سے کیا کہتا تھا
نشۂ عشق میں مست میں ہو کر بیٹھا
تذکرہ کیا تھا ابھی جواب کوئی لکھا تھا
یا کسی زلف مسلسل کا ہوا تھا سودا

ایسی اپنی تو تنہ بکنی کی کبھی عادت سے
کشش دلکی صفائی کی مگر دولت تھے

۵۵۸ مہربان مشفق و غمخوار و صنم ناخدا
یہ غلط فہمی تھی بس تمکو جو پیچ سخت کہا
خلق میں تمسا نہیں آج تلک خلق ملو
تیرہ بچم یا نمو مطلق مری کہنی کا برا

کیجی میری طرف سی دل غنچہ کو صاف
الغرض ہوئی کسی طور سی تقصیر معاف

۵۵۹ غیر معشوق کا تھا نام جو منہ سی نکلا
تم جو سمجھی کہ مجھ کو پہنچا اثنا
گر زبان کا سی منہ سی کچھ سب کچھ ہی کہا
منہ سی نکلی تو تیری نہیں کوئی خطا

پیشتر ازیں ہاں سی جب عبارت پہ بن آتی ہی
منہ سی بی ساختہ تب بات نکل جاتی ہی

۵۶۰ بسکہ مضطر ہوں نہ یارہ سے بچی تیر سا
چھوڑ کر تجھ کو دلا معشوق مری کہلا
ہو کدورت غصہ کو اب ادہو گلی لگا
انگلی روز دوات کی طرح پہر وہ مری کہلا

مسرد مہ سی پہر وہ کرم کرو صحبت کو
رات دن وصل سی محظوظ کرو ہمت کو

۱۳ ۔ ہوا

یادگار

تخلص ہے حسین علی خان ولد
اکرام احمد خان ابن کاظم علی خان کا ساکن
قدیم ہین احاطہ خانسامان واقع لکھنو
کے تحصیل علم و شاعری مین شاگرد
ہین میان جعفر صاحب متخلص بہ مخمور کے
یہ واسوخت ان کا واسطے ضرورت
ردیف حرف یا کے داخل
مجموعۂ ھذا کیا گیا فقط



۵۱
ہر بلا عشق حسیناں زرماں ہوتا ہی — ایک جہاں ہوتا ہے برباد جہاں ہوتا ہی
ہدف اس تیر کا ہر پیر و جواں ہوتا ہے — یہ ہر اک رنگ سی عالم میں عیاں ہوتا ہے
تو یہ کسطرح بھلا عاشق مضطر سے ڈرے
جب یہ ظالم نہ خدا سے نہ پیمبر سے ڈرے

۵۲
عشق سے چاہیے انسان کو انکار رکھے — اسکے کوچہ میں قدم اپنی نہ زنہار رکھے
اپنے دلمیں نہ کبھی الفت دلدار رکھے — اس سے غافل نہ رہے آپکو ہشیار رکھے
دلکے لینے کے لیے پہلے یہ دم دیتا ہے
پاکے قابو یہ زمانے کے الم دیتا ہے

۵۳
قبل ازیں عشق سے پرہیز کیا کرتے تھے ہم — غم کونین سے آزاد رہا کرتے تھے ہم
عشق بازی کو بہت نام رکھا کرتے تھے ہم — کسی کی فرقت میں جو روتا تو ہنسا کرتے تھے ہم
اب ہمیں کو مرض عشق بت رعنا ہی
سچ تو یہ ہے کہ بری دل کا سر نچا ہے

۵۴
خود بخود عشق جنوں خیز طغیانی — پاؤں کو آرزوی سلسلہ جنبانی ہے
زور وحشت سے طبیعت کو پریشانی ہے — صورت آئینہ ہر دم مجھے حیرانی ہے
[illegible] ن کو در ہو دامان گریباں
[illegible]

یادگار

شور و فریاد ہی ای ہمنفسان واویلا — داد بیداد ہے ای ہمنفسان واویلا
تازہ افتاد ہی ای ہمنفسان واویلا — وقت امداد ہے ای ہمنفسان واویلا

کبھی چمک درد کی ہے سینہ مین بجلی کیطرح
دلکو پہلو مین تڑپ رہتی ہی ماہی کیطرح

کبھی ہے لب پہ فغان آہ شرربار کبھی — نالہ کش سینہ مین رہتا ہی دل زار کبھی
درد مونس ہی کبھی رنج ہی غمخوار کبھی — درد سے ہے سر شوریدہ گران بار کبھی

کیا کہون کیا یہ مری دلکو ترنگ آئی ہے
اس ضعیفی مین جوانی کی اُمنگ آئی ہے

اشک پیہم مری آنکھون سے بہے جاتی ہین — کس سے یہ صدمۂ جانکاہ سہے جاتی ہین
دست و پا ضعف کی شدت سے رہے جاتے ہین — سنی جاتی ہین یہ قصے نہ کہے جاتے ہین

شور و فریاد جدا حشر کا سامان ہے جدا
دست وحشت سے ہر اک تار گریبان ہے جدا

اتفاقاً ہوا اک روز گذر میلے مین — آگیا ایک پریزاد نظر میلے مین
بول اوٹھا دیکھہ کر ہر فرد بشر میلے مین — چاند آیا ہی یہ گردون سے اوتر میلے مین

میری ہی آنکھہ دوچار اوس مہ تابان سے ہوئی
اتنی تقصیر فقط دیدۂ گریان سے ہوئی

جل کے دل رہ گیا سینہ سے اوٹھا ایک دھوان — قافلہ ہوش کا فی الفور رہا اس سے وان
چشم تر سے تہا عیان نوح کا سارا طوفان — راز عشق رخ دلدار ہوا صاف عیان

آفتین ایک دل زار پہ صدہا ٹوٹین
پاؤن چلنے سے تھکے ہاتھہ کی نبضین چھوٹین

ہوئی تسکین ذرا درد جگر کو پھر تو — ہوا دیدۂ تر کو پھر تو
ٹکٹکی باندہ لی آنکھون نے ادہر کو پہر — جس سنولی پائی نظر کو پھر تو

اثر عشق ہوا انکھ سے گریاں وہ سکے
خود اشارہ بہی سمجھے پاس بلانے وہ سکے

دل ہوا شاد اشارہ کا سہارا پاکر
پوچھا نام ونشان کا وہ زبان پر لاکر

پاس ڈولی کو گیا بیٹھ مین اوسکے جاکر
گھر کے جانب وہ چلی پھیر سے بس گھبراکر

ہمکو بہی ساتھ لیا لطف وعنایت کرکے
لیگئے اپنے مکان پر ہمین منت کرکے

بڑی تعظیم سے لیجاکے بٹہایا ہمکو
دلمین جو امر تہا اوسکے وہ سنایا ہمکو

عشوہ و ناز سے کیا کیا نہ لبہایا ہمکو
ہمدم و مونس و غمخوار بنایا ہمکو

خوش ہوئی ہم کہ جلوہ یار خوش اخلاق ملا
صاحب حسن ملا شہرۂ آفاق ملا

پہر تو دن عید شب قدر ہر اک رات ہوے
دو شگفتہ ہوئی خالق کی عنایات ہوے

حاصل اوس فتنۂ عالم سے ملاقات ہوے
چند دن کیا گہر سے بسر اوقات ہوے

اختلاط اوس گل خندان سے بڑہی رہتی تہے
نشۂ عشق مین ہم مست پڑے رہتی تہے

اوسکو منظور نظر رہتا تہا میرا آرام
عیش مین صبح اگر ہوتی تو عشرت مین شام

سائے کیطرح وہ سے ساتھ وہ بیچاری مدام
تم مری جان کے مالک ہو یہ تہا لب پہ کلام

مینا بودم پہر کہین جاتا تہا تو گہبراتے تہے
مین نہ کہتا تہا جو کہتا تو وہ غم کہاتے تہے

پاس [illegible] تہے [illegible] سے اور [illegible]
صاحب [illegible] کرتی تہے [illegible]

[illegible] ہو کے اس شہر مین [illegible]
مونس جان حزین خاطر غمگین کے انیس

۱۱۲
در پی بغض ہی اب وہ ہمہ تن مدت سے
خار دیتا ہے محبت رشک چمن مدت سے
بر سر فتنہ ہی وہ سیم بدن مدت سے
بلبل دل ہے گرفتار محن مدت سے
یاد خاطر ہے اونسے یہ کیے جاتے ہین
دل بلبل سے کیب رنج سے جاتے ہین

۱۱۳
ہم ہون بیدخل جیل سنکے اقیار نہین
شہد سے اشراف کی غمخوار و مددگار نہین
حسن کی جنس کے یہ لوگ خریدار نہین
تیری محفل مین وہ اب آئین جو سزا نہین
صحبت بد متعلق مری عادت سے نہین
کان آگاہ مرے ایسی حکایت سے نہین

۱۱۴
سخت دشوار تہا جس جا پہ فرشتی کا گذر
ہمنشین اور مصاحب ہین ہی آٹہہ پہر
وان پہ مجمع ہین ہر طرح کا آتا ہی نظر
نہ نہین جان کا ہے خوف نہ عزت کا خطر
پہلے جس طرح تہی عشاق کی عزت نرہی
قابل اشراف کے آسنے کی یہ صحبت نرہی

۱۱۵
فتح حاصل ہوئے اونکو جو کہاتی تہی شکست
اور رقیبان سیہ کار و دنی حوصلہ پست
بی حجابانہ مدک خانو نمین ہوتے ہی نشست
مفسد و فتنہ گر و رند شرابی بدمست
ساتہہ ساتہہ اپنے وہ ہمراہ لیے پہرتے ہین
گلی کوچون مین وہ بدخواہ لیے پہرتے ہین

۱۱۶
چوری چوری ہین ابہی گو کہ یہ اونکے افعال
الغرض بجروتی کا یہ سب اونکا احوال
پر جہین سننے سی ان باتونکی ہی رنج کمال
جیین آتا ہے کہون جاکے کسی بات پہ ٹالی
پہہ دی پردی مین کہون یون اونہین ظاہر ہوگے
فاش پردہ ہو مرے حال سے ماہر ہو جاے

۱۱۷
یون کہو نتا یاد ہے پہلے کی تمہین تنہائی
زرد رخسار تہی اور ہونٹون پہ خشکی چہائی
جسے ۔ ۔ ۔ نہ دیتا تہا کوئی دکہلائی
خجالت سی تری شرمائی

بات کرنے کی زبان کو تہی نہ قوت ایسے
تہی پر آشوب پر کا ہیکو طبیعت ایسے

۲۲۲
کب تری چوٹی مین موباف پڑا تہا پرزر
اور ہیون یون نہ تہین جیسے کہ ادیی ہون خنجر
کب یہ پیشانی پہ نور سے تہے مانند قمر
تیر مژگان نہ کہا تون کہ کالی تہے سر

مردم چشم کو افسون یہ کبہے یاد نہ تہے
پیش از ین آپ کبہی ایسے پری زاد نہ تہے

۲۲۳
دہن تنگ مین آتی تہی نظر ایک لکیر
لب جان بخش مسیحائی کی جنبین تا شبیہ
جسطرح کہینچے کوئی شق قمر کی تصویر
چاہ غبغب مین نہ ڈوبا کبہی عاشق دلگیر

گو کہ دنیا مین نہ تہا کوئی مقابل تیرا
پر نہین مین تہا کسطرح سے قائل تیرا

۲۲۴
گو کہ تم چاند تہی پر گرد کا تہا منہ پہ نقاب
دانت تہو سلک گہر پر نہین تہے گوہر آب
آئینہ رو سے گو زنگ کا رکہتے تہی حجاب
حال اب گردش ایام سی تہا نحت خراب

ادس گہڑی تہا ترا خواہان نہ مری جان کوئی
تہا تمہاری نہ کبہی حال کا پرسان کوئی

۲۲۵
تجکو معشوق بنایا یہ برا سے جنے کیا +
صاف کر بیبون کے انگشت نما سے جنے کیا
بانی ظلم و ستم جور و جفا ہی کیا +
خاک سے پاک کیا خوف خدا سے جنے کیا

چشم بد دور عجب طرح کا جوبن نکلا +
شکل خورشید درخشان رخ روشن نکلا

۲۲۶
ابٹنون سی تری چہری کو ضیا دلوائی
اور زر لفت کی پوشاک سے تجہے پہنائی
سی اور پان سے دانتون نے تجلی پائی
آئینہ لیکے تری شکل سے تجہے دکہلائی

فصل ... نہ آسنے کے جوبن سے نکلے
کیچلی جیسے ... رجانے با ... سے نکلے

رنج و غم کردیا عنقا کیطرح سے مفقود
دوست دل شاد رہین اور رہین غمگین حسود

[illegible] خیر بری واسطے لاکر موجود
[illegible] جا ہین سو پہنین یہی بس تہا مقصود

تری دلجوئی مجھے مد نظر رہنے لگے
محفل عیش و طرب آٹھ پہر ہنے لگے

حوصلے بڑہنے لگے دلمین خریدار ہونگے
دل جدائی مین لگے جلنے دل افگار ہونگے

[illegible] نے لگے محفلمین طرحدار ہونگے
[illegible] نے لگا طور ہین طلبگار ہونگے

مائل اس سمت کو معشوقونکے دل ہونے لگے
سنگدل روز ندامت سے خجل ہونے لگے

روش و طرز سخن ہمنے سکہایا تجکو
نیک و بد سے کیا آگاہ سمجہایا تجکو

[illegible] کہ پریزاد بنایا تجکو
[illegible] بتا امیر ونکا بتایا تجکو

ذکر اخلاق کا یگانہ یگانی مین کیا
تجکو یکتائی مین مشہور زمانی مین کیا

صاف گو ہمنے کیا چرک مگر بو نہ گئی
آدمیت جسے کہتی ہین کہین چہو نہ گئی

[illegible] بدجو طبیعت تہی وہ بد خو نہ گئی
[illegible] پہ گردی تری ہر سو مگر رو نہ گئی

عادت زشت جو تہی بس اوسی عادت پہ گئی
اصل بد تہی جو تمہاری سو اصالت پہ گئی

پہر مرا نام زبان پر نہ کبہی تم لانا
اہل غیرت ہو تو پہر منہ نہ کبہی دکہلانا

بس اب جاو یہان سے نہ کبہی پہر آنا
[illegible] گلی سے نہ کبہی ہو کے آنا جانا

سب طرح ناز کے سہنے کی ہمین طاقت ہے
ہرگز غیر کا دیکہیں [illegible] عادت ہے

[illegible] گہر سے وہان جا جو ہو مائل [illegible]
[illegible] گار اب نہین ہوگا کبہی [illegible]

سہرا تو مرا ایک ہے ، ہر بار بہت
ہمکو معشوق بہت حسن تحسین یار بہت

تمام ہوا